اشاعت نمبر: ۲۷۸

بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً (الحديث)



تحفۂ دُنیا و آخرت

حصہ اول

عظیم فضیلت والے کلمات، درود شریف اور دُعائیں

تصحیح و ترتیب و جانچ کنندہ: مفتی عبداللہ ولی کاوی والا

استاذ حدیث و صدر مفتی دارالعلوم بھروچ، کنتھاریہ

شعبہ نشر و اشاعت



دار العلوم عربیہ اسلامیہ بھروچ محمود نگر کنتھاریہ

ضلع بھروچ۔ گجرات (الہند)

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : **تحفۂ دُنیا و آخرت** (حصہ اول)

(عظیم فضیلت والے کلمات، درود شریف اور دُعائیں)

اشاعت نمبر : ۲۷۸

جانچ کنندہ : مفتی عبداللہ ولی کاوی والا صدر مفتی دارالعلوم بھروچ کنتھاریہ

کل صفحات : ۶۴۰، اعلیٰ طباعت خوبصورت جلد

طبع اول : ۱۴۳۱ھ م ۲۰۱۰ء

ٹائپ سیٹنگ : کاتب نصیر الدین مجبوری غفرلہ مع والدیہ

خادم دارالعلوم کنتھاریہ، موبائل: 9998247637

تعداد : ۱۱۰۰

ہدیہ :

☆☆☆



دارالعلوم عربیہ اسلامیہ بھروچ محمود نگر کنتھاریہ

ضلع بھروچ گجرات (الہند)



فہرست مضامین

* * *

علمائے کرام کی تقاریظ

تقریظ

از: مولانا ذوالفقار احمد صاحب ﷾ "شیخ الحدیث دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر"

انسان کی پیدائش کا مقصد قرآن پاک میں عبادت کو قرار دیا ہے اور عبادت میں اعلیٰ عبادت دُعاء ہے معلوم ہوا کہ بندہ کی بندگی اور عبادت کا اظہار سب سے زیادہ دُعاء کے ذریعے ہوتا ہے چنانچہ بندہ جب اپنے اللہ سے مانگتا ہے، دعاء کرتا ہے اس وقت وہ سراپا نیاز، سراپا محتاج، سراپا مسکین بنکر گویا وہ اپنے دل اور آنکھ کو اللہ کے حضور نچوڑ کر خالی کر دیتا ہے اور اپنے کو خالی بتلا کر اللہ کے فضل و کرم کی دہائی دے کر حاجت روائی کے لئے اپنے پیارے اللہ کو اپنی طرف متوجہ ہونے، حاجت روائی کرنے اور تمام مصائب و مشکلات، شیطانی خطرات اور نفس کے مکائد سے محفوظ رکھنے کی بھیک مانگتا ہے اور صرف اللہ کی ذات ہی محتاج الیہ اور سر چشمۂ خیر ہے، اللہ کو اپنے بندے کی یہ ادا اتنی پیاری لگتی ہے اور بھا جاتی ہے کہ اس کی مانگی ہوئی مراد یا اس کا اچھا بدل دنیا میں یا پھر آخرت میں دینے کا فیصلہ فرما دیتا ہے۔

دعاء جب عبادت ہے تو پھر اور عبادت کی طرح دعاء کے بھی آداب، الفاظ اور طریقے حضور اقدس ﷺ سے ہی سیکھنا پڑیں گے۔

چنانچہ آپ ﷺ کی دعاء میں ہمارے لئے ایک ایسا نمونہ ہے کہ ان سے اچھی دعائیں زندگی کے ہر موڑ اور ہر ضرورت کے موقع کے لئے ہو ہی نہیں سکتی نیز آپ ﷺ کی ان دعاؤں کی یہ خصوصیات بھی ہے کہ آپ ﷺ کے فرمودات اور ہدایات کا بہت بڑا

ذخیرہ روایت بالمعنی کے طور پر روایت ہوا ہے مگر آپ ﷺ کی دعاؤں کا پورا ذخیرہ (روایت باللفظ) کے طور پر محفوظ ہے اور ظاہر ہے کہ روایت بالمعنی کے مقابلہ میں روایت باللفظ کا درجہ بڑھا ہوا ہے تو یہ مسنون دعائیں، دُعاؤں کے وہ الفاظ ہیں جو بعینہٖ حضور ﷺ کی زبان اطہر سے نکلے ہوئے ہیں، ان میں راوی کے اپنے الفاظ کا کوئی دخل نہیں ہے، تو آپ کی زبان مقدس سے نکلے ہوئے کلمات کتنے پاکیزہ ہوں گے وہ آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

امت کے بڑے محسن ہیں وہ حضرات جنہوں نے لاکھوں احادیث طیبہ کے ذخیرہ میں سے ہر موقع کے لئے آپ ﷺ کی دعائیں جمع فرما کر امت تک پہنچا دی ہے۔

نیز قرآن پاک کی سورتوں اور آیات کے فضائل، احادیث کے فضائل اعمال سے متعلقہ ذخیرہ اسم اعظم اور اس کی فضیلت، درود پاک کے فضائل اور متعدد درود شریف کے کلمات، مختلف مواقع کے لئے آپ ﷺ کی سنّتیں، بے شمار ثواب والے کلمات، آیات، احادیث، سنّتیں اور دعائیں اور درود شریف پر مشتمل ایک عظیم الشان ذخیرہ یک جا طور پر "تحفۂ دنیاو آخرت" نام کی کتاب میں جمع کیا گیا ہے، یہ کتاب دارالعلوم کنتھاریہ کے شعبۂ نشر و اشاعت سے شائع کی گئی ہے۔

وہ حضرات جو اللہ کے فضل سے خوش اوقات اور معمولات کے پابند اور فضائل اعمال کے مشتاق ہیں ان کے لئے یہ کتاب ایک بیش قیمت ذخیرہ ہے، اس سے بھرپور فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، استفادہ کرنے والے حضرات سے مرتّبین کتاب اور شائع کرنے والے حضرات کے لئے دُعاء کی درخواست ہے، امید ہے کہ فراموش نہ فرمائیں گے۔

(مولانا) ذوالفقار احمد صاحب ﷾
شیخ الحدیث دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر



مفتی عبد اللہ ولی کاوی والا

صدر مفتی و استاذ حدیث دار العلوم عربیہ اسلامیہ بھروچ
مقام: کنتھاریہ، تحصیل و ضلع: بھروچ، گجرات، ہند“

حامداً و مُصلیاً و مُسلّماً. ھُو الموفق للصّواب!

کتاب ”تحفہ دنیا وآخرت“ جو ۶۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ میں نے شروع سے آخر تک مکمل طور پر مطالعہ کیا، جانچا، ان کتابوں کی طرف رجوع کیا، جن کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے، جہاں حوالجات بالکل ہی نہیں تھے، میں نے احادیث کی معتبر کتابوں کی طرف رجوع کر کے کتاب کو صحیح معتبر کتابوں کے حوالجات سے مزین مدلل کیا فللہ الحمد علی ذالك۔

کتاب میں ایمانیات سے متعلق کلمات مبارکہ کے فضائل، درود شریف کے مختلف کلمات جو احادیث سے ثابت ہیں، بے شمار فوائد اور اہم فضائل اجر و ثواب کے اعتبار سے، دُنیاوی فوائد کے اعتبار سے ہیں سب کو جمع فرما دیا ہے، اسی طرح ذکر اللہ اور ادعیۂ ماثورہ جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں مع فضائل و فوائد کتاب میں جمع کئے گئے ہیں، قرآن پاک کی تلاوت اور مختلف سورتوں کے پڑھنے کے فضائل، فوائد اور اسمائے حسنیٰ کی تاثیرات، نوافل و فرائض نمازوں کے فضائل، نیز دن و رات کی سنتیں جو رسول اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ان سنن کا ذکر بالتفصیل موجود ہے چاہے ان سنن کا تعلق وضو و غسل، لباس نماز، طعام و قیام و قیام سے متعلق ہوں سب کو جمع کیا گیا ہے، حقوق العباد کو بطریق اتم جمع کیا ہے، حجاب شرعی، زنا کی وعیدیں، زنا کے دنیاوی، اُخروی نقصانات، اور موجودہ دور کے چار فتنے سینیما بینی، ریڈیو کے اور ٹی۔وی کے حیاء سوز پروگرام، بے پردگی کا سیلاب اور ان کے دینی دنیوی مضرّات کو معاشرہ کی حفاظت کے لئے لکھے گئے ہیں۔ فکر آخرت، موت کی یاد، بدعات اور چنندہ اشعار، مرحومین کے ایصال ثواب کے طریقے، عقائدہ صحیحہ ملائکہ سے متعلق عقائد اور سچے موتی جیسے بیش بہا مضامین پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ میں نے جہاں جہاں اصلاح کی ضرورت تھی، خوب تحقیق کے ساتھ اصلاح کی ہے، اعراب صحیح لگائے اور ترجمہ صحیح کیا، اور حوالہ پیش کیا، کتاب بہت مفید قیمتی ہے تمام مسلمان مرد و عورت اس کا مطالعہ ضرور کریں، اپنے گھروں میں جوان، بوڑھے، بچے مرد، عورت کے سامنے پڑھی چاہیے۔

اللہ پاک اس کتاب کو بے حد قبول فرمائے اور اس کتاب کے پیچھے محنت کرنے والے، چھپوانے والے، خرچ کرنے والے اہل خیر حضرات کی ہر طرح کی محنتوں، کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے، مقاصد میں بھرپور کامیابی عطاء فرمائے، دارین میں اجر عظیم عطاء فرمائے، ذخیرۂ آخرت بنائے۔ ثواب جاریہ بنائے، امت کے لئے ہدایت کا سامان بنائے۔ آمین

خادم الحدیث والافتاء

احقر عبد اللہ غفرلہ والی کاوی والا

صدر مفتی و استاذ حدیث دار العلوم عربیہ اسلامیہ بھروچ،
مقام: کنتھاریہ، تحصیل و ضلع: بھروچ، گجرات، ہند“

۲۰ رشوال المکرم ۱۴۳۳ھ، ۸ ستمبر ۲۰۱۲ء

تقریظ

از: مولانا محمد رفیق پٹھان صاحب بڑودوی دامت برکاتہم
استاذ حدیث دارالعلوم بڑودہ تاندلجہ

باسمہٖ تعالیٰ

اللہ پاک کا احسان ہے کہ اس پرفتن زمانہ میں ایسے علماء اور ادارے قائم ہوئے ہیں، کہ اسلامی باتوں اور ایمانی باتوں کو تقریر اور تحریر سے دنیا میں رہنے والے لوگوں تک پہنچاتے ہیں، اور یہ خدمت انجام دیکر اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول حضرت محمد ﷺ کی بیش قیمت دعائیں لے رہے ہیں۔ نَضَّرَ اللّٰہُ إمرَأً سَمِعَ مَقَالَتِیْ وَوَعیٰ ھا وَادّٰھَا کَمَا سَمِعَھَاط (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: ”اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ رکھے، جس نے میری ایک ایک بات کو سنکر یاد رکھا، اور دوسرے لوگوں تک پہنچایا جس طرح اس کو سنا۔“

مجھ کو خوشی ہے کہ ہمارے پیارے ادارہ ”دارالعلوم کنتھاریہ، تحصیل و ضلع بھروچ“ نے اپنی نگرانی میں ”تحفۂ دنیا و آخرت“ نامی کتاب کو مرتب اور شائع کیا، اس کتاب میں دین کی ضروری باتوں کو پڑھ کر میرا دل خوش ہوگیا، حقیقت میں بہت قیمتی باتیں ہیں، اللہ پاک اس خدمت کو قبول فرمائے اور دونوں جہاں میں جزاءِ خیر عطا فرمائے۔ آمین!

(مولانا) محمد رفیق پٹھان (صاحب، دامت برکاتہم)
استاذ حدیث: دارالعلوم بڑودہ، تاندلجہ
مؤرخہ: ۱۳ر جون ۲۰۰۹ء

تقریظ

از: مولانا محمد بودھانیا (صاحب دامت برکاتہم)
امام مسجد دارالسلام، ٹورنٹو، کناڈا

باسمہ تعالیٰ

حمد و صلوٰۃ کے بعد دارالعلوم کنتھاریہ بھروچ جس سے ہزاروں لوگ فائدہ مند ہوئے، جس نے بہت سے عالم، حافظ، قاری اور مفتیوں کو پیدا کیا، جن سے مخلوق بیحد فیض مند ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ اور زیادہ لوگوں کو فیض پہنچائے اور دارالعلوم کو دن دوگنی، رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، حضرت مہتمم صاحب اور پورے عملہ، اسی طرح ہمدردوں کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

دارالعلوم کنتھاریہ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابوں کو شائع کیا ہے، جس سے بہت سے لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں، دینی نشر و اشاعت میں ایک نئی کتاب **”تحفۂ دنیا و آخرت“** تشنگانِ دین کے لئے حقیقت میں لاجواب ہے، جس میں بہت مفید دعائیں، وظائف اسی طرح درود شریف کا ذخیرہ ہے، جس پر عمل کرنے سے دین و آخرت سنور سکتی ہے، بہت فائدہ مند کتاب ہے، اللہ پاک اس خدمتِ عظیمہ کو قبول فرمائے۔ آمین!

(مولانا) محمد بودھانیا (صاحب زید مجدہٗ)
امام مسجد دارالسلام، ٹورنٹو، کناڈا
مؤرخہ: ۱۶ر جون ۲۰۰۹ء

تقریظ

از : مولانا **محمد فیاض الدین** حاجی لاتوری صاحب دامت برکاتہم
سکریٹری جمعیۃ علماء ہند، سورت شہر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمدللہ علی نعمائہ والشکر علی احسانہٖ

"تحفۂ دنیاو آخرت"، جو دارالعلوم کنتھاریہ سے شائع ہوئی ہے، بڑی عجیب و غریب کتاب ہے، ہر پڑھنے والا آدمی یہ محسوس کرتا ہے کہ مجھے جس چیز کی ضرورت تھی آج اس کتاب میں مل گئی۔

اس کتاب سے عوام وخواص بے نیاز نہیں ہوسکتے، جس میں روزمرہ کی ضروریات اور آخرت کی تیاری کے دلچسپ واقعات اور ہمارے اکابرین کے تجربات اور فوائدِ اسمائے الٰہی وفوائد درود شریف اور ہر قیمتی تحفہ اس نسخہ میں موجود ہے، اس نسخہ میں ایک کشش ہے جو ہر پڑھنے والے کو اپنی طرف پورے طور پر مائل کرتی ہے اور عمل کرنے پر مجبور کرتی ہے، ہم دارالعلوم کنتھاریہ کے تہہ دل سے مشکور ہیں کہ ہر وقت امت مسلمہ کے اہم تقاضوں کو پورا کرنے کی ادارے کی جانب سے مکمل سعی کی جاتی ہے، (الحمد للہ)۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ شرف قبولیت سے نوازے اور ہر طرح کی ترقیات سے مالا مال فرمائے۔ آمین

احقر محمد فیاض الدین حاجی (صاحب، دامت برکاتہم)
سکریٹری جمعیۃ علماء ہند، سورت شہر

تقریظ

از : مولانا **غلام رسول** صاحب گودھروی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام، آنند

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ، امابعد!

"تحفۂ دنیاو آخرت" جدید اضافہ شدہ اعتقاد کے مکمل مسائل کی کتاب ہمارے ایک مخلص دوست مولانا سعید نرگت صاحب (زید مجدہٗ) کے ذریعہ ناچیز کے پاس پہنچی، تعلیمی کتابوں کو مکمل کرنے میں مصروف ہونے کی بناء پر اس کتاب کو مکمل نہ پڑھ سکنے کی وجہ سے معافی کا طالب ہوں، مگر متفرق مقامات کو دھیان سے پڑھا، واقعتاً الگ الگ مضامین کو اکٹھا کرنے والی "تحفۂ دنیاو آخرت" آخرت کی تیاری کرنے کے لئے اپنے اندر قیمتی خزانہ لئے ہوئے ہے اور یہ کتاب واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔

حضرت مؤلف صاحب نے محنت ومشقت برداشت کرکے اپنے نام کا اخفاء کرتے ہوئے آخرت کی تیاری کے لئے امت کی خدمت میں کتاب کو پیش کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ اس کتاب کو عوام اور خواص کے لئے مفید بنائے اور حضرت مؤلف (دامت برکاتہم) کو، خصوصاً اس کتاب کی طباعت میں دلچسپی لینے والے تمام نیک بندوں کو دنیا اور آخرت میں شایانِ شان بدلہ عطا فرمائے اور ہر ایک کو اس کتاب سے فائدہ اٹھا کر آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین، یارب العالمین۔ وما التوفیق الا باللہ۔ فقط والسلام

(مولانا) غلام رسول گودھروی صاحب (دامت برکاتہم)
۱۶ر جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ م ۱۰ر جون ۲۰۰۹ء

تقریظ

از: مفتی محمد فاروق بڑودوی صاحب دامت برکاتہم
خادم حدیث جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر آدمی کو سوچنا چاہئے کہ اس نے آخرت کے لئے کیا توشہ جمع کیا ہے''۔ (سورۂ حشر، پ/۲۸)

''تحفۂ دنیاو آخرت'' کتاب بلا مبالغہ مسلم قوم کے لئے ایک انمول تحفہ ہے اور سب سے بڑا تحفہ وہی ہوتا ہے جو آخرت میں کام آئے، اس کتاب میں اپنے اسلاف کے طور و طریق کے نہج پر دین و دنیا کے تمام ضروری موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے، اس میں جہاں عقائد کی پختگی کی صحیح رہنمائی ہے وہیں اعمال، فضائل، اوراد اور وظائف کو تفصیل سے بیان کیا ہے، اس وجہ سے بلا شبہ کہہ سکتے ہیں کہ اردو زبان میں یہ پہلا بڑا ذخیرہ ہے، اس کی مقبولیت یہ ہے کہ ہر مسلمان کو یہ کتاب اپنی زندگی (عمل) میں لانے کے لائق ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے طبع کرنے والے، اس کی اشاعت کرنے والے شخص کو دنیا و آخرت میں عظیم تحفوں سے نواز کر قبول فرمائے۔ آمین

(مفتی) محمد فاروق بڑودوی فلاحی
خادم حدیث: جامعہ اکل کوا
۲۷/جمادی الآخری ۱۴۳۰ھ

تقریظ

از: مفکر ملت، قائد علماء مولانا عبد اللہ کاپودروی صاحب (دامت برکاتہم)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

دار العلوم عربیہ اسلامیہ بھروچ، مقام و پوسٹ: کنتھاریہ، گجرات کی مشہور دینی درسگاہ ہے، جہاں زبانِ اردو، فارسی، عربی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم کی تعلیم و تربیت کے کام بہت ہی اچھے ڈھنگ سے ہو رہے ہیں۔

ساتھ ہی چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں مکاتب کا اہم کام بہت بڑے پیمانے پر چل رہا ہے، اور دار العلوم کے شعبۂ اشاعت نے ایک بہت ہی اہم کام کو شروع کر رکھا ہے۔

ابھی تک ۵۰۰/مطبوعات کے ذریعہ مسلم قوم کے لئے دینی معلومات کی ایک عظیم خدمت انجام دی ہے، اللہ تعالیٰ ان تمام خدمات کو قبول فرما کر بہترین بدلہ عطا فرمائے، آمین۔

ابھی میرے سامنے ''تحفۂ دنیاو آخرت'' نامی ایک عمدہ اور انمول کتاب ہے، جس میں درود شریف، سورتیں، اسمائے حسنیٰ اور رات دن کی دعائیں وغیرہ خوبصورت عربی اور اردو میں طبع ہو کر شائع ہوئی ہیں۔

یہ انمول کتاب ہر مسلم گھرانے میں پہنچنی چاہیے، اس قسم کی کتابوں کو پڑھنے سے ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ اور آخرت کا تصور مضبوط ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی محبت میں بیحد اضافہ ہوتا ہے، توحید، رسالت اور آخرت کا یقین دنیاوآخرت کی کامیابی کی چابی ہے۔

اللہ تعالیٰ کتاب کے مرتب، طبع کرنے اور اس میں مدد وتعاون کرنے والوں کو بھرپور بدلہ عطا فرمائے اور امت کے ہر شخص کو ایسی کتابوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

فقط والسلام

(مولانا) عبداللہ کاپودروی (صاحب، دامت برکاتہم)
(سابق رئیس دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر)

تقریظ

از: مولانا یوسف ٹنکاروی صاحب دامت برکاتہم
استاذ حدیث دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، امابعد !

''تحفۂ دنیاوآخرت'' اور ''آخرت کا تحفہ'' نامی دونوں کتابیں دارالعلوم کنتھاریہ کی طبع شدہ کتابوں میں سے انمول کتابیں ہیں، جس میں عظیم فضیلت والے کلمات، درود شریف اور موقع بموقع پڑھی جانے والی ادعیۂ مسنونہ کو ایک اچھی ترتیب کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے، دعاؤں کو عربی زبان میں لکھ کر اعراب سے مزین کیا گیا ہے اور اس کا حوالہ بھی دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے کتاب بہت ہی معتبر ہوگئی ہے، اس لئے اب ان کلمات اور درود شریف کو پڑھنے والا اور دعائیں کرنے والا اس کا ترجمہ سمجھ کر پڑھے گا اور دعائیں کرے گا، اس لئے اس میں روح پیدا ہوگی، دل لگے گا جس کی بے حد ضرورت ہے۔

ایسی کتابیں جو امت کے ہر فرد کے لئے فائدہ مند ہے ہر گھر میں موجود ہونی چاہئے اور محنت کرکے ہر گھر تک پہنچانا امت کی ایک اہم خدمت ہے۔

ہمارے دارالعلوم کنتھاریہ کو اللہ تعالیٰ نے ملت اسلامیہ کی اس طرح کی خدمت سے نوازا ہے، جس نے ایسی فائدہ مند کتب کو امت کے ہر گھر میں پہنچانے کے لئے

شعبۂ اشاعت کاالگ شعبہ قائم کیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی اس خدمت کو قبول فرما کر پوری امت کی جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت کے لئے قبول فرمائے، اسی طرح امت کو ایسی بابرکت کتابوں سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے،آمین، یا ربّ العالمین۔

فقط والسلام

(مولانا) **یوسف ٹنکاروی** (صاحب،دامت برکاتہم)

استاذ حدیث دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر، گجرات

تقریظ

از: مولانا قاری **سعید نورگت فلاحی** صاحب دامت برکاتہم
خادم دارالعلوم جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام، آنند

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

”تحفۂ دنیاوآخرت“ جس کے معنی ہے دنیااور آخرت کا تحفہ، جو ۶۰۰ر صفحات پر مشتمل ہے، حقیقت میں اپنے نام کے مطابق انمول اور بہت ہی فائدہ مند کتاب ہے۔

کتابِ ہذا جن مضامین پر مشتمل ہے وہ ظاہری و باطنی دونوں اُمور کی اصلاح کے لئے بہت ہی مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اور آقائے نامدار، تاجدارِ مدینہ، فخر دو عالم ﷺ کے پاک اور سچے ارشاد کے مطابق سچے مؤمن کے لئے آخری منزل جنت ہے، جس جنت کے بارے میں ارشاد ہے کہ ”آنکھوں نے دیکھا نہ ہوگا اور کانوں نے کبھی سنا بھی نہ ہوگا کسی کے دل میں خیال نہ گزرا ہوگا“ جس کی وجہ سے ہم کمزور مؤمنین کو اس کو حاصل کرنے کی خواہش اور تمنا پیدا ہو اور جس کے پڑھنے کے بعد جنتی اعمال کرنے کا شوق بھی ہو، رب کریم توفیق ارزانی عطا فرمائے۔

حدیث شریف کی دعاؤں میں ایک دعا جنت کے طلب کرنے کی بھی ہے، جسے

ہم سب کمزور اعمال والوں کو روزانہ یقین کے ساتھ مانگنا چاہئے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ''

اس کتاب میں نیک اور سچے مومن بننے نیز اور اس راستہ پر چلنے اور عمل کرنے کے لئے قرآنی اور حدیثی نسخے ہیں، اور اگر حقیقت میں ہم ایسے مومن بن جائیں تو یہ فانی دنیا کی محبت بالکل بے کار اور بے معنی ہو کر رہ جائے۔

قرآن مجید میں کئی جگہ پر ارشادِ خداوندی ہے کہ ''یہ دنیا کھیل تماشہ سے زیادہ کچھ بھی نہیں، اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے'' اور جب یہ حقیقت ہمارے دلوں میں گھر کر جائے گی، اتر جائے گی اس وقت موت آسان ہو جائے گی، جس کے لئے حکیم الامت، شاعرِ مشرق نے اپنے لافانی شعر میں کہا ہے :

''نشان'' مرد مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

دعا ہے اس کتاب کے پڑھنے پر ہم سب کو بھی ایسے مرد مومن بننے کی توفیق نصیب ہو، اے کاش !

''تحفۂ دنیاو آخرت'' میں ایسی زندگی بنانے کا انمول خزانہ ہے، ہر کسی کو آج کے پر فتن دور کے مشغول اوقات میں سے قدرے وقت اپنی آخرت کیلئے بھی نکالنا ہی چاہئے۔

''تحفۂ دنیاو آخرت'' میں سائنسی مسائل کا بھی ذکر ہے جو ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔

ایک مرحوم عالم کے کہنے کے مطابق کہ آج کے اس دور میں ہم روحانی اور جسمانی نت نئی الجھنوں اور پریشانیوں سے گھرے ہوئے ہیں، نہ سنی ہوئی بیماریوں سے حیران و پریشان ہیں اور یہ روحانی و جسمانی بیماری عام وبا کی طرح ہے، جس کے نتیجہ میں ہم

شرک و بدعت تک پہنچ جاتے ہیں، تعویذ گنڈا والے عامل، تانترک اور سادھو اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مشاہدہ سے ثابت ہے کہ ایک کامل ڈاکٹر کے یہاں جتنی مریضوں کی تعداد نہیں ہوتی اس سے کہیں زیادہ تعویذ گنڈوں والوں کے یہاں میلا لگا ہوا رہتا ہے، اپنے نمبرات لکھوانے پڑتے ہیں، لوگ اپنے نمبر کی راہ تکتے ہیں ایسے عاملوں نے کروڑوں روپیوں کی دولت جمع کرلی ہے۔

ایسے عاملوں اور تانترکوں سے چھٹکارا پانے کے لئے بھی ''تحفۂ دنیاو آخرت'' میں بہت سے روحانی علاج بتائے گئے ہیں، بہت سی جسمانی بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کے لئے بہت ہی قیمتی قرآنی و حدیثی نسخے ہیں، کاش! ہم ایسی کتابوں کو پڑھنے کا معمول بنائیں اور اس کو اپنی زندگی میں لائیں۔

بات بہت زیادہ لمبی ہوگئی نتیجہ یہ کہ ''تحفۂ دنیاو آخرت'' ایک بہت قیمتی انمول کتاب ہے، جس سے ہم سب کو فائدہ اٹھانے کی بے حد ضرورت ہے۔

اخیر میں ایسی فائدہ مند کتاب کو شائع کرنے اور کروانے والے اصحابِ خیر حضرات کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی تمام بھلائیوں سے نوازے، اور دارین میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

خاکسار ہیچ مداں
(مولانا) سعید قاری محمد نور گت
۳؍صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

تقریظ

از: مولانا مفتی **محمود حافظی** صاحب دامت برکاتہم

استاد حدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، سملک

باسمہ تعالیٰ

درختوں کے پتوں اور ریت کے ذرّات کے بقدر تمام حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اسی بقدر درود وسلام ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر ہر آن، ہر وقت قیامت تک نازل ہوتے رہیں۔ آمین!

(۱) آج کے اس دور میں انسان بہت ہی مشغول نظر آرہا ہے، دین سے دور ہوتا جا رہا ہے اور دنیاوی معاملات میں پھنستا جارہا ہے، ایسے وقت میں کم کام کر کے زیادہ کمانے کا لالچ ہے، ایسے حالات میں چند منٹوں میں کچھ وظائف پڑھ کر لمبا اور بہت زیادہ ثواب حاصل ہو ایسی باتیں ''تحفۂ دنیا وآخرت'' میں ہیں۔

(۲) طرح طرح کے فتنے وفساد، تکالیف ومصائب رونما ہو رہے ہیں، بیماریوں سے لوگ پریشان ہے، ایسے وقت میں ''تحفۂ دنیا وآخرت'' جیسی کتاب رحمت ہے، جس کے پڑھنے سے مصیبتوں اور بلاؤں سے اللہ محفوظ رکھے گا، انشاء اللہ تعالیٰ!

(۳) انسان روزی روٹی کے مسئلہ سے دو چار ہے، راحت اور چین وسکون کا متلاشی ہے، ایسے موقع پر ''تحفۂ دنیا وآخرت'' جیسی کتاب پڑھنے سے آسان طریقہ سے روزی اور ہر قسم کی رحمت و برکت انشاء اللہ حاصل ہوگی۔

(۴) آسیب وسحر اور جنات کے اثر کا دور دورہ ہو رہا ہے، ایسا لگ رہا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے پہلے جیسے حالات تھے دنیا میں کچھ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں اور تعویذ گنڈا بنانے والوں کے پاس جانے سے ان کی جیب گرم اور پریشان آدمی کی پریشانی میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے، اس وجہ سے ''تحفۂ دنیا وآخرت'' جیسی کتاب پڑھنے سے جادو جنات کی بلائیں مفت میں دور ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ''تحفۂ دنیا وآخرت'' میں جو وظائف ہیں وہ قرآن شریف اور حدیث شریف کے پاک کلمات ہیں، اسی طرح اللہ کے نیک بندوں کے وظائف ہیں، مطلب یہ کہ اس سے فائدہ ہونا ہی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

ان بابرکت ادعیہ اوراد و وظائف کو شائع کرنے والے حضرات صد ہا بار مبارک بادی کے حقدار ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس قسم کے کارہائے خیر کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مولانا) محمود حافظی (صاحب، دامت برکاتہم)

ڈابھیل، سملک

۲۱؍جنوری ۲۰۱۰ء



تقریظ

از: حضرت مولانا قاری **رشید احمد رضا** صاحب اجمیری دامت برکاتہم
شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ عربیہ راندیر، سورت

نحمدہٗ ونصلی علی رسوله الکریم، امابعد!

”تحفۂ دنیا وآخرت“ اور”آخرت کا تحفہ“ سے متعلق اکابرین کی آراء سندی حیثیت رکھتی ہے، ہرایک کے لئے یہ ضروری علمی تحفہ اعمال کے کمانے کے لئے ایک بہترین ہدیہ ہے، اس بہت ہی قیمتی کتاب میں کافی علماء حضرات کی تقاریظ وآراء کے ہوتے ہوئے اس کی ضرورت نہ رہی کہ مزید کچھ لکھا جائے مگر اصرار تھا کہ کچھ نہ کچھ لکھا جائے، گزارش ہے کہ ہر مسلم جسے اردو زبان پر عبور ہو یا پڑھ سکتا ہو تو وہ ضرور اس کتاب سے فائدہ اٹھائے۔

جن حضرات نے اس اہم اور بہت ہی زیادہ فائدہ بخش کتاب کو طبع کروا کر امت مسلمہ تک پہونچانے کی فکر فرمائی ہے ان کے لئے بھی یہ کتاب ”آخرت اور جنت“ کا تحفہ بن جائے ایسی دعاء ہے۔

(حضرت مولانا قاری) **رشید احمد رضا** (صاحب اجمیری دامت برکاتہم)
شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ عربیہ راندیر، سورت
۲۷رمضان المبارک ۱۴۳۱ سنہ مطابق ۷۔۹۔۲۰۱۰، بروز منگل

تقریظ

از: حضرت مولانا **حنیف صالح** صاحب لوہاروی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ عربیہ کھروڈ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمدلله کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد!

دنیا میں انسان کا مأویٰ وملجأ تمام حالات کو بنانے والی اور باب سکون کو کھولنے والی ذات وہ رحمن ورحیم الاول والآخر والظاہر والباطن ہے جس کی طرف تمام مسائل میں رجوع کیا جاتا ہے اور اسی کے واسطے اس ذات نے کبھی براہ راست اور کبھی اپنے پیغمبر کے واسطے سے بہت ساری دعائیں سکھائیں۔

”اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةُ“

(دعا عبادت کا مغز ہے)

دعا باب سماء کو کھلوانے کا ذریعہ ہے، قدیماً وحدیثاً ان دعاؤں کو جمع کرنے کا رواج چلا آیا ہے جیسے کہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اکابر نے کتاب الدعوات کے عنوان سے کتابیں لکھیں اور امت مسلمہ کو اللہ جل شانہ سے مانگنے کا طریقہ سکھایا اور درحقیقت الفاظ خداوندی اور

الفاظ نبوی ﷺ میں ہی اصل برکت ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے سوتے وقت کی دعا سکھائی جس میں لفظ تھا (وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ) اس صحابی نے پڑھا (بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ) تو آپ ﷺ نے اصلاح فرمائی اور (بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ) پڑھایا۔

انہی دعاؤں اور وظائف کا ایک مجموعہ مسمّٰی (تحفۂ دنیا وآخرت) اور (آخرت کا تحفہ) بہت ہی نرالے انداز میں فضائل اور حوالہ جات کے ساتھ دارالعلوم محمود نگر کنتھاریہ نے جمع فرمایا ہے جو امت کا ایک دھڑکتا ہوا دل اور اسلام کا عظیم ترجمان ہے۔ کتاب نظر نے (گجراتی میں) فرمائی ہے مولانا حسن بھرکودروی صاحب جہاں سے بے شمار مفید کتابیں طبع کروا کر منظر عام پر لائی گئیں اس شعبۂ نشر واشاعت سے بہت فائدہ ہوا ہے۔

خداوند قدوس کتاب اور (تحفۂ دنیا وآخرت) کو قبول فرمائے اور اس میں جن حضرات نے جس قسم کا بھی تعاون فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائیں اور دارالعلوم کے فیض کو تاقیامت جاری وساری رکھے۔ (آمین)

(مولانا) حنیف صالح لوہاروی (صاحب دامت برکاتہم)
شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ عربیہ کھروڈ
تعلقہ انکلیشور، ضلع بھروچ، گجرات
۱۶ر رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ
مطابق ۲۷-۸-۲۰۱۰، بروز جمعہ

تقریظ

از: مولانا مفتی منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ، کراچی، پاکستان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نحمده ونصلي على رسوله الكريم!

دورِ حاضر میں دنیا، مادہ پرستی کے طوفان میں غرق ہے، حضرت انسان آخرت کی فکر کو پس پشت ڈال کر اس دارِفانی میں اپنی من مانی اور من چاہی زندگی گزار رہا ہے۔ ہر شخص سکون کا متلاشی ہے جبکہ درحقیقت سکون اور اطمینان قلبی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {أَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ}۔

لیکن مادہ پرستی کے اس دور میں بھی کچھ ایسے مردانِ حق موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کی چاہت اور منشاء کو اپنی چاہت اور منشاء پر ترجیح دیتے ہیں اور اپنا تن، من، دھن دین کی خاطر لگائے ہوئے ہیں۔ ان کو نہ کسی ظالم کے ظلم کا ڈر ہے اور نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ۔ ان کے شب و روز اللہ کے دین متین کو زندہ کرنے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کی احیاء میں گزرتے ہیں اس لئے کہ وہ اس دنیا کی بے ثباتی سے باخبر ہیں۔

اس سے بھی قابل رشک بات یہ ہے کہ وہ صرف اپنی قبر اور آخرت کو سنوارنے

میں مگن ہوکر خلق خدا کی اصلاح کی فکر سے بے غم نہیں ہوتے بلکہ پوری امت کی سرخروئی کے لئے فکرمند ہوکر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان { ولتكن منكم أمة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر } پرعمل پیرا ہونے کے لئے کوشاں رہتے ہیں، ان ہی قابل قدر ہستیوں اور امت کے محسنوں میں سے دارالعلوم کنتھاریہ کے منتظمین بھی ہیں جو باطل کے شکنجوں میں رہنے کے باوجود اپنے وعظ ونصیحت، درس وتدریس کے ذریعہ سے امت مسلمہ کے ایک جم غفیر کو مستفید فرمارہے ہیں۔

اس وقت میری نظروں کے سامنے موجود کتاب ''تحفۂ دنیاوآخرت'' بھی دارالعلوم کنتھاریہ کے منتظمین ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ بندہ نے اپنے رفیق اور جامعہ فاروقیہ کے استاذ مفتی احمد خان صاحب زید مجدہم کے مطالبہ پر اس کی فہرست کا تفصیلا اور کتاب کے بعض جستہ جستہ مقامات کا اجمالاً مطالعہ کیا جو نہایت ہی عمدہ اور عام فہم انداز میں ترتیب دی گئی ہے جو کہ قرآنی آیات، شب روز میں پڑھے جانے والے وظائف (مع تخریج وترجمہ) اوران کے فضائل اور معاشرتی زندگی کے اصول اور قواعد پر مشتمل ہے۔

کتاب کے کمال اور حسن ترتیب وجامعیت اور موضوع کی اہمیت کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو عوام اور خواص دونوں کے لیے نہایت ہی مقبول بنائے اور اس کے مؤلف اور معاونین کو اپنی شان کے مطابق اجر عنایت فرمائیں۔ آمین ثم آمین

(حضرت مولانا ڈاکٹر) منظور احمد مینگل (دامت برکاتہم العالیہ)

استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

۳/ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۰/نومبر ۲۰۱۱ء، بروز بدھ

تقریظ

از: مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم ''مہتمم جامعہ بنوریہ، کراچی، پاکستان''

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله كفى وسلام على عباده الذين اصطفى امابعد!

دارالعلوم عربیہ اسلامیہ بھروچ محمود نگر کنتھاریہ ہندوستان کے صوبے گجرات کا ایک قدیم اور معروف ومشہور مدرسہ ہے جو اپنے معاصر مدارس کے درمیان ایک مسلمہ اور ممتاز حیثیت کا حامل مدرسہ بھی ہے۔ جہاں سے سالانہ بنیاد پر ہر سال عرصہ دراز سے مسلسل بیسیوں طلباء حافظ اور عالم مفتی قاری بن کر حاصل شدہ فیض اطراف عالم میں پھیلا رہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْفَزِدْ!

ادارے کے مہتمم حضرت مولانا اسماعیل احمد منوبری صاحب مدظلہ اسلام کے وہ مایہ ناز سپوت ہیں جنہوں نے مادیت کے اس دور میں برطانیہ جیسے ملک کی نسبتاً پر تعیش شہریت اور پر آسائش زندگی پر کنتھاریہ جیسے دیہات نما شہر میں صعوبتوں بھری اہتمامی زندگی کو اس پیرانہ سالی کی عمر میں ترجیح دی جو اسلام اور دینی علوم سے محبت کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔ اس کی جزاء انشاء اللہ تعالیٰ ابدالآباد تک حضرت ہر لمحے اضافوں کے ساتھ پاتے رہیں گے۔

دینی مدارس کی یہ بین الاقوامی مسلم خصوصیت ہے کہ جہاں وہ طلباء کی دینی وعلمی تعلیم وتربیت کا معقول اور شفقت بھرا بلا معاوضہ انتظام رکھتے ہیں وہاں وہ عامۃ الناس کی اخروی فلاح وبہبودگی ایمان واعمال کے تحفظ اور بقاء کے اعتبار سے بھی فکر رکھتے ہیں۔ مدارس کا شعبہ نشرواشاعت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس سلسلے میں دارالعلوم کنتھاریہ اپنے معاصر مدارس سے کسی طور پیچھے نہیں بلکہ ایک گونہ سبقت لئے ہوئے ہے۔

کتاب تحفۂ دنیاوآخرت دارالعلوم کے شعبہ نشرواشاعت کی اشاعت نمبر ۲۷۸ ہے۔ ۶۲۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب اپنی خودنمائی کے اعتبار سے بھی دیدہ زیب ہے۔ سرورق جاذب نظر اور پرکشش ہے جو ادارے کے عمدہ ذوق کی علامت و پہچان ہے۔ فی زمانہ ''پیش کرنے کا انداز'' فنی طور پر ایک سائنسی رخ اختیار کرگیا ہے۔ جو ناشر کتب کے لئے اس کی رعایت از حد ضروری ہے۔

الحمدللہ! ادارے کے شعبہ نشر واشاعت نے اس اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے سرورق کو عمدہ طریقے سے پیش کرکے ایک کامیاب کوشش کی ہے۔ جس کا پہلا اثر قارئین پر بہت مثبت پڑے گا۔ کمپیوٹر کتابت میں بھی انتہائی احتیاط برتی گئی ہے ورنہ پروف ریڈنگ کا مرحلہ اس شعبے میں انتہائی دشوار گزار گھاٹی کی مانند ہوتا ہے۔ کاغذ اور طباعت بھی معیار ہے جو قارئین کے نازک مزاجوں پر خوشگوار اثرات مرتب کرے گی یوں کتاب میں جمع شدہ مواد قارئین کے ذہنوں پر اپنا تسلط قائم کرنے میں بلا جبر کامیاب رہے گا۔

کتاب کے فاضل مؤلف ومرتب نے اس کتاب کا خمیر (بنیاد) فضائل پر اُٹھایا ہے جو انسان کی فطری کمزوری کی طرف مشیر ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ انسان فطری طور پر لالچی ہے اسے کسی بات یا کام کی قیمت کا علم ہو جائے تو اسے حاصل کرنے پر اپنی توانائیاں صرف کرنے پر جانی، مالی، اوقاتی طور پر تیار ہو جاتا ہے تبلیغ کا مؤثر انداز بھی یہی ہے کہ مثبت انداز میں فضائل کے ذریعہ ذہن سازی کی جائے اس کا پورا پورا خیال زیرِ تبصرہ کتاب میں رکھا گیا ہے۔

کتاب میں عقائد واعمال کا اتنا ذخیرہ جمع کر دیا گیا جو عوام الدین کی عدیم الفرصتی کے پیش نظر کافی وشافی ہے۔ یقیناً جو شخص اپنی مشغولیات میں سے صبح یا شام یا دن ورات کے اوقات میں سے اپنی دنیوی اصلاح اور اخروی فلاح کے لئے روزانہ کی بنیاد پر چند منٹ فارغ کرنے اور اس کتاب کے کچھ اوراق کا مطالعہ کرلیا کرے تو یقیناً یہ کتاب حقوق العباد اور حقوق اللہ کے اعتبار سے اسے اسلامی تعلیمات کے مطابق عامل بنادے گی۔

یہ کتاب ہر مسجد، ہر مدرسہ، ہر دفتر، ہر گھر اور ہر لائبریری کی زینت ہونی چاہیے تاکہ عامۃ الناس کا کوئی فرد اس کے مطالعے سے محروم نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف ناشر اور معاونین کو اپنی شایانِ شان اجرِ جزیل مرحمت فرمائے اور اس کتاب کو قبولیت ومقبولیت کی معراج پر قائم ودائم رکھے۔ آمین! فقط

(مفتی) محمد نعیم (صاحب دامت برکاتہم)
رئیس الجامعة البنوريّة العالمية
سائٹ کراچی، پاکستان
۲۰ ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ ۱۹/اکتوبر ۲۰۱۰ء، بروز جمعرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱

* بے حساب ثواب اور فضیلت والے کلمات کے بیان میں *

{۱} کلمۂ طیبہ: پہلا کلمہ طیب

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کے فضائل

(۱) **حدیث:** حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سو مرتبہ" لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ط" پڑھے گا حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اس کو ایسا روشن چہرے والا اُٹھائیں گے، جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح (سو مرتبہ) پڑھے گا اس دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہوسکتا ہے جو اس سے زیادہ پڑھے۔

طبرانی ومجمع الزوائد، فضائل اعمال ص:۵۱۰، فضائل ذکر ص:۱۲۶ (کتب خانہ فیضی لاہور)

(۲) **حدیث:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں" لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ط" کہتا ہے تو (اس کے) اعمال نامہ میں سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں

ہیں۔ (فضائل ذکر باب دوئم،ص ۹۱،کتب خانہ فیضی لاہور)

(۳) حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تمام اذکار میں افضل ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط'' ہے اور تمام دُعاؤں میں افضل دُعا ''الحمدللہ'' ہے۔ (مشکوٰۃ ۱؍۲۰۴،باب التسبیح والتہلیل ،مکتبہ رحمانیہ،اردو بازار لاہور)

(۴) حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ''کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ خلوص دل سے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط'' کہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں، یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ (مشکوٰۃ ۱؍۲۰۴،ایضاً)

(۵) حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط'' تمام (زبانی) نیکیوں میں افضل ہے۔ (مرقاۃ فیصل ۵؍۲۱۷،بحوالہ مسند احمد)

(۶) حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط'' کے ذریعہ اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہو،حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو! صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول (ﷺ) ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بھی اس کلمہ کے وزن کے مقابلہ میں ہلکے ہیں۔ (مسند احمد۔ ۱۴؍۳۲۸،مؤسسۃ الرسالہ)

ہم اپنے ایمان کو کس طرح تازہ کرتے رہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کثرت سے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط'' پڑھتے رہا کرو! (مسند احمد ۱۴؍۳۲۸)

(۷) حدیث: حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا نقل فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''لَآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہُ ط'' سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے اور یہ کلمہ کسی گناہ کو باقی نہیں چھوڑتا۔

(ابن ماجہ ۱؍۲۶۹،باب فضل لاالٰہ الا اللہ، قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی پاکستان)

(۸) حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا آخری کلام ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط'' ہوگا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(ابوداؤد شریف، باب فی التلقین، ۲؍۸۸، مکتبہ امدادیہ، ملتان پاکستان)

(۹) حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط'' کا اقرار کرنا جنت کی کنجیاں ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ۱؍۱۶، کتاب الایمان، الفصل الثالث، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور پاکستان)

(۱۰) حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عرش کے سامنے نور کا ایک ستون ہے جب کوئی شخص ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط'' کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے، اللہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ ٹھہر جا! وہ عرض کرتا ہے کیسے ٹھہروں حالانکہ کلمہ طیبہ پڑھنے والے کی ابھی مغفرت نہیں ہوئی، ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا! میں نے اس کی مغفرت کردی، تو وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔

(مسند بزار، مسند ابی حمزہ انس بن مالک ۱۴؍۶۱؍۳، مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

(۱۱) حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط'' والوں پر نہ قبروں میں وحشت ہے، نہ میدانِ حشر میں (وحشت ہے)۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳؍۱۷۷، مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

(۱۲) حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس حال میں دنیا سے رخصت ہو کہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ

رَّسُوْلُ اللّٰہُ ط" کی پکّے دل سے شہادت دیتا ہو تو حق تعالیٰ شانہٗ ضرور اس کی مغفرت فرمادیں گے۔ (ابن ماجہ جلد ا/ص ۲۶۹، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

دوسری روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔

(فضائل اعمال/۴۰۰)

(۱۳) **حدیث:** حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مرنے والوں کو (مرنے کے قریب بیماروں کو) "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط" کی تلقین کرتے رہو۔

(مسلم شریف ج ا/ص ۳۰۰، کتاب الجنائز، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

{۲} * کلمۂ شہادت: دوسرا گواہی کا کلمہ *

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

فضائل

(۱) **حدیث:** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (اچھی طرح سنت کی رعایت کے ساتھ) وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط" اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے دل چاہے داخل ہو۔

(مسلم شریف ج ا/ص ۱۲۲، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

فائدہ: جنت میں داخل ہونے کے لئے ایک دروازہ بھی کافی ہے پھر آٹھوں کا کھل جانا یہ غایت اعزاز اور اکرام کے طور پر ہے۔ (فضائل اعمال/۴۱۸)

(۲) **حدیث:** حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس (ﷺ) نے فرمایا جو شخص (دوران اذان) مؤذن کی شہادتین سننے کے بعد یہ کلمات پڑھے: (اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا) تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسلم شریف ج ا/ص ۱۷۶، کتاب الصلوٰۃ: باب استحباب القول مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهٗ ثم يصلّي على النبي ﷺ ثم يسأل الله له الوسيلة، قدیمی کتب خانہ)

{۳} * کلمۂ تمجید: تیسرا (بزرگی) کا کلمہ *

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: پاک ہے اللہ، اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی قوت وطاقت اللہ بزرگ و برتر (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں ہو سکتی ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

ترجمہ: اللہ بے حد پاک ہے اور اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

کلمۂ تمجید کے فضائل

(۱) **حدیث:** حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام چار ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ان میں سے جس کو چاہے پہلے پڑھے اور جس کو چاہے بعد میں، کوئی نقصان نہیں ہے۔

(ابن ماجہ ج۱،ص۲۷۰،باب فضل التسبیح،قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲) **حدیث:** حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے ہر حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھی جائیگی۔

(حصن حصین ص۴۱۵،دارالاشاعت کراچی)

(۳) **حدیث:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے ان چار کلمات (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ) کا پڑھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہو (یعنی دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے)۔

(مسلم شریف ج۲،ص۳۴۵،حدیث نمبر/۱۱۴۱،قدیمی کتب خانہ،مقابل آرام باغ،کراچی پاکستان)

(۴) **حدیث:** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات ساتویں آسمان پر میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے محمد ﷺ! اپنی امت کو میرا سلام کہیئے اور انہیں بتادیجئے کہ جنت کی مٹی نہایت ہی پاکیزہ اس کا

پانی بہت ہی میٹھا، اس کے میدان ہموار اور چٹیل ہیں اور اس کے پودے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ج۱،ص۲۰۴،باب ثواب التسبیح والتہلیل،الفصل الثانی،مکتبہ رحمانیہ،لاہور پاکستان)

(۵) **حدیث:** ان کلمات میں سے ہر کلمہ کے بدلے جنت میں ایک درخت لگادیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ج۱،ص۲۷۰،باب فضل التسبیح،قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۶) **حدیث:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جہنم سے (بچاؤ کے لئے) سپر (ڈھال) سنبھال لو ان (چاروں کلمات کو پڑھا کرو کیونکہ یہ کلمات (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں اور آگے پیچھے (ہر طرف سے بچانے کے لئے) آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

(حصن حصین ص:۴۱۶،دارالاشاعت،کراچی پاکستان)

(۷) **حدیث:** حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) صدقہ (موجب ثواب) ہے اور ہر تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) صدقہ (باعث ثواب) ہے اور ہر تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) صدقہ (موجب اجر وثواب) ہے اور ہر تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) صدقہ (موجب ثواب) ہے۔

(صحیح مسلم ج۱،ص۳۲۴،باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف،قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۸) **حدیث:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک! اللہ تعالیٰ نے چار کلمات منتخب فرمائے ہیں: (سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ) لہٰذا جس نے ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' پڑھا اس کیلئے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے بیس

گناہ معاف کئے جائیں گے اور جس نے ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہا اس کے لئے بھی یہی فضیلت ہے اور جس نے ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ'' پڑھا اس کے لئے بھی یہی فضیلت ہے اور جس نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○'' (اپنی طرف سے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط بڑھا کر) پڑھا، اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جائے گی اور اس کے تیس گناہ معاف کئے جائیں گے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲،ص ۲۷۷، کتاب الذکر والدعاء، رقم الحدیث: ۲۳۹۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(۹) **حدیث:** حضرت عمران ابن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص روزانہ اُحد (پہاڑ) کے برابر عمل کرنے سے قاصر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کون کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ ط'' اُحد سے بہت بڑا ہے اور ''وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ط'' بھی اُحد سے بہت بڑا ہے اور ''وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ ط'' بھی احد سے بہت بڑا ہے اور ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط'' اُحد سے بہت بڑا ہے۔ ان کا ثواب احد پہاڑ سے بڑا ہے۔ (حصن حصین، ص: ۴۲۱، دار الاشاعت)

(۱۰) **حدیث:** حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں بوڑھی ہوگئی ہوں بدن کے اعضاء کمزور ہو گئے ہیں (یا کوئی اور جملہ اسی طرح کا کہا) اسلئے مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جس کو میں بیٹھی بیٹھی کرتی رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سو مرتبہ (سُبْحَانَ اللّٰہِ) پڑھ لیا کرو اس کا ثواب اولاد اسمٰعیل علیہ السلام (عرب) میں سے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور سو مرتبہ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) پڑھ

لیا کرو اس کا ثواب سو زین کسے ہوئے، لگام پڑے ہوئے گھوڑوں کے صدقہ کے برابر ہے جن پر تم جہاد کے لئے (غازیوں کو) سوار کرو اور سو مرتبہ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) پڑھ لیا کرو اس کا ثواب ایسے سو مقبول اونٹوں کے برابر ہے جن کے گلے میں قربانی کے ہار پڑے ہوں اور سو مرتبہ (لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ ط) پڑھ لیا کرو یہ کلمات زمین و آسمان کی درمیانی فضاؤں کو بھر دیتے ہیں اور اس دن تم سے بڑھ کر کسی کا عمل (آسمان پر) نہیں اٹھایا جائے گا سوائے اس آدمی کے جو تمہارے جیسا عمل کرے۔ (الترغیب ج ۲،ص ۲۷۷، کتاب الذکر والدعاء، رقم الحدیث: ۲۳۹۱، دار الکتب، بیروت)

(۱۱) **حدیث:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سو مرتبہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ ط''، سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ ط'' اور سو مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط'' پڑھے گا اسکو دس غلام آزاد کرنے اور سات اونٹ قربانی کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔ (الترغیب ج ۲،ص ۲۷۶، ایضاً، رقم الحدیث: ۲۳۹۰)

(۱۲) **حدیث:** حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط'' کہو کیونکہ یہ کلمات باقیاتِ صالحات میں سے ہیں، اور یہ گناہوں کو اس طرح سے جھاڑتے ہیں جس طرح سے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (الترغیب ج ۲،ص: ۲۸۱)

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

ترجمہ: اور کوئی بھی نیکی کرنے کی قوت و گناہوں سے بچنے کی طاقت اللہ بزرگ و برتر (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں۔

فضائل (لاحول ولاقوۃ الاباللہ)

(۱) **حدیث:** حضرت ابوموسیٰ (عبداللہ بن قیس) اشعری رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوموسیٰ! یایوں فرمایا: اے عبداللہ (بن قیس)! تم کو جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور بتائیے، ارشاد فرمایا:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

ترجمہ: اور کوئی بھی طاقت نیکی کرنے کی، گناہوں سے بچنے کی وقوت اللہ (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں۔

(بخاری شریف ج ۲،ص ۹۴۹، باب قول لاحول ولاقوۃ الاباللہ، قدیمی کتب خانہ)

(۲) **حدیث:** حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور بتائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط'' ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲،ص ۲۹۱ کتاب الذکر والدعاء، رقم الحدیث: ۲۴۴۲، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(۳) **حدیث:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط'' زیادہ پڑھا کرو کیونکہ یہ خزائن جنّت میں سے ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ص ۲۰۵، باب ثواب التسبیح والتحمید، الفصل الثالث، مکتبہ رحمانیہ)

(۴) **حدیث:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ کلمات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط'' ۱۰ر دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ شخص گناہوں سے

اس طرح پاک صاف ہوگیا، گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے جنا گیا ہو اور وہ دنیا کی ۷۰ ر ستّر بیماریوں سے بچے گا جس میں کوڑھ کی بیماری و جن کے اثر کا شمار ہوتا ہے، ستّر میں سے صرف تین ہی نام بیان فرمائے ہیں۔

باقی ۶۷ ر سرسٹھ مہلک بیماریاں ہیں، اس لئے مذکورہ دُعا پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کلمہ کے چار فائدے

(۱) **فائدہ:** یہ کلمہ ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط'' عرش کے نیچے کی جنت کا خزانہ ہے اور جنت کی چھت عرش الٰہی ہے اس کو پڑھنے سے نیک اعمال کرنے کی اور گناہوں سے بچنے کی توفیق ہوتی ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ جنت کا خزانہ ہے۔

(۲) **فائدہ:** یہ کلمہ ننانوے۹۹ بیماریوں کی دوا ہے ان میں سے کم سے کم درجہ کی بیماری غم ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط'' (دنیا و آخرت) ننانوے۹۹ بیماریوں کی دوا ہے جس میں سے ہلکی بیماری غم ہے (چاہے وہ بیماری اور غم اخروی ہو یا دنیوی)۔

(مشکوٰۃ ۱/ ۲۰۵، ایضاً)

(۳) **فائدہ:** جب بندہ یہ کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ عرش پر فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرمانبردار بن گیا اور اس نے سرکشی یا نافرمانی چھوڑ دی۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسا خزانہ نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے وہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط'' ہے جب بندہ اس کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ ''أَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ'' مطلب یہ ہے کہ میرا بندہ مکمل فرمانبردار بن گیا اور اس نے سرکشی چھوڑ دی یا میرے بندے نے دنیاو آخرت کے تمام رنج وغم میرے سپرد کردیئے۔ (مشکوٰۃ ۱/۲۰۵ ایضاً)

☆ کیا یہ نعمت کم ہے کہ بندہ زمین پر یہ کلمہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ عرش پر فرشتوں کے گروہ میں اس کا ذکر فرمائے، علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں ذکر کئے ہوئے الفاظ ''أَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ'' کا مطلب یہ ہے کہ میرے بندے نے کائنات کے معاملات میرے سپرد کردیئے اور اخلاص کے ساتھ اپنے نفس کو میرے تابع کردیا۔

(۴) **فائدہ:** یہ کلمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیغام اور وصیت ہے جو آپ علیہ السلام نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں ارشاد فرمایا تھا۔

معراج کی رات میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گذرے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو حکم دینا کہ ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط'' کے ذریعہ جنت کے باغوں کو بڑھالے۔

اس کلمہ کو پڑھنے سے وصیّت ابراہیمی پر عمل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوگی اور اس کی برکت سے جنت کے باغوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

اس کلمہ کو جنت کا خزانہ کہنے کی وجوہات

(۱) یہ کلمہ خزانہ کی طرح لوگوں کی نظروں سے غائب اور محفوظ تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دیا گیا۔

(۲) یا اس لئے کہ جنت کی جمع شدہ چیزوں میں سے ہے۔

(۳) یا اس لئے کہ جنت کی عمدہ سے عمدہ نعمتوں کو حاصل کرانے والا ہے۔

(۴) علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس لئے یہ جنت کا خزانہ ہے کہ یہ کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنت میں عمدہ ثواب کا خزانہ جمع کرتا ہے۔

تمام گناہوں کی معافی

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زمین پر چلنے والا کوئی شخص جب یہ درجۂ ذیل کلمہ پڑھتا ہے تو اس کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی طاقت نیکی کرنے کی، گناہوں سے بچنے کی وقوت اللہ کے سوا (میسّر) نہیں۔

(جامع ترمذی ج ۲، ص ۱۸۴، باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر، ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی)

{۴} * کلمۂ توحید: چوتھا توحید کا کلمہ *

لَآاِلٰـهَ اِلَّااللهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡکَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡکُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِىۡ وَيُمِيۡتُ بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک و ساجھی نہیں، فرمانروائی اسی کی ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی ستائش ہے وہی جلاتا ہے اور وہی موت دیتا ہے (اور) ہر قسم کی بھلائی اسی کے قبضہ میں ہے اور ہر چیز پر اس کی قدرت ہے۔

اس کلمہ کے فضائل

(۱) **حدیث:** حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے دس مرتبہ ''لَآاِلٰـهَ اِلَّااللهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡکَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡکُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌؕ'' پڑھا وہ ایسے شخص کے مثل ہوگیا جس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دس غلام آزاد کئے ہوں۔ (مسلم شریف، ۲ر ۳۴۴، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی)

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی کو غلام بنالیا ہو تو یہ صاف بات ہے کہ ایسے خاندانی غلام کو آزاد کرنے کا ثواب بھی سب سے زیادہ ہوگا۔

(۲) **حدیث:** حضرت یعقوب بن عاصم رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ رضی اللہ عنہم سے

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی بندہ اخلاصِ دل اور صدق دل کے ساتھ زبان سے ''لَآاِلٰـهَ اِلَّااللهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡکَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡکُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌؕ'' پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسمان کو شق کر کے اس کے پڑھنے والے پر نگاہ ڈالتے ہیں اور بندہ اس کا مستحق ہو جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھیں تو اس کیلئے اس کی طلب اور سوال کو پورا کر دیں۔ (نسائی)

(۳) **حدیث:** حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہترین دُعا وہ ہے جو عرفہ کے دن حج کے میدان میں مانگی جائے اور بہترین کلمہ ''لَآاِلٰـهَ اِلَّااللهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡکَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡکُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌؕ'' ہے یہ کلمہ صرف میں نے ہی سکھایا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ مجھ سے پہلے کے پیغمبر بھی اس کلمہ کو سکھاتے رہتے تھے۔ (ترمذی شریف)

کلمۂ توحید کے فضائل

★ جو شخص بازار میں یہ (چوتھا کلمہ) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے، اسے دس لاکھ نیکیاں مرحمت فرمادیں گے اور دس لاکھ درجات بلند فرمائیں گے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۱، ابواب الدعوات، باب مایقول اذا دخل فی السوق، سعید کمپنی)

★ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخص ایک مرتبہ بازار میں ملے، ان دونوں نے ایک دوسرے سے کہا، بازار غفلت کی جگہ ہے یہاں سارے لوگ اللہ کی یاد

سے غافل ہیں، آؤ یہاں پر ہم اللہ کو یاد کریں، دونوں نے بازار میں اللہ کا ذکر کیا، دونوں میں سے ایک فوت ہوگیا تو دوسرے نے اُسے خواب میں دیکھا، مرنے والے نے اسے کہا تجھے کچھ معلوم ہے جس دن ہم دونوں نے بازار میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تھا اسی دن شام کو اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا یعنی مرتے ہی بخش دیا۔

(ابن ابی الدنیا)

★ جوشخص یہ کلمۂ توحید فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے گا تو اُسے ہر رکعت پر اسّی سال کی عبادت کا ثواب ملے گا اور جوشخص یہ کلمہ بستر پر پڑھے گا تو وہ سارے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور صبح اُٹھ کر پڑھے گا تو ۷۰ ستر سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

{۵} * کلمۂ ردِّ کفر: پانچواں کفر کو رد کرنے کا کلمہ *

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جان بوجھ کر کسی چیز کو تیرے ساتھ شریک کرنے سے اور بھول سے (شرک یا گناہ)

ہوجائے تو اس سے میں تیری معافی مانگتا ہوں (اور) اس سے توبہ کرتا ہوں اور برأت ظاہر کرتا ہوں کفر سے اور تمام گناہوں سے، میں تیرا فرمانبردار بندہ بن گیا اور میں ایمان لے آیا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

★ شرک خوب پوشیدہ ہوتا ہے کیونکہ اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی کی رفتار سے بھی خوب باریک ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی چلتی ہوئی نہیں دکھائی دیتی اس سے بھی زیادہ پوشیدہ طریقے سے شرک دل میں داخل ہوجاتا ہے اور اس سے بہت کم لوگ بچ سکتے ہیں، امت کے خواص لوگ بھی نہیں بچ سکتے تو کمزور ایمان والے لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

اس کلمہ کی فضیلت

مذکورہ کلمہ کا معمول بنانے والوں کے لئے شرک سے نجات کی ضمانت ہے اور اخلاص کی دولت سے سرفراز ہونے کی بشارت ہے۔

●●●

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

باب ۲

درود شریف پڑھنے کے فضائل

مسئلہ: درود شریف پڑھنے کے لئے وضو یا غسل کی ضرورت نہیں ہے، وضو اور غسل کے بغیر درود شریف پڑھنا جائز ہے، البتہ بدن اور کپڑے پاک ہوں تو افضل ہے، درود شریف پڑھتے وقت اعضاء میں اطمینان وسکون کیساتھ دل لگا کر پڑھنا چاہیئے۔

درود شریف کا درجہ ذکر الٰہی سے افضل ہے کیونکہ درود شریف پڑھنے والے کا لقب کثیر الذکر (خوب ذکر کرنے والا) رکھا جاتا ہے۔

(۱) **حدیث:** حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرۂ انور پر خوشی اور بشاشت کے آثار نمایاں تھے (اس کا سبب بیان کرتے ہوئے) آپ نے فرمایا کہ اے ابوطلحہ! آج جبرئیل امین آئے اور انہوں نے بتایا کہ تمہارا رب فرماتا ہے کہ اے محمد! کیا یہ بات تمہیں راضی اور خوش نہیں کردے گی کہ تمہارا جو امّتی تم پر صلوٰۃ بھیجے میں اس پر دس صلوٰتیں بھیجوں اور جو تم پر سلام بھیجے میں اس پر دس سلام بھیجوں۔

(سنن نسائی ج ۱ ص ۱۸۹، باب فضل التسلیم علی النبی ﷺ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(معارف الحدیث ج ۵ ص ۳۶۱ بحوالہ نسائی والدارمی، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، پاکستان)

(۲) **حدیث:** حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود زیادہ بھیجا کروں (یعنی اللہ تعالیٰ سے آپ پر صلوٰۃ کی استدعا زیادہ کروں) آپ مجھے بتادیجئے کہ اپنی

دُعا میں سے کتنا حصہ آپ پر صلوٰۃ کے لئے مخصوص کردوں؟ آپ نے فرمایا: جتنا چاہو، میں نے عرض کیا کہ میں اس وقت کا چوتھائی حصہ آپ پر صلوٰۃ کے لئے مخصوص کردوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کروگے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہوگا، میں نے عرض کیا تو پھر آدھا وقت اس کے لئے مخصوص کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: جتنا چاہو کردو اور اگر اور زیادہ کروگے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہوگا، میں نے عرض کیا تو پھر میں اس میں سے دو تہائی وقت آپ پر صلوٰۃ کے لئے مخصوص کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو کردو اور اگر زیادہ کردوگے تو تمہارے لئے خیر ہی کا باعث ہوگا، میں نے عرض کیا: پھر تو میں اپنی دعا کا سارا ہی وقت آپ پر صلوٰۃ کے لئے مخصوص کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری ساری فکروں اور ضرورتوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفالت کی جائے گی اور تمہارے گناہ وقصور ختم کردیئے جائیں گے۔ (معارف الحدیث ج ۵ ص ۳۷۱ بحوالہ جامع الترمذی، دارالاشاعت کراچی، پاکستان)

مطلب یہ ہے کہ اگر تم پورا وقت درود پڑھنے میں گذاروگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر ایک ضرورت کا ذمہ دار بن جائے گا۔

(۳) **حدیث:** فخرِ بنی آدم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: میں نے حضرت جبرئیل کے ساتھ ملاقات کی تب انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھے گا اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ ﷺ پر جو سلام بھیجے گا اس پر سلامتی بھیجوں گا میں نے یہ خوشخبری سنکر شکر کا سجدہ کیا۔

(۴) **حدیث:** حضور اقدس پر درود پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے اور سلام بھیجنا غلاموں کو

آزاد کرنے سے بہتر ہے اور آپ ﷺ سے محبت کرنا اللہ پاک کے راستہ میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔

(۵) **حدیث:** تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کتاب میں میرا نام لکھتے وقت میرے اوپر درود پڑھا یا لکھا تو جب تک کتاب میں میرا نام رہے گا اس وقت تک فرشتے اس شخص کے لئے رحمت کی دُعا کرتے رہیں گے۔

(۶) **حدیث:** اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو سننے کی طاقت خوب عطاء کی ہے:

(۱) **جنت:** جب کوئی بندہ جنت کی طلب کرتا ہے تو جنت عرض کرتی ہے کہ الٰہی! تیرا فلاں بندہ میری طلب کر رہا ہے، اس لئے تو میری نعمتیں اس کے لئے وقف کردے۔

(۲) **دوزخ:** جب کوئی بندہ دوزخ سے محفوظ رہنے کے لئے دُعاء مانگتا ہے تب دوزخ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کرتی ہے، ربّ العالمین! تیرا فلاں بندہ مجھ سے محفوظ رہنے کے لئے دُعا کر رہا ہے اس لئے تو اس کو پناہ دے دے اور میرے عذاب سے اس کو بچا۔

(۳) **فرشتے:** جن کو مقرر کیا گیا ہے جب کوئی بندہ درود پڑھتا ہے تب وہ سن لیتے ہیں اور فوراً آپ ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

(۷) **حدیث:** جب کوئی آدمی ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھتا ہے اور اس کے بعد ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' بھی پڑھتا ہے تب وہ دونوں کلمے اس کے منھ سے نیلے پرندہ کی شکل میں نکلتے ہیں، وہ نیلے پرندے اللہ کے عرش کے سامنے

جا کر بے چین بن کر پھڑ پھڑاتے ہیں، حق تعالیٰ کا حکم ملتا ہے اے میرے محبوب کی تعریف کرنے والے گروہ! رُک جا، وہ پرندے عرض کرتے ہیں، ربُّ العالمین یہ بے چینی کس طرح دور کروں، اب تک یہ کلمات پڑھنے والے کی بخشش کا اعلان ہوا ہی نہیں، دوسری بار پھر اس کو رُکنے کا حکم ملتا ہے لیکن وہ پھر یہی کہتے ہیں، تیسری بار ارشاد ہوتا ہے، رُک جا، میں نے اس بندہ کو بخش دیا اور اس کے گناہ معاف کردیئے۔

(۸) **حدیث:** ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے والا موت سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ اور اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔

(۹) **حدیث:** جو شخص روزانہ ۱۰۰/سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اس کی ۱۰۰/سو حاجتیں پوری کی جاتی ہیں اس میں سے ۳۰/تیس دنیا کی اور ۷۰/ستر آخرت کی۔

(۱۰) **حدیث:** روزانہ ۱۰۰/سو مرتبہ درود پڑھنا یہ رات دن عبادت کرنے کے برابر ہے۔

(۱۱) **حدیث:** ۱۰۰/سو مرتبہ درود پڑھنے والے کو ایک لاکھ نیکیاں دی جاتی ہیں اور ایک لاکھ گناہ معاف کئے جاتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ایک ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(۱۲) **حدیث:** جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں ۱۰۰/سو مرتبہ درود پڑھے گا اس کی ۸۰/اسّی سال کی خطائیں معاف ہوں گی۔

(۱۳) **حدیث:** جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں ۱۰۰/سو مرتبہ درود شریف پڑھتا رہتا ہے تو اس کے لئے ایک فرشتہ اس کی موت کے وقت اس کے پاس جنت کی

خوشخبری کا تحفہ اس طرح لاتا ہے جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کے یہاں تحفہ بھیجتے رہتے ہو۔

(۱۴) **حدیث:** جو شخص آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے اوپر فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے اوپر درود بھیجتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں تب تو پھر آسمان و زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اس پر درود نہ بھیجے۔

(۱۵) **حدیث:** ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ۷۰ ستر رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے اس کے لئے ۷۰ ستر بار دعا کرتے ہیں۔

(۱۶) **حدیث:** درود شریف پڑھنے والے کے گناہ کراماً کاتبین تین دن تک نہیں لکھتے اور اس کی توبہ کا انتظار کرتے ہیں اگر وہ توبہ نہ کرے تو تین دن بعد اس کے گناہ لکھے جاتے ہیں۔

(۱۷) **حدیث:** جو شخص جب تک درود پڑھتا رہتا ہے تب تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، اب اس کو اختیار ہے خواہ زیادہ پڑھے یا کم۔

(۱۸) **حدیث:** درود شریف پڑھنے والے کو جنت میں زیادہ بیویاں عطا کی جائیں گی۔

(۱۹) **حدیث:** درود شریف پڑھنے کی فضیلت کا اثر اس کے پڑھنے والے کی اولاد میں ہوتا ہے۔

(۲۰) **حدیث:** ایک درود شریف کا قیامت کے دن احد پہاڑ کے برابر وزن کیا جائے گا جس سے ترازو میں وزن بڑھا سکے۔

(۲۱) **حدیث:** درود شریف پڑھنے والے کو اللہ کی رحمت چاروں سمت سے ڈھانپ

لیتی ہے۔

(۲۲) **حدیث:** درود شریف پڑھنے والا رسول خدا ﷺ کے ساتھ جنت میں اس طرح داخل ہوگا کہ آپ کے کندھے سے کندھا لگا ہوا ہوگا، مطلب یہ کہ اتنا قرب حاصل ہوگا۔

(۲۳) **حدیث:** درود شریف پڑھنے والا جہاں انتقال کر جاتا ہے وہاں وہ درود میت کے لئے استغفار کرتا ہے۔

(۲۴) **حدیث:** درود شریف پڑھنے والے کے دل میں آپ ﷺ کی محبت بڑھ جاتی ہے، موت کے وقت سکرات میں آسانی ہوتی ہے۔

(۲۵) **حدیث:** درود شریف پڑھنے والے کے لئے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے، اس درود شریف کو وہ فرشتہ حضور ﷺ کے روضۂ مبارک پر پیش کرتا ہے۔

(۲۶) **حدیث:** جو شخص آپ ﷺ پر درود شریف اور سلام پڑھتا ہے وہ آپ ﷺ سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔

(۲۷) **حدیث:** جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کرتا ہے اور اس کے بعد درود پڑھتا ہے تو اس کے گھر سے روزی کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔

(۲۸) **حدیث:** جو شخص دُعا مانگنے سے پہلے اور دعا کے بعد درود شریف پڑھتا ہے تو وہ دُعا اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتی ہے کیونکہ درود پڑھنے والے کا درود قبول ہو کر ہی رہتا ہے تو اس کے ذریعہ سے دُعا بھی قبول ہو کر ہی رہے گی۔

(۲۹) **حدیث:** درود شریف اور کلمہ پڑھنے والے جنت میں شہیدوں کے نزدیک بسے

ہوئے ہوں گے، اس لئے شہیدوں کے مکان کے پاس ہی درود پڑھنے والے کا مکان بنادیا جائے گا۔ (دلائل الخیرات)

(۳۰) حدیث: درود شریف پڑھنے والا دوزخ کے پُل صراط پر ثابت قدم رہے گا اور پُل صراط پار کرتے ہوئے اس کے پیر نہیں ڈگمگائیں گے۔

(۳۱) حدیث: درود شریف پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا ثواب بیس مرتبہ جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۳۲) حدیث: جو کوئی شخص بات بھول جاتا ہے تو درود شریف پڑھنے سے یاد آجاتی ہے۔ (فضائل درود)

(۳۳) حدیث: جس کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ بھی نہ ہو اور وہ درود شریف پڑھ لے تو اس کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

(۳۴) حدیث: درود شریف پڑھنے والا بخیل نہیں کہلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف نہیں پڑھتا وہ بخیل ہے۔

(۳۵) حدیث: جس مجلس میں درود شریف پڑھا جاتا ہے تو وہ مجلس کی زینت ہے اور قیامت میں چمکتا نور ہے۔ (فضائل درود)

(۳۶) حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جمعہ کی رات میں یا جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھ کر بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ۱۰۰ر حاجتیں پوری کرے گا، جس میں سے ۳۰ر تیس دنیا کی اور ۷۰ر آخرت کی حاجتیں پوری کریگا۔

درود شریف نہ پڑھنے والے کی بربادی

(۱) حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ میں نے ایک دن رسالت مآب ﷺ کا بے حد نورانی اور روشن چہرہ دیکھ کر کہا کہ آپ کا مبارک چہرہ کیسا نورانی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، اے عائشہ! اس کے لئے بڑی خرابی ہے جو اس نورانی چہرہ کو قیامت میں دیکھنے سے محروم رہے، میں نے عرض کیا: حضور! وہ کون بدقسمت انسان ہے جو اس نورانی شکل کو دیکھنے سے محروم رہے گا؟ فرمایا: بخیل! میں نے عرض کیا: بخیل کون ہے؟ فرمایا: جس نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود نہ پڑھا۔ (فضائل درود شریف، ص ۱۲۵۔ ادارہ اشاعت)

(۲) حدیث: تاجدارِ مدینہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا وہ شخص برباد ہوتا ہے کہ جس کے آگے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(فضائل درود شریف، ص: ۱۲۰، ادارہ اشاعت، کراچی پاکستان)

(۳) حدیث: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ جس نے آپ ﷺ کا نام سنا اور آپ پر درود نہیں پڑھا۔ (فضائل درود شریف، ص: ۱۲۱، ادارہ اشاعت پاکستان)

(۴) حدیث: جو شخص آپ ﷺ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے بھٹک گیا۔ (سنن ابن ماجہ، ص: ۶۵، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۵) حدیث: جس شخص نے آپ کا مبارک نام سنا اور آپ پر درود نہ پڑھا تو اس نے آپ پر ظلم کیا، اسی طرح وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے۔

(۶) حدیث: سردارِ دو جہاں ﷺ کی شانِ اقدس کی پاک عظمت کی جو کوئی ایک

مرتبہ بے ادبی کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ بے حد غصہ ہوتے ہیں اتنا ہی نہیں اس بے ادبی کرنے والے پر ۱۰ ردس لعنتیں نازل کرتے ہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

بے حساب ثواب اور فضیلت والے درود



جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ط

ترجمہ: اللہ جل شانہ جزا دے محمد ﷺ کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں۔

فضیلت: جو شخص یہ درود شریف ایک مرتبہ پڑھے گا تو اس کا ثواب ۷۰ رستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک (لکھنے کی) مشقت میں ڈالے گا۔

(فضائل درود شریف، ص: ۷۵، مولانا زکریا ؒ، ادارۂ اشاعت ناظم آبادی ۲، کمرشل ایریا، کراچی)



جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر ہماری جانب سے ایسی رحمت (بدلہ) عطاء فرما۔ نازل فرما کہ جو آپ ﷺ کے مرتبے کے لائق ہو۔ (انوار الدعاء)

فضیلت: جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا تو اس کا ثواب ۷۰ رستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک (لکھنے کی) مشقت میں ڈالے گا۔

(طبرانی ۱/۴۲، المعجم الاوسط، باب من اسمہ احمد، دار الحرمین قاہرہ)



جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! محمد ﷺ کو ہماری طرف سے ایسا بدلہ عطا فرما جو آپ ﷺ کی شان کے لائق ہو۔ (انوار الدعاء)

فضیلت: امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کشف الغمہ میں فرماتے ہیں کہ جناب محمد ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مذکورہ درود شریف کو ایک مرتبہ بھی پڑھے گا تو ۷۰ رستر فرشتے اس شخص کے نامۂ اعمال میں ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ (کشف الغمہ)



معافی کے لئے درود شریف

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ تعالیٰ! ہمارے آقا نبی محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔

فضیلت: جوکوئی شخص اس درود شریف کو اس کلمہ کے ساتھ پڑھے گا تو اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے یہ کلمہ ہرے رنگ کے پرندے جیسا دکھائی دیتا ہے جس کے دو پر ہوتے ہیں اس کی چوڑائی مشرق و مغرب کی فضا کو ڈھانپ دیتی ہے اس پرندے کی آواز بجلی جیسی ہوتی ہے اور یہ آواز جنت میں جہاں پر اللہ تعالیٰ کا عرشِ معلی ہے وہاں تک سنائی دیتی ہے، اللہ تعالیٰ پرندہ کو خاموش رہنے کا حکم دیتے ہیں لیکن پرندہ کہتا ہے کہ میں کیوں خاموش رہوں؟ ابھی تک مجھے پڑھنے والے کی بخشش نہیں ہوئی، اس طرح اللہ تعالیٰ اور پرندہ کے درمیان تین مرتبہ سوال و جواب ہوتے ہیں، آخر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جا! تجھے پڑھنے والے کی میں نے بخشش کردی، اس کے بعد پرندہ خاموش ہوجاتا ہے۔ (مناصر الحسنات)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

ترجمہ: یا ارحم الراحمین! خاص رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے صحابہ پر اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر اور آپ ﷺ کی نسل کی تمام اولاد پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر اور آپ ﷺ کے دامادوں (سسرالی رشتہ داروں) پر اور آپ کے مددگاروں پر اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر اور آپ ﷺ کی

امت اور ان کے ساتھ ہم سب پر۔

فضیلت: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص "حوضِ کوثر" کا لبریز جام پینا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس درود شریف کو پڑھتا رہے۔ (طبرانی)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَآ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ ط

ترجمہ: الٰہی اپنی خاص رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر جو نبی ہیں اتنی مرتبہ جتنی مرتبہ تیری مخلوق نے ان پر درود بھیجا ہو اور اپنی خاص رحمت نازل فرما نبی محمد ﷺ پر اس طرح جیسا کہ ہمارے لائق ہو آپ پر درود بھیجنا اور اپنی خاص رحمت نازل فرما نبی محمد ﷺ پر اس طرح جیسا کہ تو نے ہم کو ان پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

فضیلت: جو شخص اس درود شریف کو روزانہ صبح میں دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ شخص اس کی وجہ سے ساری مخلوق کے اعمال کے برابر ثواب حاصل کرتا ہے۔ (درمنثور)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ صَلٰوۃَ الرِّضٰی

وَارْضَ عَنْ اَصْحَابِهٖ رَضَاءَ الرِّضٰى ط

ترجمہ: اے اللہ! اپنی خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو اُمّی نبی ہیں اور ان کی آل پر اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر رحمت اور چین و سکون نازل فرما اور تیری رضامندی کے مطابق، آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر چین و سکون نازل فرما۔ (خاص رضامندی عطاء فرما)

فضیلت: اس درود شریف پڑھنے کا ثواب سات ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ
عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ط

ترجمہ: اے اللہ! اپنی خاص رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اتنی تعداد میں جو تیرے علم میں ہے ایسا درود جو ہمیشہ رہے اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہمیشہ رہنے کے ساتھ۔

فضیلت: اس درود شریف پڑھنے کا ثواب ۱۲۰۰۰/ بارہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔ (دلائل الخیرات)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّا
اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَكَرَّ
الْجَدِيْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ

وَاَرْوَاحَ اَهْلِ بَيْتِهٖ مِنَّ التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَثِيْرًا ط (روح البیان/ج ۷)

ترجمہ: اے اللہ! خصوصی رحمت نازل فرماتے رہیے ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد ﷺ پر جب تک دن رات کا آنا جانا، صبح و شام کا ادلنا بدلنا، رات دن کا الٹنا پلٹنا جاری رہے اور قطب شمالی کے پاس کے دونوں ستارے بلند ہوتے رہیں اور نبی کریم ﷺ کی روح اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی روحوں کو سلام پہنچائیے اور ان پر بے حد برکت و سلامتی نازل فرمائیے۔

فضیلت: مذکورہ درود شریف درود ملوان کو ایک مرتبہ پڑھنے سے ۱۰۰۰۰/دس ہزار مرتبہ درود شرف پڑھنے کا ثواب ملے گا، سونے سے پہلے تین مرتبہ اور سو کر اٹھنے کے بعد تین مرتبہ پڑھنے سے ۶۰۰۰۰/ساٹھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ (تفسیر روح البیان)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بَحْرِ اَنْوَارِكَ
وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ
مَمْلَكَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ
وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ
اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ
عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ

ضِيَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ، وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ
لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ، صَلٰوةً تُرْضِيْكَ
وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ خاص رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر جو اُمّی ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر اور برکت اور سلامتی نازل فرما (اور رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر) جو دریا ہیں تیرے نور کا اور کان ہیں تیرے بھیدوں کے، اور زبان ہیں تیرے روشن دلیل کی اور دولہا تیرے ملک کا، اور آرائش تیرے ملک کی، اور خزانے تیری رحمت کے، اور راہ تیرے دین کی، لذت پانے والے تیری توحید سے، پُتلی موجودات کے آنکھ کی، اور واسطہ ہر موجود کا اور آنکھ تیرے بزرگان خلقت کی پہلے ظاہر ہوئے نور سے تیری تجلیٔ ذات کے ایسا درود کہ ہمیشہ رہے ساتھ تیری ہمیشگی کے اور باقی رہے ساتھ تیری بقا کے، نہ ہو انتہا اس کی سوائے تیری چاہت کے، ایسا درود کہ خوش کرے تجھ کو اور خوش کرے ان کو، اور راضی ہووے تو اس کے سبب ہم سے، اے تمام عالموں کے پروردگار۔

فضیلت: مذکورہ درود شریف کو پڑھنے کا ثواب ۷۰۰۰۰ رستّر ہزار درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔ (دلائل الخیرات)



درود صلوٰۃ البر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً مَّقْبُوْلَةً
تُؤَدِّيْ بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الْعَظِيْمَ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد ﷺ پر، اور ہمارے سردار محمد ﷺ کی آل پر ایسا درود جو ہمیشہ رہنے والا ہو مقبول ہو۔ اور ان کے بڑے حق کو ادا کردے۔

فضیلت: ''صلوٰۃ بِر'' خوب فضیلت والا درود شریف ہے: صلوٰۃ البِر ہی کی وجہ سے ''دلائل الخیرات'' کے مصنّف نے دلائل الخیرات لکھی۔



ایمان کی سلامتی کے لئے درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ جَرٰى بِهِ
الْقَلَمُ ط

ترجمہ: اے اللہ! خصوصی رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر، اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر، اور سلامتی نازل فرما تمام حرف کی گنتی کے برابر جو قلم سے جاری ہو۔

فضیلت: جو کوئی شخص مذکورہ درود شریف مغرب کی نماز کے بعد کسی کیساتھ بات چیت کئے بغیر ۱۰ ر دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ شخص ایمان کی سلامتی کیساتھ وفات پائے گا۔

(فضائل درود)



درود سفارش

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلْوَسِیْلَةَ وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفِیْنَ مَحَبَّتَهٗ، وَفِی الْعَالَمِیْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ! عطا کر ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ، اور کردے چنے ہوئے لوگوں میں ان کی محبت، اور دونوں جہاں میں ان کے درجے کو بلند کردے، اور مقربین میں ان کا گھر بنادے۔

فضیلت: جوکوئی شخص کسی بھی فرض نماز کے بعد اس درود شریف کو پڑھے گا تو قیامت کے دن سفارش حاصل کرے گا۔ (زاد المتقین)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط

ترجمہ: اے اللہ خصوصی رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، اور قیامت کے دن اپنے پاس سے نزدیکی کی جگہ نصیب فرما۔

فضیلت: جو شخص اس درود شریف کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا اس شخص کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہوجائے گی۔ (فضائل درود)

(فضائل درود شریف ص: ۷۲ بحوالہ بزار، طبرانی، مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ، ادارہ اشاعت، ناظم آباد ۲، کمرشل ایریا کراچی)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر ایسا درود کہ تیری خوشنودی کا سبب ہو اور ان کا حق ادا ہو اور ان کو وسیلہ عطا فرما اور وہ مقام جس کا تونے ان سے وعدہ کیا ہے۔

فضیلت: نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوجائے گی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اس درود کے پڑھنے والے پر میری شفاعت ضروری اور لازمی یعنی واجب ہے۔ (فضائل درود)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّلَهٗ جَزَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ بِهٖ نَبِیًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا

عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (اور) نبی (اور) امی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر ایسا درود کہ تیری خوشنودی کا سبب ہو اور ان کے لئے جزا اور ان کا حق ادا ہو اور عطا کر ان کو وسیلہ اور بزرگی اور مقام محمود جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کو ہم سب کی طرف سے ایسی جزا دے کہ ان کے لائق ہو اور بہتر جزا دے اس جزا سے کہ دی تو نے کسی نبی کو ان کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو انکی امت کی طرف سے اور رحمت نازل فرما ان کے سب بھائیوں پر اور نبیوں اور نیکوں کاروں سے اے زیادہ رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

فضیلت: امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''القول البدیع'' نام کی کتاب میں ''ابن ابی عاصم'' سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے کہ جو شخص سات جمعہ تک ہر جمعہ کے دن سات مرتبہ مذکورہ درود شریف پڑھے گا تو اس کے لئے شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعت ضرور ہوگی آپ ﷺ پر اس شخص کی شفاعت واجب ہو جائیگی۔ (قول بدیع)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰۤی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰۤی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰۤی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

فضیلت: اس درود شریف کا نام درود ابراہیم ہے، اور تمام درودوں میں یہ درود شریف سب سے افضل ہے، ہر ایک بزرگ نے یہ درود شریف افضل ہونے کی ہدایت کی ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے اپنی کتابوں میں اس درود شریف کی خوب ہی تاکید کی ہے، قعدۂ اخیرہ میں بھی یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

(فضائل درود شریف، فصل ثانی، ص:۵۵، مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ، ادارۂ اشاعت ناظم آباد ۲، کمرشل ایریا، کراچی)



* اس درود شریف کے پڑھنے والے کو آخرت میں بہت ہی بڑا اجر ملے گا *

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر ہزار ہزار بار (دس لاکھ بار) رحمتیں نازل فرما۔

فضیلت: جو شخص جمعہ کے دن مذکورہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا تو جب

تک وہ شخص جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے اس وقت تک وفات نہ پائے گا۔ (فضائل درود)

(۱۹)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی
اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو نبی اُمّی ہیں اوران کی آل پراور سلامتی نازل فرما۔

فضیلت: جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے یہ مبارک درود شریف ۸۰/اسی مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اسیّ سال کے گناہ معاف کریں گے، اس کے علاوہ اسیّ سال کی عبادت کا ثواب نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔ (فضائل درود شریف،ص:۷۰ ادارہ اشاعت)

حضرت علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص بھی مذکورہ درود شریف ایک مرتبہ پڑھے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمالیں تو اس کے اسیّ سال کے گناہ معاف ہوجائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ (فضائل درود شریف)

(۲۰)

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری بزرگی، عزت اور جلال کی قسم! جو کوئی شخص جمعہ کے دن یہ درود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کا ہاتھ میرے محبوب ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ شخص میرے محبوب ﷺ کے جھنڈے تلے ہوگا، اسی طرح یہ درود شریف کے ہر لفظ کے بدلے میں اس کو جنت میں ایک محل

عطا کروں گا وہ افضل درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّکَ الْعَظِیْمِ وَبِحَقِّ عَرْشِکَ
الْعَظِیْمِ وَبِحَقِّ نُوْرِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَبِحَقِّ مَاحَمَلَ
کُرْسِیُّکَ مِنْ عَظْمَتِکَ وَجَلَالِکَ وَجَمَالِکَ وَبَھَائِکَ
وَقُدْرَتِکَ وَسُلْطَانِکَ وَبِحَقِّ اسْمِکَ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ
الَّذِیْ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ وَاَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْعَلَّمْتَہٗ
اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ الَّذِیْ وَضَعْتَہٗ
عَلَی اللَّیْلِ فَاظْلَمَ وَعَلَی النَّھَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَی السَّمٰوٰتِ
فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَی الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَی الْجِبَالِ فَرَسَتْ
وَعَلَی الصَّعْبَۃِ فَذَلَّتْ وَعَلٰی مَاءِ السَّمَآءِ فَسَکَبَتْ وَاَسْئَلُکَ
اَللّٰھُمَّ بِمَاسَئَلَکَ بِہٖ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِمَا سَئَلَکَ بِہٖ سَیِّدُنَا اٰدَمُ عَلَیْہِ
السَّلَامُ وَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِمَا سَئَلَکَ بِہٖ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ
وَّاَنْبِیَائُکَ وَرُسُلُکَ وَمَلٰئِکَتُکَ الْمُقَرَّبُوْنَ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِمَا سَئَلَكَ بِهٖ اَهْلُ
طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَكُوْنَ السَّمَآءُ
مُبَنِيَّةً وَّالْاَرْضُ مُطْحِيَّةً وَّالْجِبَالُ مُرْسِيَةً وَّالْعُيُوْنُ
مُنْفَجِرَةً وَّالْاَنْهَارُ مُنْهَمِرَةً وَّالشَّمْسُ مُضْحِيَّةً وَّالْقَمَرُ
مُنْدَيَاءً وَّالْكَوَاكِبُ مُنِيْرَةً ط عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ
وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمَبْلَغَ عِلْمِهٖ وَمُنْتَهٰى رِضَائِهٖ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے حق عظیم کے واسطہ سے اور تیرے عظمت والے عرش کے وسیلہ سے اور تیرے عزت والے چہرے کے وسیلہ سے اور اس کے وسیلہ سے کہ اُٹھایا تیری کُرسی نے تیری بزرگی کو اور تیری قدرت کو اور تیرے جلال کو اور جمال کو اور تیری رونق کو اور تیری قدرت کو اور تیری بادشاہی کو اور تیرے پوشیدہ چھپے ہوئے نام کے وسیلہ سے کہ تو نے اس نام کے ساتھ اپنا نام رکھا اور اس کو اپنی کتاب میں اُتارا، اور سکھایا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو اور علم غیب میں اپنے نزدیک تو نے اس کو اختیار کیا یہ کہ ہم درود بھیجتے ہیں حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور مانگتا ہوں میں تیرے اس نام کے وسیلہ سے کہ جب پکارا جاوے تو تو اس کو قبول کرے اور اس نام کے ساتھ سوال کیا جاوے تو تو عطا کرے اور تیرے اس نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جو تو نے اس کو رکھا رات پر پس وہ اندھیری ہوگئی اور دن پر پس وہ روشن ہوگیا اور آسمانوں پر پس وہ قائم ہوگئے اور زمین پر پس وہ ٹھہر گئی اور پہاڑوں پر پس وہ اُستوار ہوگئے اور سخت چیز پر پس وہ نرم ہوگئی اور آسمانوں کے پانی پر پس اس نے گرایا (بدلی پر پس اس نے برسایا) اور مانگتا ہوں تجھ سے اسکے وسیلہ سے کہ مانگا اس کے واسطے سے آپ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے اور مانگتا ہوں تجھ سے اس کے وسیلہ سے کہ مانگا اس کے ساتھ تیرے نبی آدم علیہ السلام نے اور میں مانگتا

ہوں تجھ سے اس کے ساتھ کہ مانگا تجھ سے اس کے ساتھ تیرے نبیوں، رسولوں اور فرشتوں نے جو مقرب ہیں، اللہ درود ان سب پر نازل فرما، مانگتا ہوں تجھ سے اس کے ساتھ کہ مانگا تجھ سے تیرے فرمانبرداروں نے مانگا یہ کہ تو درود بھیجے حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بے شمار اس کے کہ تو نے پیدا کیا اس سے پہلے کہ آسمان بنایا جائے اور زمین بچھائی جائے اور پہاڑ استوار کئے جائیں اور چشمے جاری ہوں اور نہریں رواں ہوں اور آفتاب چمکے اور چاند روشن ہووے اور ستارے چمکے (اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر) بیشمار اپنی مخلوق کے برابر بمقدار خوشنودی اپنی ذات کے اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنی باتوں کی سیاہی کے بمقدار اور اپنے علم کے منتہے تک اور باندازاپنی خوشنودی کی انتہاء تک۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کے لائق اور بڑائی والا ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کے لائق اور بڑائی والا ہے۔

فضیلت: اس درود شریف کا نام درود ابراہیم ہے اور تمام درودوں میں یہ درود

شریف سب سے افضل ہے ہر ایک بزرگ نے یہ درود شریف افضل ہونے کی ہدایت کی ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے اپنی کتابوں میں اس درود شریف کی خوب ہی تاکید کی ہے، قعدۂ اخیرہ میں بھی یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ (فضائل درود شریف فصل ثانی)

افضل الصّلوات والتّسلیم

حدیث: حضرت عبدالرحمن ؓ کہتے ہیں کہ میری حضرت کعب ؓ سے ملاقات ہوئی، وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایسا ہدیہ دوں، جو میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے، میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضورِ اقدس ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں، حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، جیسے کہ تو نے رحمت نازل فرمائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام

پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بیشک تو تعریف کے لائق اور بڑائی والا ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسے کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، اور حضرت ابراہیم کی آل پر، بیشک تو تعریف کے لائق اور بڑائی والا ہے۔ (معارف الحدیث ۵/ ۳۸۲ بحوالہ صحیح بخاری و مسلم)

فضیلت: (۱) اس درود شریف کا نام درود ابراہیم ہے، اور تمام درودوں میں یہ درود شریف سب سے افضل ہے، ہر ایک بزرگ نے یہ درود شریف افضل ہونے کی ہدایت کی ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے اپنی کتابوں میں اس درود شریف کی خوب ہی تاکید کی ہے، قعدۂ اخیرہ میں بھی یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

(فضائل درود شریف، فصل ثانی، ص: ۵۵، مولانا زکریا رحمہ اللہ، ادارہ اشاعت ناظم آباد ۲، کمرشل ایریا، کراچی)

(۲) اس حدیث شریف میں ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات رضی اللہ عنہم کے یہاں مہمانوں اور دوستوں کے لئے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے، بہترین تحائف اور بہترین ہدیئے حضورِ اقدس ﷺ کا ذکر شریف، حضور ﷺ کی احادیث، حضور ﷺ کے حالات تھے، ان حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے یہاں ان چیزوں کی قدر مادی چیزوں سے کہیں زیادہ تھیں، جیسا کہ ان کے حالات اس کے شاہد عدل ہیں، اسی بنا پر حضرت کعب ؓ نے اس کو ہدیہ سے تعبیر کیا۔ (فضائل درود شریف، ص: ۵۶)

(۳) کتاب ''ذریعۃ الوصول'' میں لکھا ہے کہ اگر کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی میں رُکاوٹ پیدا ہو اور رشتہ طے نہ ہوتا ہو یا رشتہ ہی نہ آتا ہو تو لڑکا یا لڑکی اور ان کی والدہ فجر کی نماز کے بعد یا مغرب کی نماز کے بعد ۵۰۰ / پانچ سو مرتبہ درودِ ابراہیم پڑھکر دُعا کریں تو اللہ تعالیٰ خوب جلدی نیک اور اچھے رشتے کا انتظام فرما دیں گے، اور رُکاوٹ دُور

ہو جائے گی۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا سَهٰى عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر جب تک یاد کریں ان کو یاد کرنے والے اور جب تک غفلت کرنے والے آپ ﷺ کو بھول جائیں۔

فضیلت: جو شخص فجر کی نماز کے بعد بطور وظیفہ ۱۰۰ رمرتبہ یہ درود شریف پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دینی اور دنیوی کاموں میں یکسوئی اور مستقل مزاجی عطا فرماتے ہیں اس کے علاوہ اس درود شریف کی برکت سے وقت برباد کرنے سے بچا جا سکتا ہے اور کاموں میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ (ذریعۃ الوصول)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جب تک یاد کریں ان کو یاد کرنے والے اور غافل ہوں ان کے ذکر سے غفلت کرنے والے۔

فضیلت: روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں، نقل کیا ہے کہ ”میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بعد انتقال خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں، اور یہ سب برکت ایک درود کی وجہ سے ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا، میں نے پوچھا، وہ کونسا درود ہے؟ فرمایا: یہ ہے۔ (جو اوپر مذکور ہے) (حاشیہ حصن حصین)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ آپ ﷺ اس کے اہل اور اس کے مستحق ہیں۔

فضیلت: اگر کسی شخص کو کوئی دشوار کام پیش آجائے اور کسی بھی طرح مکمل ہوتا دکھائی نہ دے یا کوئی جائز حاجت پوری نہ ہو رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ لوگوں کے سونے کے بعد تازہ وضو کر کے پاک جگہ قبلہ رخ بیٹھ جائے، اور یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ شریف کے ساتھ پڑھے، اس کے بعد ہزار مرتبہ کلمۂ طیبہ مع بسم اللہ شریف پڑھ کر نہایت گڑگڑا کر مطلوبہ کام کے لئے دُعاء کرے انشاء اللہ العزیز بہت جلد کام ہو جائے گا، مجرب المجرب ہے۔ (خوب آزمایا ہوا ہے) (ذریعۃ الوصول)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ ﷺ اس کے اہل اور اس کے مستحق ہیں۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ! تیرے مرتبہ شان کے مطابق ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر تیری خاص رحمت نازل فرما اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو اس کا اہل ہے۔ (فضائل درود)



اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ. فَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ. وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ. فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ط

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لئے ہیں سب تعریف جیسا کہ تو اس کا اہل ہے پس خاص رحمت اور سلامتی نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ تو اس کا اہل ہے اور ہمارے ساتھ بھی ایسا سلوک کر جو تیری پاک ذات کے لائق ہو، صرف تجھ ہی سے ڈرتے ہیں جس کی بنا پر ہمارے گناہ معاف فرما، تو مغفرت کرنے والا ہے۔ (مناصر الحسنات)

فضیلت: یہ درود شریف خوب ہی برکت والا ہے اس درود شریف کو روزانہ فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھتے رہنا چاہیئے، یہ درود شریف پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ بیس گنا زیادہ ثواب عطا کرتے ہیں۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر افضل ترین رحمت نازل فرما بے شمار تیری معلومات کے عدد کے برابر۔ (بوستان عائشہ)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَّمَلَكٍ وَّوَلِيٍّ عَدَدَ كَلِمَاتِكَ

التَّآمَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ ط

ترجمہ : اے اللہ ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ نبی اُمّی پر اور سارے انبیا کرامؑ پر اور فرشتوں پر اور اولیاء پر بے شمار تیرے بابرکت مکمل کلمات کے برابر۔ (مناصر الحسنات)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِلْاُمِّيِّ وَعَلٰى
كُلِّ نَبِيٍّ وَّمَلَكٍ وَّوَلِيٍّ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ
وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّآمَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ ط

ترجمہ: اے اللہ ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اُمّی پر اور سارے انبیاء کرامؑ پر اور فرشتوں پر اور اولیاء کرامؒ پر ہر عدد جفت اور طاق کے مطابق ہمارے پروردگار کے کلمات تامہ بابرکت عدد کے مطابق۔ (فضائل درود)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ
عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ ط

ترجمہ: اے اللہ ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے نبی اور تیرے رسول نبی اُمّی ہیں اور ان کی بیویوں پر اور آپ ﷺ کی آل، اولاد پر اپنی ساری مخلوق کی گنتی کے برابر اور اپنی ذات پاک کی خوشنودی کے مطابق اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلموں کی سیاہی کے برابر۔ (مناصر الحسنات)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى
نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے نبی اور تیرے رسول نبی اُمّی ہیں اور ان کی آل پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی آل و اولاد پر اور سلامتی نازل فرما تیری مخلوق کی گنتی کے مطابق اور اپنی ذات پاک کی خوشنودی کے مطابق اور اپنے کلموں کی سیاہی کے برابر۔ (حبِ نسیم)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى

نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادِ کَلِمَاتِکَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور سلامتی نازل فرما اپنی مخلوق کی گنتی کے مطابق اور اپنی ذاتِ پاک کی خوشنودی کے مطابق اور اپنے عرش کے وزن کے برابر، اور اپنے کلموں کی سیاہی کے برابر۔ (حبّ نسیم)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر ایسا درود جو ہمیشہ باقی رہے آپ کی ذات قائم باقی رہنے کے ساتھ۔ (بوستان عائشہ)



اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجۡزِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھۡلُہٗ ؕ

ترجمہ: اے اللہ، اے پرودگار! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور

ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو جزائے خیر عطا فرما اس کا جس کے آپ ﷺ اہل ہیں۔

(سنن ابی داؤد ج۱ص ۱۴۸، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد، مکتبہ امدادیہ پاکستان)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَاَزۡوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھۡلِ بَیۡتِہٖ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! اے پروردگار! خاص رحمت نازل فرما، ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو نبیٔ امی ہیں، اور ان کی بیویاں اُمہات المؤمنین پر اور ان کی آل و اولاد پر اور آپ کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑائی والا ہے۔



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبۡرَاھِیۡمَ وَ

بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ
وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر، اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر، جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، اور برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر، اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر، جیسے کہ تو نے برکت نازل فرمائی، ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، تمام جہاں میں بیشک آپ ہی تعریف کے لائق اور نہایت باعظمت ہیں۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَلٰی
عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّزِدْهُ شَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا
وَّاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ ط

ترجمہ: اے اللہ! ہمیشہ اپنی خاص رحمتیں نازل کرتے رہئے آپ کے بندے اور آپ کے نبی اور آپ کے رسول ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر، اور آپ ﷺ کی آل پر اور سلام بھیج سلام بھیجنا اور ان کی شرافت اور بزرگی میں اضافہ فرما اور قیامت کے دن ان کو اپنے دربار میں نزدیکی کا مقام عطا فرما۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا
اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ
سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ کُلَّمَا
ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ
الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسے کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہمارے سردار حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے کہ تو نے برکت نازل فرمائی ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک آپ تعریف کے لائق، بزرگی والے ہیں، افضل ترین رحمت نازل فرما بے شمار تیری معلومات کے برابر، جب تک یاد کرے ان کو یاد کرنے والے اور غافل ہوں ان کے ذکر کرنے سے غفلت کرنے والے اور سلامتیاں نازل فرمائیے۔ (حبّ نسیم)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پر جو آپ کے بندے اور آپ کے رسول نبی اُمّی ہیں، اور ان کی آل پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی ذُرّیت پر، جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اُمّی ہیں، اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور ان کی بیویوں پر ان کی ذرّیت پر جیسے آپ نے برکت نازل فرمائی ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تمام جہاں میں بے شک آپ تعریف کے لائق بزرگی والے ہیں۔ (مناصر الحسنات)

فضیلت: (۱) جو کوئی شخص یہ بیس[۲۰] درود شریف ایک مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ۲۴۰ / دوسو چالیس گنا ثواب عطا فرمائیں گے، اور اتنے ہی درجات بلند فرمائیں گے، اور اتنے ہی گناہ معاف فرمائیں گے، (حب نسیم/ ۸۵)

(۲) جو کوئی شخص بہت ہی زیادہ نیکیاں کرنا چاہتا ہو تو اس کو یہ بیس[۲۰] درود شریف میں سے کوئی بھی ایک درود شریف کا ورد رکھنا چاہیئے، جو کوئی شخص یہ بیس[۲۰] درود شریف پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کی ساری تمنائیں پوری ہوں گی، ان درودوں کو ایک ہی مرتبہ پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو دوسو چالیس[۲۴۰] گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے، اسی طرح پڑھنے والے کے درجات بلند کرتا ہے اور اس کے گناہ معاف کرتا ہے یہ تو کم سے کم ثواب ہے اللہ چاہے تو اپنی وسیع و کریم رحمت کے طفیل اس سے بھی زیادہ ثواب عطا کرتا ہے۔ (زاد المتقین)

*خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں *

*****

* آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف دور کرنے کے لئے اور آنکھوں کی روشنی تیز کرنے کے لئے مجرب عمل *



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ
لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ ط وَالرَّحْمَۃِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ ط
عَدَدَ مَنْ مَّضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ ط
وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ ط صَلَاۃً
تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ ط صَلَاۃً
لَّاغَایَۃَ لَھَا وَلَاانْتِھَآءَ ط وَلَااَمَدَ لَھَا وَلَا

انْقِضَاءَ ط صَلَوَاتِکَ الَّتِیْ صَلَّیْتَ عَلَیْہِ ط
صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ ط وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ
کَذَالِکَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر کہ جن کا نور ساری مخلوق سے پہلے موجود تھا اور جن کا ظہور دونوں جہاں والوں کے لئے رحمت ہے (آپ ﷺ پر خاص رحمت نازل فرما) بے شمار ان لوگوں کی تعداد کے برابر جو وفات پاچکے اور جو باقی ہیں اور (بے شمار ان لوگوں کے) جو نیک بخت ہیں اور جو بد بخت ہیں، ایسی رحمت نازل فرما جو گنتی کو گھیر لے جو آخری حد کا احاطہ کر لے، ایسی رحمت نازل فرما جس کی کوئی حد نہ ہو اور انتہا نہ ہو اور جس کی کوئی آخری حد نہ ہو اور جو کبھی ختم نہ ہو تو ایسی رحمت نازل فرما آپ ﷺ پر جو تیری ہمیشگی کے ساتھ ہمیشہ ہو اور اس طرح ان کی آل پر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اور اس پر ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہیں۔

فائدہ: جو کوئی شخص ہر نماز کے بعد مذکورہ درود شریف تین مرتبہ پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر دے تو اللہ تعالیٰ آنکھوں کی ایسی تکلیف بھی دور کر دیتا ہے جس سے ڈاکٹر بھی عاجز ہو گئے ہوں، اس کے علاوہ آنکھوں کی روشنی تیز ہو جاتی ہے۔ (ذریعۃ الوصول)

●●●

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

* ہر قسم کا درد اور مہلک بیماری (ذیابیطس، کینسر) کے لئے اکسیر درود شریف *



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر بے شمار بیماری اور بے شمار دوا کی تعداد کے برابر اور برکت اور سلام نازل فرما۔

فائدہ: کسی بھی قسم کا درد اور بیماری سے شفا کے لئے بیمار پر یہ درود شریف پڑھ کر دم کرے، اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ شروع اور آخر میں یہ درود شریف تین مرتبہ پڑھے اور درمیان میں سات مرتبہ سورۃ فاتحہ بسم اللہ کے ساتھ اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر بیمار پر دم کر دے تو فوراً شفاء نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز علاوہ ازیں بیمار کو مہلک بیماری یا سخت بیماری لاحق ہو تو یہ درود شریف شروع اور آخر میں ۱۰۰/سو مرتبہ پڑھے، اور درمیان میں سات مرتبہ سورۃ فاتحہ بسم اللہ کے ساتھ اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، ذیابیطس اور کینسر جیسی مہلک بیماری کے لئے اکسیر ہے۔

* اولاد کی عزت و کامیابی کے لئے بہترین درود شریف *



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ حَبِيْبِكَ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلَاةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ كَذٰلِكَ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما دونوں جہانوں کے سردار اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ پر، اور ان کی آل پر، ایسی رحمت جو تیری شان کے لائق ہو اور اسی طرح برکت اور سلام نازل فرما۔

فائدہ: جو کوئی شخص فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ۷۱/اکہتر مرتبہ اور دوسری نمازوں کے بعد ۷/سات مرتبہ یہ درود شریف پابندی سے پڑھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کی اولاد کو معاشرہ میں اعلیٰ اور بلند و باعزت مرتبہ عطا کرے گا اور لوگوں میں محبوبیت نصیب ہوگی۔ (ذریعۃ الوصول)

* ہر قسم کی چوری، لوٹ، کھسوٹ اور ڈکیتی سے حفاظت کیلئے مجرب عمل *



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ ط وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ ط وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ط وَصَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ ﷺ پر صلوٰۃ (درود) بھیجیں اور خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ ﷺ پر رحمت بھیجنا مناسب ہو اور خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر بیشمار ان لوگوں کے جو آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور خاص رحمت نازل فرما بے شمار ان لوگوں کے جو آپ ﷺ پر درود نہ بھیجتے ہوں ان کی تعداد کے برابر، اور خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جس طرح کہ تو آپ ﷺ پر درود بھیجنا پسند کرتا ہے اور (جس طرح کہ تو) درود بھیجنا چاہتا ہے۔

فائدہ: جو کوئی شخص گھر سے نکلنے سے پہلے یا کوئی مسافر اپنے سفر میں گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر اپنے بدن اور مال سامان پر دم کرے گا تو ہر قسم کی چوری، لوٹ، کھسوٹ اور مار دھاڑ اور ڈکیتی سے اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں گے اسی طرح ظالم ڈاکو اور لٹیرے اس کی طرف نگاہ بھی نہیں اُٹھا سکیں گے، اس کے علاوہ رات کو سونے سے پہلے گھر کے چاروں کونوں میں یہ درود شریف پڑھ کر دم کردے تو ان شاء اللہ یہ گھر چوری، لوٹ کھسوٹ اور ڈکیتی سے محفوظ رہے گا اور کوئی بدنیت اس کی طرف چہرہ بھی نہیں کرے گا، مجرب عمل ہے۔ (ذریعۃ الوصول)

* تجارت میں ترقی اور مالداری حاصل کرنے کیلئے مجرب عمل *



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو آپ کے بندے ہیں اور آپ کے رسول ہیں اور خاص رحمت نازل فرما مؤمنوں پر اور مؤمنات پر اور مسلمانوں پر اور مسلمات پر۔

فائدہ: جو کوئی شخص اپنے کاروبار میں ترقی اور مال و دولت میں زیادتی چاہتا ہو تو پابندی سے فرصت کے وقت ۳۱۳/ تین سو تیرہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر دُعا کرے تو انشاء اللہ بہت جلدی مالی خوش حالی نصیب ہوگی اور کاروبار میں ترقی حاصل ہوگی۔

(ذریعۃ الوصول)

* ظالم شوہر کے ظلم سے نجات وحفاظت پانے کے لئے مجرب درود شریف *



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْفَرْقِ وَالْفُرْقَانِ وَجَامِعِ الْوَرَقِ وَمُنْزِلِہٖ مِنْ

سَمَآءِ الْقُرْاٰنِ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو صحیح اور بُرے کے درمیان فرق کرنے والے یا سچ اور جھوٹ کے درمیان فیصلہ کرنے والے ہیں اور قرآن مجید کے اوراق جمع کرنے والے اور اس کو (قرآن کے) آسمان سے اُتارنے والے ہیں اور خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ کی آل و اولاد پر بھی اور آپ پر سلام نازل فرما۔

فائدہ: جو شوہر مار دھاڑ اور ظلم کرتا ہو یا کوئی شخص تنگ دستی، غریبی اور محتاجگی کا شکار ہو تو وہ شخص فجر کی نماز کے بعد یا مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد ۷ را کہتر مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر دُعا کرے تو اللہ تعالیٰ شوہر کو بیوی کے متعلق مہربان کردے گا اور محتاجگی اور تنگ دستی سے محفوظ رکھے گا۔ (ذریعۃ الوصول)

* محبوبیت اور دلوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے مجرب درود شریف *



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً مَّقْرُوْنَۃً بِذِکْرِہٖ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً جَامِعَۃً بَیْنَ فَرَحِہٖ وَسُرُوْرِہٖ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً مُّحِیْطَۃً بِطَوْرِہٖ وَصَوْرِہٖ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً مُّنَوِّرَۃً لِّقُلُوْبِ اَصْحَابِ صُدُوْرِہٖ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً شَارِحَۃً لِّمَنْقُوْحِہٖ فِیْ مَسْطُوْرِہٖ ط وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْاَوْلِیَاءِ بِعَدَدِ عُبُوْرِہٖ وَمُرُوْرِہٖ بَیْنَ الْمَاءِ وَطُهُوْرِہٖ ط وَالنُّوْرِ وَظُهُوْرِہٖ ط وَالْحَقِّ وَاُمُوْرِہٖ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود جو آپ کے ذکر کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود جو آپ ﷺ کی خوشی اور سرور (چین و سکون) کو سمالے، اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود جو آپ ﷺ کے تمام حالات اور عادتوں کو گھیر لے، اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود جو سننے والوں کے دلوں کو نورانی بنادے، اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود جو آپ ﷺ کے نورانی چہرے کی تصویر میں آپ کے باطنی کمالات کی تفسیر کرتا ہو اور خاص رحمت نازل فرما آپ ﷺ کے تمام بھائی یعنی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم السلام پر بے شمار ان لوگوں کے جو پانی اور اس کی طہارت کے درمیان نور اور اس کے ظہور کے درمیان حق اور اس کے متعلق باتوں کے درمیان آپ ﷺ کو یاد کرنے والا اور گذرنے والا کی تعداد کے برابر۔

فائدہ: جو کوئی شخص ہر نماز کے بعد تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں میں عجیب مقبولیت اور حکمرانوں کی نگاہ میں مقبولیت عطا کرے گا، اس کے علاوہ جو کوئی شخص گیارہ مرتبہ یہ درود شریف گلاب کے عطر پر دم کر کے چہرے پر مل کر حکمرانوں یا جس سے وہ چاہے ملاقات کرے تو وہ شخص کسی بھی قسم کی ٹال مٹول اور دلیل بازی کے بغیر اس کا کام کر دے گا، انٹرویو میں کامیابی کے لئے خوب مؤثر ہے۔ (ذریعۃ الوصول)

* پھل، پھول، فصل اور بیج کو کیڑے مکوڑوں سے اور کھیت کے متعلق بیماریوں سے حفاظت کیلئے مجرب درود شریف *



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَبِعَدَدِ اَقْطَارِ الْاَمْطَارِ وَبِعَدَدِ دَوَآبِّ الْبَرَارِیْ وَالْبِحَارِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر بے شمار درختوں کے پتوں کے اور بے شمار بارش کے قطروں کے اور بے شمار خشکی اور تری کے جانوروں کی تعداد کے برابر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام پر اور سلام نازل فرما۔

فائدہ: اگر بیج بونے سے پہلے چودہ سو چودہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر پانی

پر دم کر کے کھیت میں چھڑکا جائے تو کھیتی کے متعلق بیماریوں سے انشاء اللہ حفاظت رہے گی، اس کے علاوہ کسان ہر نماز کے بعد یہ درود شریف اکیس مرتبہ پڑھ کر دُعا کرتا رہے گا تو فصل میں خوب برکت اور ترقی ہوگی۔ (ذریعۃ الوصول)

* میاں بیوی میں بے مثال محبت اور الفت پیدا کرنے کیلئے عجیب پاکیزہ درود شریف *



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مُّعَطِّرِ الرُّوْحِ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ صَلَاۃً تُعَطِّرُنَا بِھَا وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو روح کو معطر کرنے والا ہو اور ان کی پاکیزہ آل پر ایسی رحمت کہ جس کے ذریعہ تو ہمیں معطر فرما اور آپ ﷺ پر برکت اور سلامتی نازل فرما۔

فائدہ: شوہر و بیوی میں بے مثال محبت کرنا چاہتے ہو، یا دونوں میں سے کوئی ایک ناراض ہو اور اس کو راضی کرنے کا ارادہ ہو، تو پھول یا مشک وغیرہ کی خوشبو پر یا کوئی بھی قسم کی خوشبو پر یہ درود شریف ۴۵۰/ چار سو پچاس مرتبہ، اکتالیس ۴۱ دن تک دم کر کے دونوں شوہر و بیوی سونگھیں گے تو انشاء اللہ دونوں ایک دوسرے کو خوب چاہنے لگیں گے یہ عمل مجرب ہے، اگر اپنا مطلوب شخص دوری پر ہو تو شکر پر دم کر کے چونٹیوں کو ڈال دو تو

انشاء اللہ شوہر و بیوی کے دل ایک دوسرے کی طرف مائل ہوں گے۔ (ذریعۃ الوصول)

ذاتی مکان بنانے کے لئے مجرب درود شریف



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو نبی اُمی ہیں اور ان کی آل پر اور (ان تمام پر) سلامتی نازل فرما۔

فائدہ: جو شخص اپنا گھر بنانا یا حاصل کرنا چاہتا ہو تو مذکورہ درود شریف جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد ۱۰۰۰/ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے لئے خود کے گھر کا انتظام فرمادے گا اور رہائش کے سلسلہ میں ہرگز پریشان نہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (ذریعۃ الوصول)

* بے روزگاری سے نجات پانے کے لئے اور حلال روزی حاصل کرنے کے لئے بہت ہی بااثر درود شریف *



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط
وَھَبْ لَنَا اَللّٰھُمَّ مِنْ رِّزْقِکَ الْحَلَالَ الطَّیِّبَ

الْمُبَارَکَ مَا تَصُوْنُ بِہٖ وُجُوْھَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ ط وَاجْعَلْ لَّنَا اَللّٰھُمَّ اِلَیْہِ طَرِیْقًا سَھْلًا مِّنْ غَیْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِنَّۃٍ وَّلَا تَبِعَۃٍ ط وَجَنِّبْنَا اَللّٰھُمَّ الْحَرَامَ حَیْثُ کَانَ وَاَیْنَ کَانَ وَعِنْدَ مَنْ کَانَ وَحُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اَھْلِہٖ ط وَاقْبِضْ عَنَّا اَیْدِیَھُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَھُمْ ط حَتّٰی لَا نَتَقَلَّبَ اِلَّا فِیْمَا یُرْضِیْکَ ط وَلَا نَسْتَعِیْنُ بِنِعْمَتِکَ اِلَّا عَلٰی مَا تُحِبُّ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور اے اللہ! تو اپنے حلال پاکیزہ، بابرکت رزق میں سے ہمیں اتنی مقدار میں (رزق) عطا فرما کہ جس کے ذریعہ تو ہمارے چہروں کو اپنی مخلوق میں سے کسی کے سامنے اپنی حاجت پیش کرنے سے بچالے، اور اے اللہ! تو ہمارے لئے ایسا آسان راستہ نکال دے جو بغیر پریشانی اور تکلیف کے ہو، اور جو احسان مندی اور واپسی کے بوجھ سے خالی ہو، اور اے اللہ! ہمیں حرام سے بچالے خواہ وہ کہیں بھی ہو اور جس کے پاس بھی ہو، اور تو ہمارے درمیان اور حرام والوں کے درمیان آڑ کردے، اور ہم سے ان کے ہاتھوں کو بند کردے، اور ہماری طرف سے ان کے

دلوں کو پھیر دے، حتیٰ کہ ہم کوئی حرکت یا فعل نہ کریں لیکن ایسی چیز میں
جو تجھے راضی کر دے اور ہم تیری مدد نہ لیں لیکن ایسی چیز پر جو تجھے محبوب
ہو، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تو اپنی رحمت سے ایسا ہی کر۔

فائدہ: اگر کوئی شخص تنگ دستی، بے روزگاری اور فقر و فاقہ کا شکار ہو اور کسی طرح بھی اس سے نجات کے لئے راہ نہ ملتی ہو تو ہر نماز کے بعد سات مرتبہ اور بعد مغرب ۷۱ر اکہتر مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر بیحد عاجزی کے ساتھ دُعا کرے گا تو جلد ہی حلال روزی نصیب ہوگی اور زیادہ مقدار میں روزی حاصل ہوتی رہے گی، بہت ہی مجرب عمل ہے۔ (ذریعۃ الوصول ۶۲)

* دلی خواہش کے مطابق رشتہ حاصل کرنے کے لئے درُود شریف *



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِی الْعِزِّ وَالْكِبْرِيَآءِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ ط

ترجمہ: ہر قسم کی تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو عزت اور بڑائی کا مالک ہے اور اے اللہ خاص رحمت نازل فرما خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر۔

فائدہ: جو شخص ظاہری اور باطنی دونوں طرح کا باکمال اور پسندیدہ رشتہ حاصل کرنا چاہتا ہو وہ بعد عشاء یا تہجد کے وقت ۱۱۰۰ر گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں دُعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جائز دلی مراد کو پوری فرمائے گا اور اس رشتہ

سے آپس میں الفت و محبت نصیب ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ، یہ عمل ۹۱ر اکانویں دن تک کرے۔ (ذریعۃ الوصول/۸۷)

جنّتی پرندہ کی دُعائے مغفرت کا عجیب نسخہ



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ ط

ترجمہ: ہر حال میں اللہ ہی کے لئے تعریفیں ہیں اور خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر۔

فائدہ: اگر کسی شخص کو چھینک آئے اور مذکورہ دُعا اور درود شریف پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ایک پرندہ پیدا فرمائے گا جو عرش الٰہی کے نیچے اپنے پر ہلاتا رہے گا اور دُعا کرے گا اے اللہ! یہ کلمات پڑھنے والے کی مغفرت فرما دے۔

ہر امتحان میں کامیابی کے لئے مجرب عمل



رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِیٍّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ أَجَلَّهَا ط وَاقْضِ لِیْ بِجَاهِهٖ حَوَائِجِیْ كُلَّهَا ط وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا أَنْتَ اَهْلُهَا ط وَسَلِّمْ وَشَرِّفْ وَكَرِّمْ دَائِمًا ط

ترجمہ: اے پروردگار! خاص رحمت نازل فرما میرے نبی حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر ایسی رحمت جو کہ جو سب سے زیادہ جلیل القدر ہو اور آپ ﷺ کے صدقہ طفیل میری تمام حاجتیں پوری فرما اور خاص رحمت نازل فرما آپ ﷺ پر ایسی رحمت جو آپ کے شایانِ شان ہو اور آپ ﷺ پر سلام بھیج اور آپ ﷺ کو ہمیشہ شرافت اور عزت عطا فرما۔

فائدہ: ہر قسم کے امتحان میں کامیابی کے لئے یہ درود شریف عجیب تاثیر رکھتا ہے جو طالب علم ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھ کر امتحان میں کامیابی کے لئے دُعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ بہترین کامیابی عطا کرے گا، اسی طرح تحریری امتحان سے پہلے گیارہ مرتبہ سینہ پر دم کرنے سے جوابات آسان ہو جاتے ہیں اور کسی بھی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوتی۔

(ذریعۃ الوصول)

* دل کی گھبراہٹ اور بلڈ پریشر کیلئے بابرکت درود شریف *



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۨالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاهِرِ الزَّکِیِّ صَلَاةً تُحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِهَا الْکُرَبُ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو نبی امی ہیں، پاکیزہ اور مقدس ہیں ایسی رحمت نازل فرما کہ اس کی برکت سے گرہیں کھل جائیں اور پریشانیاں دُور ہو جائیں۔

فائدہ: جس شخص کا دل بار بار پریشانیاں اور گھبراہٹ محسوس کرتا ہو اور جس شخص پر جانے انجانے خوف غالب رہتا ہو یا جو شخص بلڈ پریشر کا مریض ہو تو مذکورہ درود شریف روزانہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ۳۱۳ / تین سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر سینہ پر دم کر دے اور آدھی پیالی پانی پر دم کر کے یہ پانی پیتا رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد تکلیف سے راحت اور تندرستی نصیب ہوگی اسے دلی اطمینان نصیب ہوگا، یہ درود شریف دلی بیماری کے لئے بہت ہی اکسیر ہے۔ (ذریعۃ الوصول)

حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے



یہ درود شریف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دُعا کرے گا اس پر میری شفاعت اُترے گی یعنی محقق ہو جائے گی دوسری جگہ ارشاد ہے کہ واجب ہو جائے گی۔ (فضائل درود شریف)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّاَبْلِغْهُ الْوَسِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ ؕ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفِیْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِی الْاَعْلِیْنَ ذِکْرَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ؕ

اس درود شریف پڑھنے والے کا حضور ﷺ نے خصوصی اکرام فرمایا



اس درود شریف کے پڑھنے والے کا حضورِ اکرم ﷺ نے خصوصی اکرام فرمایا، اس کو قریب بٹھایا، اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعجب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ صاحب یہ درود پڑھا کرتے تھے۔ (القول البدیع مختصر الحزب الاعظم)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ط

ترجمہ: الٰہی اپنی خاص رحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ پر اور آلِ سیدنا محمد ﷺ پر جیسی تو ان کے لئے پسند فرمائے اور جس سے تو خوش ہو۔

تریاق مجرّب



صلحاء میں سے ایک صاحب نے حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلان (جو بڑے زاہد اور عالم تھے) کو خواب میں دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت اور تکلیف بیان کی تو انہوں نے فرمایا: تو تریاق مجرب سے کہاں غافل ہے؟ یہ درود شریف پڑھا کر، خواب سے اُٹھنے کے بعد ان صاحب نے کثرت سے اس درود کو پڑھا، اور ان کا مرض زائل ہوگیا۔ (فضائل درود شریف)

(تمام وبائی اور موذی امراض کے لئے مجرب ہے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ط

ترجمہ: خداوندا! اپنی خاص رحمت اور سلام اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ کی روح پر، درمیان ارواح تمام انبیاء کے، اور خاص رحمت اور سلام نازل فرما سیدنا محمد ﷺ کے قلب مبارک پر، درمیان تمام قلوب کے، اور خاص رحمت اور سلام نازل فرما حضرت محمد ﷺ کے جسم اطہر پر، درمیان تمام جسموں کے، اور خاص رحمت اور سلام نازل فرما سیدنا محمد ﷺ کی قبر پر، درمیان تمام قبروں کے۔

درود پڑھنے کے بدلہ میں نبوی اکرام ﷺ



ابو موسیٰ مدینی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میں حضرت ابوبکر ابن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، تب ان کے پاس شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے حضرت ابوبکر ابن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوگئے، اور ان سے معانقہ کیا، اور پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے کہا: میرے آقا! آپ نے شبلی کے ساتھ کیسا اچھا سلوک کیا، حالانکہ

آپ اور سارے بغداد والے ان کو مجنون کہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ میں نے ان کے ساتھ ایسا ہی اچھا سلوک کیا جیسا کہ حضور اقدس ﷺ کو ان کے ساتھ سلوک کرتے دیکھا ہے، جیسا کہ میں نے رسول ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ آپ شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شبلی ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتے ہیں:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

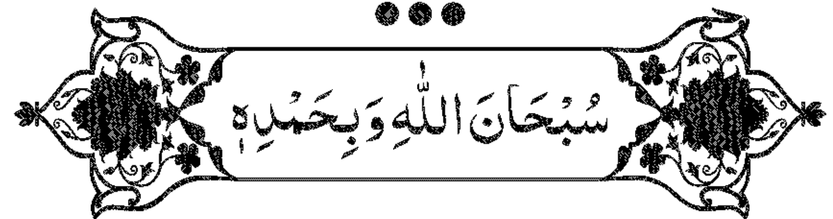
(التوبۃ ۹: ۱۲۸-۱۲۹)

پھر تین بار یہ درود شریف پڑھتے ہیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ؕ

جب میں نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسی طرح فرمایا۔

(جلاء الافہام/ ۲۴۱، القول البدیع/ ۱۶۸)



درود تُنجینا

(نجات دلانے والا درود شریف)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ، وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

ترجمہ: یہ درود تنجینا کے نام سے بہت مشہور ہے اس کو نبی کریم ﷺ نے عالم رؤیا (خواب میں) حضرت الشیخ الصالح موسیٰ الضریر رحمۃ اللہ علیہ کو ایسے وقت تلقین فرمایا تھا جب کہ ان کا جہاز طوفان میں گھرا ہوا تھا اس درود کو ۳۰۰ / تین سو مرتبہ ہی پڑھا گیا تھا کہ طوفان سے نجات ہوگئی، اس درود شریف کا واقعہ تفصیلی طور پر ترکیب عمل حکایات متعلقہ برکات ظاہر یہ درود شریف میں ہے۔ (فضائل درود وسلام/ ۱۴۸، ذریعۃ الوصول/ ۱۴۱)

سوتے وقت درود پڑھنے کا ثواب

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا ط

ترجمہ: اس درود کے متعلق کتاب الصلوات میں مرفوعاً نقل کیا کہ جو مسلمان رات کو سونے سے قبل سورۃ الملک پڑھے اس کے بعد یہ درود شریف چار مرتبہ پڑھے تو حق تعالیٰ دو فرشتے اس کام پر مقرر فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں آپ پر سلام بھیجتا ہے اس کے جواب میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وَعَلٰی فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مِنِّي السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یعنی فلاں پر میری طرف سے سلام اور دُعائے رحمت اور دُعائے نزول برکات ہے۔ (فضائل درود/۱۳۱، القول البدیع/۳۰۷)

* سواری پر یا گاڑی پر سوار ہوتے وقت پڑھنے کی دعاء ودرود *

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جانور پر (یا کسی سواری پر) سوار ہو اور یہ (مذکورہ کلمات) پڑھ لے تو وہ جانور (یا سواری) کہتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرماوے (کیونکہ) تونے میری پشت کو (دعاء کے اثر سے) ہلکی کی اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی اور اپنے نفس پر احسان کیا، اللہ تعالیٰ تیرے سفر میں برکت عطا فرمائے اور تیرے مقصد کو پورا فرمائے۔ دعاء یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ سُبْحَانَهٗ لَيْسَ لَهٗ مُسَمًّى ط سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ط وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْهِ السَّلَامُ ط

(طبرانی، القول البدیع/۲۰۸)

نبوی شفاعت اور گواہی حاصل ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا اور سفارش کروں گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط

(الادب المفرد/۱۹۳، نزول الابرار/۱۶۷)

بڑے ثواب کے لئے

بڑے پیمانے سے تولا جانے والا دُرود شریف

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ میں اہل بیت پر درود بھیجوں اور اس کا درود کوئی بڑے پیمانے میں تولا جائے تو وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی
مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط (القول البدیع/ ۴۳)

افضل درود شریف

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہترین درود بھیجو شاید تم جانتے نہیں کہ وہ میرے اوپر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہم کو وہ درود سکھا دو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ درود پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ
عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ
النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ

قَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ. اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ
وَالْاٰخِرُوْنَ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(سنن ابن ماجہ، ص: ۶۵، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا، باب الصلوٰۃ علی النبی)

طاعون، ہیضہ وغیرہ بیماریوں سے حفاظت

ابن خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے یہ درود پڑھنے سے طاعون (جیسی مہلک بیماریوں) سے حفاظت ہوتی ہے اور یہ درود اس قسم کی مہلک بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَعْصِمُنَا بِھَا
مِنَ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ
جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ ط (القول البدیع/ ۲۱۱)

عظیم فضیلت والا درود شریف

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک پوری جماعت سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ ایک بار نبیٔ کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس وقت ایک دیہاتی شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم اے باعزت ذات! حضور ﷺ نے انہیں اپنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ اس شخص کو میرے اور آپ کے درمیان بٹھاتے ہو حالانکہ میرے خیال کے مطابق سطح زمین پر آپ (ﷺ) کو مجھ سے زیادہ کوئی محبوب اور عزیز نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر ایسا درود بھیجتا ہے کہ اس سے پہلے مجھ پر کسی نے ایسا درود نہیں بھیجا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: وہ (کیا کہتا ہے اور) کس طرح کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (اس طرح) کہتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ ط

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اس درود شریف کے ثواب سے باخبر کیجئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر سارے سمندر روشنائی بن جائیں اور سارے درخت قلم بن جائیں اور سارے فرشتے (ثواب) لکھنے والے بن جائیں اور سارے قلم ٹوٹ جائیں

تب بھی اس درود کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتے۔ (اس درود کا حقیقی ثواب تو اللہ تعالیٰ ہی عطا کریں گے)۔ (نزہۃ المجالس ۲/۲۰۹)

عرشِ عظیم کے برابر ثواب والا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِّلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط

فضیلت: اس درود شریف پڑھنے والے کو زمین و آسمان بھر کر اور عرش عظیم کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (ذریعۃ الوصول)

دنیا اور آخرت کی برکتیں پانے کا درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا ط

فضیلت: دنیا اور آخرت کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے اپنے اوراد و وظائف اور معمولات کے ختم پر یہ درود شریف پڑھتے رہنا چاہئے۔ (ذریعۃ الوصول)

* * *

چاند کے مانند چہرہ ہوگا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى
مِنْ صَلٰوتِكَ شَيْءٌ وَّبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ
مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ
وَّارْحَمِ النَّبِيَّ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ رَّحْمَتِكَ
شَيْءٌ وَّسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى
مِنْ سَلَامِكَ شَيْءٌ ط

فضیلت: حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق اس درود شریف پڑھنے والے کا چہرہ پلصراط پر سے گذرتے وقت چاند سے زیادہ چمکدار ہوگا۔ (ذریعۃ الوصول)

قربِ خاص پانے کا درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ ط

فضیلت: حضورِ اکرم ﷺ نے ایک دن ایک شخص کو اپنے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا، صحابہ کرام کو اس بات پر تعجب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص مجھ پر مذکورہ درود شریف پڑھتا ہے۔ (ذریعۃ الوصول)

قرض کی ادائیگی کے لئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ط

فضیلت: جو شخص نمازِ ظہر کے بعد اس درود شریف کو ۱۰۰/سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کو تین باتیں حاصل ہوگی:

(۱) وہ کبھی مقروض نہیں ہوگا (۲) اگر وہ قرضدار ہوگا تو اس کا قرض اداء ہو جائے گا، خواہ وہ قرض کتنا بھی زیادہ ہو (۳) قیامت کے دن اس کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔ (ذریعۃ الوصول)

جنت کے پھل اور میوے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَعَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

فضیلت: جو شخص روزانہ یہ درود شریف پڑھنے کی پابندی کرے گا تو اُسے جنت میں خاص پھل اور میوے کھانے کو ملیں گے۔ (ذریعۃ الوصول)

ہزار دن تک ثواب پانے کا درود

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّجَزَاهُ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ ط

(ذریعۃ الوصول)

تمام درودوں کے برابر ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذِکْرِہٖ
اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ ط

فضیلت: اس درود شریف پڑھنے کا ثواب حضور ﷺ پر سارے درود پڑھنے کے برابر ہے۔ (ذریعۃ الوصول)

مغفرت کا سبب بننے والا درود

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِہٖ ط

فضیلت: جو شخص چھینکنے پر یہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ کی جانب سے ایک پرندہ پیدا ہوگا جو عرش کے نیچے (اپنے پر) پھڑپھڑائے گا اور عرض کرے گا (اے اللہ) اس درود شریف پڑھنے والے کی مغفرت فرما۔ (ذریعۃ الوصول)

بڑے پیمانے کے ذریعہ سے ثواب ملے گا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ
اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیّٰتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(مناجات مقبول مع ذریعۃ الوصول، ص: ۱۵۱، مکتبہ لدھانوی)

فضیلت: حضور اقدس ﷺ کے ارشاد کے مطابق جو شخص یہ چاہتا ہو کہ بڑے پیمانے کے ذریعہ (یعنی زیادہ مقدار میں) اُسے ثواب دیا جائے تو اُس کو چاہئے کہ اس درود شریف کو پڑھے۔

بڑا جامِ کوثر ملے گا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ
وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

(مناجات مقبول مع ذریعۃ الوصول، ص: ۱۳۴، مکتبہ لدھانوی)

فضیلت: جو شخص رسولِ اکرم ﷺ کے حوضِ کوثر سے بڑے جام (یعنی زیادہ مقدار میں) پانی پینا چاہتا ہو اُسے چاہئے کہ یہ درود شریف پڑھے۔ (ذریعۃ الوصول)

گویا ہر وقت میں درود پڑھنے والا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَا،
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا،
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اٰخِرِ کَلَامِنَا ط

فضیلت: شیخ الاسلام ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص رات اور دن میں تین

تین بار یہ درود شریف پڑھے گا تو اس شخص کے بارے میں لکھا جائے گا گویا وہ رات اور دن میں ہر وقت درود پڑھتا رہا۔

حسن خاتمہ کی بشارت والا ورد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ؕ

(مناجات مقبول مع ذریعۃ الوصول ص: ۱۰۰، مکتبہ لدھانوی)

فضیلت: حضورِ اقدس ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہ درود شریف پڑھنے والے کے لئے حضور اقدس ﷺ کی شفاعت واجب ہوگی، جس میں اس کے حسن خاتمہ کی بشارت ہے۔ (ذریعۃ الوصول)

☆ طبرانی میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ فقہ کی مجلس میں شریک ہونا ۶۰ ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔ (طبرانی)

☆ فتاویٰ سراجیہ میں حدیث بیان کی ہے کہ دین کی باتیں سکھانے میں ایک دن گذارنا اللہ کے نزدیک دس ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔ (فتاویٰ سراجیہ/ ۱۵۸)

دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ ؕ

اس درود شریف کے بارے میں منقول ہے کہ یہ درود شریف دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ (ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول/ ۱۵۰)

بعض مستند درود شریف

۱

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ ؕ (نسائی، کتاب الدعوات، ابن ماجہ)

۲

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ؕ

۳

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ ؕ

۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ ؕ

۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ؕ

۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ؕ

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۴۸، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ ط

۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً ط

۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط

(سنن النسائی ج ۱ ص ۱۹۰، کتاب السہو، باب کیف الصلوۃ علی النبی۔ قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

۱۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ ط

۱۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ

عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ ط

۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِہٖ ط

۱۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ ط

۱۴

جَزَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

(فضائل درود شریف، ص: ۷۵، ادارۂ اشاعت کراچی، پاکستان)

۱۵

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَلَائِکَتُہٗ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَعَلَیْہِ السَّلَامُ

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

۱۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

۱۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ

الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ط

۱۸

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط (احمد، مسند الصحابہ بعد العشرہ)

۱۹

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَلَائِکَتُہٗ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَعَلَیْہِ السَّلَامُ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط (ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول)

۲۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط
(الادب المفرد، المستدرک حاکم، ذریعۃ الوصول)

۲۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلَیْہِ
کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ ط (جذب القلوب، سعادت الدارین، ذریعۃ الوصول)

۲۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ (وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ) وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ
الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط (احمد، مسند الشامیین)

۲۳

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِہٖ سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط

۲۴

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ
مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْعَالِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَہٗ ط

۲۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَفِی
الْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰٓی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

۲۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ
بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ
اَلْفًا اَلْفًا ط

۲۷

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِیْنَ مُطِیْعِیْنَ، وَاَوْلِیَاءَ مُخْلِصِیْنَ
وَرُفَقَاءَ مُصَاحِبِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْہُ مِنَّا السَّلَامَ وَارْدُدْ
عَلَیْنَا مِنْہُ السَّلَامَ ط



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۣ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَّعَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ وَّمَلَکٍ
وَّوَلِیٍّ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ، وَعَدَدَ کَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّآمَّاتِ
الْمُبَارَکَاتِ ط



اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالشَّفَاعَۃَ یَوْمَ
الْقِیَامَۃِ ط



اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
جَعَلْتَھَا عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
(ابن ابی شیبہ، فضل الصلوٰۃ علی النبیؐ)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ
وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
(ابن ابی شیبہ، فضل الصلوٰۃ علی النبیؐ)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ وَصَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط (باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰٓی اَنْبِیَائِکَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَمَلٰٓئِکَتِکَ
الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرَضِیْنَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ، عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا
نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ ط



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ ؕ (سنن ابن ماجہ،ص:۶۵،کتاب الصلوٰۃ،باب الصلوٰۃ علی النبی،قدیمی)



اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ
وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ كُلِّ اٰيَةٍ اَنْزَلْتَهَا فِیْ
شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا ؕ



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ (احمد،طبرانی کبیر عن زید بن خارجہ،سند صحیح)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ فِی
الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

(سنن ابی داؤد،۱/۱۴۶،کتاب الصلوٰۃ،مکتبہ امدادیہ،ملتان پاکستان)

۳۹

اَللّٰهُمَّ قَدْ جَعَلْتَ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ
وَرِضْوَانَكَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ ؕ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ
صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ ؕ



اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ (امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ،نسائی)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی
الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

(سنن النسائی ج۱ ص۱۸۹،کتاب السہو،باب الامر بالصلوٰۃ علی النبی ﷺ،قدیمی کتب خانہ پاکستان)

۴۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيّٰتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيّٰتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ط (سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، ص: ۶۵، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

۴۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيّٰتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيّٰتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط
(سنن النسائی ج ۱ ص ۱۹۱، کتاب السہو، باب کیف الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

۴۴

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (مسند احمد)

۴۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَصَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ ط اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ ط (ذریعۃ الوصول بحوالہ طبرانی)

۴۶

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ط وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ط (احمد، مسند الشامیین)

۴۷

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الَّذِىْ اٰمَنَ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَاَعْطِهِ اَفْضَلَ رَحْمَتِكَ وَاٰتِهِ
الشَّرَفَ عَلٰى خَلْقِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاجْزِهٖ خَيْرَ الْجَزَاءِ
وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط (جذب القلوب، شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ)

۴۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (احمد، مسند الکوفیین)



اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَاةُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
السَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط (طبرانی، المعجم الکبیر)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (المستدرک، لامام حاکم، کتاب الصلوۃ)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ط بَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط
(فضل الصلاۃ علی النبی امام محمد قیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (الادب المفرد امام بخاری، انوار الآثار)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط
(فضل الصلاۃ، المستدرک امام حاکم)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ وَصَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ وَبَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط (طبرانی، المعجم الکبیر)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط (القول البدیع، سعادت الدارین، ذریعۃ الوصول)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى

اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (القول البدیع، سعادت الدارین)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط (شرح الشفاء للملا علی القاری، القول البدیع)



اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ یَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَہٗ، یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَہٗ، یَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَہٗ، یَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ، یَا کَنْزَ الْفُقَرَآءِ، یَا عَظِیْمَ الرَّجَآءِ، یَا مُنْقِذَ الْھَلْکٰی، یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی، یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ، یَا مُنِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَضَوْءُ النَّھَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَخَفِیْقُ الشَّجَرِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ، یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَکَ، اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط

(القول البدیع، دیلمی، ذریعۃ الوصول)



اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ ط اَللّٰھُمَّ

اِبْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ص: ۶۵، قدیمی کتب خانہ پاکستان)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ط

(مسند محمد بن ادریس الشافعی، شرکۃ المطبوعات)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

(القول البدیع، دیلمی، ذریعۃ الوصول)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ ط

(القول البدیع، ذریعۃ الوصول)



اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ حَمِدَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يَحْمَدْكَ وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا تُحِبُّ اَنْ تُحْمَدَ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ ط

(القول البدیع، جذب القلوب)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ

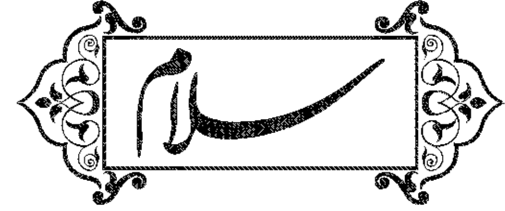
مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط (جذب القلوب)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّهَبْ لَنَا ط اَللّٰهُمَّ مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالَ الطَّيِّبَ الْمُبَارَكَ مَا تَصُوْنُ بِهٖ وُجُوْهَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لَّنَا ط اَللّٰهُمَّ اِلَيْهِ طَرِيْقًا سَهْلًا مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَّنَصَبٍ وَّلَا مِنَّةٍ وَّلَا تَبِعَةٍ وَّجَنِّبْنَا ط اَللّٰهُمَّ الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ وَاَيْنَ كَانَ عِنْدَ مَنْ كَانَ وَحُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَهْلِهٖ وَاقْبِضْ عَنَّا اَيْدِيَهُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَهُمْ حَتّٰى لَا نَتَقَلَّبَ اِلَّا فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنَّا وَيُرْضِيْكَ عَنْهُمْ وَلَا نَسْتَعِيْنُ بِنِعْمَتِكَ اِلَّا عَلٰى مَا تُحِبُّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

(القول البدیع)





۶۶

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ ط

(سنن ابن ماجہ، ص:۵۶، کتاب الصلوٰۃ، ابواب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

۶۷

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ الۡغَادِیَاتُ الرَّائِحَاتُ الزَّاکِیَاتُ الطَّاھِرَاتُ لِلّٰہِ ط

(طبرانی، المعجم الکبیر)

۶۸

اَلتَّحِیَّاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیۡنَ ط اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ ط

(فضائل درود شریف، مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ، ص:۱۱۰، ادارۂ اشاعت، کراچی، پاکستان)

۶۹

بِسۡمِ اللّٰہِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیۡنَ ط شَھِدۡتُّ اَنۡ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ط

(فضائل درود شریف، ص:۱۱۲، ایضاً)

۷۰

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیۡنَ ط اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ ط

(ابن ماجہ، ص:۶۴، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا، قدیمی)، (فضائل درود شریف، ص:۱۰۸، ایضاً)

۷۱

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیۡنَ ط اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ ط

(ابن ابی شیبہ، التشہد فی الصلاۃ)

۴۲

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط (بیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب الصلاۃ)

۴۳

اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ اَرْبَعٌ ط اَيُّهَا النَّاسُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط (بیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب الصلاۃ)

۴۴

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ط (فضائل درود شریف، شیخ الحدیث زکریا رحمۃ اللہ علیہ ص:۱۱۲)

۴۵

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط (حصن حصین ص:۲۵۶، دار الاشاعت کراچی) (فضائل درود شریف ص:۱۱۴)

۴۶

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ط

(فضائل درود شریف ص:۱۱۲)

۴۷

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى

عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

(سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی التشہد ص: ۶۴، قدیمی کتب خانہ)



اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

(ابن ماجہ ص: ۶۴، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا) (فضائل درود شریف، ص: ۱۰۹، شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ)



بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ط

(سنن ابن ماجہ)



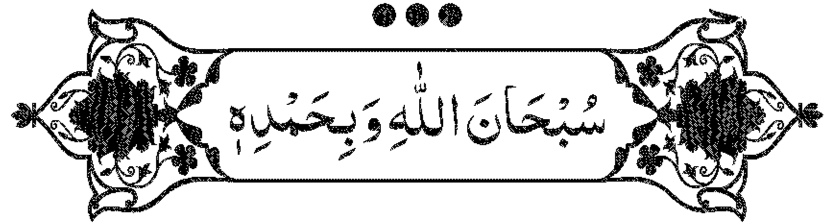
بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ التَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

(المستدرک حاکم، کتاب الصلوٰۃ)



بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ ط

(فضائل دورد شریف، شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ ص: ۱۱۰)



سلام کے الفاظ

(۸۲)

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط

(فضائل درود شریف، شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ ص: ۱۱۲)

(۸۳)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

(فضائل درود شریف، شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ ص: ۱۱۳)

(۸۴)

اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط (طحاوی)

(۸۵)

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

(فضائل درود شریف، شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ ص: ۱۱۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

(الصّٰفّٰت ۳۷: ۱۸۰-۱۸۲)

باب ۳

ذکر اللہ وادعیۂ ماثورہ کے بیان میں

آیت (۱): وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾ (الاحزاب ۳۳:۳۵)

ترجمہ: اور بکثرت خدا کی یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

آیت (۲): فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ ط (البقرہ ۲:۱۵۲)

ترجمہ: میرے بندوں تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا۔

آیت (۳): اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط (المؤمن ۴۰:۶۰)

ترجمہ: تم مجھ سے دُعاء مانگو، میں تمہاری دعاء کو قبول کروں گا۔

آیت (۴): اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ (البقرہ ۲:۱۸۶)

ترجمہ: میں قبول کر لیتا ہوں (ہر) عرضی درخواست کرنے والے کی (دعاء) جبکہ وہ میرے حضور میں درخواست کرے۔

آیت (۵): اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ط (الاعراف ۷:۵۵)

ترجمہ: تم اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اور چھپ کر (چپکے سے) سے دُعاء مانگو۔

اللہ تعالیٰ بندے کو کیسے یاد کرتا ہے؟

حدیث (۱): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور میری یاد میں اسکے ہونٹ حرکت کرتے ہیں تو اس وقت میں اپنے اُس بندے کے ساتھ ہوتا ہوں“۔

(سنن ابن ماجہ، ص: ۲۶۸، ابواب الادب، باب فضل الذکر، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۲۰۱، باب ذکر اللہ، الفصل الثالث، مکتبہ رحمانیہ، پاکستان)

حدیث (۱): حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذکر الٰہی سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل قبر سے نجات دلانے والا نہیں ہے۔

(فضائل اعمال، ص: ۴۴۲، فضائل ذکر، مکتبہ ادارۃ القرآن والعلوم پاکستان)

حدیث (۳): حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس سے عاجز ہو کہ وہ رات کو عبادت کی مشقت برداشت نہیں کر سکتا اور مال کے صدقہ کرنے میں بخل کرتا ہے اور دشمن خدا کے مقابلہ میں جہاد کرنے میں بزدلی دکھاتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

(جامع الترمذی جلد ۲، ص: ۷۵، ابواب الدعوات، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی پاکستان)

حدیث (۴): حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”چار خصلتیں ایسی ہے جو کسی شخص کو عطاء کی گئیں تو بلاشبہ اس کو دنیا اور آخرت کی خوبی عطا کی گئی، (۱) شکر کرنے والا دل، (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) مصیبت پر صبر کرنے والا بدن، (۴) ایسی بیوی جو

اپنے بدن اور خاوند کے مال میں گناہ کی مرتکب نہ ہو۔ (طبرانی)

حدیث (۵): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ ذکر الٰہی پر فدا ہیں قیامت کے دن ان پر کوئی بوجھ نہ ہوگا، وہ بالکل ہلکے پھلکے ہوں گے۔ (ترمذی شریف)

حدیث (۶): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے حق تعالیٰ شانہ جنت کے اعلیٰ درجوں میں ان کو پہنچا دیتا ہے۔ (ابن حبان)

یعنی جو لوگ راحت، خوشی، ثروت کے اوقات میں اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رہتے تو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ درجات عطاء فرمائے گا۔

حدیث (۷): حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روزانہ اپنے بندوں پر نعمتوں کی بارش برساتا ہے، اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ بندے کو ذکر الٰہی کی توفیق ہو جائے۔

(ابن ابی الدنیا)

حدیث (۸): حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مجتمع ہوں اور ان کا مقصود صرف اللہ ہی کی رضاء ہی ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ نداء کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ (طبرانی، بیہقی)

حدیث (۹): حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ ذکر الٰہی کی مجلسوں کا اجر و ثواب کیا ہے؟ جناب نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی کی مجلسوں کا اجر اور بدلہ جنت ہے۔ (مسند احمد)

حدیث (۱۰): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی مسلمان ایسی دُعا کرتا ہے جس میں گناہ کی بات نہ ہو اور صلہ رحمی کے توڑنے کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک عطا فرماتے ہیں: (۱) یا تو اس کی دُعا کو دنیا میں ظاہر کر دیتے ہیں (۲) یا آخرت کیلئے ذخیرہ کر دیتے ہیں (۳) یا کوئی اس جیسی (دنیا یا آخرت کی) مصیبت کو اس سے دور کر دیتے ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا پھر تو ہم بہت دُعاء کیا کریں گے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے پاس (آپ کی دُعاؤں سے) بہت زیادہ موجود ہے۔ (مسند احمد، البزار، ابو یعلیٰ)

حدیث (۱۱): حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعاء کرنے میں عاجزی دکھایا کرو کیونکہ کوئی دعاء کرنے والا کبھی ہلاک نہیں ہوا۔ (ابن حبان، حاکم)

حدیث (۱۲): حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم نے ارشاد فرمایا: دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

(حاکم)

حدیث (۱۳): حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بہت شرم کرتے ہیں، کریم ہیں کہ جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو اُس کو شرم آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس بندے کو خالی اور ناکام نہیں لوٹاتا۔ (ابو داؤد، ترمذی)

مختلف کلماتِ ذکر اور استغفار کی فضیلت

{۱}* کسی مجلس سے اُٹھنے کے وقت کی دُعاء *

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا، اور جس میں اس سے بہت سی قابل مواخذہ فضول و لایعنی باتیں سرزد ہوئیں مگر اس نے اس مجلس سے اٹھتے وقت کہا:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں، گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبودِ برحق ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے گناہوں کی تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ اس کی سب لغزشوں کو معاف کردے گا جو اس مجلس میں اس سے سرزد ہوئیں ہوں۔

(جامع ترمذی/ ابواب الدعوات، باب مایقول اذا قام من مجلسہ، ۳۴۳۳)

فضیلت: جو شخص مذکورہ کلمات وضوء کے بعد پڑھے گا تو ان کلمات کو اس کے نامۂ اعمال میں ایک پرچی پر لکھ کر مہر لگادی جاتی ہے، قیامت تک یہ مہر نہیں کھولی جاتی۔ (حاکم)

{۲}* اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب کلمات *

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو رحمان کو بہت پیارے ہیں اور زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو میں بہت وزنی ہیں وہ کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کا ثواب

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھا، اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگ جاتا ہے۔ (بزار باسناد جید)

"سُبْحَانَ اللّٰہِ" بازار میں پڑھنے کی فضیلت

حدیث: حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بازار خطا اور غفلت کی جگہ ہے، بس جو شخص بازار میں ایک مرتبہ تسبیح "سُبْحَانَ اللّٰہ" پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے۔ (۱/۱۱۹، ترغیب المسلمین/ ۲۱۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح وشام سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" پڑھے گا تو گویا اس نے سو مرتبہ حج کیا۔

اور جو شخص صبح وشام سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" پڑھے گا تو وہ ایسا ہے گویا اس نے

اللہ کی راہ میں سوگھوڑوں پر مجاہدوں کو سوار کیا (یعنی اس نے جہاد کے لئے سوگھوڑے عطاء کئے۔ یا یہ فرمایا کہ اس نے سو مرتبہ جہاد کیا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، ۱؍۲۰۴، باب ثواب التسبیح والتحمید، الفصل الثانی، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور پاکستان)

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ"

ترجمہ: پاکی (بیان کرتا ہوں) بزرگ و برتر اللہ کی اور اسی کی تعریف کے ساتھ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام ۱۰۰-۱۰۰ مرتبہ مذکورہ کلمات پڑھے گا، تو قیامت کے دن اس کا شمار افضل عمل والوں میں ہوگا، بجز اس شخص کے جس نے یہ کلمات اتنی ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ مقدار میں پڑھیں ہوں گے۔

(برکات اعمال/ ۴۰، بخاری، مسلم، مشکوٰۃ/ ۲۰۰، الاذکار/ ۶۳)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اسی کی حمد کے ساتھ، خدائے بزرگ و برتر کی پاکی (بیان کرتا ہوں) خدائے بزرگ و برتر سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

فضیلت: جو شخص ان چار کلمات کو پڑھے گا تو یہ کلمات جیسے اس نے پڑھے ہوں گے (جوں کے توں) لکھ دیئے جائیں گے، اور پھر عرش کے ساتھ لٹکا دیئے جائیں گے، کوئی بھی گناہ جو وہ کرے گا ان کو نہیں مٹا سکے گا یہاں تک کہ وہ شخص قیامت کے دن اللہ سے ملے گا تو وہ ان کلمات کو جیسے اس نے پڑھے تھے (جوں کے توں) سربمہر پائے گا۔

(حصن حصین، ص: ۴۱۰۔ دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

چالیس سال کی عبادت کا ثواب

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط

فضیلت: یہ فرشتوں کی تسبیح ہے۔ (فتح الباری، شرح بخاری ۱۱/ ۲۰۷)

یہ تسبیح مغرب کی نماز کے بعد پڑھنے سے چالیس سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (مؤمن کی زندگی/ ۵۵)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص سات مرتبہ ان کلماتِ مذکورہ کو پڑھے گا اس شخص کے لئے جنت میں ایک گنبد تعمیر ہو جاتا ہے۔

(حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الوابل الصیب، فضائل ذکر)

حدیث: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو (کسی دُکھ بیماری یا خوف و پریشانی کی وجہ سے) ڈر ہو کہ رات کرب و بے چینی میں بسر ہوگی، یا جس کا مال خرچ کرنے میں دل دُکھتا ہو یا جو دشمن سے لڑنے سے جان چُراتا ہو اس شخص کو (ان تمام کمزوریوں اور بُرائیوں سے بچنے کیلئے) کثرت سے اس تسبیح و تحمید کا وِرد کرنا چاہئے، (اللہ تعالیٰ ان کو دُور کر دے گا) اسلئے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند ہیں کہ تم اس کی راہ میں سونے کا ایک پہاڑ خرچ کر دو۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم دن میں (ایک ہزار) نیکیاں نہیں کر سکتے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص دن میں ۱۰۰؍ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" پڑھے گا اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اُس کے ایک ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

حدیث: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" سو مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (حاکم، فضائل ذکر/۱۳۷)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دن میں ۱۰۰/سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" کہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۵، ابواب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر، ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان)

اگر کوئی شخص عید کے دن تین ۱۰۰/سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" اور تین سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط" پڑھ کر مُردوں کو بخش دے گا تو ہر ایک کی قبر میں ایک ہزار نور روشن ہوں گے، اور پڑھنے والے کی موت کے بعد اس کی قبر میں نور روشن ہوگا۔ (سعادت دارین، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی ہے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فرشتوں کی تسبیح پڑھتے رہو، اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" ۱۰۰/سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط" اور استغفار پڑھو، یہ سن کر وہ شخص روانہ ہوا اور تھوڑی مدت کے بعد واپس آ کر عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا مال عطا فرمایا کہ میرے گھر میں رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔ (مواہب لدنیہ)

حدیث: حضرت ابوہریرہؓ روایت نقل فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا دو کلمے رحمٰن کو پیارے ہیں، زبان پر ہلکے ہیں، نیکی کے پلڑے میں بھاری ہیں وہ ہے۔ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ" (بخاری شریف)

{۳} * فقر و فاقہ سے محفوظ رکھنے والے کلمات *

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام ۱۰۰/سو مرتبہ مذکورہ کلمات پڑھے گا تو وہ محتاجگی اور فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا، (غنیہ) یعنی مالداری کا دروازہ اس پر کھول دیا جائے گا اس کو قبر میں کسی بھی قسم کی گھبراہٹ اور وحشت نہ ہوگی، اور اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ مبارک کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ط مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنُ ط

روضۂ انور کی جالی پر یہ کلمہ لکھا گیا ہے۔ (وظائف اشرفیہ/۱۰۴)

{۴} * جہنم سے نجات دلانے والا کلمہ *

حدیث: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نماز فجر اور مغرب کے بعد مذکورہ کلمات سات مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم سے نجات عطاء کرے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ط

روضۂ انور کی جالی پر یہ کلمہ لکھا گیا ہے۔ (وظائف اشرفیہ/۱۰۴)

بیس لاکھ نیکیاں

حدیث: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا اس کے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (طبرانی، فضائل ذکر/ ۱۰۵)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط

{۵} * ان کلمات کے کہنے والے کو اللہ تعالیٰ راضی کریں گے *

حدیث: حضرت ابوسلام ممطور الحبشی حمص شہر کی مسجد میں موجود تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص کا گذر ہوا لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص آنحضرت ﷺ کے خادم رہے ہیں تو ابوسلام ان کے پاس حاضر ہوئے، اور خواہش ظاہر کی کہ ہمیں آپ ایسی حدیث سنائیں جس کو آپ نے خود آنحضرت ﷺ سے سنا ہو، اور درمیان میں راویوں کا کوئی واسطہ نہ ہو، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے خود سنا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کو اور شام کو یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ پر اس کا حق بن جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو راضی کرے۔

(جامع ترمذی، ابواب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتہلیل، رقم الحدیث: ۳۴۹۳)

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا ط

فضیلت: آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس دُعاء کو صبح وشام نماز کے بعد تین تین مرتبہ پڑھے گا، تو اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مالا مال کر دیں گے۔
(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۷۶۔ ابواب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسیٰ، ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان)

{۶} * بے شمار گناہوں کی معافی *

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسکے سارے گناہ معاف فرمائیں گے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط
(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۴، ابواب الدعوات، باب فی فضل التسبیح والتکبیر والتہلیل، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی پاکستان)

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چار مرتبہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط پورا کلمہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نجات عطاء فرماتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے وقت تین مرتبہ یوں کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط

تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگر چہ درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر ہوں، اگر چہ ریت کے ذرات کی تعداد کے برابر ہوں، اور اگر چہ دنیا کے ایام

کی تعداد کے برابر ہوں۔

(جامع ترمذی ج ۲،ص ۱۷۷،ابواب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشہ،سعید کمپنی رقم الحدیث: ۳۳۹۷)

{۷} * موت کی سختی دور کرنے والا کلمہ *

حدیث: حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوئی شخص روزانہ ۲۵ ر پچیس مرتبہ:
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ط پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختی آسان کر دیں گے اور اس کو شہداء کا مرتبہ حاصل ہوگا۔

{۸} * منزل کی آفت سے نجات *

حدیث: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی جگہ پر جائے پھر یوں کہے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط

تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی حتیٰ کہ وہ خود اس جگہ سے چلا جائے۔

(مسلم شریف جلد ۲،ص ۳۴۷،کتاب الذکر والدعاء، باب الدعوات والتعوذ، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

(مشکوٰۃ المصابیح، جلد ۱،ص ۲۱۶،کتاب اسماء اللہ تعالیٰ، باب الدعوات فی الاوقات)

{۹} * قیامت تک ستّر ہزار فرشتے استغفار کریں گے *

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جس شخص نے یہ پڑھا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِّعَظْمَتِہٖ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِّعِزَّتِہٖ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِّمُلْکِہٖ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ
لِّقُدْرَتِہٖ ط

اس نے اس حمد کے ساتھ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب مانگ لیا، اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے اس حمد کے بدلہ میں ۱۰۰۰ ر ہزار نیکیاں لکھیں گے، ۱۰۰۰ ر ہزار درجات بلند کریں گے اور اس کے لئے ۷۰۰۰۰ ر ستّر ہزار فرشتے مقرر کریں گے، جو اس کے لئے روزِ قیامت تک استغفار کریں گے۔ (طبرانی)

''یَارَبِّ اغْفِرْ لِیْ'' سجدہ میں تین مرتبہ پڑھنے سے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

{۱۰} * کلمہ سید الاستغفار کا ثواب *

حدیث: حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ کلمہ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ
وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ

اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ؕ

یقین و ایمان کے ساتھ شام کے وقت کہا اور رات کے وقت موت آئی تو جنت میں داخل ہوگا اور جس نے یہ یقین و ایمان کے ساتھ صبح کے وقت کہا اور اسی دن موت آئی تو جنت میں داخل ہوگا۔ (صحیح بخاری ۲/ ۹۳۳، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، قدیمی کتب خانہ)

(جامع ترمذی جلد ۲، ص ۱۷۶، ابواب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واَمسیٰ ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان)

● ● ●

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

● ● ●

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا
بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ؕ

{۱۱} * بے مثال کلمات *

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے بیان فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے کہا: "یَارَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ" تو دونوں فرشتے اس کے (ثواب) کو لکھنے سے عاجز آگئے اور نہ جان سکے کہ ان کلمات کا ثواب کیسے لکھیں؟ چنانچہ یہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا اے ہمارے پروردگار! تیرے بندے نے ایسی حمد کی ہے ہماری سمجھ میں نہیں آسکا کہ ہم اس کو کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ نے

پوچھا جب کہ اللہ خوب جانتا تھا کہ اس بندے نے کیا کہا تھا (پھر بھی) پوچھا کہ میرے بندے نے کیا کہا؟ تو ان دونوں (کراماً کاتبین) نے کہا اے رب اس نے یہ کہا ہے "یَارَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ" تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تم اس کلمہ کو ایسے ہی لکھ دو جس طرح سے میرے بندے نے کہا ہے، جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا (قیامت کے دن) تو میں خود اس کو اس کی جزاء (بدلہ) دوں گا۔ (ابن ماجہ، ص: ۲۲۹، ابواب الادب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

{۱۲} * بازار میں کلمۂ شہادت پڑھنے کا ثواب *

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بازار میں داخلہ کے وقت یہ کلمہ پڑھتے رہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ کی توفیق سے شروع کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

فضیلت: (جب بندہ یہ کلمہ پڑھ لیتا ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے نے مجھے ایسے وقت اور ایسے مقام پر یاد کیا ہے، جس میں دوسرے لوگ غافل رہتے ہیں، (چنانچہ اے فرشتوں!) تم گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔

(نزہ ۱/ ۱۱۹، ترغیب المسلمین/ ۲۱۴)

{۱۳} * سات ہزار مرتبہ تسبیح پڑھنے سے بہتر کلمات *

حدیث: حضرت معاذ ؓ سے روایت ہے کہ نماز فجر کے بعد حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں علمی مذاکرہ ہوتا تھا، آپ ﷺ صحابہ کرام ؓ کو سکھاتے تھے، لیکن حضرت معاذ ؓ سلام پھیرنے کے بعد گھر تشریف لے جاتے تھے، ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! آپ ہماری صبح کی مجلس میں کیوں شریک نہیں ہوتے؟ حضرت معاذ ؓ نے یہ فرما کر معذرت کر دی کہ صبح میں سات ہزار مرتبہ تسبیح پڑھنے کا میرا معمول ہے، اگر میں کسی جگہ بیٹھ جاؤں تو پھر میرا یہ معمول ختم نہیں ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دُعاء نہ بتاؤں؟ جس کو ایک بار پڑھ لینا سات ہزار مرتبہ پڑھنے سے افضل ہو؟ آپ ؓ نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (وہ دُعا یہ ہے)

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ رِضَاهُ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ زِنَةَ عَرْشِهٖ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهٖ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْأَ سَمٰوَاتِهٖ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْأَ اَرْضِهٖ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ مَعَهٗ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ مَعَهٗ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ مَعَهٗ ط

ترجمہ: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کی رضا کے برابر، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کے

عظیم عرش کے وزن کے بموجب، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کی ساری مخلوق کی گنتی کے برابر، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کے تمام آسمانوں کو بھر دینے کے برابر، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کی زمین کو بھر دینے کے بموجب لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تمام آسمان اور زمین کے درمیان کی ساری مخلوق کے برابر، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ (مذکورہ کلمات) کے ساتھ اسی طرح (جس طرح اوپر مذکور ہے) اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" یہ (مذکورہ کلمات) کے ساتھ اسی طرح (جس طرح اوپر مذکور ہے) اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" یہ (مذکورہ کلمات) کے ساتھ اسی طرح (جس طرح اوپر مذکور ہے)۔

ایک مرتبہ اس دُعاء کو پڑھ لینا سات ہزار تسبیح پڑھنے کے برابر ہے۔ (کنز العمال ۱/۴۴۲)

{۱۴} * رات دن ذکر کرنے سے افضل *

حدیث: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو الدرداء ؓ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلادوں، جو تمہارے رات سے لیکر دن تک اور دن سے لیکر رات تک کے ذکر اللہ سے (ثواب میں) افضل ہے؟ اس کے بعد یہ کلمات تعلیم فرمائے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ
كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ
مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ ط

ترجمہ: اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس کی مخلوق کے شمار کے برابر اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس کی مخلوق کو بھر دینے کے برابر اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) ہر چیز کو بھر دینے کے برابر، اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس چیز کے شمار کے برابر جس کو کتاب احاطہ کئے ہوئے ہے اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس کو بھر دینے کے برابر جس پر اس کی کتاب احاطہ کئے ہوئے ہے اور سب تعریف ہے اللہ کی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور سب تعریف ہے اللہ کی اس کی مخلوق کو بھر دینے کے برابر اور سب تعریف ہے اللہ کی ہر چیز کے شمار کے برابر اور سب تعریف ہے اللہ کی ہر چیز کو بھر دینے کے برابر اور پاکی ہے اللہ کی ہر اس چیز کے برابر، جس پر اس کی کتاب احاطہ کئے ہوئے ہے اور تعریف ہے اللہ کی ہر اس چیز کو بھر دینے کے برابر جس پر اللہ کی کتاب احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(حصن حصین، ص: ۴۱۲، دارالاشاعت کراچی، پاکستان)

●●●

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط

{۱۵} * چھ نعمتیں *

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! قرآن کریم کی یہ آیت ''لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط'' سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (آسمان وزمین کی چابیوں سے) یہ کلمات مراد ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ ط اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اے عثمان! جو شخص یہ کلمات صبح وشام دس دس مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے چھ نعمتوں سے نوازیں گے۔

(۱) شیطان اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت فرمائیں گے۔
(۲) اور اجر وثواب کا زبردست خزانہ عطا کریں گے۔
(۳) حورِ عین (حسین بڑی آنکھوں والی حور) کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جائے گا۔
(۴) وہ (جنت میں) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رہے گا۔
(۵) اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۶) بارہ۱۲ فرشتے اس کی موت کے وقت (اس کے پاس) حاضر رہیں گے، اور اسے جنت کی بشارت سنائیں گے، اور اُسے قبر میں عزت و عظمت کے ساتھ لے جائیں گے، اگر وہ قیامت کی ہولناکی سے گھبرائے گا تو فرشتے اُسے تسلی دیں گے، اور کہیں گے کہ گھبراؤ نہیں، تم قیامت کی ہولناکیوں سے امن اور حفاظت میں رہنے والے ہو، پھر اللہ تعالیٰ اس سے خوب ہی آسان حساب لیں گے، اور اُسے جنت میں لے جانے کا حکم دیں گے، فرشتے اُسے میدانِ حشر میں سے جنت کی طرف ایسی عزت و عظمت کے ساتھ لے جائیں گے جس طرح کہ دلہن لے جائی جاتی ہیں اور اللہ کے حکم سے فرشتے اُسے جنت میں داخل کردیں گے، جب کہ دوسرے لوگ حساب وکتاب کی سخت حالت میں پھنسے ہوئے ہوں گے۔

(روح المعانی، حصہ ۲۴ ص ۲۲)

{۱۶} * بیس۲۰۰۰۰ ہزار نیکیاں *

حدیث: خطیب بغدادی نے روایت کی ہے، کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص مؤذن کی اذان سنے، اور یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ۲۰۰۰۰ بیس ہزار نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور اس کے بیس ہزار گناہ مٹا دیتے ہیں اور بیس ہزار درجات بلند فرماتے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں:

مَرْحَبًا بِالْقَائِلِيْنَ عَدْلًا، مَرْحَبًا بِالصَّلٰوةِ اَهْلًا وَّسَهْلًا ط

(جامع الاحادیث، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ۷/ ۳۱۳)

{۱۶} * بڑے ثواب کے کلمات *

حدیث: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں سے صبح سویرے نماز کے وقت نکلے، اور چاشت کے وقت واپس لوٹے تو وہ ویسے ہی بیٹھی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا جب سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں تم اسی حال میں بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تیرے بعد چار۴ کلمات تین مرتبہ پڑھے ہیں، جو کچھ تم نے سارے دن میں پڑھا ہے ان کے ساتھ ان کلمات کا وزن کیا جا سکتا ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ط

(ابوداؤد، ج ۱ ص ۲۱۸، کتاب الصلوٰۃ، باب التسبیح بالحصی)

{۱۷} * شبِ قدر کے برابر ثواب *

قرآن کریم کے فرمان کے مطابق شبِ قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار۱۰۰۰ مہینوں کی عبادت سے افضل ہے، ایک ہزار مہینوں کی تیس ہزار راتیں ہوتی ہیں اور سالوں کی تعداد تراسی سال، چار ماہ ہوتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کا انعام ہی انعام ہے، اللہ کی رحمت کی کوئی حد نہیں، اسی وجہ سے اگر اللہ تعالیٰ دوسرے کوئی عمل پر بھی شبِ قدر جتنا ثواب عطا کردے تو اس کے رحمت کے خزانے میں کچھ کم ہونے والا نہیں۔

ان کلمات کو پڑھنے سے شبِ قدر کے برابر کا ثواب حاصل ہوتا ہے، آپ بھی اُسے زبانی یاد کرلو اور ایسا عظیم ثواب حاصل کرو۔

لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

(کنز العمال ۲/۲۲۶)

{۱۸} * ہر قسم کی پریشانی سے نجات *

بخاری ومسلم شریف میں ہے کہ آپ ﷺ کو جب کوئی کرب و پریشانی پیش آتی تو آپ ﷺ یہ دُعاء پڑھا کرتے تھے۔

لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ط لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ط

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سلف صالحین اس دُعاء کو ''دُعاء کرب'' سے پہچانتے تھے اور مصیبت و پریشانی کے وقت ان کلمات کو پڑھ کر دُعاء مانگتے رہتے تھے۔

(قرطبی، معارف القرآن ۴/۵۱۱)

{۱۹} * بازار اور غفلت کے مقامات میں داخلہ کے وقت ذکر اللہ کا ثواب *

* لاکھوں نیکیاں اور لاکھوں درجات *

حدیث: حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوا اور یہ کلمہ پڑھے:

لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھیں گے، اس کے دس لاکھ گناہ معاف کریں گے اور دس لاکھ درجات بلند فرمائیں گے۔

(جامع ترمذی جلد ۲، ص ۱۸۵، ابواب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر، ایچ۔ایم۔سعید کمپنی پاکستان)

{۲۰} * ایک آیت کا ثواب ایک ہزار آیات کے برابر *

حدیث: ابوداؤد، ترمذی، نسائی میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے افضل ہے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ بن صالح سے نقل کیا کہ بعض اہل علم ان چھ سورتوں کو مسبحات میں شمار کرتے تھے: (۱) سورۃ الحدید (۲) سورۃ الحشر (۳) سورۃ الحواریین (سورۃ الصف) (۴) سورۃ الجمعہ (۵) سورۃ التغابن (۶) سورۃ الاعلیٰ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے، ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت نقل فرما کر کہا کہ وہ افضل آیت سورۂ حدید کی یہ آیت ہے:

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ③ (الحدید۵۷:۳)

اس آیت کو تلاوت کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہزار آیتیں پڑھنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا۔ (جامع ترمذی ج۲،ص۱۷۸، ابواب الدعوات، قبیل باب ماجاء فی التسبیح والتکبیر والتحمید، ایچ ایم سعید کمپنی)

حدیث: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی وقت تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ اور دین حق (اسلام) کے معاملہ میں شیطان وسوسہ ڈالے تو اس آیت کو آہستہ (دل میں) پڑھ لو۔ (ابن کثیر)

{۲۱} * خطائیں معاف *

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص سوتے وقت یہ کلمات پڑھ لے، تو اس کے سارے گناہ معاف کئے جاتے ہیں چاہے سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی سب تعریف وستائش اور

وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، نہ (کسی) میں طاقت ہے نہ قدرت مگر اللہ کی (دی ہوئی)، اللہ ہر عیب اور برائی سے پاک ہے اور اللہ کے لئے ہی تعریف وستائش ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ (حصن حصین،ص:۲۰۴، دارالاشاعت، پاکستان)

{۲۲} * وزنی کلمہ *

حدیث: نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ (کلمات) نہ سکھاؤں؟ جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھلائے تھے (مگر اس نے اس سے کام نہ لیا اور طوفان میں ہلاک ہوگیا) اس لئے کہ اگر تمام آسمان ایک پلڑے میں (رکھے) ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں) تو یہ کلمہ ان سے بڑھ جائے گا اور اگر (سب) آسمان حلقہ کے مانند ہوں تو یہ کلمہ (اپنے بوجھ سے) ان کو ملا دے گا، وہ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط (حصن حصین،ص:۲۰۳، دارالاشاعت)

فضیلت: جو شخص یہ کلمہ توحید کو دس۱۰ مرتبہ پڑھے گا، تو وہ اس شخص کے مانند ہوگا جس نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد (عرب قوم) میں سے چار نفر آزاد کئے ہوں۔

(حصن حصین،ص:۲۰۲، دارالاشاعت)

اور اے بیٹے! میں تجھے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھنے کا حکم دیتا

ہوں کیونکہ بیشک یہ ساری مخلوق کی عبادت اور تسبیح ہے اور اسی (کی برکت) سے مخلوق کو
رزق عطا کیا جاتا ہے۔ (ابن ابی شیبہ، کنز العمال ۱/ ۱۷۲)

{۲۲۳} * بیماریوں سے حفاظت کے کلمات *

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے کبیسہ! جب تم فجر کی نماز پڑھ چکو تو
نماز فجر کے بعد تین مرتبہ (یہ کلمات) پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

فضیلت: (اگر تم یہ کلمات پڑھتے رہو گے تو) اللہ تعالیٰ تم کو چار بڑی مہلک
بیماریوں سے محفوظ رکھیں گے۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

{۲۲۴} پیارے محبوب ﷺ کی طرف سے امت کے لئے

تحفہ ورد و وظائف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ ، وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ
اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى

الدِّيْنِ كُلِّهٖ ، وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ؕ عَلٰى هٰذِهِ
الشَّهَادَةِ نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ وَعَلَيْهَا
نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَمِدَادَ
كَلِمَاتِهٖ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ
الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ
ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ
الْحَلِيْمُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ؕ حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدِيْنِنَا ؕ
حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدُنْيَانَا ؕ حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنَا ؕ
حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيْنَا ؕ حَسْبُنَا اللّٰهُ
لِمَنْ حَسَدَنَا ؕ حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنَا بِسُوْٓءٍ ؕ
حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ ؕ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ
الْقَبْرِ ؕ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسَآئِلِ ؕ حَسْبُنَا

اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ ط حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْحِسَابِ ط حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ ط حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ ط حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ اللِّقَآءِ ط حَسْبُنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ط رَضِیْنَا بِاللّٰہِ تَعَالٰی رَبًّا، وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کی برکات سے میں شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ ذات، صفات، عبادات، احکامات میں، بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے، اگرچہ مشرکوں کو ناگوار ہو، ہم ان شاء اللہ تعالیٰ اسی گواہی پر زندہ رہیں گے، اور اسی گواہی پر ہم مریں گے، اور اسی گواہی پر ہم دوبارہ زندہ ہوں گے، میں پڑھتا ہوں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور میں پڑھتا ہوں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اس کے عرش کے وزن کے برابر اور میں پڑھتا ہوں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اس کی خوشی کے برابر، اور میں پڑھتا ہوں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

اے میرے اللہ تعالیٰ! تو حضرت محمد ﷺ پر اس وقت تک رحم فرما جب تک ان کو یاد کرنے والے یاد کریں، اور اے میرے اللہ تعالیٰ تو حضرت محمد ﷺ پر اتنی بار رحمت فرما جتنی بار غافلوں نے ان کی یاد سے غفلت کی۔

عظمت والے بردبار اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، عرشِ عظیم کے مالک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، عزت والے عرش کے مالک، زمین کے مالک، آسمانوں کے مالک، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

ہمارے دین میں اللہ تعالیٰ کافی ہے ہماری دُنیا میں اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے، جو چیز ہمیں غم میں مبتلا کرے اللہ ہم کو کافی ہے، جو ہم پر زیادتی کرے اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے، ہمارے ہر حاسد کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے جو ہمارے متعلق بُرائی کے منصوبے بنائے اللہ تعالیٰ اس کے مقابلہ میں ہمیں کافی ہے، ہمیں موت کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کافی ہے، قبر میں بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے، قبر میں سوالات کے دوران بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے، پُل صراط پر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے، حساب کے وقت بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے، ترازوئے عمل کے پاس بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے، جنت اور دوزخ کے قریب بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے، دیدارِ الٰہی کے وقت بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر خوش ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر خوش ہیں اور محمد ﷺ کے نبی اور رسول ہونے پر خوش ہیں۔ (ذخیرۂ آخرت)

سخت خطرے کے وقت کی دُعاء

حدیث: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے غزوۂ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا اس نازک وقت کے لئے کوئی خاص دُعا ہے؟ جو ہم اللہ کے حضور میں عرض کریں، حالت یہ ہے کہ ہمارے دل مارے دہشت کے اُچھل کے گلوں میں آرہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اللہ کے حضور میں یوں عرض کرو:

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا ط

ترجمہ: اے اللہ! ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اور اطمینان سے بدل دے۔

فضیلت: ابوسعید ؓ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اس آندھی ہی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی۔ (مسند احمد)

قرض اور تنگ حالی سے نجات کی دُعاء

حدیث: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک انصاری کو (جن کا نام اُمامہ تھا) آپ ﷺ نے مسجد میں بیٹھے دیکھا، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا بات ہے کہ تم اس وقت جبکہ کسی نماز کا وقت نہیں ہے مسجد میں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: حضرت ﷺ! مجھ پر بہت سے قرضوں کا بوجھ ہے اور فکروں نے مجھے گھیر رکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسا دُعائیہ کلمہ بتادوں جس کے ذریعہ دُعا کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں ساری فکروں سے

نجات دے دیں اور تمہارے قرضے بھی ادا کرادیں؟ (ابوامامہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کیا: حضرت ﷺ! ضرور بتادیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم صبح وشام اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے اور سستی اور کاہلی سے اور بزدلی اور کنجوسی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرضے کے بار کے غالب آجانے سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔

فضیلت: ابواُمامہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اس ہدایت پر عمل کیا (اور اس دُعاء کو اپنا صبح وشام کا معمول بنالیا) تو خدا کے فضل سے میری ساری فکریں ختم ہوگئیں اور میرا قرض بھی ادا ہوگیا۔

(ابوداؤد جلد ۱، ص ۲۲۴، کتاب الصلوۃ، باب الاستعاذہ، مکتبہ امدادیہ، ملتان پاکستان)

کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھنے کے وقت کی دُعاء

حدیث: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کی نظر کسی مبتلائے مصیبت اور دُکھی انسان پر پڑے اور وہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ
وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط

ترجمہ: (تمام حمد اس اللہ کے لئے جس نے مجھے عافیت دی اور محفوظ رکھا اس بلا اور مصیبت سے جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر اس نے مجھے فضیلت بخشی)

فضیلت: تو وہ اس بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ کوئی بھی مصیبت ہو۔

(جامع ترمذی، ج ۲ ص ۱۸۱، ابواب الدعوات، باب ما جاء ما یقول اذا رای مبتلی)

فکر و پریشانی کے وقت کی دُعاء

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی فکر اور پریشانی لاحق ہوتی تو آپ کی دُعاء یہ ہوتی تھی:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ط

(ترجمہ: اے حی و قیوم ذات! بس تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں)

اور دوسروں سے فرماتے:

"أَلْجَأُبُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" ط

(یاذالجلال والاکرام سے چمٹتے رہو پناہ لیتا ہوں)

یعنی اس کلمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استغاثہ اور فریاد کرتے رہو۔

(جامع ترمذی ۲/ ۱۹۲، ابواب الدعوات، ایچ۔ ایم سعید کمپنی ادب منزل، کراچی)

فضیلت: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے موقع پر میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کی حالت میں بار بار مذکورہ دُعاء پڑھتے دیکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی۔ (نسائی شریف)

جامع دُعاء

حدیث: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور! دُعائیں تو آپ نے بہت سی بتادی ہیں اور ساری یاد نہیں رہتیں، کوئی ایسی مختصر دُعا بتادیجئے جو سب دُعاؤں کو شامل ہو جائے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعاء تعلیم فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ
مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْهُ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ
الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

(ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۹۲، ابواب الدعوات، ایچ۔ ایم سعید کمپنی، پاکستان چوک کراچی)

جامع دُعاء

حدیث: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت کا، تقوی کا، پاکدامنی کا اور بے نیازی کا۔

پورا دن ہر بُرائی سے محفوظ رہنے کی دُعاء

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص شروع دن میں آیۃ الکرسی اور سورۃ مؤمن (کی مذکورہ پہلی تین آیتیں) پڑھے گا تو وہ شخص اس دن ہر قسم کی بُرائی اور تکلیف سے محفوظ رہے گا، سورۃ مؤمن کی تین آیتیں یہ ہیں: (مسند بزار)

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝٢ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝٣ (المؤمن ۴۰: ۱ تا ۳)

ترجمہ: اُتارنا کتاب کا اللہ تعالیٰ سے ہے جو زبردست ہے، خبردار، گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا، مقدور والا کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے اسی کی طرف پھر جانا ہے۔

* کوئی کام دشوار اور مشکل ہو جانے کے وقت کی دُعاء *

کوئی کام مشکل اور دشوار ہو جائے یا کوئی مشکل آجائے تو یہ دُعاء پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَھْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ ط

ترجمہ: اے اللہ! کوئی کام بھی آسان نہیں بجز اس کے جس کو تو آسان کردے اور تو تو جب چاہے سنگلاخ (زمینوں) کو بھی نرم و ہموار کردے۔ (حصن حصین، ص: ۳۳۸، دار الاشاعت، کراچی، پاکستان)

آیاتِ شفاء

قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کو آیات شفاء کہا جاتا ہے، یہ آیات حصول شفاء کیلئے بہت مفید ہیں بشرطیکہ ان آیات کو بارگاہِ ربّ العزت میں خلوص سے پڑھا جائے اگر کوئی مریض ہو تو ان آیات کو اکیس ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلایا جائے اور یہ عمل گیارہ ۱۱ یوم تک کیا جائے، شروع میں بسم اللہ اور تین بار سورۃ فاتحہ پڑھی جائے اگر یہ نہ کیا جاسکے تو پھر ان آیات کو بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ چینی کی رکابی پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت یابی حاصل ہوگی۔ (مدارج النبوۃ)

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٤ (التوبۃ ۹: ۱۴)

وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (یونس ۱۰: ۵۷)

يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ

لِّلنَّاسِ ط (النحل ۱۶: ۶۹)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل ۱۷: ۸۲)

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ (الشعراء ۲۶: ۸۰)

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ط (حٰم السجدة ۴۱: ۴۴)

ترجمہ: اور ایمان والی قوم کے سینوں کو اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔ (سورہ توبہ/ ۱۴) اور سینوں کی بیماریوں کا علاج بھی اسی میں ہے (ایمان لائیں گے ہدایت کا راستہ ان کو مل جائے گا، ساتھ ہی ساتھ اللہ کی رحمت بھی پالیں گے) (سورہ یونس/ ۵۷) شہد کی مکھی کے پیٹ سے پینے کی چیز (یعنی شہد) نکلتا ہے (اللہ کے حکم سے) جس کے رنگ الگ الگ ہوتے ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے شفاء ہے۔ (سورہ نحل/ ۶۹) اور ہم اتارتے ہیں قرآن جس میں شفاء ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔ (سورہ بنی اسرائیل/ ۸۲) اور جب میں بیمار پڑوں تب وہی مجھے شفاء عطا فرماتے ہیں۔ (سورہ شعراء/ ۸۰) اے نبی ﷺ آپ فرما دیجئے کہ قرآن ایمان والوں کے لئے راہِ ہدایت ہے اور بیماریوں کیلئے شفاء بھی ہے۔ (سورہ حٰم/ ۴۴)

دُعائے ابراہیم علیہ السلام

(از سورۃ الشعراء آیت ۷۸ تا ۸۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ

وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ
يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ
خَطِيْٓـئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ
اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي
الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾

(سورۃ الشعراء ۲۶: ۷۸-۸۵، پارہ ۱۹)

خوشی اور غم کے وقت کی دُعاء

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی ایسی بات دیکھتے جس سے آپ کو مسرت اور خوشی ہوتی تو کہتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط

ترجمہ: تمام حمد وستائش اس اللہ کے لئے جس کے فضل واحسان سے اچھائیاں تکمیل پاتی ہیں۔

اور جب کوئی ایسی بات دیکھتے جو آپ کو ناپسند اور ناگوار ہوتی تو کہتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ط

ہر حال میں اللہ کی تمام حمد اور اس کا شکر۔ (ابن النجار)

حاجت پوری کرنے کے لئے

شیخ عبداللہ قریشی مصری رحمۃ اللہ علیہ جو مصر کے عظیم شیوخ میں سے ہیں انہوں نے فرمایا

کہ میں نے عظیم شیوخ سے ملاقات کی ہے اور ۶۰۰/ چھ سو سے زیادہ اساتذہ سے علم حاصل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت محمد مناد رحمۃ اللہ علیہ کے وہاں گیا اور ان سے میں نے درخواست کی کہ مجھے کوئی ایسی دُعا بتاؤ؟ کہ جب مجھے کوئی حاجت پیش آئے تو اس کے ذریعہ مدد حاصل کروں تب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھتے رہو:

یَاوَاحِدُ یَااَحَدُ یَاوَاجِدُ یَاجَوَّادُ اِنْفَحْنَا مِنْکَ بِنَفْحَةِ خَیْرٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

(شمع المعارف ج/۴)

کسی کام میں شبہ ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کو کوئی کام کرنے نہ کرنے کے بارے میں شبہ ہوتا ہو تو اس کام میں خیر جاننے کے لئے نماز عشاء کے بعد سورۃ اللّیل، سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الم نشرح اور یہ دُعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ ھٰذَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اس کام میں آسانی اور نجات کی راہ بنا، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

روزانہ سات مرتبہ پڑھے، اللہ کے حکم سے پہلی یا دوسری رات تک جو خیر ہوگی وہ بتادی جائے گی۔ (چہل ربنا)

سفر کی صعوبتوں سے حفاظت کے لئے

جو شخص سفر میں یہ آیت:

اَللّٰهُ حَفِیْظٌ لَطِیْفٌ قَدِیْمٌ اَزَلِیٌّ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَّایَنَامُ ؕ

۷/ سات مرتبہ پڑھے گا تو وہ ہر قسم کی آفت و بلاؤں سے محفوظ رہے گا، لکھ کر ساتھ رکھے گا تو سواری کے شر سے محفوظ رہے گا، لکھ کر گھر میں یا صندوق میں رکھے گا تو چوری کا خوف نہیں رہے گا، روزانہ صبح وشام ۱۱/ گیارہ مرتبہ پڑھے گا تو امن و امان میں رہے گا، مال میں برکت ہوگی، دُکھ، پریشانی سے دور رہے گا۔ (چہل ربنا)

نفس کی بُرائی سے پناہ مانگنے کی دُعاء

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد حضرت حصین رضی اللہ عنہ کو دُعاء کے یہ دو کلمات سکھائے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں میری لئے بھلائی ڈال دے اور مجھے اپنے نفس کے شر سے بچا۔ (اور اپنی پناہ میں رکھ)۔

(مناجات مقبول ص:۱۹، مع ذریعۃ الوصول، از مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ، مکتبہ لدھیانوی)

ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے ہدایت عطا کرے جسے چاہے گمراہ کر دے، ہدایت مانگتے رہنا چاہئے، نفس امّارہ گمراہ کرنے کی فکر میں رہتا ہے، شیطان اس کی رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہمیشہ شیطان کے شر سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے جس سے شیطان اور نفس ذلیل ہو۔

بیماریوں سے پناہ مانگنے کے لئے دُعاء

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعاء کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ
وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ ط

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص، جذام اور پاگل پن سے اور سب خراب بیماریوں سے۔

(ابو داؤد، جلد ۱، ص ۲۲۳، کتاب الصلوۃ، باب الاستعاذہ، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

تشریح: برص، جذام، جنون اور اس طرح کی وہ سب بیماریاں جن کی وجہ سے لوگ مریض سے نفرت اور گھن کریں اور جن کی وجہ سے آدمی زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگے، بلاشبہ ان سے ہر آدمی کو پناہ مانگنی چاہئے، لیکن ہلکی اور معمولی قسم کی بیماریاں بعض پہلوؤں سے یقیناً خدا کی رحمت کا سبب ہوتی ہیں۔ (معارف الحدیث)

گناہوں کے بُرے اثر سے پناہ مانگنے کی دُعاء

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعاء کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ
شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو میں نے کئے ہیں اور ان اعمال کے شر سے جو میں نے نہیں کئے۔

(صحیح مسلم ۲/۳۴۹، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیہ، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی پاکستان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دُعاء میں ایسے کاموں سے پناہ مانگی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ہر شخص کو ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے، بعض علماء نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اس لئے فرمایا کہ کسی شخص کو یہ غرور نہ کرنا چاہئے کہ میں بڑا نیک اور متقی ہوں، بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھنا چاہئے۔

* مالداری اور تنگ دستی کی بُرائی سے پناہ مانگنے کی دُعاء *

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دُعاء کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰی وَالْفَقْرِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کے فتنے سے، دوزخ کے عذاب سے اور مالداری اور فقر و فاقہ کے شر سے۔

(صحیح مسلم ۲/۳۴۷ ایضاً)

* ہر چیز کے نقصان پہنچانے سے حفاظت کی دُعاء *

حدیث: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر دن کی صبح اور شام کو تین دفعہ یہ دُعاء پڑھ لیا کرے اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور وہ کسی حادثہ سے دو چار نہ ہوگا، وہ دُعاء یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

ترجمہ: اس اللہ کے نام سے جس کے نام پاک کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی ضرر نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(جامع ترمذی ۲/۱۷۶، ابواب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء إذا اصبح وامسیٰ، ایچ ـ ایم ـ سعید کمپنی)

سارے دن کی خیر و برکات پالینے کی آیات

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی (سورۂ روم کی یہ تین آیتیں) صبح ہونے پر تلاوت کرے وہ اس دن کی وہ ساری خیر و برکات پالے گا جو اس سے فوت ہوئی ہوں گی، اور اسی طرح جو کوئی شام آنے پر یہ تین آیتیں تلاوت کرے وہ اس رات کی وہ ساری خیر و برکات پائے گا جو اس سے فوت ہوئی ہوں گی، وہ آیات یہ ہیں:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا

وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ (الروم ۳۰: ۱۷-۱۹)

ترجمہ: اللہ کی پاکی بیان کرو جب تمہارے لئے صبح ہو اور جب شام آئے اور زمین و آسمان میں ہر وقت اس کی حمد و ثنا ہوتی ہے اور چوتھے پہر اور دوپہر کے وقت بھی اس کی پاکی بیان کرو وہی قادر مطلق زندہ کو مُردے سے اور مردہ کو زندہ سے برآمد کرتا ہے اور زمین پر مردگی طاری ہوجانے کے بعد اپنی رحمت سے اُسے حیاتِ تازہ بخشتا ہے اور تم بھی اسی طرح مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کردیئے جاؤ گے۔ (کتاب الصوم، باب الصوم فی السفر)

ساری نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی دُعاء

حدیث: حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ صبح ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرے کہ:

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ط

ترجمہ: اے اللہ! اس صبح جو بھی نعمت مجھے نصیب ہے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو بھی میسر ہے وہ تنہا تیرے ہی کرم کا نتیجہ ہے، تیرا کوئی شریک ساجھی نہیں، تیرے ہی لئے ساری حمد و ثنا اور (اے کریم) صرف تیرا ہی شکر ہے۔

تو اس نے اس دن کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کیا تو اس نے پوری رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔

(سنن ابی داؤد۔ج ۲،ص ۳۴۴ کتاب الادب، باب مایقول إذا أصبح، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

اذان کے بعد کی دُعاء

اذان ختم ہونے کے بعد اوّل درود شریف پڑھے پھر حسب ذیل دُعاءِ وسیلہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِالْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِالَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

ترجمہ: اے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما دے اور اُن کو اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت عطاء فرما، بیشک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

فائدہ: وسیلہ جنت کا ایک خاص مقام ہے اور وہ ایک خاص ہی بندے کو اللہ پاک عطا فرمائیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ وہ خاص بندہ میں ہی ہوں گا تم بھی میرے لئے اس مقام خاص کی دُعاء کیا کرو جو کوئی میرے لئے وسیلہ کی دُعاء مانگے گا وہ میری شفاعت کا ضرور مستحق ہو گا۔

جو کلمات اذان کے جواب میں کہے وہی کلمات اقامت کے جواب میں کہے اور جب : قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط سُنے تو اس کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا ط کہے۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس نماز کو قائم و دائم رکھے۔

(مشکوۃ المصابیح ج ۱،ص ۶۷، باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن، الفصل الثانی، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور)

* اذان کے بعد دعاء و درود پڑھنے سے شفاعت واجب ہو جائے گی *

{۱} حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی اذان کے بعد یہ درود شریف پڑھے گا تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے، درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالشَّفَاعَۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

(ابن السنی، القول البدیع/ ۱۸۰)

{۲} حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان کے وقت (بعد اذان) یہ درود شریف پڑھے گا تو وہ میری شفاعت پائے گا، وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَہٗ ط (القول البدیع/ ۱۸۲)

{۳} حدیث : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان کے وقت مذکورہ دعاء پڑھے گا تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةَ عِنْدَکَ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط (طبرانی، القول البدیع/ ۱۸۲)

{۴} حدیث: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان نماز کے لئے اذان سُنے اور یہ درود شریف پڑھے تو میرے ذمہ اس کی شفاعت واجب ہو جائے گی، وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِی الْاَعْلِيْنَ دَرَجَتَهٗ وَالْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَالْمُقَرَّبِيْنَ ذِکْرَهٗ ط (طحاوی، طبرانی، القول البدیع/ ۱۸۲)

نمازِ تہجد کے لئے اُٹھنے کے وقت پڑھنے کی دُعاء

جب رات کے آخری حصہ میں نمازِ تہجد کے لئے اُٹھے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَلِقَآئُکَ حَقٌّ، وَّقَوْلُکَ حَقٌّ، وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ، وَاِلَيْکَ اَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ، وَمَآ اَخَّرْتُ، وَمَآ اَسْرَرْتُ، وَمَآ اَعْلَنْتُ، وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُکَ ط

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لئے (سب) تعریف ہے تو ہی آسمانوں کو اور زمین کو اور ان کی تمام مخلوق کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے (سب) حمد وثنا ہے، (اس لئے کہ) تو ہی آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کی تمام مخلوق کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لئے (سب) تعریف ہے (اس لئے کہ) تو ہی آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کی تمام مخلوق کا نور ہے

اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے (اس لئے کہ) تو ہی برحق ہے اور تیرا وعدہ بھی حق ہے، اور (قیامت کے دن) تجھ سے ملنا بھی برحق ہے اور جنت بھی برحق ہے، اور تمام نبی بھی برحق ہیں اور محمد ﷺ بھی برحق ہیں، قیامت بھی برحق ہے، اے اللہ! تیرے ہی سامنے میں نے سر جھکایا ہے اور تجھ پر ہی میں ایمان لایا ہوں، اور تیرے اوپر ہی میں نے بھروسہ کیا ہے، اور تیری ہی جانب میں نے رجوع کیا ہے، اور تیری ہی مدد سے میں نے (منکروں سے) جھگڑا کیا ہے اور تیری ہی بارگاہ میں فریاد لایا ہوں، بس تو بخش دے جو کچھ (گناہ) میں نے (اب سے) پہلے کئے، اور جو اس کے بعد کروں اور جو (گناہ) میں نے چھپا کر کئے اور جو اعلانیہ کئے اور وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی مقدم (آگے) کرنے والا ہے اور تو ہی مؤخر (پیچھے) کرنیوالا ہے تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)

اسکے بعد آسمان کی طرف چہرہ اُٹھا کر سورۂ آل عمران کا آخری رکوع بھی پڑھے۔

جب تہجد کی نماز کے لئے کھڑا ہو تو: ۱۰/ مرتبہ اللہ اکبر کہے، ۱۰/ مرتبہ الحمد للہ کہے، ۱۰/ مرتبہ سبحان اللہ کہے، ۱۰/ مرتبہ استغفر اللہ کہے اور ۱۰/ دس مرتبہ اس دُعاء کو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو میری مغفرت فرمادے تو مجھے ہدایت دیدے، تو مجھے رزق عطاء فرما، تو مجھے عافیت عطاء فرما۔

اور ۱۰/ دس مرتبہ یہ تعوّذ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے تنگ ہوجانے سے اور روزِ محشر (قیامت) کی سختی سے۔

شبِ زفاف (پہلی رات) کی دُعاء

جب کوئی شخص پہلی مرتبہ اپنی بیوی کے پاس جائے یا غلام خریدے (یا نوکر رکھے) تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دُعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُکَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و برکت کا اور اس کی پیدائشی خصلت کی خیر و برکت کا جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے طلبگار ہوں اور اس کے شر سے اور اس کی پیدائشی خصلت کے شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد ۱/ ۳۰۰ کتاب النکاح، باب ما جاء فی جامع النکاح، امدادیہ)

جماع کے وقت کی دُعاء

جب اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ط

ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ تو ہم (دونوں) کو شیطان سے بچا اور
جو اولاد تو ہم کو عطا فرمائے اس کو بھی شیطان سے بچا۔

فائدہ: جو شخص اپنی بیوی سے جماع کرتے وقت یہ دعاء پڑھے گا تو اس سے جو اولاد پیدا ہوگی شیطان اس کو کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۴۵، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اتی اھلہ۔ قدیمی کتب خانہ پاکستان)

اس مذکورہ دُعاء کو ضرور پڑھنا چاہئے کیونکہ جماع کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لینے سے شیطان کا نطفہ بھی آدمی کے نطفہ کے ساتھ اندر چلا جاتا ہے۔ (حاشیۂ حصن)

انزال کے وقت کی دُعاء

جب انزال ہو تو یہ دعاء دل میں پڑھے: زبان سے نہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا ط

ترجمہ: اے اللہ! جو اولاد تو مجھے عطا فرمائے اس میں شیطان کا کوئی حصہ (عمل ودخل) مت رکھ۔

(حصن حصین، ص:۲۹۹، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان)

جب بچہ پیدا ہو جائے یا کسی اور کا نو زائیدہ بچہ لایا جائے تو اس کی پیدائش کے غسل کے بعد اس کے داہنے کان میں اذان کہے، اور بائیں کان میں اقامت کہے، اور اپنی گود میں لٹا کر کھجور وغیرہ کوئی بھی میٹھی چیز اپنے منہ میں چبا کر گھلا کر انگلی سے اس کے منہ میں تالو سے لگا دے (کہ وہ چاٹ لے) اس کے بعد اس کے لئے دُعاء خیر و برکت کرے اور (غور وفکر اور مشورہ کے بعد) ساتویں دن بچہ کا (اچھا) نام رکھ دے اور

سر کے بال اُتروا کر عقیقہ کرے۔ (حصن حصین حوالہ بالا)

بچہ کو سب سے پہلے کیا سکھلائے؟

جب بچہ بولنا شروع کرے تو اس کو سب سے پہلے کلمۂ توحید ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' سکھلائے، اس کے بعد یہ آیت یاد کرائے:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾ (بنی اسرائیل ۱۷: ۱۱۱)

ترجمہ: اور کہہ دو سب تعریف اللہ جل شانہ کے لئے ہے، جس نے نہ (کسی کو اپنا) بیٹا بنایا نہ ہی (دونوں جہان کی) سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے، اور نہ ہی وہ کمزور ہے کہ اس کا کوئی مددگار ہو، اور اس کی خوب خوب بڑائی بیان کیا کرو۔ (سورۂ بنی اسرائیل)

* جب کسی کام میں تعب اور مشقت معلوم ہو تو یہ کلمات پڑھے *

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ جب تم دونوں اپنے بستر پر سونے کے لئے آؤ تو ۳۳/ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے رہو۔

حدیث: حضرت ابن اعبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جو حضور ﷺ کی

صاحبزادی اور سب گھر والوں میں زیادہ لاڈلی تھیں قصہ نہ بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا ضرور سنائیں، فرمایا کہ وہ خود چکی پیستی تھیں جس سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے اور خود ہی مشکیزہ بھر کر پانی لاتی تھیں، جس سے سینہ پر رسی کے نشان پڑ گئے تھے خود ہی جھاڑو دیتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے، ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے، میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اگر اپنے والد صاحب ﷺ کی خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ لاؤ تو اچھا ہے، سہولت رہے گی وہ گئیں، حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں لوگوں کا مجمع تھا اس لئے وہ واپس چلی آئیں، حضور ﷺ دوسرے روز خود ہی مکان پر تشریف لائے اور فرمایا تم کل کس کام کو آئی تھیں؟ وہ چپ ہوگئیں (شرم کی وجہ سے بول بھی نہ سکیں) میں نے عرض کیا حضور چکی سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے، مشکیزہ بھرنے کی وجہ سے سینہ پر بھی نشان پڑ گئے ہیں، جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے ہیں، کل آپ کے پاس کچھ لونڈی غلام آئے تھے، اس لئے میں نے ان سے کہا تھا کہ ایک خادم اگر مانگ لائیں تو ان مشقتوں میں سہولت ہو جائے، حضور ﷺ نے فرمایا: فاطمہ اللہ سے ڈرتی رہو، اور اس کے فرض ادا کرتی رہو، اور گھر کے کاروبار کرتی رہو اور جب سونے کیلئے لیٹو تو سبحان اللہ ۳۳/ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳/ مرتبہ، اللہ اکبر ۳۴/ مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ خادم سے بہتر ہے انہوں نے عرض کیا کہ میں اللہ کی (تقدیر) اور اس کے رسول ﷺ (کی تجویز) سے راضی ہوں۔

(فضائل اعمال، فضائل ذکر)

روزی میں فراخی کے لئے مجرب عمل

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص صبح سویرے پابندی کے ساتھ یہ آیت پڑھتا رہے گا تو وہ روزی کی تنگی سے محفوظ رہے گا یہ بہت ہی مجرب عمل ہے:

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ
وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ؕ (معارف القرآن ۷/۶۸۷)

یوں تو شکر ادا کرنے کے لئے کوئی لفظ متعین نہیں ہے، ہر انسان اپنی زبان میں بھی شکر ادا کرسکتا ہے لیکن شکر ادا کرنے کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ایسے جامع الفاظ سکھلائے ہیں جس سے ایک ہی بار میں ہزاروں مرتبہ شکریہ ادا کرنے کا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے وہ الفاظ اس طرح ہیں:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَعَ دَوَامِکَ، وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِکَ، وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ مَشِیَّتِکَ، وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا یُرِیْدُ قَائِلُہٗ اِلَّا رِضَاکَ، وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ طَرْفَةِ کُلِّ عَیْنٍ وَّتَنَفُّسِ کُلِّ نَفْسٍ ؕ

* تنگی، مصیبتوں، پریشانیوں اور مشکلوں سے نجات کے لئے حضرت ابو ذر غفاری ؓ سے منقول ایک دُعاء *

حدیث: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد ﷺ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، آپ کی امت میں سے کوئی بھی شخص مذکورہ (کلمات) دعاء (دل سے) پڑھے گا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے، چاہے سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں، یا زمین کے ذروں کے برابر ہوں اور آپ کی امت میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے کہ اس کے دل میں یہ دعاء ہوگی تو جنت اس کی ملاقات کے لئے مشتاق ہوگی، اور دو فرشتے اس کیلئے دُعائے مغفرت کریں گے اور اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پھر فرشتے اس کو پکاریں گے، اے اللہ کے دوست! جنت کے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جا دعاء یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا دَائِمًا، وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا خَاشِعًا، وَاَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا، وَاَسْئَلُکَ یَقِیْنًا صَادِقًا، وَاَسْئَلُکَ دِیْنًا قَیِّمًا، وَاَسْئَلُکَ الْعَافِیَةَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ، وَاَسْئَلُکَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ، وَاَسْئَلُکَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ، وَاَسْئَلُکَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ،

وَاَسْئَلُکَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہمیشہ (باقی) رہنے والے ایمان کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے وہ قلب جو عاجزی کرنے والا ہو اور نفع پہنچانے والا علم اور میں تجھ سے مانگتا ہوں یقین سچا اور تجھ سے طلب کرتا ہوں، ٹھیک ٹھیک دین اور ہر بلاء سے عافیت اور تجھ سے پوری پوری عافیت کا طالب ہوں، اور تجھ سے ہمیشہ کی عافیت کا طلب گار ہوں، اور تجھ سے عافیت پر شکر گذاری کا طالب ہوں اور تجھ سے مانگتا ہوں، لوگوں سے بے نیازی ہونا۔

(ترجمہ از الحزب الاعظم/۱۳۱، ۱۴۱)

* جانی و مالی حادثات سے حفاظت کے لئے دعاء *

حضرت طلق ابن حبیب ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو درداء ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا ہے، آپ ؓ نے فرمایا: نہیں جلا، پھر دوسرے شخص نے یہی خبر آپ کو سنائی، آپ ؓ نے فرمایا: نہیں جلا، پھر اور ایک دوسرے شخص نے آ کر کہا اے ابو درداء ؓ آگ کے شعلے اور آگ کی لپٹ خوب ہی بلند ہوئی لیکن جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو آگ بجھ گئی، آپ ؓ نے فرمایا: میں اچھی طرح جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا کچھ نہیں کریں گے (جس سے میرا مکان جل جائے) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا تو شام تک اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی، اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا تو صبح تک اُسے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی، (میں نے صبح کو یہ کلمات پڑھے تھے اس وجہ سے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان جل نہیں سکے گا، وہ کلمات اس طرح ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ
تَوَکَّلْتُ، وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ط
مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ، وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط
اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o وَّاَنَّ
اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا o اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ، وَمِنْ
شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ، اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا، اِنَّ
رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ o

(دیلمی، کنز العمال ۱/ ۱۶۲، ۱۶۳، نووی، ابن السنی الاذکار/ ۷۵)

* جنازہ کو دیکھ کر اس دعاء کے پڑھنے سے ملنے والا عظیم ثواب *

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ جو شخص جنازہ کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھے گا تو (یہ دعاء) پڑھنے کے دن سے لے کر قیامت تک روزانہ اس کے لئے بیس۲۰ نیکیاں لکھی جائے گی:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ صَدَقَ اللّٰہُ ھٰذَا مَا وَعَدَ اللّٰہُ
وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ط

بیماریوں کا قرآنی علاج افضل ترین دوا

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کی گئی ہے کہ بہترین دوا قرآن ہے۔

حضرت واصلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے گلے میں درد کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا قرآن مجید کی تلاوت لازم پکڑو۔ (بیہقی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ سے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے سینہ میں درد کی شکایت ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ اور دلوں کی جو بیماریاں ہیں قرآن مجید ان کیلئے شفا ہے۔ (تحفہ حفاظ/ ۳۶۲)

جن و آسیب سے نجات کے لئے نبوی تعویذ

حدیث: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا اس وقت ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! میرا ایک بھائی ہے اور اس کو درد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، کیا درد ہے؟ انہوں نے کہا جن (کا اثر) ہے، فرمایا ان کو میرے پاس لے آؤ، وہ اپنے بھائی کو لے آیا اور آپ کے سامنے پیش کیا، آپ ﷺ نے ان آیتوں کے ذریعہ دم کیا۔

(۱) سورہ فاتحہ (۲) سورۂ بقرہ کی ابتدائی چار۴ آیتیں (۳) سورۂ بقرہ کی آیت/ ۱۶۳ (۴) آیۃ الکرسی (۵) سورۂ بقرہ کی آخری تین۳ آیتیں (۶) سورہ آل عمران کی آیت/ ۱۸ (۷) سورۂ اعراف کی آیت/ ۵۴ (۸) سورۂ مؤمنون کی آخری تین آیتیں (۹) سورۂ جن آیت/ ۳ (۱۰) سورۂ صافات کی ابتدائی دس۱۰ آیتیں (۱۱) سورہ حشر کی آخری تین۳ آیتیں (۱۲) سورۂ اخلاص اور معوذتین۔

وہ بیمار اس طرح (صحت یاب) کھڑا ہوگیا کہ گویا اُسے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔

(القرآن الشافی/ ۲۷، نہایہ/ ۳۰، عبداللہ ابن احمد فی زوائد المسند بسند حسن، تحفۂ حفاظ/ ۵۱۳، فضائل حفاظ قرآن ۱/ ۹۸۳)

* جان، مال، اولاد اور ہر قسم کی نعمتوں کو آفتوں سے محفوظ رکھنے کا عمل *

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر عورت، مال یا اولاد کا انعام فرمادیں اور وہ شخص اس پر ”مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ پڑھے تو وہ شخص موت کے سوا اس نعمت میں کوئی بھی آفت نہیں دیکھ سکے گا۔

(بیہقی فی الدعوات، فضائل حفاظ قرآن/ ۹۸۸، القرآن الشافی/ ۸۴)

اولاد کے حصول کے لئے مذکورۃ الذیل آیت پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ

الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝۷ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۸ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ (السجدۃ ۳۲: ۷-۹)

فضیلت: اگر کوئی شخص اولاد کی نعمت سے محروم ہو تو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے زیادہ مقدار میں اس آیت کا ورد کریں۔

اعضاء کی حفاظت کے لئے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ (سورۃ الروم ۳۰: ۳۰، پارہ ۲۱)

فضیلت: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے سارے اعضاء پوری زندگی تندرست وصحیح رہیں ہیں تو اُسے چاہئے کہ اس آیت کو روزانہ تین بار پڑھ کر اپنے بدن پر دم کرے، (شروع وآخر میں درود شریف پڑھے)۔

ولادت کی آسانی کے لئے

حدیث : حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے موقوفاً روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس عورت کے لئے ولادت مشکل ہو جائے تو اُسے مذکورہ کلمات و آیت کاغذ پر لکھ کر گھول کر پلا دیا جائے آسانی کیساتھ ولادت ہو گی، وہ کلمات و آیت یہ ہیں :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ط كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ط

(بیہقی فی الدعوات، تحفۂ حفاظ/ ۵۳ ۳، فضائل حفاظ قرآن/ ۹۹۳)

جہنم کے عذاب سے نجات کے لئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ

لَاشَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ﷺ ط

فضیلت : ان کلمات کو صبح و شام چار مرتبہ پڑھے، حدیث شریف میں ہے کہ جو (ان کلمات کو) ایک مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک چوتھائی وجود کو (جہنم کے عذاب) سے آزاد کریں گے اور جو شخص دو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے نصف وجود کو آزاد کریں گے اور جو شخص تین مرتبہ پڑھے گا تو اس کے دو تہائی وجود کو آزاد کریں گے اور جو چار مرتبہ پڑھے گا تو اس کے پورے وجود کو معاف کریں گے۔

(حصن حصین ۱۶۵، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان)

کلمات آخرت

حدیث : حضرت سوید بن غفلہ ؒ کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ پر ایک مرتبہ فاقہ آیا تو انہوں نے حضرت فاطمہ ؓ سے کہا اگر تم حضور ﷺ کی خدمت میں جا کر کچھ مانگ لو تو اچھا ہے چنانچہ حضرت فاطمہ ؓ حضور کے پاس گئیں اس وقت حضور ﷺ کے پاس حضرت ام ایمن ؓ موجود تھیں، حضرت فاطمہ ؓ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو حضور ﷺ نے حضرت ام ایمن ؓ سے فرمایا یہ کھٹکھٹاہٹ تو فاطمہ ؓ کی ہے، آج اس وقت آئی ہے، پہلے تو کبھی اس وقت نہیں آیا کرتی تھیں پھر حضرت فاطمہ ؓ (اندر آگئیں اور انہوں) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان فرشتوں کا کھانا "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنا ہے ہمارا کھانا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دیکر بھیجا ہے محمد کے گھرانے کے کسی گھر میں تیس دن سے آگ

نہیں جلی، ہمارے پاس چند بکریاں آئی ہیں اگر تم چاہو تو پانچ بکریاں تمہیں دیدوں اور اگر چاہو تو تمہیں وہ پانچ کلمات سکھلا دوں جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے سکھائے ہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ مجھے تو وہی پانچ کلمات سکھا دیں جو آپ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ کہا کرو:

يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ، وَيَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ، وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنَ، وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنَ، وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس چلی گئیں، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں آپ کے پاس سے دنیا لینے گئی تھیں لیکن وہاں سے آخرت لے آئی ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو یہ دن تمہارا بہترین دن ہے۔ (حیاۃ الصحابہ ۳/۵۶)

* دُعاءِ حفاظت: از شرِ دشمناں وکشائش رزق وخیر وبرکت *

عطیۂ خاص: پیر طریقت رہبر شریعت حضرت الحاج مولانا قاری عبدالحیؒ عابدؔ صاحب مدظلہ قادری راشدی، خلیفہ مجاز: جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوری مولانا عبید اللہ انور رحمہما اللہ تعالیٰ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۭ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ كٓهٰيٰعٓصٓ كَفَيْتُ حٰمٓ عٓسٓقٓ حَمَيْتُ ○ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۲۵۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۲
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۴ وَ
لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۵ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۶ ۧ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱ ج اَللّٰهُ
الصَّمَدُ ۲ ج لَمْ يَلِدْ ۵ وَلَمْ يُوْلَدْ ۳ لا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
۴ ع بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۱ لا
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۲ لا وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۳ لا وَمِنْ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۴ لا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۵ ع بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱ لا مَلِكِ
النَّاسِ ۲ لا اِلٰهِ النَّاسِ ۳ لا مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ۴ صلے
الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۵ لا مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۶ ع

(حرز ابی دجانہؓ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ
مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ
الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا
رَحْمٰنُ ط اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ
عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ رَاعِيًا حَقًّا مُّبْطِلًا هٰذَا
كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا

اِلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُقْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ
تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ ط مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ○ اِنَّ وَلِيِّ
اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ، وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط



قبرستان میں یہ دُعاء پڑھنے کا عظیم ثواب

حدیث: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص قبرستان میں جا کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ
النَّخِرَةِ الَّتِيْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ
مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَيْهَا رُوْحًا مِّنْ عِنْدِكَ
سَلَامًا مِّنِّيْ ط

تو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اس وقت تک جتنے مسلمان فوت ہوئے ہیں، وہ سب اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں، اور ابن ابی الدنیا کی روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر (وہ سب یہ دُعا پڑھے) اس وقت تک جتنے مسلمان فوت ہوئے ہیں، اور فوت ہوں گے، ان سب کی تعداد کے بقدر ان کو نیکیاں ملیں گی۔

دُعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِيْ قَلْبِيْ رَجَائَكَ، وَاقْطَعْ
رَجَائِيْ عَمَّنْ سِوَاكَ، حَتّٰى لَا اَرْجُوْا اَحَدًا
غَيْرَكَ. اَللّٰهُمَّ مَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِيْ، وَقَصُرَ
عَنْهُ عَمَلِيْ، وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَيْهِ رَغْبَتِيْ، وَلَمْ

تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِيْ، وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مِمَّا
اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنَ
الْيَقِيْنِ، فَخَصِّنِيْ بِهٖ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

(نور الابصار، تاریخ الخلفاء)

دُعاء

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ط

ترجمہ: الٰہی ہمارے تمام کاموں کا انجام بہتر فرما اور ہم کو دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دے۔ (الحزب الاعظم/۶۰)

اَللّٰهُمَّ اَنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِيَنَا وَجَوَارِحَنَا
بِيَدِكَ، لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئًا، فَاِذَا فَعَلْتَ
ذٰلِكَ بِنَا فَكُنْ اَنْتَ وَلِيَّنَا، وَاهْدِنَا اِلٰى
سَوَاءِ السَّبِيْلِ ط

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دل، ہماری پیشانیاں اور ہمارے سب اعضاء تیرے ہی قبضہ میں ہیں ان میں سے کسی کا تو ہم کو مالک مت بنا پھر جب تو نے ہم کو ایسا بے بس بنا دے، مالک بنائے تو اب تو ہی ہمارا کارساز بن جا، اور ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرما۔ (الحزب الاعظم/۱۰۷)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِيْ خَشْيَتَكَ وَذِكْرَكَ
وَاجْعَلْ هِمَّتِيْ وَهَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ط

ترجمہ: الٰہی! میرے دل کے وسوسوں کو تیرا خوف اور تیرا ذکر بنادے اور میری ہمت اور خواہش تری رضا مندی اور محبوب کاموں میں لگادے۔

(الحزب الاعظم/۸۵)

یا اللہ! مجھے ایسا بنادے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ
ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ ط

ترجمہ: اے اللہ! مجھے تو ایسا بندہ بنادے کہ خوب تیرا شکر کیا کروں، تیرا خوب ذکر کیا کروں اور تیری نصیحت کی پیروی کروں اور تیرے حکم کو یاد رکھوں۔ (الحزب الاعظم/۱۰۵)

پانچ اہم چیزوں کے لئے دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ
وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَاءِ بِالْقَدْرِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی اور پاکدامنی کا طالب ہوں اور دیانتداری اور اچھے اخلاق کا اور قضاء وقدر پر راضی رہنے کا طلب گار ہوں۔

(مناجات مقبول مع ذریعۃ الوصول ص:۱۴۱ مکتبہ لدھیانوی)

توکل، ہدایت ونصرت کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ
وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ
فَنَصَرْتَهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ تو مجھ کو تجھ پر توکل کرنے والوں میں سے بنادے کہ تو ان کے لئے کافی ہوگیا اور تجھ سے ہدایت کے طلبگاروں میں سے بنادے جن کو تونے ہدایت دی اور تجھ سے مدد طلب کرنے والوں میں سے بنادے جن کی تونے مدد کی۔

* رات یا دن میں یہ کلمات ضرور پڑھیں اور اللہ سے اپنی حاجت کی دعاء مانگیں *

حدیث: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ،
وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاةً يَّتْبَعُهَا
فَلَاحٌ، وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً، وَمَغْفِرَةً
مِّنْكَ وَرِضْوَانًا ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے درستی کا طالب ہوں ایمان میں (یعنی کامل

ایمان کا) اور ایمان کا اچھے اخلاق کے ساتھ اور (دنیا میں) ایسی نجات کا کہ اس کے بعد پوری پوری کامیابی نصیب ہو (یعنی آخرت میں) اور تیری طرف سے رحم کا اور سلامتی کا اور معافی کا اور رضامندی کا طلب گار ہوں۔ (الحزب الاعظم/۴۲)

* بیماری، تکلیف اور ناداری سے نجات دلانے والے کلمات *

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلا، آپ ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو بہت پریشان، مایوس اور نادار تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیمار! تمہاری بیماری اور تنگ دستی میں کتنی ناممکن حالت میں دیکھ رہا ہوں، کیا میں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تمہاری یہ بیماری، تکلیف اور تنگ دستی کی حالت کو دور کر دیں، یہ کلمات پڑھتے رہو:

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ؕ

پھر آپ ﷺ ایک مرتبہ تشریف لے گئے تو ان کو اچھی حالت میں پایا، فرمایا کیسی اچھی حالت ہے۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جب سے آپ نے مجھے وہ کلمات سکھائے

ہیں میں برابر اس کا ورد کرتا رہتا ہوں۔ (درمنثور ۵/ ۳۵۲، تلاوت القرآن المجید)

حدیث: حضرت امام تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مذکورہ کلمات کو دس مرتبہ پڑھے گا تو اس کے لئے چار کروڑ نیکیاں لکھی جائے گی وہ کلمات یہ ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ؕ

(جامع ترمذی ۲/ ۱۸۵، ابواب الدعوات، باب فضل التسبیح والتکبیر، ایچ۔ ایم سعید کمپنی)

جو شخص روزانہ مذکورہ دعاء کو ۲۷ ستائیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے مسلمانوں کی تعداد کے برابر ثواب عطا کرے گا۔

وہ دعا یہ ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ؕ

ترجمہ: اے پروردگار! تو میری، میرے ماں باپ کی اور تمام مؤمنین کی مغفرت فرما۔ جس دن حساب کتاب ہوگا۔ (قیامت کے دن)

حفاظت کے لئے خاص عمل

فضیلت: اگر سوتے میں ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہو یا نیند اچاٹ ہوجائے تو یہ تعوذ پڑھے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ؕ

ترجمہ: میں اللہ کے کلماتِ تامہ کے ذریعہ پناہ لیتا ہوں اس کے غضب و غصہ سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ شیاطین میرے پاس بھی آئیں۔ اے میرے پروردگار۔

قیمتی پانچ کلمات

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ (اے علی!) تمہیں پانچ ہزار بکریاں عطا کروں یا پانچ کلمات بتادوں، جس میں تمہارے لئے دنیاوآخرت کی کامیابی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! پانچ ہزار بکریاں تو (دنیا کے اعتبار سے بہت زیادہ ہے لیکن مجھے تو وہ پانچ کلمات ہی بتادیجئے (جو دنیاوآخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عرض کرنے پر حضور ﷺ نے یہ دُعاء بتائی:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ خُلُقِیْ وَطَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَاتُذْھِبْ قَلْبِیْ اِلٰی شَیْءٍ صَرَفْتَہٗ عَنِّیْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے اخلاق وسیع کردے

اور میری کمائی پاک کردے، اور جو روزی مجھ کو عطا فرمائے اس پر قناعت نصیب فرما، اور جو چیز تو مجھ سے ہٹالے تو میرے دل میں اس کی تلاش باقی نہ رکھ۔ (ابن النجار، کنزالعمال ۲۰/۶۸۲)

* جان ومال اور اہل وعیال کی حفاظت کے لئے عمل *

حدیث: ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی جان، اپنی اولاد اپنے اہل وعیال اور مال کے متعلق (ہمیشہ) خوف رہتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، صبح وشام یہ دُعاء پڑھ لو:

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَوَلَدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ ؕ

ترجمہ: اللہ کے نام کی برکت سے حفاظت ہو میرے دین کی، میری جان کی، میری اولاد کی، میرے اہل وعیال اور مال کی۔

تھوڑے دنوں کے بعد یہ صحابی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اب کیا حال ہے؟ عرض کیا: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو سچائی (دین حق) کے ساتھ نبی ﷺ بنا کر بھیجا ہے، میرا سارا خوف دور ہوگیا۔ (کنزالعمال ۲/۲۳۶)

مختلف فضیلت کی احادیث

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان دین علم سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی

کو سکھلائے۔ (ابن ماجہ، ص: ۲۲، باب ثواب معلم الناس الخیر، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے شب قدر میں بیدار رہنے کی فضیلت حاصل کر لی۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد میں آئے اور دو رکعت فجر کی سنت پڑھ کر بیٹھا رہے، یہاں تک کہ فجر کی فرض نماز ادا کرے تو اس شخص کی نماز ''ابرار'' کی نمازوں میں لکھی جائے گی اور وہ شخص ''رحمان'' کے گروہ میں لکھا جائے گا۔ (طبرانی)

حدیث: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان صف کے درمیان کے خلا کو پُر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا گھر جنت میں بناتے ہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچنے کے خوف سے پہلی صف کے بجائے دوسری صف میں کھڑا ہو جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو پہلی صف والوں سے دوگنا اجر و ثواب عطا کرے گا۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر انسان میں چار۴ باتیں موجود ہوں تو پھر اس کے لئے کوئی اندیشہ نہیں ہے، چاہے اس کی دنیا کتنی ہی تنگ ہو جائے۔

(۱) امانت، (۲) سچ بولنا، (۳) اچھی عادتیں، (۴) کمائی میں حرام اور شبہ والی چیزوں کا خیال رکھنا۔ (بچنا)

یعنی یہ چار باتوں کا خیال رکھتا ہو اگر اس کے پاس زیادہ عمل نہ ہو تب بھی کچھ حرج نہیں، نجات کے لئے یہ چار باتیں کافی ہیں۔

حدیث: حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے ''مستجاب الدعوات'' بنا دے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم اپنی کمائی کی حلال روزی کھاتے رہو، اللہ تعالیٰ تمہیں ایسا بنا دے گا۔

(طبرانی)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل امانت دار وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں، یقیناً اچھے اخلاق والے وہ ہیں جن کے تعلقات اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں۔ (ترمذی)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے جس شخص میں تین باتیں پائی جائے گی اس کا حساب آسان ہو جائے گا اتنا ہی نہیں بلکہ اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (۱) نہ دینے والے کو عطا کرنا۔ (۲) تعلقات، مدد چھوڑنے والے سے ملنا (تعلق قائم کرنا)۔ (۳) ظالم کو معاف کرنا، جب یہ کام کرے گا تو جنت میں جائے گا۔ (بزار، حاکم)

حدیث: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی تکالیف سے مسلمان محفوظ رہے۔

(بخاری شریف جلد ۱ ص ۶ کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدک۔ قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

(جامع ترمذی ۲/ ۱۴، ابواب البرّ والصلوۃ، باب ماجاء فی الستر علی المسلمین، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، کراچی)

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: دنیا مسلمان کیلئے قید خانہ ہے، اور کافر کیلئے جنت ہے۔

(صحیح مسلم ۲/ ۴۰۷، کتاب الزھد، باب فصل الدنیا سجن المؤمنین وجنۃ الکافر، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ کوئی مسافر یا راہ گذر رہتا ہے۔

(ابن ماجہ ص: ۳۰۳، ابواب الزھد، باب مثل الدنیا، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اعمال میں وہ عمل زیادہ پسندیدہ ہے جو عمل ہمیشہ کیا جاتا ہو چاہے وہ تھوڑا عمل ہو۔

(ابن ماجہ ص: ۳۱۳، ابواب الزھد، باب المداومۃ علی العمل، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

* ایمان والوں کی یہی دُعاء ہونی چاہئے *

یہ دُعائے نبوی ﷺ ہے، ایمان والوں کی یہی حالت ہونی چاہئے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اِسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْ اِسْتَغْفَرُوْا ط

(ابن ماجہ، ص: ۲۷۰، ابواب الادب، باب الاستغفار، قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ان بندوں میں سے بنالے جو نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب بُرا کام کریں تو مغفرت مانگیں۔

رزق میں اضافہ کا عمل

حدیث: رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ جس نے استغفار کا وظیفہ ہمیشہ رکھا اللہ تعالیٰ اُسے ہر ایک تنگی سے محفوظ رکھتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

(سنن ابی داود، ۱/ ۲۲۰ کتاب الصلوۃ، باب فی الاستغفار، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

ترجمہ: میرے پروردگار! اللہ سے معافی چاہتا ہوں ہر گناہ سے جو میں نے کیا، اور اللہ کی جانب رجوع کرتا ہوں۔

بے نمازی کا عبرتناک واقعہ

صاحب درّۃ الناصحین نے لکھا ہے کہ ایک شخص جنگل میں چل رہا تھا کہ شیطان اس کا رفیق سفر بن گیا، اس شخص نے اس دن نماز فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء نہیں پڑھی تھی، جب سونے کا وقت ہوا تو اس آدمی نے چاہا کہ میرا ساتھی (شیطان) میرے ساتھ سوئے لیکن شیطان نے اس سے بھاگنا چاہا، اس شخص نے کہا تو مجھ سے کیوں بھاگتا ہے، شیطان نے کہا کہ میں نے ساری عمر میں اللہ کی ایک مرتبہ نافرمانی کی تھی جس کی وجہ سے میرے اوپر لعنت کی گئی، مگر تو نے ایک دن میں اللہ کی پانچ مرتبہ نافرمانی کی مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو کر تجھ پر کوئی عذاب بھیج دے تو تیری نافرمانی کی وجہ سے میں بھی مارا جاؤں گا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز چھوڑنا ہے، اور فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس سے بَری الذمہ ہوجاتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے، پس جس شخص نے قائم کیا نماز کو پس تحقیق کہ قائم کیا اس نے دین کو، اور جس نے ترک کیا نماز کو پس گرادیا اس نے دین کو۔ (مشکوٰۃ شریف)

عبادات میں سب سے بڑا درجہ اور اہم ترین عبادت نماز ہے، قرآن شریف میں بے شمار جگہ اس کے قائم کرنے کا حکم ہے، اور اسے ایسی عبادت قرار دیا جو بُرائی، بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکنے والی ہے، قیامت کے روز سب سے پہلے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف)

رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز کے ترک کرنے کو کفر کا عمل سمجھتے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف)

بے نمازی چاروں ائمہ کے نزدیک سخت سزا کا مستحق ہے۔ (ذخیرۂ آخرت)(ردالمحتار)

ہر قسم کی خیر کی دعاء

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا

اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! ہمارا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی فکر دُور کیے بغیر اور کوئی قرض ادا کیے بغیر اور کوئی حاجت جس میں تیری رضامندی ہو دنیا کی ہو یا آخرت کی پوری کیے بغیر نہ چھوڑ، اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔ (طبرانی فی الکبیر وفی الکتاب الدعاء عن انسؓ)

دوزخ سے حفاظت کے لئے

جو شخص ان ساتوں حٰمٓ کو پڑھا کرے گا اس پر دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہوجائیں گے۔

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ (المؤمن ۴۰)

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ ﴿۲﴾ (حم السجدۃ ۴۱)

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ (الشوریٰ ۴۲)

حٰمٓ ۛ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۛ ﴿۲﴾ (الزخرف ۴۳)

حٰمٓ ۛ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۛ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ (الدخان ۴۴)

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ (الجاثیۃ ۴۵)

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ (الاحقاف ۴۶)

(ذخیرۂ آخرت)

پوری دنیا والوں کے برابر نیکیاں

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بخش دے، اور تمام ایمان والوں کی مغفرت فرما دے قیامت کے دن۔

(سورۂ ابراہیم/۴۱)

یا یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ○ (حزب اعظم دوسری منزل)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے اور سب ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے۔

فضیلت: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ پاک ﷺ نے کہ جو بندہ ایمان والوں اور ایمان والیوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے گا اس کے لئے ہر مؤمن مرد اور عورت کے حساب سے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (معجم کبیر للطبرانی بحوالہ معارف الحدیث ۵/۳۲۵)

دوسری حدیث شریف میں یہ آیا ہے کہ جو شخص اُوپر والی دُعا ۲۷/ مرتبہ پڑھے گا یا دعائے مغفرت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے ان مقبول بندوں میں ہو جائے گا جن کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی برکت سے دُنیا والوں کو رزق ملتا ہے۔

(معجم کبیر للطبرانی، بحوالہ معارف الحدیث ۵/۳۲۶)

دین پر ثابت قدمی کی دُعاء

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ ط

ترجمہ: اے دلوں کے پلٹنے والے! میرا دل اپنے دین پر جما دے۔

(جامع ترمذی ۲/۱۹۲، ابواب الدعوات، ایچ۔ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک، کراچی)

اسلام پر خاتمہ ہونے کی دُعاء

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی آخری دُعاء ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ (سورۂ یوسف ۱۲:۱۰۱، پارہ ۱۳)

ترجمہ: اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! دُنیا و آخرت میں تو ہی میرا رفیق ہے، تو مجھ کو اپنی فرمانبرداری کی حالت میں (دنیا سے) اُٹھا لے اور مجھ کو (اپنے) نیک بندوں میں داخل کر۔

(سورۂ یوسف پ/۱۳، ع/۱۱)

ایک بہت جامع دُعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ

اَلثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِيْ،
وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ، وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ، وَارْفَعْ
دَرَجَتِيْ، وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ، وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِيْ،
وَاسْئَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ط اٰمِيْنَ ط
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ
وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ
وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ط اٰمِيْنَ ط
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ
وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ط اٰمِيْنَ ط
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ
وِزْرِيْ، وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ، وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ، وَتُحَصِّنَ
فَرْجِيْ، وَتُنَوِّرَ قَلْبِيْ، وَتَغْفِرَلِيْ ذَنْبِيْ، وَاَسْئَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ط اٰمِيْنَ ط
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ سَمْعِيْ
وَفِيْ بَصَرِيْ وَفِيْ رُوْحِيْ وَفِيْ خَلْقِيْ وَفِيْ خُلُقِيْ

وَفِيْ اَهْلِيْ وَفِيْ مَحْيَايَ وَفِيْ مَمَاتِيْ وَفِيْ عَمَلِيْ
وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِيْ، وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ط اٰمِيْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین کامیابی، بہترین عمل اور بہترین اجر اور بہترین زندگی اور بہترین موت طلب کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے ثابت قدمی عطا فرما اور میری نیکیوں کا پلہ بھاری فرمادے، اور میرا ایمان ثابت رکھ اور میرا درجہ بلند فرما اور میری نماز قبول فرما اور میری خطا معاف فرما اور میں تجھ سے جنت کے بلند درجے مانگتا ہوں۔ آمین

اے اللہ! میں تجھ سے خیر کی ابتدائیں اور انتہائیں مانگتا ہوں اور خیر کو جمع کرنے والی چیزیں طلب کرتا ہوں اور خیر کا اول بھی مانگتا ہوں اور خیر کا آخر بھی اور خیر کا ظاہر بھی اور خیر کا باطن بھی اور جنت کے بلند درجے طلب کرتا ہوں۔ آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ہر اس عمل کی خیر مانگتا ہوں جسے میں اختیار کروں اور جس کا میں ارتکاب کروں اور جس پر میں عمل پیرا ہوں اور ہر اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو پوشیدہ ہے اور ظاہر ہے اور جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا ذکر بلند فرمائیں اور میرا بوجھ دُور کریں، اور آپ میرا ہر کام دُرست فرمادیں، اور میرے دل کو پاک فرمادیں، اور میری شرمگاہ کو پاکیزہ رکھیں، اور میرے دل کو منور کردیں، اور میرے گناہ کو بخش دیں، اور میں آپ سے

جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

اے اللہ! میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ میری سننے کی قوت میں اور میری بینائی میں اور میری رُوح میں اور میری صورت میں اور میری سیرت میں اور میرے گھر بار میں اور میری زندگی میں اور میری موت میں اور میرے اعمال میں برکت عطاء فرما اور آپ میری نیکیاں قبول فرما، اور میں آپ سے جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔ (حاکم، طبرانی فی الکبیر، طبرانی فی الاوسط، عن ام سلمہ ؓ)

حدیث پاک کی ایک عجیب دُعاء

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ
وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس پر عمل کی (پیروی کی) توفیق نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق نصیب فرما۔

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم اکثر مجالس میں یہ دُعاء تعلیم فرماتے ہیں اور اس دُعاء کے متعلق فرماتے تھے کہ تم اس دُعاء کو کثرت سے معمول بنالو، حضرت فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے: (کسی جاندار کو موت نہیں آسکتی جب تک وہ اپنا رزق مکمل نہ کرلے (یعنی دُنیا میں اپنا رزق پورا نہ کرلے))۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس دعاء میں حق پر چلنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق کو رزق سے تعبیر فرماتے ہوئے فرمایا، کہ اے میری اُمت کے لوگو! تم اللہ سے نیک عمل اور حق پر چلنے کی توفیق کو رزق کی صورت میں مانگو، اور بُرائیوں سے بچنے کی ہمت کو رزق کی صُورت

میں مانگو، تو جب تک تم اپنا رزق (رزق روحانی) مکمل نہ کرلو گے یعنی مکمل فرمانبردار نہ بن جاؤ گے، مکمل گناہوں سے بچنے نہ لگو گے، اور متقی نہیں ہو جاؤ گے، اللہ کے ولی نہیں بن جاؤ گے، تب تک تمہیں موت ہی نہیں آئے گی، یعنی جب تک تم اللہ کے پیارے نہیں بن جاتے اور مستحق مغفرت نہیں ہو جاتے تب تک تمہیں موت نہیں آئے گی، پس اگر دین و دُنیا کی بہتری چاہتے ہو تو اس دُعاء کو اپنا معمول بنالو۔ (ذخیرۂ آخرت)

* زیادتیٔ عُمر، وُسعتِ رزق، دشمن پر غلبہ وغیرہ کی دُعاء *

صبح وشام تین بار یہ کلمات پڑھا کرے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمَبْلَغَ الْعِلْمِ
وَمُنْتَهَى الرِّضَاءِ وَزِنَةَ الْعَرْشِ ط (ذخیرۂ آخرت)

جادو وغیرہ کا اثر ختم کرنے کے لئے

اگر کسی کو شک ہو کہ اس پر جادو کیا گیا ہے یا علامتیں محسوس ہو رہی ہوں تو جادو کے اثر کو ختم کرنے کے لئے ۱۱؍ دن تک ۱۰۰؍ مرتبہ پڑھ کر اپنے اُوپر پھونکیں یا اور کسی پر شک ہو تو اس پر پڑھ کر پھونکیں، اس دُعاء کے دوران کوئی دوسرا عمل نہ پڑھیں۔

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ
يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ط اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ط

وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾ (طٰہٰ ۲۰: ۶۸-۶۹، پارہ ۱۶)

حصار کی ترکیب

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خوف کی جگہ ہو یا کوئی جلالی یا جمالی عمل پڑھے، (یا جنات، بھوت پریت، آسیب اور شیاطین وغیرہ کا خطرہ ہو تو) ایسے شخص کو چاہئے کہ اپنے گرد حصار قائم کرلے، جو ان سب آفات کیلئے مجرب ہے، ترکیب یہ ہے کہ،
''آيَةُ الْكُرْسِيّ'' ایک دفعہ پڑھے اور ''قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ط''
اور ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ط'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ط'' ایک ایک دفعہ پڑھ کر اپنے چاروں طرف حصار کرے اور چاقو سے خط کھینچے۔ (ذخیرۂ آخرت)

قیامت کے دن اس کا منہ چمکے گا

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ (الطور ۵۲: ۲۸، پارہ ۲۷)

فضیلت: جو کوئی اس آیت کریمہ کو بعد نماز کے گیارہ۱۱ بار پڑھ کر انگلی پر دم کر کے پیشانی پر مل دے تو ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا منہ چمکے گا۔

(اعمالِ قرآنی/۳۱، از حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ شبہ ہو کہ اس پر کچھ کر دیا گیا ہے

اگر کسی شخص پر شبہ ہو کہ اس کا دماغی توازن بگڑتا جا رہا ہے، یا اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے، یا شبہ ہو کہ کسی نے اس پر کچھ کر دیا ہے، تو اس آیت کو ۴۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ
اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ
بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ
تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ
شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ
يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ (التکویر ۸۱: ۲۰-۲۹)

جلے ہوئے پر یہ دعاء پڑھ کر دم کرے

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ
لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ ط

ترجمہ: اے سب انسانوں کے رب! تکلیف کو دور فرما، تو شفا دے

(کیونکہ) تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

(حصن حصین ص:۳۷۵، دار الاشاعت، کراچی)

* شیاطین کی شرارت، فالج اور لقوہ سے محفوظ رہے گا *

سوتے وقت اس آیت کو پڑھنے والا فالج، لقوہ اور شیاطین کی شرارت سے محفوظ رہتا ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿٥٤﴾

(الاعراف ۷:۵۴، پارہ ۸)

* جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو *

صحیح عقائد رکھنے والا مسلمان جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو سکے گا، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے یہ گواہی دی جیسی کہ اس دعا میں درج ہے تو اللہ پاک اسے جنت کے آٹھ دروازوں

میں سے جس میں سے وہ شخص چاہے گا داخل فرما دے گا، دعاء یہ ہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ ط

(کنز العمال، ابوعوانہ، کامل ابن عدی، کتاب الایمان)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں، اور حضرت عیسیٰ (علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ (پیدائش) ہے، حضرت مریم (علیہا السلام) کی طرف جس کو (بواسطہ حضرت جبرئیل علیہ السلام) پہنچایا اور اللہ کی طرف سے ایک جان (دار چیز) ہے، بیشک جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے۔

* جو شخص یہ دعاء پڑھے گا تو گویا اس نے والدین کا حق ادا کر دیا *

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے تو والدین کو ایک حج کا ثواب ہوتا ہے اور حج کرنے والے کے لئے ۹ رحجوں کا ثواب ہوتا ہے، علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یہ دعاء پڑھے اور اس کے بعد یہ کہے: یا اللہ! اس کا ثواب میرے ماں باپ کو پہنچا دے تو

اس نے والدین کا حق ادا کردیا، دُعاء یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط هُوَ الْمَلِكُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط

(مطبوعہ کتب خانہ فیضی/ ۲۶۸، فضائل صدقات/ ۲۱۵)

والدین کے لئے دُعائے خیر

اس میں والدین کے لئے دُعاء مانگنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم فرمایا ہے کہ ان کے لئے ان لفظوں سے دُعاء مانگے:

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ ط

ترجمہ: اے رب! ان پر (والدین پر) رحم فرما۔ جیسا پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا سا ہونے کی حالت میں۔ (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷: ۲۴)

* خاندان کے متقی ہوجانے اور خود کو تقوی کے اعلیٰ مقام پر پہنچانے کے لئے دعاء *

اپنے خاندان کے متقی ہوجانے اور اپنے لئے تقوی کے اعلیٰ مقام کے حصول کی دُعاء ہے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ (الفرقان ۲۵: ۷۴)

ابدال بننے کا نسخہ

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ یہ دُعاء تین مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے ابدال کا درجہ لکھا جاتا ہے، ابدال اولیائے کرام میں ایک بہت بڑا درجہ ہوتا ہے، دُعاء یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط
اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

ترجمہ: اے اللہ! اُمّتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرما، اے اللہ! اُمّتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما، اے اللہ! اُمّتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے درگزر فرما۔

(مظاہر حق جدید، ۴/ ۵۹، قسط/ ۱۳۰)

مشکلات آسان ہو جائیں گی

رسولِ مقبول ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح ہوتے ہوئے اور شام ہوتے ہوئے یہ دُعاء سات ۷ مرتبہ پڑھ لے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کا کفیل ہو جائے گا، اور تمام فکروں سے نجات ہو جائے گی یعنی اسکی تمام حاجات پوری اور مشکلات آسان ہو جائیں گی، دوسری روایت میں یہ ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تین مرتبہ پڑھ لے گا، اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے، دُعا یہ ہے:

حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ (التوبۃ ۹:۱۲۹)

ترجمہ: کافی ہے میرے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ'' پڑھے گا اس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص سو مرتبہ (اوپر والی تسبیح) پڑھے گا اس کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (الحاکم وقال صحیح الاسناد)

اور اس تسبیح کے ہر مرتبہ پڑھنے پر جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔ (بزار)

کامیابی کے لئے دُعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

(۱) اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ؕ يَا خَيْرَ الْمَقْصُوْدِيْنَ يَا خَيْرَ الْمَطْلُوْبِيْنَ يَا خَيْرَ الْمَحْبُوْبِيْنَ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ

اول و آخر میں تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے، اس دعاء کو دس دفعہ پڑھ کر منہ پر ہاتھ پھیر کر (اپنے مقصد کے) لئے جہاں جانا ہو، جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۲) وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا ؕ (یوسف ۱۲:۶۸)

اس آیت کو سات ۷ بار پڑھ کر جائے، اگر ہو سکے تو پینتیس ۳۵ بار یٰسٓ شریف پڑھ کر جائے جس کام کے لئے جانا ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔

حالتِ طواف میں ذکر و دُعاء

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حالت طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعاء پڑھتے سنا:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ (البقرہ ۲:۲۰۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رکن یمانی پر ۷۰ ستر فرشتے مقرر ہیں وہ ہر اس بندہ کی دُعاء پر آمین کہتے ہیں جو اس (رکن یمانی) کے پاس یہ دُعاء کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾

(سنن ابن ماجہ، ص: ۲۱۲، ابواب المناسک، باب فضل الطواف، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

* مصیبت و پریشانی کی حالت میں پڑھنے کی دُعاء *

حضرت عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ کلمات سکھائے ہیں، اور آپ ﷺ نے مجھے تاکید کی ہے کہ جب بھی مجھ پر کوئی مصیبت آئے، یا میرے سامنے کوئی سخت، خوفناک یا مشکل حالات

پیش آئیں، تو میں ان کلمات کو ضرور پڑھوں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الْعَظِيْمُ، سُبْحَانَهٗ، تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کلمات کی تلقین فرماتے تھے، اور ان کلمات کو پڑھ کر بیمار شخص پر دم فرماتے تھے، علاوہ ازیں آپ رضی اللہ عنہ یہ کلمات اپنی ان لڑکیوں کو بھی سکھاتے تھے، جن کے اجنبی خاندان میں نکاح ہوئے ہوں، (اور ان کی طرف سے بدسلوکی و ایذا رسانی کا خوف ہو)۔ (ابن السنی، الاذکار/۱۰۳)

بے حد فائدہ مند کلمات

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت پڑھے گا (پہلے یا بعد میں) تو وہ شخص یہ کلمات پڑھتے ہی اللہ تعالیٰ کو اپنے حق میں کافی ہونا محسوس کرے گا اور یہ کلمات پڑھنے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کو اجر و ثواب عطا کرنے والا پائے گا۔ ان دس کلمات میں سے پانچ دنیا کے متعلق ہیں اور پانچ آخرت کے متعلق ہیں۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ ط حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَآ اَهَمَّنِيْ ط حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ ط حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ ط حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ مجھے میرے دین کے لئے کافی ہے، اللہ تعالیٰ مجھے میری ہر فکر کے لئے کافی ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اس شخص کے لئے کافی ہے جو مجھ پر زیادتی کرے، اللہ تعالیٰ مجھے اس شخص کے لئے کافی ہے جو میرا حسد کرے، اللہ تعالیٰ مجھے اس شخص کے لئے کافی ہے جو میرے ساتھ بُرے طریقے سے دھوکہ بازی کرے۔

* آخرت کے متعلق فائدہ مند پانچ کلمات *

حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ ط حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِی الْقَبْرِ ط حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ ط حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ ط حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ مجھے موت کے وقت کافی ہے، اللہ تعالیٰ مجھے قبر میں سوال کے وقت کافی ہے، اللہ تعالیٰ مجھے میزان کے وقت کافی ہے، اللہ تعالیٰ مجھے پُل صراط کے پاس کافی ہے، اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور میں اسی کے سامنے رجوع کرتا ہوں۔

* رزق میں زیادتی و برکت کے لئے دُعاء *

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رِزْقِیْ فِی السَّمَآءِ فَاَنْزِلْهُ، وَاِنْ كَانَ فِی الْاَرْضِ فَاَخْرِجْهُ، وَاِنْ كَانَ قَلِیْلًا

فَكَثِّرْهُ، وَاِنْ كَانَ كَثِیْرًا فَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَانْقُلْهُ اِلَیَّ حَیْثُ كُنْتُ وَلَا تَنْقُلْنِیْ اِلَیْهِ ط

ترجمہ: اے اللہ! اگر میرا رزق آسمان میں ہو تو اس کو نازل فرما، اور اگر زمین میں ہو تو اُسے باہر نکال دے، اور اگر کم ہو تو اس کو بڑھا دے، اور اگر زیادہ ہو تو اس میں (میرے لئے) برکت عطا فرما دے، اور اس روزی کو باہر نکال کر میری طرف بھیج دے چاہے میں جہاں بھی ہوں اور مجھے اس روزی کی طرف ہرگز نہ چلا۔

* ہر قسم کی مصیبت و پریشانی کے وقت مددگار بننے والی دُعاء *

وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَلِیًّا، وَكَفٰی بِاللّٰهِ نَصِیْرًا، وَكَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا، وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا، وَكَفٰی بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا، وَكَفٰی بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا، وَكَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ، وَكَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ط

حسن خاتمہ کے لئے دُعائیں

ہر نماز کے بعد کم سے کم ایک مرتبہ یہ دُعائیں پڑھیں، دعاء کے اول و آخر میں درود شریف پڑھ لے، اس کے علاوہ جب بھی سوتے وقت موقع ملے تب ان دُعاؤں کا

پڑھنا حسن خاتمہ کا سبب ہے۔

دُعاء نمبر: (۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَیۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَةً اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ط فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ط اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ خَیۡرَ زَمَانِیۡ اٰخِرَهٗ، وَخَیۡرَ عَمَلِیۡ خَوَاتِمَهٗ وَخَیۡرَ اَیَّامِیۡ یَوۡمَ لِقَائِکَ فِیۡهِ ط یَا وَلِیَّ الۡاِسۡلَامِ ثَبِّتۡنِیۡ بِهٖ حَتّٰی اَلۡقَاکَ وَاَسۡعِدۡنِیۡ بِتَقۡوٰکَ وَلَا تُشۡقِنِیۡ بِمَعۡصِیَتِکَ ط

ترجمہ: ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ہدایت دی تو پھر کہیں ڈانواں ڈول نہ کر دینا اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بیشک تو بہت ہی دینے والا ہے، اے پیدا کرنے والے آسمان وزمین کے، تو ہی میرا کارساز دنیا وآخرت میں ہے، مجھ کو اسلام پر موت دے، اور مجھ کو نیک بختوں سے ملا دے، میری عمر کا بہترین حصہ آخر عمر میں اور میرے سب سے اچھے عمل خاتمہ کے وقت مقدر فرما دے اور میرے دنوں میں

سب سے بھلا وہ دن بنا دے جس دن میں تجھ سے ملوں (یعنی قیامت)، اے اسلام اور اہل اسلام کے مالک مجھے اسلام پر قائم رکھنا یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں، اور مجھے تیرے تقویٰ کی بدولت سعادت عطا فرمانا اور تیری معصیت کی بدولت بدبخت نہ بنانا۔

دُعاء نمبر: (۲)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

سُبۡحَانَ الۡاَبَدِیِّ الۡاَبَدِ، سُبۡحَانَ الۡوَاحِدِ الۡاَحَدِ، سُبۡحَانَ الۡفَرۡدِ الصَّمَدِ، سُبۡحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ، سُبۡحَانَ مَنۡ بَسَطَ الۡاَرۡضَ عَلٰی مَاءٍ جَمَدٍ، سُبۡحَانَ مَنۡ خَلَقَ الۡخَلۡقَ فَاَحۡصَاهُمۡ عَدَدًا، سُبۡحَانَ مَنۡ قَسَمَ الرِّزۡقَ وَلَمۡ یَنۡسَ اَحَدًا، سُبۡحَانَ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا، سُبۡحَانَ الَّذِیۡ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدًا ط

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی، پاک ہے وہ ذات جو اکیلا ہے یکتہ ہے، پاک ہے وہ ذات جو بے نیاز یکتہ ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے بغیر ستون کے آسمانوں کو کھڑا کیا، پاک

ہے وہ ذات جس نے جمے ہوئے پانی پر زمین کو بچھادیا، پاک ہے وہ
ذات جس کی خلقت بے حساب ہے، پاک ہے وہ ذات جو ساری مخلوق کو
روزی پہنچاتا ہے کسی کو بھولتا نہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی نہ بیوی
ہے نہ بچے، پاک ہے وہ ذات جس کو نہ کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد
ہے اوراس کے جوڑ کا کوئی بھی نہیں ہے۔

دُعاء نمبر: (۳)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ اِیۡمَانًا کَامِلًا وَّ یَقِیۡنًا
صَادِقًا، وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا، وَّقَلۡبًا
خَاشِعًا، وَّلِسَانًا ذَاکِرًا، وَّتَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا،
وَّتَوۡبَۃً قَبۡلَ الۡمَوۡتِ، وَرَاحَۃً عِنۡدَ الۡمَوۡتِ،
وَمَغۡفِرَۃً وَّرَحۡمَۃً بَعۡدَ الۡمَوۡتِ، وَالۡعَفۡوَ
عِنۡدَ الۡحِسَابِ، وَالۡفَوۡزَ بِالۡجَنَّۃِ، وَالنَّجَاۃَ
مِنَ النَّارِ، بِرَحۡمَتِکَ یَاعَزِیۡزُ یَاغَفَّارُ ط
رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ایمانِ کامل، سچا یقین، وسعت والی حلال پاکیزہ
روزی اور وہ قلب جو عاجزی کرنے والا ہو اور ذکر کرنے والی زبان، اور
خاص توبہ اور موت سے پہلے توبہ، موت کے وقت راحت، موت کے

بعد مغفرت اور رحمت نصیب فرما، (اے اللہ!) حساب کے دن معافی
اور جنت میں (داخلہ کے لئے) کامیابی اور جہنم سے نجات عطا فرما،
اے بڑا غالب! اے درگذر کرنے والے! اپنی رحمت کے طفیل میں
میری دُعا کو قبول فرما، اے میرے پروردگار! اے اللہ! میرے علم کو
بڑھا اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما۔ (آمین)

* ظلم وستم، آفت ومصیبت، جادو وشیطان کی شرارت سے حفاظت کی دُعاء *

یہ دُعاء حضور ﷺ نے اپنے خادمِ خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دفعتہً آنے والی مصیبت
اور حادثات سے حفاظت کے لئے سکھائی تھی اس دُعاء کی برکت سے وہ ہر قسم کے ظلم وستم
اور فتنوں سے محفوظ رہے، بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول رہا تھا، صبح وشام اس دُعاء کو
پڑھتے رہو، ظالم کے ظلم سے جادوگر کے جادو سے شیطان کی شرارت سے اللہ تعالیٰ
حفاظت فرمائیں گے اور کسی قسم کی تکلیف وآفت نہیں پہنچے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

دُعاء یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ، مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ،
لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھۡلِیۡ وَمَالِیۡ،
بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ اَعۡطَانِیۡہِ رَبِّیۡ،
بِسۡمِ اللّٰہِ خَیۡرِ الۡاَسۡمَآءِ، بِسۡمِ اللّٰہِ رَبِّ
الۡاَرۡضِ وَالسَّمَآءِ، بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا

يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ دَآءٌ، بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ،
وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ، لَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ، وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، لَآاِلٰهَ
اِلَّااللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،
وَرَبُّ الْاَرَضِيْنَ، وَمَابَيْنَهُمَا وَالْحَمْدُلِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، عَزَّجَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ،
وَلَآاِلٰهَ غَيْرُكَ، اِجْعَلْنِيْ فِيْ جِوَارِكَ مِنْ
شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّالشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ، اِنَّ وَلِيِّ‌ۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ
وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

(جمع الجوامع، تاریخ ابن عساکر، کتاب الثواب)

دُعاء کی قبولیت کے لئے مددگار

اَللّٰهُمَّ يَاوَدُوْدُ يَاذَاالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ،
يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ، يَافَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ،
يَاذَاالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَاتُرَامُ، وَالْمُلْكِ الَّذِيْ لَا
يُضَامُ، يَامَنْ عَلٰى نُوْرِهٖ اَرْكَانُ عَرْشِهٖ يَامُغِيْثُ
اَغِثْنِيْ، يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ، يَامُغِيْثُ اَغِثْنِيْ،
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

دُعائے حاجات

جوشخص ہر نماز کے بعد یہ دُعا پابندی سے پڑھے اور خاص کر بعد نماز جمعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ ہر خوف کی چیز سے اس کی حفاظت فرمائیں گے اور دشمنوں کے سامنے اس کی مدد فرمائیں گے، اور رزق میں فراخی عطا کریں گے، اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائیں گے، جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو، اور زندگی (جینا) اس پر آسان فرمائیں گے، اور اس کا قرض ادا کریں گے، چاہے اس کا قرض پہاڑ کے برابر ہو، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے پورا کرائیں گے۔ دُعاء یہ ہے:

يَااَللّٰهُ يَااَحَدُ يَاوَاحِدُ يَامَوْجُوْدُ يَاجَوَّادُ
يَابَاسِطُ يَاكَرِيْمُ يَاوَهَّابُ يَاذَاالطَّوْلِ

يَاغَنِيُّ يَامُغْنِيُ، يَافَتَّاحُ، يَارَزَّاقُ، يَاعَلِيْمُ، يَاحَكِيْمُ، يَاقَيُّوْمُ، يَارَحْمٰنُ، يَارَحِيْمُ، يَابَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَاحَنَّانُ، يَامَنَّانُ نَفِّحْنِيْ مِنْكَ بِنَفْحَةِ خَيْرٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ط نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط اَللّٰهُمَّ يَاغَنِيُّ يَاحَمِيْدُ يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ يَاوَدُوْدُ يَاذَاالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَافَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ط اِكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ، وَاحْفَظْنِيْ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الذِّكْرَ وَانْصُرْنِيْ بِمَا نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

* * *

* دُعاء کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ حمد *

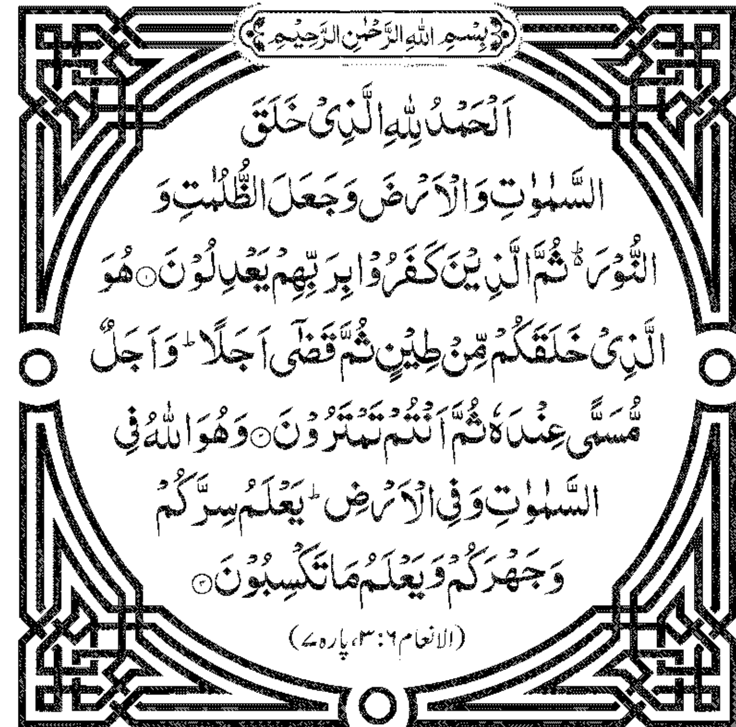
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ، وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ، وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ، اَسْئَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ، وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ، وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي الْحَالِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْمَالِ، وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَابِغِ نِعَمِكَ، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى بَعْدَ الرِّضَا، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ط

ایک مفید دُعاء

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ ؕ

رسول اللہ ﷺ اس دُعاء کو صبح وشام تین تین بار پڑھتے رہتے تھے۔





* مختلف دُعائیں *

{۱} جس شخص کے پاؤں میں درد ہو تو وہ شخص یہ دُعاء ۷ ؍مرتبہ پڑھ کر دم کردے، دُعاء یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا فِیْھَا ؕ (حیاۃ الصحابہ ج/۲)

{۲} آنکھوں میں روشنی کی زیادتی کے لئے وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورۃ القدر ایک مرتبہ پڑھ لے، انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

{۳} گُردے کی پتھری دور کرنے کے لئے سورۃ الانشراح پڑھ کر پانی پر دم کرکے پی لیا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ پتھری دور ہوجائے گی۔

{۴} جو شخص وضو سے قبل یہ آیت پڑھے گا تو جب تک باوضو رہے گا تب تک فرشتے اس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ؕ

* ایک عظیم نیکی کے لکھنے میں فرشتوں کا اللہ سے رجوع کرنا *

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے (اس طرح اللہ تعالیٰ کی) تعریف کی:

یَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ

وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ ط

ترجمہ: اے پروردگار! آپ کی تعریف اسی طرح ہو جس طرح تیرے
چہرے کے جلال اور تیری سلطنت کی عظمت کے مناسب ہے۔

تو فرشتے مشکل میں پڑ گئے اور سمجھ نہ سکے کہ وہ اسے کس طرح لکھیں، تو وہ آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا اے ہمارے پروردگار! تیرے بندے نے ایک ایسا جملہ کہا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اس (کا ثواب) کس طرح لکھیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کلمہ کو اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندے نے کہا ہے، یہاں تک کہ میرا بندہ جب مجھے ملے گا تو اسے اس کا انعام دوں گا۔

(ابن ماجہ ص: ۲۶۹، ابواب الادب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

* فرشتوں کو ان کلمات کے ثواب کا اندازہ نہیں *

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ
كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى ط

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے،
پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوا، جب وہ آدمی بیٹھ گیا اور اس نے مذکورہ بالا کلمات کہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جوں ہی اس شخص نے یہ کلمات کہے دس فرشتے ان کی طرف لپکے، ہر ایک حریص تھا کہ میں اس کو لکھ لوں لیکن ان کی

یہ سمجھ میں نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ ربّ العزت کے سامنے ان کو پیش کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ایسے ہی لکھ لو جیسے میرے بندے نے کہا ہے، (میں خود ان کا ثواب دوں گا)۔

جامع الاذکار

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گئے جس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں ایسا عمل نہ بتاؤں جو اس سے آسان بھی ہو اور افضل بھی ہو؟ پھر یہ فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ، سُبْحَانَ
اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ
عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ
خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
مِثْلَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ،
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ط

(ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن والنسائی وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

* * *

* اس دُعاء کے پڑھنے والے کے لئے ستّر ہزار فرشتے تاقیامت بخشش کی دُعاء مانگتے رہیں گے *

حدیث: جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ دُعاء پڑھے گا، اور اس کے پڑھنے سے ثوابِ الٰہی اور رضائے خداوندی طلب کرے گا تو خدا تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھے گا، اور اسکے ہزار درجے اونچے کرے گا، اور ستّر ہزار فرشتے خاص اس واسطے معین فرمائے گا کہ قیامت تک اس کیلئے بخشش کی دُعاء مانگیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظْمَتِہٖ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِہٖ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمُلْکِہٖ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ
لِقُدْرَتِہٖ ط (طبرانی)

* فرشتے پورے سال اس حمد کا ثواب لکھتے رہتے ہیں *

زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "سُبل الخیرات" سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے حج کیا اور کعبۃ اللہ شریف کی چوکھٹ تھام کر یہ کلماتِ حمد پڑھے اور چلا گیا، اگلے سال پھر حج کے لئے آیا اور اس موقع پر بھی چوکھٹ مُبارک کو تھام کر اس حمد کے کلمات پڑھنے کا ارادہ کیا تو ہاتفِ غیبی (فرشتہ) نے آواز دی کہ تو نے گزشتہ سال پڑھ کر ہی حفظہ (یعنی نگران

و نیکی نویسندہ) فرشتوں کو تھکا دیا کہ وہ ابھی تک ان کلمات کے ثواب کے لکھنے سے فارغ نہیں ہوئے۔ وہ کلمات یہ ہیں، (اورادِ فضلیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِہٖ کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِہٖ کُلِّھَا مَا. عَلِمْتُ مِنْھَا. وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. وَعَدَدَ خَلْقِہٖ کُلِّھِمْ مَا عَلِمْتُ مِنْھُمْ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ط

ایک پدم سے زیادہ تسبیح کہنے کا طریقہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کے ایک لاکھ سر ہیں اور ہر سر میں ایک لاکھ منہ ہیں اور ہر منہ میں ایک لاکھ زبانیں ہیں، اور ہر زبان میں سے الگ الگ لغت میں اللہ کی تسبیح کہتا ہے، حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اس فرشتہ نے (اللہ تعالیٰ سے) پوچھا، کیا آپ نے کوئی ایسی مخلوق بھی پیدا فرمائی ہے جو مجھ سے زیادہ آپ کی تسبیح کہتی ہو؟ تو رب تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ہاں زمین میں میرا ایک بندہ ہے جو تسبیح کہنے کے لحاظ سے تم سے آگے ہے، تو فرشتہ نے درخواست کی کہ اے پروردگار! کیا آپ مجھے اجازت عنایت فرمائیں گے کہ اس کے پاس حاضری دوں؟ فرمایا: اجازت ہے، تو وہ فرشتہ اس بندہ کے پاس پہنچا اور اس کی تسبیح کو دیکھنے لگا تو وہ بندہ کہہ رہا تھا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا سَبَّحَہُ الْمُسَبِّحُوْنَ

مُنْذُ قَطُّ اِلَى الْاَبَدِ اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً اَبَدًا
سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ
مَا حَمِدَهُ الْحَامِدُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الْاَبَدِ
اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً كَذٰلِكَ ط وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
عَدَدَ مَا هَلَّلَهُ الْمُهَلِّلُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الْاَبَدِ
كَذٰلِكَ ط وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا كَبَّرَهُ الْمُكَبِّرُوْنَ
مُنْذُ قَطُّ اِلَى الْاَبَدِ كَذٰلِكَ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ مَا مَجَّدَهُ الْمُمَجِّدُوْنَ
مُنْذُ قَطُّ اِلَى الْاَبَدِ كَذٰلِكَ ط

ترجمہ: اتنی تعداد میں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' پڑھتا ہوں جتنی تعداد میں اللہ کی تسبیح کہنے والوں نے کہا ہے، ازل سے ابد تک دُگنا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قیامت تک اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' پڑھتا ہوں جتنی مقدار میں اللہ کی حمد اور تعریف کرنے والوں نے پڑھا ہے، شروع سے اسی طرح ہمیشہ تک دُگنا در دُگنا ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھتا ہوں اتنی تعداد میں جتنا اس کی تہلیل کہنے والوں نے شروع سے ہمیشہ تک کہا ہے، اسی طرح (یعنی قیامت تک) اور ''اللّٰهُ اَكْبَرُ'' بھی اتنی تعداد میں ادا کرتا ہوں جتنی مقدار میں اس کی بڑائی بیان کرنے والوں نے بڑائی بیان فرمائی ہے، شروع سے ہمیشہ تک اسی طرح (دُگنا در دُگنا قیامت تک) اور ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کہتا ہوں اتنی مقدار میں جتنی اس کی بزرگی بیان کرنے

والوں نے اس کی بزرگی بیان فرمائی ہے شروع سے ہمیشہ تک اسی طرح (دُگنا در دُگنا قیامت تک)۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تسبیح کے کہنے والے فرشتے کی بہت زبانیں ہیں جن سے مختلف لغات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتا ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر مذکورہ الفاظ سے اللہ کی تسبیح وتحمید بیان کرے تو وہ اس طرح سے فرشتے کی تسبیح کے برابر بلکہ کئی گنا زیادہ تسبیح بیان کرسکتا ہے۔ نوٹ: بہت ہی بڑا عمل ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کا معمول بنانے کی توفیق دے، اہلِ ذوق کیلئے مکمل تسبیح مع حرکات اور ترجمہ کے درج کر دی گئی ہے، اس سے خوب فائدہ اُٹھائیں۔ (تاریخ قزوین امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ (منہ))

بیس لاکھ نیکیاں ملیں گی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا
صَمَدًا لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ط

ترجمہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

فضیلت: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص یہ پڑھے گا اس کیلئے بیس لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی، پانچ مرتبہ پڑھنے پر ایک کروڑ نیکیاں ہیں۔

نوٹ: مسلمانو! یہ نہایت آسان وظائف ہیں، ضرور پڑھ لیا کریں۔ (الترغیب ۸/۳، بروایت طبرانی)

ہر بھلائی سے مالا مال

بہت چھوٹی دعا لیکن بہت کارآمد ہے، اس کا پڑھنے والا انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بھلائی سے مالا مال ہو جائے گا۔

يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ ط

ترجمہ: اے عجیب چیزوں کو بھلائی کے ساتھ پیدا کرنے والے، اے نئی نئی چیزوں کے خالق۔ (ذخیرۂ آخرت)

* دین، جان و مال، اہل و عیال کی حفاظت کیلئے *

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ وَوَلَدِيْ
وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ط

ترجمہ: اللہ کے نام سے! اللہ میرے دین اور میری جان اور میری اولاد اور میرے گھر والوں اور میرے مال کی حفاظت فرما۔ (ذخیرۂ آخرت)

مغفرت کی دُعاء

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم و کرم فرما، تو ہی ارحم الراحمین ہے۔ (ذخیرۂ آخرت)

* مناجاتِ مقبول میں سے بعض مُفید دُعائیں *

❁ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ (یوسف ۱۲:۱۰۱)

❁ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ نِعَمًا لَّا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ، وَرِضَاءً بِالْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ ط

ترجمہ: نظم میں:

اے خدائے خالق ارض و سماء
اے خدائے مالک روز جزاء
ہے تو ہی دنیا میں میرا کار ساز
اور تو ہی ہے آخرت کا کارساز
موت دے یا رب مجھے اسلام پر
اور مجھ کو صالحین کے ساتھ کر
دے وہ ٹھنڈک آنکھ میں اے ذوالجلال
اور وہ نعمت دے نہ ہو جس کو زوال
رکھ رضامند اپنی خواہش پر مجھے
کر نہ دے حرص و ہَوا مضطر مجھے

بعد مرنے کے مجھے راحت ملے
اور تیرے دیدار کی لذّت ملے
کر عطا اپنا مجھے شوقِ لقاء
دین و دُنیا کی خرابی سے بچا

❁ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّةَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَاخْسِئْ شَیْطَانِیْ، وَفُکَّ رِھَانِیْ، وَثَقِّلْ مِیْزَانِیْ، وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی ط

ترجمہ: نظم میں:

اور دلیل ایمان کی دل کو میرے
یا الٰہی مرتے دم سکھلا دے تو مجھے
مغفرت میری کر اے ربِّ غفور
اور کر دے مجھ سے تو شیطان کو دور
مجھ سے ہر ایک بند میرا دے چھڑا
کر مجھے قیدِ معاصی سے رہا
پلڑا میری نیکیوں کا اور ثواب
کر دے بھاری اور بڑھا روزِ حساب
طبقۂ اعلیٰ میں دے مجھ کو جگہ
مجلس بالا میں دے مجھ کو جگہ

❁ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَاءِ، وَنُزُلَ الشُّھَدَاءِ، وَعَیْشَ السُّعَدَاءِ وَمُرَافَقَةَ الْاَنْبِیَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ، اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ ط

ترجمہ نظم میں:

چاہتا ہوں میں یہ تیرے فضل سے
کامیابی میری قسمت میں ملے
اور شہیدوں کی طرح اے مستعان
کر مجھے اپنا معزز مہمان
خوش نصیبوں کا سا مجھ کو عیش دے
زندگی میری فراغت میں کٹے
اور مجھے پیغمبروں کے ساتھ کر
دشمنوں پر دے مجھے فتح و ظفر
تو ہی سن لیتا ہے بندوں کی دُعاء
کر لے مقبول اے خدا میری دُعاء

❁ اَللّٰھُمَّ لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ ط

❁ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ الْاَشْیَاءِ اِلَیَّ، وَاجْعَلْ خَشْیَتَکَ اَخْوَفَ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ، وَاقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْیَا بِالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ، وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْیُنَ اَھْلِ

الدُّنْيَامِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ ؕ

ترجمہ نظم میں :

عیش تو یا رب ہے عیش آخرت
دے مجھے وہ عیش اور کر مغفرت

دے مجھے اپنی محبت اس قدر
ہر محبت سے یہی ہو بیشتر

اور محبت سے ہی تیری اے غنی
سب سے بڑھ کر ہو مجھے دل بستگی

دے مجھے خوف اپنا سب سے بیشتر
سب سے بڑھ کر ہو مجھے تیرا ہی ڈر

تیرے ملنے کا ہو شوق اتنا مجھے
کر دے جو دنیا سے بے پروا مجھے

اور ہیں دنیا کی جتنی حاجتیں
بھول بیٹھوں سب کو میں اس شوق میں

جس طرح دنیا سے دنیادار کی
ٹھنڈی کرتا ہے تو آنکھیں اے غنی

کر میری آنکھوں کو بھی ٹھنڈک عطا
بندگی سے اپنی اے ربِّ العلیٰ

❁ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ؕ

ترجمہ:نظم میں :

موت کی سختی میں اور سکرات میں
جب لگا رہتا ہے شیطان گھات میں

ہو الٰہی تو مددگار ومعین
مجھ پہ غالب ہو نہ جائے وہ لعین

مرتے دم یارب میری امداد کر
اور جہنم سے مجھے آزاد کر

کُل گناہوں سے میرے تو در گزر کر
اور مجھ پر رحم اے رحمٰن کر

طائفۂ اعلیٰ میں جو بندے تیرے
تیرے سب بندوں میں ہیں خاص اور چُنے

مجھ کو بھی یارب ہو ساتھ ان کا نصیب
ان سے کر دے اے خدا مجھ کو قریب

❁ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ

ترجمہ نظم میں:

مرتے دم اور قبر میں وقتِ سوال
حَسْبِیَ اللّٰہُ بس ہے فضل ذوالجلال

تولے جائیں گے عمل میزان میں جب
پُل پہ جب چلنے لگیں گے لوگ سب

ہر جگہ ہر حال میں اور ہر نفس
حَسْبِیَ اللّٰہُ بس ہے مجھے اللہ بس

فضل تیرا ہی ہے میرے واسطے
اور تیری امداد کافی ہے مجھے

بس ہے مجھ کو فضل و امدادِ خدا
اور نہیں کوئی اللہ اس کے سوا

ہے وہ ہی معبود برحق اور خدا
اور اسی پر بس بھروسہ ہے میرا

اور وہی ہے صاحب عرش عظیم
یہ وہی غفار و ستّار و حلیم

(شوقِ آخرت، مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

● ● ●



دُعاء کے ختم پر آمین کہنا

حدیث: ابوظہیر نُمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے، ہم اللہ کے ایک نیک بندہ کے پاس سے گزرے، وہ بہت ہی گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دُعاء مانگ رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر ان کی دُعاء اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کا مانگنا گڑگڑانا سننے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا اگر انہوں نے دُعاء صحیح طریقے سے ختم کی اور مہر صحیح لگائی تو اس نے جو مانگا ہے اس کا اس نے فیصلہ کرالیا۔

ہم میں سے ایک نے دریافت فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! صحیح طریقے سے ختم کرنا اور صحیح مُہر لگانے کا طریقہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دُعاء کے) اخیر میں ''آمین'' کہہ کر دُعاء ختم کرے (یعنی اگر اس نے ایسا کیا تو بس اللہ تعالیٰ سے طے کرالیا)۔

(معارف الحدیث ۵/۱۳۳، بحوالہ ابوداؤد، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

● ● ●

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

● ● ●

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِّلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط

باب ۴

* تلاوتِ قرآن کے بیان میں *

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ (البقرہ ۱۲:۱۲۱)

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ لوگ اس کو اس طرح سے پڑھتے ہیں جس طرح سے اس کی تلاوت کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان لانے والے ہیں۔

حدیث: حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

(صحیح بخاری ۲/ ۷۵۲، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان)

حدیث: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کیا کرو، یہ تلاوت تمہارے لئے زمین میں نور ہے، اور آسمان پر تمہارے لئے ذخیرہ ہے۔ (ابن حبان)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، تو شیطان ایک گوشہ میں بیٹھ کر روتا ہے اور کہتا ہے کہ ”افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا تو اس نے

سجدہ کیا اور اس پر جنت واجب ہوگئی اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے انکار کیا تو میرے لئے دوزخ کا حکم ہوا۔

حدیث: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، قرآن کی تلاوت کیا کرو پس بیشک قرآن مجید اپنے اصحاب (تلاوت اور عمل کرنے والوں) کیلئے قیامت کے روز شفیع (شفاعت کرنے والا) بن کر آئے گا۔

(صحیح مسلم ۱/ ۲۷۰، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرہ، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بندہ قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱/ ص ۱۸۶، کتاب فضائل القرآن، الفصل الاول، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور پاکستان)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ”قرآن پڑھنے والا بڑھاپے کی کمزوری سے سلامت رہے گا۔ (حاکم)

حدیث: حضرت معاذ جہنی سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن حفظ کیا، اور اس پر عمل کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنائیں گے، جس کی روشنی اس سورج کی روشنی سے زیادہ ہے، جو دنیا کے گھروں میں ہے، اگر وہ تاج تمہارے گھروں میں ہوتا پس اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ جس نے خود (قرآن کو حفظ کیا اور) اس پر عمل کیا۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱/ ص ۱۸۸، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثانی، رقم الحدیث: ۲۰۳۳، مکتبہ رحمانیہ)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

قیامت کے دن حافظِ قرآن سے کہا جائے گا قرآن پڑھنا شروع کر اور (جنت کے درجات کی طرف) چڑھ اور اس طرح سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح سے تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا، تیری (منزل) جنت اس آخری آیت پر ہو گی (جس کی تلاوت کر کے وہاں تک پہنچے گا۔

(جامع ترمذی ۲/ ۱۱۹، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ حرفاً من القرآن مالہ من الأجر، ایچ ایم سعید کمپنی)

(ابن ماجہ ص: ۲۶۷، ابواب الادب، باب ثواب القرآن، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس آدمی نے قرآن کریم پڑھا اس نے علوم نبوت (قرآن) کو اپنی پسلیوں کے درمیان (دل میں) لے لیا، گو اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی، اس سے معلوم ہوا کہ حافظ اور عالم قرآن علوم نبوت کو حاصل کر لینے والا ہے، اس لئے اس کو لازم ہے کہ علوم نبوت کے شایان شان اعمال سرانجام دے، اور بڑے اعمال سے احتراز کرے۔ عوام قدر کریں، (فضائل قرآن)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے شریف لوگ وہ ہیں، جو قرآن کے حافظ ہیں، اور وہ لوگ ہیں جو رات کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ (بیہقی)

حدیث: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرش کے خزانے سے مجھ کو چار چیزیں ملی ہیں، اور کوئی چیز اس خزانہ سے کسی اور کو نہیں ملی (۱) سورۂ فاتحہ (۲) آیۃ الکرسی (۳) سورۂ بقرہ کی آخری آیات (۴) سورۂ کوثر۔ (فضائل اعمال، فضائل قرآن)

حدیث: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا: جس نے سورۂ فاتحہ کو پڑھا، اس نے گویا تورات، انجیل، زبور اور قرآن شریف کو پڑھا۔
(فضائل اعمال، فضائل قرآن)

حدیث: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی رات کو سورۂ آلِ عمران کی آخری آیات (اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے آخری سورۃ تک) پڑھے گا، تو اس کے لئے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۲، ص ۱۹۱، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور، پاکستان)

فائدہ: دس آیات کی تلاوت کرنے میں صرف تھوڑی ہی دیر لگتی ہے، اس سے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا، اس سے بڑھ کر دوسری کونسی فضیلت ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزانہ اس کی تلاوت کر کے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب حاصل کرنے کی توفیق اور خوش نصیبی مقدر فرمائے۔ (آمین)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کی ایک سورت نے جو صرف تیس آیتوں کی ہے اس نے ایک بندے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا اور وہ سورۃ ہے "تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ"۔

(جامع ترمذی ج ۲، ص ۱۱۷، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الملک، ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان)

حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورۃ (سورۂ ملک) ہر مؤمن کے دل میں ہو۔ (فضائل اعمال، قرآن: ۵۳)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سورۃ تَبٰرَكَ الَّذِیْ اور الٓمّٓ تَنْزِیْل سجدہ کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا، گویا اس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا۔ (فضائل اعمال، قرآن)

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ان دونوں سورتوں کو پڑھا اس کے لئے لیلۃ القدر میں عبادت کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔

(کذا فی المظاہر، فضائل اعمال، فضائل قرآن)

تشریح: رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات (لیلۃ القدر) کہلاتی ہے، جو خوب ہی بابرکت اور خیر و بھلائی کی رات ہے، قرآن شریف میں اس رات کو ایک ہزار مہینوں سے بھی افضل بتائی ہے، ایک ہزار مہینوں کے ۸۳ / تراسی سال اور چار ماہ ہوتے ہیں، خوش نصیب ہے وہ شخص جسے اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے کہ جو شخص یہ ایک رات عبادت میں گذارے گا تو گویا کہ اس نے ۸۳ سال اور چار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ عبادت میں گذار دیا، یہ مبارک رات ایک ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے، (اس لئے کہ اس رات کو قرآن میں ایک ہزار مہینوں سے بھی افضل بتائی گئی ہے) واللہ تعالیٰ اعلم!

خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص یہ دونوں سورتیں تلاوت کرے گا تو اس کے نامۂ اعمال میں بھی لیلۃ القدر میں عبادت کرنے کے برابر ثواب لکھا جائے گا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ دونوں سورتیں روزانہ پڑھنے کی توفیق نصیب فرماوے، آمین!

حدیث: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے، جب تک کہ "الٓمّٓ تَنْزِيْلُ" اور "تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ" نہ پڑھ لیتے، (یعنی رات کو سونے سے پہلے یہ دونوں سورتیں پڑھنے کا حضور ﷺ کا معمول تھا)۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۱۷، ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورۃ الملک، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کرنے کے بعد "سورۂ اِنَّآ

اَنْزَلْنَا" (سورۃ القدر، پارہ/۳۰) پڑھے گا تو صدیقین میں سے ہوگا۔

(کنز العمال، بہشتی زیور حصہ اول)

حدیث: حضرت ابوہریرہ ؓ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل فرمایا ہے کہ جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے، وہ اس رات میں غافلین میں سے شمار نہیں ہوگا۔ (حاکم، فضائل اعمال، فضائل قرآن)

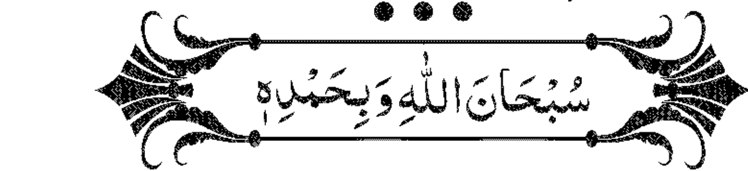
تشریح: دس آیات کی تلاوت سے جس کے پڑھنے میں چند منٹ صرف ہوتی ہیں، تمام رات کی غفلت سے نکل جاتا ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی؟

حدیث: حضرت ابوہریرہ ؓ نے حضور اقدس ﷺ سے ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں پر مداومت کرے وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا جو شخص ۱۰۰ سو آیات کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات میں قانتین میں لکھا جاوے گا۔ (ابن خزیمہ، فضائل اعمال، فضائل قرآن)

تشریح: کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا نام عبادت کرنے والوں میں لکھا جائے، اللہ تعالیٰ ہم تمام کو اس پر کامل طور پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرماوے، آمین!

عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ نے شرح احیاء میں نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھکر قرآن شریف کھولے، اور بقدر ۱۰۰ سو آیات پڑھ لے، تمام دنیا کی بقدر اس کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (فضائل اعمال، فضائل قرآن/ ۲۷)

• • •



* قرآن شریف کی خاص خاص سورتوں اور آیتوں کی تلاوت کرنے پر ثواب کے بیان میں *

* "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط" کے فضائل *

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

{۱} حضرت عطا رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آیت "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط" کے نزول کے وقت بادل مشرق کی طرف بھاگے، ہوائیں ٹھہر گئیں، دریاؤں نے شور کیا، چار پایوں نے سننے کے لئے کان لگالئے، اور شیاطین آسمان سے نکال دیئے گئے، اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا کہ جس شیٔ پر میرا نام پڑھا جائے گا اس میں برکت ہوگی بسم اللہ پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین/۲۲۶)

{۲} ابن وائل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص دوزخ کے فرشتوں سے جو تعداد میں ۱۹/انّیس ہیں، نجات چاہے وہ بسم اللہ پڑھے کیونکہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط" کے انّیس حروف ہیں، اور ہر حرف ان فرشتوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ (غنیۃ الطالبین/۲۲۶)

{۳} اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "بسم اللہ" پڑھنے والے کو دوزخ کی آگ سے بچاؤں گا۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ استاذ نے شاگرد سے کہا کہ "بسم اللہ"

پڑھ (تو) استاذ، شاگرد اور والدین سب جہنم کے عذاب سے بری لکھے جاتے ہیں۔ (درمنثور۱/۹)

{۴} جس کے اعمال نامہ میں لکھا ہوا ہوگا کہ اس نے آٹھ سو مرتبہ "بسم اللہ" پڑھی ہے تو وہ مؤمن خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا قائل سمجھا جائے گا، خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اسے دوزخ کی آگ سے بچاؤں گا اور بہشت میں لے جاؤں گا، لہٰذا ہر مسلمان کو دُعاء، وظیفہ اور نماز سے قبل بسم اللہ پڑھنا چاہئے، اگر مذکورہ حالت میں مرگیا تو موت کی سختی اور منکر نکیر کے خوف سے محفوظ رہے گا، قبر کی تنگی کی تکلیف سے بچے گا اور میری رحمت اُس کو شامل حال رہے گی، میں اس کی قبر کو حدِ نگاہ تک کشادہ اور روشن کردوں گا، قبر سے اُسے سراپا نورانی شکل میں اُٹھاؤں گا، اس کا چہرہ دمکتا ہوگا، اس کے حساب وکتاب میں آسانی کردوں گا، اس کی نیکی کا پلّہ بھاری کر دیا جائے گا، پُل صراط سے گذرتے وقت اس کے سامنے نورانی شمعیں ہوں گی، انہیں کی روشنی میں وہ جنت میں جائے گا محشر کے میدان میں پکارنے والے فرشتے کو اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ تو پکار کہ بندہ بڑا نیک بخت ہے، اُسے رحمت الٰہی میں داخل کیا گیا۔

{۵} جب مؤمن بندہ "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھتا ہے تو جنت اس کے جواب میں لبیک (میں حاضر ہوں) کہتی ہے اور خدا سے دُعاء کرتی ہے کہ بسم اللہ کے بدلے میں اس شخص کو مجھ میں داخل کر جب یہ التجا ہوتی ہے تو بہشت میں اس شخص کا داخلہ واجب ہو جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین/۲۲۸)

{۶} حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے لوح وقلم پیدا کئے پھر قلم کو لکھنے کا حکم دیا چنانچہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا، قلم نے اُسے

لکھ دیا، قلم نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا اور لوگوں کو امن و سلامتی کا پیغام دیا، اس شرط پر کہ وہ ''بسم اللہ'' کو پڑھتے رہا کریں، ساتوں آسمان پر جس قدر ذی مرتبہ لوگ اور بزرگ ہیں، مقرب فرشتے صف باندھے تہلیل و تسبیح کر رہے ہیں، بسم اللہ ان سب کا وِرد ہے۔ (غنیۃ الطالبین/ ۲۲۷)

{۷} حدیث: آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میری اُمت کے لوگ قیامت تک ''بِسْمِ اللّٰہ'' پڑھتے رہیں گے اور جب اعمال ترازو میں تولے جائیں گے تو بسم اللہ کی برکت سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے خطوط میں ''بِسْمِ اللّٰہ'' لکھا کرو اور اُسے پڑھا بھی کرو۔

{۸} اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ''بِسْمِ اللّٰہ'' پڑھو، جو ایسا کرتا ہے وہ میری اطاعت اور میری حضوری میں داخل ہو جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین/ ۲۳۴)

{۹} حدیث قدسی: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل قسم کھا کر یہ حدیث بیان کرتے ہیں اور اسی طرح وہ قسم کھا کر حضرت میکائیل علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں اور وہ اسی طرح قسم کھا کر حضرت اسرافیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ اے اسرافیل! میں اپنی عزت و بخشش، جلال و کرم کی قسم کھا کر کہتا ہوں، کہ جو شخص ''بِسْمِ اللّٰہ'' کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ملا کر ایک مرتبہ بھی پڑھے گا، (تو) تم گواہ رہو کہ میں اس کی زبان نہ جلاؤں گا، اور اس کو قبر و جہنم کے عذاب سے پناہ میں رکھوں گا، اور قیامت کے عذاب سے پناہ میں رکھوں گا۔ (تفسیر روح البیان)

اسی طرح علامہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''فتحات'' میں فرماتے ہیں کہ جب تم سورۃ فاتحہ پڑھو تب ایک سانس میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' ملا کر پڑھو۔ (فضائل بسم اللہ/ ۱۵)

{۱۰} وضوء کرنے سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰہ الخ'' پڑھنے کا فائدہ

حدیث: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے وضو کرنے سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' نہیں پڑھا تو اس کا وضو کامل نہیں ہوا۔

(جامع ترمذی جلد ۱/ص ۱۳، ابواب الطہارۃ، باب فی التسمیہ عند الوضوء، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، پاکستان)

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص وضو کرنے سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' نہیں پڑھتا، تو اس سے صرف اس کے وضوء کرنے میں جتنا حصہ دُھلا ہے اُتنے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

لیکن جو شخص ''بِسْمِ اللّٰہ'' پڑھ کر وضوء کرتا ہے تو اس شخص کے پورے جسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ وضو صحیح ہو جاتا ہے۔ مگر کامل وضوء کا ثواب نہیں ملتا۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد ۱/ص ۴۸ کتاب الطہارۃ، باب سنن وضوء، الفصل الثالث، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

{۱۱} کھانے سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰہ الخ'' پڑھنے کا حکم

حدیث: حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ ''بِسْمِ اللّٰہ الخ'' پڑھ کر دائیں ہاتھ سے اپنے آگے سے کھاؤ۔

(بخاری شریف، جلد ۲، ص ۸۰۹، کتاب الاطعمہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

{۱۲} **حدیث:** حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ''بِسْمِ اللّٰہ الخ'' اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک خاص نام ہے، اللہ تعالیٰ اور ''بِسْمِ اللّٰہ'' کے درمیان ایسی ہی نزدیکی کا تعلق ہے جس طرح آنکھ کی پُتلی اور سفیدی کے درمیان ہے۔

جنّت کے محل کی کُنجی

{۱} اللہ کے پیارے نبی ﷺ معراج میں ہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام ساتھ ہیں جنت میں چار خوبصورت نہریں جاری دکھائی دیں۔

آپ ﷺ پوچھتے ہیں اے جبرئیل! یہ نہریں کہاں سے نکلتی ہیں؟ اور کہاں جاتی ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: اے میرے آقا ﷺ! یہ نہریں حوض کوثر کی طرف جاتی ہیں لیکن یہ کہاں سے نکلتی ہیں اس کا مجھے علم نہیں، آپ اللہ کے دربار میں عرض کریں، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کو اس سے باخبر کریں گے، حضور ﷺ نے دعاء کی فوراً ایک فرشتہ حاضر ہوا اور سردار انبیاء ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کر کے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ آنکھیں بند کرلیں۔

پھر فرشتہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں آنکھیں کھولنے کے لئے عرض کی، اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے آنکھیں کھولیں، دیکھا تو سامنے ایک بڑا درخت تھا، اس کے نزدیک سفید موتیوں سے بنا ہوا ایک عظیم الشان بہت ہی خوبصورت محل، محل کا دروازہ سونے کا اور دروازہ پر سونے کا تالا ہے۔

اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں وہ محل اتنا بڑا تھا کہ دُنیا کے سارے جن وانس اس میں داخل ہوں تو بھی ایسا محسوس ہوگو یا پہاڑ کی کھوہ میں کوئی پرندہ بیٹھا ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ وہ چاروں خوبصورت نہریں اس محل کے نیچے سے جاری ہیں، اللہ کے نبی ﷺ نے اس محل میں داخل ہونے کا ارادہ کیا، آپ ﷺ فرمانے لگے، دروازہ پر تالا ہے محل میں کس طرح داخل ہوؤں؟ فرشتوں نے عرض

کیا اے میرے آقا ﷺ اس کی کنجی "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ہے۔

آپ ﷺ دروازہ کے قریب گئے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی، فوراً تالا کھل گیا، آپ ﷺ فرماتے ہیں میں اس خوبصورت محل میں داخل ہوا، اندر داخل ہو کر دیکھا تو محل کے چار ستونوں میں سے یہ شیریں نہریں جاری ہیں اور اس کے ستونوں پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا ہوا ہے، "بسم اللہ" کی میم میں سے پانی کی، "اللہ" کی ھ میں سے دودھ کی، "رحمٰن" کی میم میں سے جنتی شراب کی اور "رحیم" کی میم میں سے شہد کی نہر جاری ہے، میں نے (یہ) پالیا کہ یہ نہروں کی جڑ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ہے، اس وقت اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ اے محمد ﷺ آپ کی امت میں سے اگر کوئی مجھے بلا ریاکاری کے یاد کرے گا، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے گا، اُسے ان نہروں کے ذریعہ سیراب کروں گا۔

{۲} نماز کی ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے، جب کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر اماموں کے نزدیک واجب ہے۔

اس لئے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ضرور پڑھنی چاہئے، بہت سے لوگ اس بات سے غافل ہیں۔

{۳} حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی کاغذ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا ہوا ور وہ کاغذ زمین پر گر جائے اور کوئی تعظیم کے خاطر میرے نام والا کاغذ اُٹھالے، تو اس کا نام صدیقین میں لکھا جاتا ہے، اور اگر اس کے ماں باپ کو عذاب ہوتا ہو تو عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔

{۴} حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص عمر بھر میں ایک لاکھ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردیں گے۔

{۵} حدیث: ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ ایک دن قبرستان تشریف لے گئے، آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ قبر میں میت کو عذاب ہو رہا ہے، حضور ﷺ کو اس کی حالت پر رحم آیا، اسی دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا یارسول اللہ ﷺ دس مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھ کر اس میت کو بخش دو۔

حضور ﷺ نے دس مرتبہ پڑھ کر بخش دیا تو فوراً میت پر سے عذاب ہٹا لیا گیا، اور جنت کی حوریں اس کی خدمت میں حاضر ہوئی، حوروں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کب تک رہو گی، حوروں نے فرمایا کہ صور پھونکنے اور جنت میں داخل ہونے تک۔

{۶} **حدیث:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نعمت کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط" اور اخیر میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پڑھے گا تو اس نعمت کے متعلق قیامت میں سوال نہیں ہوگا۔ (ابن حبان)

{۷} جس شخص نے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط" پڑھی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو تین ہزار ناموں سے یاد کیا۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تین ہزار نام ہیں۔

ایک ہزار نام فرشتوں نے بتائے۔

ایک ہزار نام انبیاءؑ نے بتائے۔

تین سو نام توریت میں نازل ہوئے۔

تین سو نام زبور میں نازل ہوئے۔

تین سو نام انجیل میں نازل ہوئے۔

ننانویں نام قرآن شریف میں نازل ہوئے۔

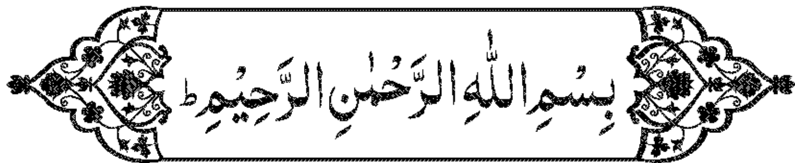
اور ایک نام اپنے پاس رکھا وہ کسی کو نہیں بتایا پھر ان ناموں کا مطلب "بسم اللہ" کے تین الفاظ "اللہ، رحمن اور رحیم" میں سما دیا ہے، تو جس نے "بسم اللہ" پڑھی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو تین ہزار ناموں سے یاد کیا۔ (تفسیر روح البیان)

{۸} حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ کلام پاک کی ایک آیت سے غافل اور بے خبر ہے، وہ میرے اور سلیمان بن داؤدؑ کے سوا کسی پر نازل نہیں ہوئی، وہ آیت "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط" ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۱/۱۹)

{۹} جب بدن سے کپڑے اُتارے تو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر اُتارے کیونکہ "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھنے سے شیطان اس کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھ سکے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق مرحمت فرمائیں۔ (آمین) (حصن حصین ص: ۲۹۰، دارالاشاعت)





سورۂ فاتحہ کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (آمین)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، روز جزاء کا مالک ہے، (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تو ہمیں سیدھا راستہ بتا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا، نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔ آمین

{۱} حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کا ثواب دو تہائی قرآن شریف پڑھنے کے برابر ہے۔

{۲} تین مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کا ثواب دو بار قرآن شریف پڑھنے کے برابر ہے۔

(تفسیر مظہری ۱/۱۵)

{۳} حدیث: حضرت سعد بن معلّیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں تمہیں ایک سورۃ کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم الشان سورۃ ہے، اسکے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (یعنی سورہ فاتحہ کی یہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جانے والی ہیں اور یہی قرآن عظیم ہیں جو مجھے ہی عطاء کی گئی ہیں)۔

(صحیح بخاری ج ۲، ص ۷۴۹، کتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحۃ الکتاب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

{۴} حدیث: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے جناب سردارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم سورۂ فاتحہ جیسی سورۃ نہ تو توریت میں نازل ہوئی، نہ تو زبور میں نازل ہوئی، نہ تو انجیل میں نازل ہوئی اور نہ تو قرآن شریف میں دوسری کوئی سورت اس جیسی نازل ہوئی۔ (جامع ترمذی ج ۲، ص ۱۱۵، ابواب فضائل القرآن، ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان)

{۵} حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سورۂ فاتحہ پورے قرآن میں اجر و ثواب کے اعتبار سے افضل ہے۔ (ابن حبان)

{۶} حدیث: حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تین مواقع پر جتنا رویا اُتنا کبھی بھی نہیں رویا: (۱) جب ملعون ٹھہرا کر آسمان سے نکال دیا گیا، (۲) جب آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی اس وقت اور (۳) جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی۔

{۷} حدیث: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ۸۰/اسّی فضیلتیں اور درجے عطاء کئے ہیں، اتنی ساری عزت میرے سوا دوسرے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی، میں بیٹھا تھا اسی درمیان حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، فرمانے لگے کہ اے اللہ کے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ

(ﷺ) پر ہماری مقدس کتاب قرآن پاک نازل کی، اس میں ایک سورت ایسی ہے کہ اگر وہ توریت میں ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں کوئی بھی کافر نہ رہتا، سب ہی مؤمن بن جاتے، اگر یہ سورت انجیل میں ہوتی تو کوئی اس کا مخالف اور منافق نہ ہوتا، اگر یہ سورت زبور میں ہوتی تو حضرت داؤد علیہ السلام کی امت میں کوئی بھی شخص آتش پرست نہ ہوتا، وہ سورت سورۂ فاتحہ ہے، سورۂ فاتحہ کلام مجید میں اس لئے نازل کی گئی کہ اس کی برکت سے آپ ﷺ کی امت قیامت تک دوزخ کی آگ اور ہولناکیوں سے بچی رہے اور یہ سورت پڑھ کر اللہ کے بندے کامیابی حاصل کرتے رہیں۔

★ اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچائی اور دوستی کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اگر سارے سمندر کو سیاہی بنادیا جائے، تمام درختوں کو قلم بنادیا جائے اور ساتوں آسمان وزمین کو کاغذ بنادیا جائے، اس کے بعد دنیا ختم ہو اُس وقت تک سورۂ فاتحہ کی فضیلت لکھی جائے تب بھی اس کی تعریف ختم کرنا ناممکن ہے۔

★ اس مبارک سورت میں سات حروف نہیں ہیں۔

★ ''ث'' نہیں ہے کیونکہ ثبورًا ہلاکت کا لفظ ہے، سورۂ فاتحہ پڑھنے والوں کو ثبورًا یعنی ہلاکت سے واسطہ نہیں پڑے گا۔

★ ''ج'' نہیں ہے کیونکہ وہ جہنم کا پہلا حرف ہے، سورۂ فاتحہ پڑھنے والا جہنم میں نہیں جائے گا۔

★ ''ز'' نہیں ہے سورۂ فاتحہ پڑھنے والا زقّوم سے بچے گا، زقوم (تھوڑ) زہریلی اور کڑوی غذا ہے جو جہنمی کو کھلائی جائے گی۔

★ ''ش'' نہیں ہے کیونکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے والا شقاوت، بدبختی، ہلاکت میں نہیں

پھنسے گا۔

★ ''ظ'' نہیں ہے کیونکہ سورۂ فاتحہ کا وِرد رکھنے والے کو قبر کی ظلمت اور تاریکی نہیں گھیرے گی۔

★ ''ف'' نہیں ہے کیونکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے فراق و جُدائی میں نہیں پھنسے گا۔

★ ساتواں حرف ''خ'' نہیں ہے، کیونکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے والا بے عزت اور ذلیل نہیں ہوگا۔

پیرومرشد حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ میں سات آیتیں ہیں، حضرت امام ناصر بستی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس سورت میں سات آیتیں ہیں، آدمی کے بدن میں سات حصے ہیں جو کوئی بندہ یہ آیت پڑھتا رہے گا، اس کے بدن کے ساتوں حصوں کو اللہ تعالیٰ ساتوں دوزخ کی آگ و عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

★ مشائخ وصوفیاء لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں ۱۲۴/ایک سو چوبیس حروف رکھے ہیں، پیغمبروں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں، اس سورت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرامؑ کے ثواب کے برابر ثواب سمایا ہوا ہے، اس کے ہر حرف کا ثواب ایک ہزار جتنا، اسی طرح گنتی سے ایک سو چوبیس حرف کا ثواب ایک لاکھ چوبیس ہزار جتنا ہے۔ (حوالہ نہیں ہے)

★ ''اَلْحَمْدُ'' میں پانچ حروف ہیں، نماز بھی پانچ وقت کی فرض کی گئی ہے، جو بندہ یہ پانچ حروف پڑھتا رہے گا وہ پانچ وقت کی نماز میں رہی ہوئی کمی اور نقصان سے محفوظ رہے گا، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایسی نماز بھی قبول کرلیں گے۔

"لِلّٰهِ" میں تین حروف ہیں اَلْحَمْدُ کے پانچ حروف میں یہ تین حروف شامل کریں تو اس کی تعداد آٹھ ہو جاتی ہے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" پڑھنے سے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

★ "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" ۱۰/دس حروف ہیں، "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کے سب ۱۸/اٹھارہ حروف ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ اسّی ہزار عالم پیدا کئے ہیں اس کو پڑھنے والا ان عالم کے برابر ثواب حاصل کرے گا۔

★ "الرحمن" میں چھ حروف ہیں، اگلے حروف کے ساتھ شامل کریں تو چوبیس حروف ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے رات دن کے چوبیس گھنٹے بنائے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے الرَّحْمٰنِ تک پڑھے تو چوبیس گھنٹے کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

★ "الرَّحِیْمِ" میں چھ حروف ہیں، یہاں تک سارے حروف مل کر ۳۰/تیس حروف ہوتے ہیں، یہ پڑھنے والا پُل صراط کی تیس ہزار سال کی مسافت کے برابر مسافت آسانی سے پار کر جائے گا۔

★ "مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ" کے تیرہ حروف ہیں، یہاں تک سارے حروف مل کر ۴۲/بیالیس ہوتے ہیں، اُس کا مطلب یہ ہے کہ بارہ ماہ تک اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے، بارہ ماہ کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کریں گے۔

★ "اِیَّاكَ نَعْبُدُ" کے آٹھ حروف ہیں، یہاں تک سارے حروف پچاس ہوتے ہیں، قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، یہ سورت پڑھنے والے کے لئے پچاس ہزار سال کی مصیبتیں آسان ہو جائے گی۔

★ "وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" میں گیارہ حروف ہیں، اگلے پچاس حروف شامل کرتے ہوئے ۶۱/اکسٹھ حروف ہوئے، اللہ تعالیٰ نے زمین میں ۶۱/اکسٹھ سمندر پیدا کئے

ہیں، یہ سورت پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں اکسٹھ سمندروں کے پانی کے قطروں کے برابر نیکیاں لکھی جائے گی اور اُتنے ہی گناہ معاف کئے جائیں گے۔

★ "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ" کے سولہ حروف ملاتے ہوئے ۸۰/اسّی حروف ہوئے اس سورت پڑھنے والے کے نامۂ اعمال سے اسی کوڑے کی سزا معاف ہوگی (شراب پینے والے کے لئے ۸۰/اسّی کوڑے کی سزا واجب ہے)۔

★ "صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" یہ چوالیس(۴۴) حروف ہیں اگلے اسی حروف کے ساتھ شامل کرتے ہوئے ایک سو چوبیس حروف ہوئے، ہر حرف کیلئے ایک ہزار جتنا ثواب ہے، اس حساب سے ایک لاکھ چوبیس ہزار ثواب کے حساب سے سارے پیغمبروں کی تعداد ہوتی ہے، اس سورت کا ورد کرنے والا یہ سارے پیغمبروں کی تعداد جتنا ثواب حاصل کرے گا۔

★ پیر و مرشد حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

ایک مرتبہ میں اور حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ ساتھ سفر کر رہے تھے دریائے دجلہ کے کنارے پہنچے تو ہمیں وہاں کوئی کشتی نہیں ملی، دریا پار کر کے جانا تھا، حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "آنکھیں بند کرلو" آنکھ بند کر کے پانی میں پاؤں رکھتے ہی ہم سامنے کے کنارہ پر پہنچ گئے میں نے آنکھیں کھولی اور حضرت سے اتنی آسانی سے دریا پار کرنے کی وجہ دریافت فرمائی، حضرت نے مجھے فرمایا کہ میں نے پانچ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی جس کی وجہ سے یہ مشکل کام آسان بن گیا، جو کوئی بندہ یہ سورت پڑھتا رہے گا تو اُس کے مشکل کام اللہ تعالیٰ آسان فرما دیں گے۔ (دلیل العارفین)

سورۂ بقرہ کی فضیلتیں

(۱) سورۂ بقرہ پڑھنے والے کو جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔ (بیہقی)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ہر شئ کا بلند حصہ ہوتا ہے، قرآن شریف کی (چوٹی اور) بلندی سورۂ بقرہ ہے۔

(حصن حصین ص: ۴۳۷، دارالاشاعت پاکستان)

(۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، تم قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والوں کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا، ان دو نورانی سورتوں (یعنی) سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس حالت میں آئیں گی گویا کہ یہ دونوں بادل ہیں یا دو حصے ہیں جنہوں نے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں اور اپنے پڑھنے والوں کے حق میں شفاعت میں لگی ہوئی ہیں، سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت ہے، اور چھوڑنا حسرت ہے، اور اس کی تلاوت کرنے کی باطل لوگوں میں ہمت نہیں ہے۔ (حضرت معاویہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہاں باطل لوگوں سے مراد جادوگر ہیں)

(صحیح مسلم ۱/۲۷۰، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قراءۃ القرآن، سورۃ البقرہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

* * *

آیۃ الکرسی کی فضیلتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۲۵۵ (البقرہ ۲:۲۵۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے سب کام (قائم) تھامنے والا ہے، نہیں پکڑ سکتی اس کو اونگھ اور نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور ایسا کون ہے جو سفارش کرے اسکے پاس مگر اسکی اجازت سے، جانتا ہے جو کچھ اس کی خلقت کے روبرو ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے، اور وہ سب احاطہ نہیں کر سکتے کسی چیز کا اس کی معلومات میں سے مگر جتنا کہ وہی چاہے گنجائش ہے اس کی کرسی میں تمام آسمانوں اور زمین کو اور گراں نہیں اس کو تھامنا ان کا اور وہی ہے سب سے برتر عظمت والا۔

(۱) فضیلت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر چیز کی بلندی (چوٹی) ہوتی ہے، قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت قرآنی تمام آیتوں کی سردار ہے وہ آیت ''آیۃ الکرسی'' ہے۔

(جامع ترمذی ۲/۱۱۵، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، ایچ ایم سعید کمپنی)

(۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نمازِ فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لئے بجز موت کے کوئی مانع نہیں ہے یعنی موت کے بعد فوراً وہ جنت کے آثار و راحت کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔ (ابن حبان)

(۳) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے گا تو ساری رات شیطان اُس کے پاس نہیں آئے گا۔ (مسلم شریف)

(۴) حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے گا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ فرشتہ طے رہے گا، اور اس کے پاس شیطان نہیں آئے گا۔ (صحیح بخاری ۲/۷۴۹، کتاب فضائل القرآن، فضل البقرہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۵) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو عرش کے پائے کے پاس اللہ جل شانہ کی تقدیس بیان کرتی ہے، ساری آیتوں کی سردار ہے۔

(۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آیۃ الکرسی جس گھر میں پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ (حاکم)

(۷) چار مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھنے کا ثواب ایک قرآن شریف پڑھنے کے برابر (ثواب ملتا) ہے۔ (تفسیر مواہب الرحمن ۱/۱۱)

* سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کا ثواب *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟
وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا
بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ
اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

(البقرہ۲:۲۸۶)

ترجمہ: مان لیا رسول نے جو کچھ اُترا ان پر ان کے رب کی طرف سے اور

مسلمانوں نے بھی سب نے مانا، اللہ کو، اور اس کے رسولوں کو، کہتے ہیں کہ
ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں سے، اور کہہ اُٹھے کہ ہم
نے سنا اور قبول کیا، تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب، اور تیری
ہی طرف لوٹ کر جانا ہے، اللہ مکلّف نہیں فرماتا کسی کو مگر جس قدر اس کی
گنجائش ہے، اس کو ملتا ہے جو اس نے کمایا، اور اسی پر پڑتا ہے جو اس
نے کیا، اے ہمارے رب نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں، یا چوکیں، اے
ہمارے رب ہمارے نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا ہم سے اگلے
لوگوں پر، اے ہمارے رب اور نہ اُٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو
طاقت نہیں اور درگزر کر ہم سے، اور بخش ہم کو اور رحم فرما ہم پر، تو ہی ہمارا
رب ہے، مدد کر ہماری کافروں کے مقابلہ میں۔

فضیلت: (۱) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل ؑ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، کہ اچانک انہوں نے اوپر سے ایک آواز سنی، تو اپنا سر اُٹھا کر فرمایا، کہ آج آسمان کا ایک ایسا دروازہ (کھلا) ہے، جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا، پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے، جو آج کے سوا کبھی نازل نہیں ہوا، چنانچہ اس فرشتہ نے آکر سلام کیا، اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ دو ۲ نوروں کے ساتھ خوش ہو جائیں، جو صرف آپ کو عطاء کئے گئے ہیں، آپ سے پہلے یہ دونوں کسی نبی کو عطاء نہیں کئے گئے: (۱) فاتحۃ الکتاب (۲) سورۂ بقرہ کی آخری آیات (آمن الرسول سے آخر سورت تک) فرشتہ نے کہا یہ دونوں نوروں میں جو بھی حصہ پڑھو گے، تو آپ کی مانگی ہوئی چیز آپ کو عطاء کی جائے گی۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۷۱، کتاب فضائل القرآن، باب فضل الفاتحہ وخواتیم سورۃ البقرہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲) ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو کوئی شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو ۲ آیتیں پڑھ لے تو یہ آیتیں اس کے لئے کافی ہو جائے گی۔ (فضائل قرآن)

(۳) ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ بقرہ کا آخری حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں میں سے ہے، اور اس کے عرش کے نیچے جو خزانے ہیں ان میں سے ہے، یہ اُس امت کو عطاء کیا گیا ہے جس نے دنیا اور آخرت کی کوئی ایسی خیر نہیں چھوڑی، جس پر یہ شامل نہ ہو (اس میں ہر خیر، خوبی، مدد، رحمت اور مغفرت کا سوال کرلیا گیا ہے)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۹۱، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث)

(۴) حضرت ابو ذر ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو ایسی دو ۲ آیات پر ختم کیا ہے جو مجھے عرش کے نیچے کے خزانہ سے عطاء فرمائی ہیں، تم خود بھی ان کو سیکھو اور اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو بھی سکھاؤ، کیونکہ یہ دونوں عبادت بھی ہیں، قرآن بھی ہیں اور دُعاء بھی ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۹۱، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث، مکتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان)

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو ۲ آیات کی تلاوت کرلی، وہ تمام معاملات سے فارغ ہو گیا۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۷۴۹، کتاب فضائل القرآن، البقرہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۷۱، ایضاً)

(۶) حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں (آمن الرسول سے لے کر

آخر سورت تک) دو ۲ نور ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں دیئے گئے، جو کوئی شخص ایک حرف بھی ان سورتوں میں سے پڑھے گا تو اس کو یہ نور حاصل ہوگا۔ (صحیح مسلم ۱/۲۷۱ ایضاً)

(۷) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ﴿۱۸﴾ (آل عمران ۳:۱۸) سے بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ تک پڑھنے کی فضیلت۔

حدیث: ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی مذکورہ آیات شهد الله الخ پڑھا کرتا ہو اُسے قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے مجھ سے عہد کیا تھا، اور میں ایفاء عہد کا سب سے زیادہ حق دار ہوں، میرے بندے کو جنت میں داخل کردو۔

(ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ جامع بیان العلم وفضلہ ۱/۹۹، تراشے/۵۵)

(۸) جو شخص ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ، ایک بار آیۃ الکرسی اور ایک بار مذکورہ آیتیں پانچوں نمازوں کے بعد پڑھے گا تو جنت اس کا ٹھکانا بنے گی اور وہ حضرۃ القدس میں رہے گا اور اللہ تعالیٰ روزانہ اس کی طرف ستر مرتبہ نظر رحمت سے دیکھے گا اور اس کی ستّر حاجتیں پوری فرمائیں گے اور اس کی مغفرت فرمائیں گے۔ (ابن السنی)

بعض روایات میں ہے کہ ہم اس کے دُشمنوں پر اس کو غلبہ عطا کریں گے۔

(تفسیر روح المعانی ب/۳ ص/۱۰۶)

ایمان ثابت رہے گا

جو شخص ہمیشہ ان آیتوں کو پڑھا کرے گا اس کا ایمان ثابت رہے گا اور قلب پاک ہوگا اور دُنیاوآخرت کی رُسوائی سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ
يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ
اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ
اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا
وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ (آل عمران ۳:۱۹۰ تا ۱۹۴)

سورۃ المؤمنون کی آخری پانچ آیتوں کا ثواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا
تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ
اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ
عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ
رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

(المؤمنون ۲۳: ۱۱۵ تا ۱۱۸)

فضیلت: یہ سورۂ مؤمنون کی آخری آیتیں اَفَحَسِبْتُمْ الخ سے آخری سورت تک خاص فضیلت رکھتی ہیں، بغوی اور ثعلبی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کا گزر ایک ایسے بیمار پر ہوا جو سخت امراض میں مبتلا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے کان میں سورۂ مؤمنون کی یہ آیتیں اَفَحَسِبْتُمْ سے آخر تک پڑھ دیں وہ اسی وقت اچھا ہوگیا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ آیتیں پڑھی ہیں، رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی یقین رکھنے والا ہو تو یہ آیتیں پہاڑ پر پڑھ دے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔

(قرطبی ومظہری، معارف القرآن، سورۃ المؤمنون/ ۵۰،۵۱)

سورۂ کہف کی فضیلت

(۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سورۂ کہف کو اسی طرح سے تلاوت کیا جس طرح سے نازل کی گئی ہے (یعنی تجوید کے ساتھ پڑھا) تو یہ اس کے لئے قیامت میں نور ہوگی اس کے مقام سے لیکر مکہ تک اور جس نے اس کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال کا ظہور ہوگیا تو دجال کا اس پر غلبہ نہ ہوسکے گا۔ (حصن حصین ص: ۴۳۹، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

جس نے وضو کیا پھر یہ دُعا پڑھی:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ط

تو اس کو ایک صحیفہ میں لکھ کر اس پر مہر لگادی جائے گی جس کو قیامت تک نہیں کھولا جائے گا۔

(۲) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا تو پڑھنے والے کے پاؤں سے لے کر آسمان تک قیامت کے دن نور چمکتا ہوگا، اور دونوں جمعہ کے درمیان جو گناہ ہوئے ہوں گے وہ معاف ہوجائیں گے۔ (فضائل قرآن)

سورۂ دخان کی فضیلت

(۱) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رات کے وقت سورۂ ''حٰمٓ دُخَان'' کی تلاوت کی وہ صبح کو اس حالت میں اُٹھے گا کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کررہے ہوں گے۔

(جامع ترمذی ج ۲،ص ۱۱۶، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی حم الدخان، ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان)

خاص آیت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الۡكِبۡرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۖ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۷﴾

(الجاثیہ۴۶: ۳۶-۳۷)

سورۂ یٰسٓ کی فضیلت

(۱) حضرت معقل بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یٰسٓ قرآن کا دل ہے، جو شخص بھی اللہ اور آخرت کیلئے اس کی تلاوت

کرے گا اس کی بخشش کردی جائیگی۔ (حصن حصین ص: ۴۴۱، دارالاشاعت کراچی پاکستان)

(۲) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسٓ ہے جس نے سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی، اس کے لئے اس کے تلاوت کے بدلہ میں دس مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (فضائل قرآن)

(۳) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین پیدا کرنے سے بھی دو ہزار سال پہلے ''سورۂ یٰسٓ'' اور سورۂ طٰہٰ پڑھی (یعنی فرشتوں کے سامنے پڑھ سنائی، یٰسٓ اور طٰہٰ دونوں حضورِ اقدس ﷺ کے نام مبارک ہیں) تو فرشتوں نے کہا کہ بڑی خوش نصیب اور مبارک ہے وہ امت جس پر یہ سورتیں نازل ہوں گی، اور مبارک ہے وہ سینے جو ان کو حفظ رکھیں گے، اور مبارک ہے وہ زبانیں جو ان کو پڑھیں گی۔

(مسند دارمی، معارف القرآن ج/۵)

(۴) حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا کہ اے علی ؓ! سورۂ یٰسٓ پڑھتے رہو اس میں دس برکتیں ہیں:

{۱} بھوکا شخص بھوک دور کرنے کے لئے پڑھے گا تو بھوک دور ہوگی۔

{۲} پیاسا شخص پیاس دور کرنے کے لئے پڑھے گا تو پیاس دور ہوگی۔

{۳} ننگا شخص لباس حاصل کرنے کے لئے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو لباس عطاء کرے گا۔

{۴} مرد یا عورت شادی کرنے کے ارادے سے پڑھیں گے تو ان کی تمنا پوری ہوگی۔

{۵} بزدل شخص خوف یا ڈر دور کرنے کے ارادے سے پڑھے گا تو اس کا خوف دور ہوگا۔

{۶} بیمار شخص بیماری دور کرنے کے ارادے سے پڑھے گا تو اس کی بیماری دور ہوگی۔

{۷} قیدی قید سے رہائی کے لئے پڑھے گا تو اس کو رہائی حاصل ہوگی۔

{۸} مسافر سفر میں پڑھتا رہے گا تو اس کا سفر آسان ہوگا۔

{۹} غمگین شخص پڑھے گا تو اس کا غم دور ہوگا۔

{۱۰} اگر کوئی شخص گم شدہ چیز کے ملنے کے ارادہ سے پڑھے گا تو وہ چیز مل جائے گی۔

لہٰذا سورۂ یٰس شریف صبح وشام ایک ایک بار پڑھنی چاہئے، اور یہ نہ ہو سکے تو دن میں کم سے کم ایک بار پڑھنی چاہئے۔ (اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرماویں، آمین) (فضائل قرآن)

(۵) حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی رات میں سورۂ یٰس اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھی تو اس کی بخشش کردی جائے گی۔ (مؤطا امام مالک)

(۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قبرستان میں جاکر سورۂ ''یٰس'' پڑھی اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ اس دن مردوں کے عذاب میں کمی کردے گا اور پڑھنے والے کو اس قبرستان کے مُردوں کی تعداد کے برابر ثواب عطا فرمائیں گے۔ (طحطاوی)

* * *

سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت

پہلے تین مرتبہ یہ تعوذ پڑھے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ؕ

پھر مذکورہ آیات ایک مرتبہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾

(الحشر ۵۹: ۲۲-۲۴)

ترجمہ: وہ اللہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، جانتا ہے جو

پوشیدہ ہے اور جو ظاہر ہے، وہ ہے بڑا مہربان رحم والا، وہ اللہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، وہ بادشاہ ہے پاک ذات، سب عیبوں سے سالم، امن دینے والا، پناہ میں لینے والا، زبردست دباؤ والا، صاحب عظمت، پاک ہے اللہ ان کے شریک بتلانے سے، وہ اللہ ہے بنانے والا، نکال کھڑا کرنے والا، صورت کھینچنے والا، اسی کے ہے نام خاصے، پاکی بول رہا ہے اس کی جو کچھ آسمانوں میں اور زمین ہے اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا۔

فضیلت: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صبح کے وقت تین مرتبہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط اور اس کے بعد تین مرتبہ سورۂ حشر کی آخری تین آیات "هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ" سے آخر سورت تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے رحمت کی دعاء کرتے رہتے ہیں، اگر اس دن میں وہ مرگیا تو شہادت کی موت حاصل ہوگی، اور جس نے شام کو یہی کلمات تین مرتبہ پڑھ لئے تو یہی درجہ اس کو حاصل ہوگا۔

(مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۹۰، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثانی، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

سورۂ انعام کی خاص آیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۥ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا ط وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ② وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ط يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③

(الانعام ۶: ۳، پارہ ۷)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور بنایا اندھیرا اور اُجالا پھر بھی یہ کافر اپنے رب کے ساتھ اوروں کو برابر کئے دیتے ہیں وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر مقرر کر دیا ایک وقت اور ایک مدت مقرر ہے اللہ کے نزدیک پھر بھی تم شک کرتے ہو، اور وہی ہے اللہ آسمانوں میں اور زمین میں جانتا ہے تمہارا چھپا اور کُھلا اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (معارف القرآن)

فضیلت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شخص مذکورہ تین آیات صبح کے وقت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ۷۰ ستر ہزار فرشتے اس کی حفاظت کے لئے مقرر فرما دیتے ہیں اور ساتویں آسمان سے ایک فرشتہ اپنے ساتھ لوہے کا گرز لے کر نازل ہوگا جب بھی شیطان اس کے دل میں بُرائی پیدا کرنا چاہے گا تو اس گرز سے اُس کو مارے گا اور یہ آیت پڑھنے والے اور شیطان کے درمیان ۷۰ ستر ہزار پردے ہوجائیں گے، اس کے علاوہ قیامت کے دن یہ پڑھنے والے کو نہ حساب ہوگا نہ عذاب ہوگا۔ (روح البیان ج/۳)

خاص سورتوں کی فضیلت

حدیث: ایک روایت میں آیا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص سورۃ حدید اور سورۂ واقعہ اور سورۂ رحمٰن پڑھتا ہے وہ جنت الفردوس کے رہنے والوں میں پکارا جاتا ہے۔ (فضائل اعمال، فضائل قرآن مجید/ ۵۳)

سورۂ قدر کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ
شَهْرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ
رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ
الْفَجْرِ ﴿۵﴾ (القدر ۹۷: ۵)

چار مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا ثواب ایک مرتبہ پورا قرآن شریف پڑھنے کے برابر ہیں۔ (دیلمی، حاشیہ مسند احمد ۱/ ۲۸۲)

سورۃ الزلزال کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ وَأَخْرَجَتِ
الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿۳﴾
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحٰى
لَهَا ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا
أَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَّرَهُ ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ﴿۸﴾

(الزلزال ۹۹: ۸)

حدیث: حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی جمعہ کی رات میں مغرب کے بعد دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار پھر "سورۂ زلزال" پندرہ بار پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سکرات کی حالت آسان فرما دیں گے اور عذاب قبر سے پناہ دیں گے پل صراط سے گزرنا اس کے لئے آسان فرما دیں گے۔ (شرح الصدور)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آہستہ پڑھنا بہتر ہے۔

سورۃ الزلزال، سورۃ الاخلاص، سورۃ النصر (اذا جآء) کی فضیلت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيۡتَ النَّاسَ
يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ
رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ (النصر ۱۱۰:۱-۳)

حدیث: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ اقدس ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک شخص سے پوچھا "اے فلاں! کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ! اور میرے پاس اتنا حق مہر بھی نہیں کہ میں اس سے نکاح کرسکوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے پاس "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں (مجھے یاد ہے)، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (ثواب میں) تہائی قرآن کے برابر ہے، پھر فرمایا: کیا تیرے پاس "اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ" نہیں ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں (یہ بھی مجھے یاد ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تیرے پاس "اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ" نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں (یہ بھی مجھے یاد ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے، تم شادی کرلو، تم شادی کرلو۔

(جامع ترمذی ۲/۱۱۷، ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی اذا زلزلت، ایچ ایم سعید کمپنی، پاکستان چوک، کراچی)

سورۃ العادیٰت کی فضیلت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡمُوۡرِيٰتِ قَدۡحًا ۙ﴿۲﴾
فَالۡمُغِيۡرٰتِ صُبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا ۙ﴿۴﴾
فَوَسَطۡنَ بِهٖ جَمۡعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيۡدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ
لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا
فِى الۡقُبُوۡرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ
رَبَّهُمۡ بِهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّخَبِيۡرٌ ﴿۱۱﴾ (العٰدیٰت ۱۰۰:۱-۱۱)

(۱) یہ سورت ایک مرتبہ تلاوت کرنے کا ثواب آخری پندرہ پارے پڑھنے کے برابر ہے۔ (تفسیر اتقان)

(۲) دو مرتبہ سورۃ العادیٰت تلاوت کرنے سے ایک مرتبہ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ۱/۱۳)

* * *

سورۃ التکاثر کی فضیلت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ﴿۸﴾ (التکاثر ۱۰۲: ۱-۸)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کرسکتا کہ روزانہ ایک ۱۰۰۰ ہزار آیتیں قرآن پاک کی پڑھ لیا کریں؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے، (یعنی یہ بات ہماری استطاعت سے باہر ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کرسکتا کہ سورۃ ''اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ'' پڑھ لیا کرے۔ (شعب الایمان للبیہقی)

سورۃ اخلاص کے فضائل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ (الاخلاص ۱۱۲: ۱-۴)

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ''قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾'' پڑھتے ہوئے سنا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے واجب ہوگئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت۔

(جامع ترمذی ج ۲، ص ۱۱۷، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ اخلاص، اتچ۔ ایم سعید کمپنی)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا لوگو! جمع ہو جاؤ میں تمہارے پاس قرآن کا تہائی حصہ تلاوت کروں گا، جب لوگ جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ''قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾'' پڑھ کر سنائی اور فرمایا یہ قرآن کا تہائی حصہ ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱، ص ۲۷۱، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قراۃ قل ھو اللہ احد، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس سے بھی عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ایک رات میں تہائی قرآن کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾'' تہائی قرآن کے برابر ہے (تو جس نے رات میں وہی پڑھی اس نے گویا تہائی قرآن پڑھ لیا)۔

(صحیح مسلم جلد ۱، ص ۲۷۱، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قراۃ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

(۴) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ''قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾'' پڑھی اس نے قرآن کا تہائی حصہ پڑھا۔

(حصن حصین: ۴۴۴، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

(۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ ہمیشہ اور سورتوں کے ساتھ سورۂ اخلاص ہر رکعت میں ضرور پڑھا کرتے تھے، جب اُن سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں کہا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے تو اُس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سورت کی محبت ہی تم کو جنت میں داخل کردے گی۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۱۸، ابواب فضائل القرآن، ایچ۔ایم۔سعید کمپنی پاکستان)

(۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو چھوٹے سے لشکر میں سالار مقرر کرکے روانہ کیا، یہ شخص اپنے لشکریوں کو نماز میں قرآن پڑھ کر سناتا تھا اور ہر رکعت کو ''قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ'' کے ساتھ ختم کرتا تھا جب یہ حضرات واپس لوٹے تو اس کا آنحضرت ﷺ کے سامنے ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا تھا چنانچہ انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا اس لئے کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس کی قرأت کروں تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا ''اس کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے (اس کی وجہ سے) محبت کرتا ہے''۔

(حصن حصین ص: ۴۴۴، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

(۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے روزانہ ۱۰۰ر مرتبہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' کی تلاوت کی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، ہاں اگر قرضہ ہوتو (وہ معاف نہیں ہوگا جب تک کہ قرض خواہ اس کو معاف نہ کرے)۔

(جامع ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۷، ابواب فضائل القرآن، ایچ۔ایم۔سعید کمپنی پاکستان)

دوسری روایت میں ہے کہ بشرطیکہ چار گناہوں سے بچتا رہے: (۱) قتل (۲) چوری

(۳) زنا (۴) شراب پینے سے۔

(۸) حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' کی تلاوت کی اور اس کو دو مرتبہ ختم کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنادیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر تو ہم بہت سے محل بنوالیں گے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی رحمت اس سے بھی زیادہ اور بہت پاکیزہ ہے''۔ (احمد باسنادہ)

(۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تبوک مقام میں تشریف فرما تھے کہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور ان کے ساتھ ۷۰ رستر ہزار فرشتے بھی تھے، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا ''معاویہ بن معاویہ'' کے جنازہ پر حاضر ہوجاؤ، جناب رسول اللہ ﷺ باہر نکلے، جبرئیل علیہ السلام اپنا پر پہاڑ پر رکھ کر جھک گئے، جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ شریف دیکھا اور فرشتوں کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے جبرئیل علیہ السلام! معاویہ اس درجے پر کیسے پہنچ گئے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' کو کھڑے، بیٹھے، سواری پر، پیدل ہر حالت میں پڑھنے سے (اس درجے پر پہنچے)۔ (وظائف اشرفیہ)

(۱۰) اگر کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سورۂ اخلاص پڑھے گا تو تنگی دور ہوجائے گی اور روزی میں برکت ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) (ترمذی شریف، وظائف اشرفیہ)

(۱۱) جو شخص مرض الموت میں سورۂ اخلاص پڑھے گا تو قبر کے حساب سے محفوظ رہے گا، فرشتے اپنے پروں پر اُٹھا کر پُل صراط پار کرادیں گے اور وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔ (نور الصدور فی شرح القبور)

(۱۲) سورۂ اخلاص صبح و شام تلاوت کرنے سے شک، وہم اور یقین بگڑنے سے محفوظ

رہے گا۔ (وظائف اشرفیہ)

(۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں جا کر گیارہ ۱۱ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھکر اس کا ثواب مُردوں کو بخش دے گا تو اس کو مردوں کی گنتی کے برابر ثواب ملے گا۔ (سُنن دار قطنی)

(۱۴) حدیث شریف میں آیا ہے کہ تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کا ثواب ایک مرتبہ قرآن شریف پڑھنے کے برابر حاصل ہوتا ہے۔

(بخاری شریف، جلد ۲ ص ۷۵۰، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

(۱۵) * سورۂ اخلاص نماز فجر کے بعد پڑھنے کی فضیلت *

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز فجر کے بعد سورۂ اخلاص بارہ ۱۲ مرتبہ پڑھی تو گویا کہ اس نے پورا قرآن شریف چار مرتبہ پڑھا اور اگر وہ گناہوں سے بچا تو اس دن روئے زمین پر افضل لوگوں میں اس کا شمار ہوگا۔ (طبرانی معجم صغیر ۱/ ۶۲، بیہقی شعب الایمان)

(۱۶) * جنت میں دو محل ملیں گے *

حدیث: حضرت خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب اور عشاء کے درمیان ۲۰ ربیس رکعت اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' اور ''سورۂ اخلاص'' پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں بے جوڑ اور بے عیب دو محل بنائیں گے۔ (جمع الجوامع ۱/ ۷۹۶)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز عشاء کے بعد دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص ۱۵ ر پندرہ

مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں دو محل بنائیں گے۔ (تفسیر درّ منثور ۶/ ۴۱۵)

(۱۷) * قیامت کے دن فرشتے مصافحہ کریں گے *

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بعد مغرب ۱۲ ر رکعات اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ''سورۂ اخلاص'' چالیس بار پڑھے تو قیامت کے دن فرشتے اس کے ساتھ مصافحہ کریں گے۔ (جمع الجوامع ۱/ ۷۹۶)

(۱۸) * گناہوں سے معافی *

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ''سورۂ اخلاص'' پچاس مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔ (سُنن دارمی ج ۲ ص ۴۶۱)

(۱۹) * جنت میں داخلہ *

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص روزانہ پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کو پکارا جائے گا اے اللہ کی حمد بیان کرنے والے! اپنی قبر میں سے کھڑا ہو، اور جنت میں داخل ہو جا۔

(معجم طبرانی صغیر ۲/ ۱۳۰، مجمع الزوائد ۷/ ۱۴۶)

(۲۰) * جہنم سے نجات *

حدیث: حضرت فیروز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز میں یا نماز کے باہر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بری لکھ دیں گے۔ (طبرانی معجم کبیر ج ۱۸ ص ۳۳۱، مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۴۵)

(۲۱) * سورۂ اخلاص جمعہ کی رات میں پڑھنے کا ثواب *

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کی رات میں سورۂ اخلاص ۱۰۰/سو مرتبہ پڑھی تو اس نے جمعہ کا ایسا حق ادا کیا جیسا کہ حاملین عرش فرشتوں نے عرشِ الٰہی اُٹھانے کا حق ادا کیا۔ (ابونعیم فی فضائلھا)

(۲۲) * سو ۱۰۰ محلات تعمیر ہوں گے *

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے باوضو سورۂ اخلاص سو ۱۰۰ مرتبہ پڑھی اس طرح کہ سورۂ فاتحہ شروع میں پڑھے بعد میں سورۂ اخلاص سو ۱۰۰ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ میں دس ۱۰ نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس ۱۰ درجات بلند فرمائیں گے اور اس کے لئے جنت میں سو ۱۰۰ محلات تعمیر فرمائیں گے۔ (بیہقی "شعب الایمان" حدیث نمبر: ۲۳۱۸)

(۲۳) * جنت نصیب ہوگی *

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص جب اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے پھر "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" (مکمل سورۃ) سو ۱۰۰ مرتبہ تلاوت کرے، جب قیامت کا دن ہوگا اللہ جل شانہ اس سے فرمائیں گے، اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

(جامع ترمذی ۲/ ۱۱۷، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، کراچی)

(۲۴) * سورۂ اخلاص عرفہ کے دن پڑھنے کا ثواب *

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا جو مسلمان بھی شام کے وقت میدان عرفات میں رُکے گا اور قبلہ رُخ ہو کر یہ پڑھے گا "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" (پوری سورۂ اخلاص) ۱۰۰/سو مرتبہ پھر یہ کہے: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا" ۱۰۰/سو مرتبہ مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا کیا انعام ہے؟ اس نے میری معبودیت کا اقرار کیا ہے، میری پاکیزگی بیان کی ہے، میری بڑائی بیان کی ہے، میری عظمت بیان کی ہے، میری پہچان کی ہے میری تعریف کی ہے اور میرے نبی پر درود بھیجا ہے، اے میرے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ، میں نے اس کو معاف کیا اور اس کی اپنے متعلق شفاعت کو قبول کیا ہے، اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرتا تو میں اس کی شفاعت کو تمام اہل موقف (حج میں شامل لوگوں) کے لئے قبول کر لیتا۔ (بیہقی، شعب الایمان ح/ ۳۷۸۰)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سورۂ اخلاص عرفہ کے دن شام کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر ایک دُعا قبول فرمائے گا۔ (سیوطی، جمع الجوامع ج ۱، ص ۸۲۲)

(۲۵) * سورۂ اخلاص جمعہ کے دن پڑھنے کی فضیلت *

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں آکر چار رکعات اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، تو اس کے مطابق ۲۰۰/دو سو مرتبہ ہو جائے گا تو اس شخص کو اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک کہ جنت میں اپنا (ٹھکانا) نہ دیکھ لے یا جب تک کہ اُس کو اپنی منزل نہ دکھلائی جائے۔ (تفسیر قرطبی ج ۸، ص ۸۳۳۹)

(۲۶) * پچاس صدیقین کے برابر ثواب حاصل ہوگا *

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز فجر کے بعد کسی سے بات چیت کئے بغیر سو (۱۰۰) مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی، تو اس دن اس کے لئے پچاس (۵۰) صدیقین کے عمل کے برابر ثواب لکھا جائے گا۔

(فردوس دیلمی، درمنثور ۶/۴۴)

(۲۷) * سورۂ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کی فضیلت *

حدیث: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے "سورۂ اخلاص" ایک ہزار مرتبہ تلاوت کی، تو گویا کہ اس نے اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ سے خرید لیا۔ (سیوطی، جمع الجوامع)

(۲۸) * سورۂ اخلاص کے مختلف فضائل *

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے گا اس پر برکت نازل ہوگی، اور جو اس کو دو (۲) مرتبہ پڑھے گا تو اس پر اور اس کے اہل وعیال پر برکت نازل ہوگی، اور جو اس کو تین مرتبہ پڑھے گا تو اس پر اور اس کے اہل وعیال پر اور اس کے پڑوسیوں پر برکت نازل ہوگی، اور جو اس کو بارہ مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بناتے ہیں، اور فرشتے آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں، چلو اپنے بھائی کا محل دیکھنے جائیں، اور جو اس کو ۱۰۰/سو مرتبہ پڑھے گا تو قتل اور چوری کے علاوہ اس کے ۲۵/پچیس سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے، اور جو اس کو تین سو مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسے ۴۰۰/چار سو شہیدوں کا ثواب لکھیں گے، جن کے گھوڑوں کے پاؤں جہاد میں کاٹ

دیئے گئے ہوں، اور وہ ہلاک کردیئے گئے ہوں، اور جو اس کو ۱۰۰۰/ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اس کو اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک کہ جنت میں اپنا مکان دیکھ نہ لے۔

(جمع الجوامع ۱/۱۸۲، قرطبی ۸/۸۳۴۰)

(۲۹) * اللہ کے ساتھ خاص اُنسیت رکھنے والی سورۂ اخلاص *

حدیث: حضرت عامر ابن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص (سورۂ) اخلاص پڑھے تو پھر اس سورہ کو مستقل رکھنے کے لئے اس کے ساتھ قرآن میں سے دوسری کوئی چیز نہ پڑھے (یعنی کہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کو کافی سمجھے) کیونکہ یہ سورت اول سے آخر تک اللہ کی طرف منسوب ہے۔ (فی فضائل القرآن/۲۶۰)

آخری دو (۲) سورتوں کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾ (الفلق ۱۱۳: ۱-۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾

الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ (الناس ۱۱۴: ۱-۶)

(۱) حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں دو بہترین پڑھی جانے والی سورتیں (سورۂ فلق اور سورۃ الناس) نہ بتلاؤں؟ اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو، کہ ان جیسی اور سورتیں تم ہرگز نہ پڑھو گے۔

(سنن ابی داؤد، ۱/ ۲۱۳، کتاب الصلوٰۃ، باب فی المعوذتین، مکتبہ امدادیہ، ملتان پاکستان)

(۲) **حدیث:** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جحفۃ اور ابواء کے درمیان (یہ دونوں مشہور مقام تھے مدینہ اور مکہ کے درمیان) اچانک زبردست آندھی آگئی، اور زبردست اندھیری چھاگئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں سورتیں (معوذتین) پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنے لگے، اور مجھ سے ارشاد فرمانے لگے عقبہ! تم بھی یہ دو سورتیں پڑھ کر اللہ کی پناہ لو کیونکہ کسی پناہ لینے والے نے ان کے مثل پناہ نہیں لی۔ (سنن ابی داؤد ۱/ ۲۱۳، ایضاً)

(۳) حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سے ہوسکے تو ان سورتوں (معوذتین) کو کسی نماز میں نہ چھوڑنا۔

(ابن حبان)

(۴) حدیث: ان دونوں سورتوں کو عصر کی نماز کے بعد ۱۳/ تیرہ مرتبہ پڑھنے سے قیامت کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے۔ (وظائف اشرفیہ)

* * *

دس سورتیں دس چیزوں سے بچاتی ہیں

(۱) سورۂ فاتحہ اللہ کے غضب سے بچاتی ہے۔

(۲) سورۂ یٰسین قیامت کے دن پیاسا رہنے سے بچاتی ہے۔

(۳) سورۂ دُخان قیامت کی ہولناکیوں سے بچاتی ہے۔

(۴) سورۂ واقعہ فقر و فاقہ سے بچاتی ہے۔

(۵) سورۂ ملک عذابِ قبر سے بچاتی ہے۔

(۶) سورۂ کوثر دُشمنوں کی دُشمنی سے بچاتی ہے۔

(۷) سورۂ کافرون موت کے وقت کفر سے بچاتی ہے۔

(۸) سورۂ اخلاص منافقت سے بچاتی ہے۔

(۹) سورۂ فلق حاسدین کے حسد سے بچاتی ہے۔

(۱۰) سورۂ ناس وسوسوں سے بچاتی ہے۔ (روح المعانی)

فائدہ: امت مسلمہ مرحومہ پر اللہ تعالیٰ کی جو خاص رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تھوڑے عمل پر بڑے اجر و ثواب کی بہت سی صورتیں اور بہت سے طریقے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس امت کو بتلائے گئے ہیں، تاکہ جو لوگ اپنے خاص حالات کی وجہ سے بڑے بڑے عمل نہ کرسکیں، وہ یہ چھوٹے عمل کر کے بھی اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت کے مستحق ہوسکیں۔ (معارف الحدیث)



باب ۵

اسمائے حسنیٰ کے بیان میں

قرآن شریف میں اسمائے حسنیٰ کے بارے میں بہت سی آیتیں مذکور ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا الخ

اور اللہ تعالیٰ کے سب ہی نام اچھے ہیں، پس ان ناموں سے اس کو پکارو، اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو، جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں، اُن لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔ (الاعراف ۷: ۱۸۰)

(۲) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط الخ

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن نام سے پکارو، جس (نام) سے بھی پکارو گے سو اس کے بہت اچھے (اچھے) نام ہیں، اور اپنی نماز میں نہ تو بہت پکار کر (بلند) پڑھئے، اور نہ بالکل چپکے چپکے ہی پڑھئے، اور دونوں کے درمیان ایک طریقہ اختیار کر لیجئے۔ (بنی اسرائیل ۱۷: ۱۱۰)

(۳) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج الخ

ترجمہ: ۲۲...... وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہری چیزوں کا وہی بڑا مہربان رحم والا ہے۔ (الحشر ۵۹: ۲۲، ۲۳، ۲۴)

۲۳...... وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے، سالم ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، زبردست ہے، خرابی کو درست کر دینے والا ہے، بڑی عظمت والا ہے، اللہ (جس کی شان یہ ہے) لوگوں کے شرک سے پاک ہے۔

۲۴...... وہ معبود برحق ہے، پیدا کرنے والا ہے، ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے (یعنی ہر چیز کو حکمت کے موافق بناتا ہے) صورت بنانے والا ہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں، سب چیزیں اس کی تسبیح کرتی ہیں، جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں، اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

اسمائے حسنیٰ کا ذکر احادیث میں

حدیث: حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ جن کے ساتھ دُعا مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، ۹۹ رننانوے ہیں، جو شخص ان کا احاطہ کر لے گا، (یعنی یاد کر لے گا اور پڑھتا رہے گا) وہ جنت میں داخل ہوگا، اسی حدیث کے دوسرے الفاظ میں یہ ہے "جو کوئی شخص ان کو حفظ کر لے گا (اور برابر پڑھتا رہے گا) وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ (حصن حصین، ص: ۱۴۵)

★ اللہ تعالیٰ کے زیادہ مشہور ۹۹ رننانوے ناموں کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، ان ناموں کو ترمذی شریف کی ترتیب کے مطابق اس کتاب میں لکھا گیا ہے۔

★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب اور مدعا صرف یہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ رننانوے ناموں کو یاد کرے گا، اور ان کی نگہداشت کرے گا، وہ جنت میں جائے گا، یعنی صرف ۹۹ رننانوے

ناموں کا احصاء (محفوظ) کر لینے پر بندہ بشارت کا مستحق ہو جائے گا۔

(حصن حصین، ص: ۱۴۴، دارالاشاعت: کراچی، پاکستان)

حدیث پاک کے جملہ "مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ" کی تشریح میں علماء اور شارحین نے مختلف باتیں لکھی ہیں:

ایک مطلب اس کا یہ بیان کیا گیا ہے، کہ جو بندہ ان اسمائے الٰہیہ کے مطالب سمجھ کر اوران کی معرفت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر یقین کرے گا، جن کے یہ اسماء عنوانات ہیں وہ جنت میں جائے گا۔

دوسرا ایک مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسمائے حسنیٰ کے تقاضوں پر عمل پیرا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

تیسرا ایک مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ (ان اسمائے حسنیٰ) ننانوے ناموں سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا، اوران کے ذریعہ اس سے دُعا کرے گا، وہ جنت میں جائے گا۔

(تفسیر مظہری)

امام بخاری رحمۃ اللہ نے "مَنْ اَحْصَاهَا" کی تشریح "مَنْ حَفِظَهَا" سے کی ہے، بلکہ اس حدیث کی بعض روایات میں "مَنْ اَحْصَاهَا" کی جگہ مَنْ حَفِظَهَا کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں اس لئے اس تشریح کو ترجیح دی گئی ہے، اس بناء پر حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ جو بندہ ایمان اور عقیدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے اس کے ۹۹ رننانوے نام محفوظ کرے، (حفظ یاد کرلے) اوران کے ذریعہ اس کو یاد کرے، وہ جنت میں جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(معارف الحدیث/ ۶۰)

* * *

اسمائے حسنیٰ کے پڑھنے کا طریقہ

جب ان اسمائے حسنیٰ کی تلاوت کرنا چاہے تو اس طرح شروع کرے:

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّاهُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ ط

آخر تک مسلسل پڑھتے چلے جائیں، ہر اسم کے آخری حرف پر پیش پڑھیں، اور دوسرے اسم سے ملادے، جس نام پر سانس لینے کیلئے رُکے، اس وقت نہ ملائے، اور دوسرا نام اَلْ سے شروع کریں، اگر کسی ایک نام کا وظیفہ پڑھیں، تو شروع میں یا (حرف نداء) کا اضافہ کریں مثلاً

اَلرَّحْمٰنُ کا وظیفہ پڑھنا ہے تو یَارَحْمٰنُ پڑھیں، یَااَلرَّحْمٰنُ نہ پڑھیں اسی طرح تمام اسماء کو سمجھ لیجئے۔ (حاشیہ حصن حصین ر ۱۴۵، دارالاشاعت پاکستان)

شرح "اسماء الحسنیٰ" اور "حصن حصین" اور وظائف اشرفیہ جیسی معتبر کتب کی مدد سے یہ بات لکھی گئی ہے، ہر مضمون کو آسان اور مختصر طور پر لکھنے کا خیال رکھا گیا ہے، ہر نام کو کس طرح اور کتنی مرتبہ پڑھنا وہ ہر نام کے ضمن میں لکھا گیا ہے۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس باب کو اور پوری کتاب کو اپنی مقبولیت سے نوازے، اس کتاب کو لوگوں کے لئے فائدہ مند بنائے۔ آمین!

* * *

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هُوَ اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	الرَّحْمٰنُ	الرَّحِیْمُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ
الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ	الرَّافِعُ	الْمُعِزُّ	الْمُذِلُّ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ
الْحَكَمُ	الْعَدْلُ	الْكَبِیْرُ	الْحَفِیْظُ	الْمُقِیْتُ	الْحَسِیْبُ	الْوَاسِعُ	الْحَكِیْمُ	الْوَدُوْدُ
الْمَجِیْدُ	الْقَوِیُّ	الْمَتِیْنُ	الْوَلِیُّ	الْحَمِیْدُ	الْمُمِیْتُ	الْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ	الْوَاجِدُ
الْمَاجِدُ	الْوَاحِدُ	الْاَحَدُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ	الْوَالِیْ	الْمُتَعَالِیْ	الْبَرُّ	التَّوَّابُ
الْمُنْتَقِمُ	الْجَامِعُ	الْغَنِیُّ	الْمُغْنِیْ	الْمُعْطِیْ	الْمَانِعُ	الضَّارُّ	النَّافِعُ	الْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ	السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَیْمِنُ	الْعَزِیْزُ	الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ	الْعَلِیْمُ
الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	اللَّطِیْفُ	الْخَبِیْرُ	الْحَلِیْمُ	الْعَظِیْمُ	الْغَفُوْرُ	الشَّكُوْرُ
الْعَلِیُّ	الْجَلِیْلُ	الْكَرِیْمُ	الرَّقِیْبُ	الْمُجِیْبُ	الْبَاعِثُ	الشَّهِیْدُ	الْحَقُّ	الْوَكِیْلُ
الْمُحْصِیْ	الْمُبْدِئُ	الْمُعِیْدُ	الْمُحْیِیْ	الصَّمَدُ	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ	الْمُؤَخِّرُ
الْاَوَّلُ	الْاٰخِرُ	الْعَفُوُّ	الرَّؤُوْفُ	مَالِكُ	الْمُلْكِ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ		الْمُقْسِطُ
	النُّوْرُ	الْهَادِیْ	الْبَدِیْعُ	الْبَاقِیْ	الْوَارِثُ	الرَّشِیْدُ	الصَّبُوْرُ	

اسمائے حسنیٰ کے



حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

{۱} یَا اَللّٰہُ: اللہ کا نام (اے اللہ)

(۱) جو شخص جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل پاک صاف ہو کر تنہائی میں دو سو[۲۰۰] مرتبہ اس نام کو پڑھے گا تو اس کی ہر مصیبت آسان ہو جائے گی، اور جو لاعلاج مریض بکثرت 'یا اللہ' کا وِرد رکھے، اور اس کے بعد شفاء کی دُعا مانگے، اس کو شفائے کامل نصیب ہوگی۔ (فضائل قرآن)

(۲) جو شخص اپنے رہنے کے مکان کے دروازے پر تین جگہوں پر یا اللہ لکھے گا، تو جب تک یہ مبارک نام لکھا ہوا قائم رہے گا، کبھی بھی اس مکان میں دب کر نہیں مرے گا، کبھی بھی نیند یا بیداری کی حالت میں یہ مکان گھر والوں پر نہیں گرے گا، کبھی مکان مصلحتاً توڑ دیا جائے گا یا پھر جب خالی ہوگا اس وقت گرے گا کسی انسان کی اچانک موت اس مکان کے حادثے سے نہیں ہوگی۔ (فضائل قرآن)

{۲} یَا رَحْمٰنُ: اے بیحد رحم کرنے والے!

(۱) جو شخص "یا رحمٰن" صبح کی نماز کے بعد ۲۹۸/ دو سو اٹھانوے مرتبہ پڑھے گا تو وہ

شخص اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت میں داخل ہوجائے گا، اور دنیا میں اس کی کوئی مشکل باقی نہیں رہے گی، ہر ایک تجارت میں برکت ہوگی۔

(۲) جوشخص فجر کی سنت اور فرض نماز کے درمیان ۱۲۱/ایک سو اکیس مرتبہ ''یااللہ''، ''یارحمن''، کسی مریض کے پاس کھڑا ہوکر پڑھے گا تو کیسا بھی بیمار ہوگا تب بھی صحت مند ہوجائے گا، اور اگر مقدر میں موت ہوگی تو خاتمہ بالخیر ہوگا، مشکلیں آسان ہوجائیں گی، یہ عمل مجرب ہے۔ (اعمال قرآنی)

(۳) زوال کے وقت باوضو ۴۱/اکتالیس مرتبہ ''یارحمن'' پڑھ کر پانی پر دم کرکے جس کی آنکھ میں درد ہو سلائی اس پانی میں تر کرکے لگائے گا، تو اس کی آنکھ انشاء اللہ درست ہوجائے گی، انشاء اللہ ایک سال تک آنکھ میں درد نہ ہوگا، تین دن تک سات مرتبہ یہ عمل کرنا چاہئے۔ (اعمال قرآنی)

{۳} یَارَحِیْمُ: اے بڑا مہربان!

(۱) جوشخص ''یَارَحْمٰنُ. یَارَحِیْمُ'' یہ دونوں نام ملاکر ہر نماز کے بعد ۲۱/اکیس مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائے گا اسی طرح نماز کی محبت پیدا ہوگی۔

(۲) ''یَارَحْمٰنُ. یَارَحِیْمُ'' لکھ کر پانی سے دھوکر وہ پانی درخت کی جڑ میں ڈال دینے سے درخت کے پھلوں میں برکت ہوگی۔

(۳) کسی کو گھول کر پلانے سے اُس کے دل میں لکھنے والے کی محبت پیدا ہوگی، (بشرطیکہ جائز محبت ہو)۔

{۴} یَامَلِکُ: اے حقیقی بادشاہ۔

(۱) جوشخص روزانہ صبح کی نماز کے بعد یَامَلِکُ کثرت سے پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ

اسے غنی فرمادیں گے۔

(۲) اللہ تعالیٰ اس نام کے ورد رکھنے والے کی عزت و مرتبہ میں اضافہ فرمائیں گے۔

(۳) روزانہ قریب قریب زوال کے وقت یہ نام پڑھنے سے دل منور ہوگا۔

{۵} یَاقُدُّوْسُ: اے بُرائیوں سے پاک ذات۔

(۱) جس شخص کی بیوی کو حمل ٹھہر گیا ہو ایسا معلوم ہو تو اُس دن سے بچہ پیدا ہونے تک روزانہ ۴۱/اکتالیس بار ''یَاقُدُّوْسُ'' پانی یادوا پر دم کرکے حاملہ کو پلائے تو بچہ خوب ہی بااخلاق، نیک اور ماں باپ کا فرمانبردار بنے گا، کبھی بھی ماں باپ کی نافرمانی اور ناراضگی کو پسند نہیں کرے گا۔

(۲) جوشخص جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ روٹی پر یہ الفاظ ''سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ'' لکھ کر کھائے گا تو اس کے دل میں عبادت کا شوق پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو آفتوں سے محفوظ رکھے گا۔

(۳) جوشخص ''یَامَلِکُ الْقُدُّوْسُ'' نماز فجر اور مغرب کے بعد گیارہ۱۱، گیارہ۱۱ مرتبہ پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ کبھی بھی بواسیر وغیرہ مرض میں مبتلا نہ ہوگا، کبھی بھی شرمگاہ کی بیماری نہ ہوگی، عورت کبھی پرائے مرد کو اپنا چہرہ دکھانے کی محتاج نہ ہوگی، یہ مجرب عمل ہے۔

(۴) جس مسافر کو جان و مال کا اندیشہ ہو یا مسافر تھک جائے تو جتنی بار ہوسکے ''یَامَلِکُ الْقُدُّوْسُ'' پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی خوف ہوگا دور ہوجائے گا، جو بھی گھبراہٹ یا پریشانی ہوگی وہ ٹل جائے گی، اور مسافر صحیح و سالم اپنی منزل پر پہنچ جائے گا۔

(۵) کسی میٹھی چیز پر یہ مبارک نام ۳۲۰/تین سو بیس مرتبہ پڑھ کر کسی کو کھلانے سے

دوست بن جائے گا۔

{۶} یَاسَلَامُ : اے بے عیب ذات!

(۱) بیمار کے سر پر ہاتھ رکھ کر ۱۳۰/ایک سوتیس مرتبہ باآواز بلند یہ نام پڑھا جاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو شفا نصیب ہوگی۔

(۲) اگر کوئی بیمار شخص بے ہوش ہوگیا ہو تو اس کے نزدیک بیٹھ کر ۳۰۰/تین سو مرتبہ ''یَارَحْمٰنُ یَاسَلَامُ'' پڑھا جائے، تو انشاء اللہ تعالیٰ پڑھتے ہی بہت جلدی ہوش میں آجائے گا۔

{۷} یَامُؤْمِنُ: اے امن وایمان دینے والا!

(۱) جو شخص اس اسم کو پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے، اس کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

(۲) جو شخص اس اسم کو کثرت سے پڑھا کرے گا تو لوگ اس کے فرماں بردار بن جائیں گے۔

{۸} یَامُهَيْمِنُ: اے نگہبان!

(۱) جو شخص غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور صدق دل سے ۱۰۰/مرتبہ یہ اسم پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر و باطن پاک فرماویں گے اور جو شخص ۱۱۵/ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ پوشیدہ چیزوں (اپنے پوشیدہ عیبوں) پر مطلع ہو۔

{۹} یَاعَزِيْزُ: اے سب پر غالب!

(۱) جو شخص ۴۰/چالیس مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو معزز و مستغنی بنادیں گے۔

(۲) جو شخص نماز فجر کے بعد ۴۱/اکتالیس مرتبہ پڑھتا رہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی کا

محتاج نہ ہو اور ذلت کے بعد عزت پائے۔

{۱۰} یَاجَبَّارُ : اے سب سے زبردست!

(۱) جو شخص چاندی کی انگوٹھی پر یہ اسم نقش کرا کے پہنے گا اس کی ہیبت و شوکت لوگوں کے دلوں میں انشاء اللہ پیدا ہوگی۔

(۲) جس شخص کو دردِ سر ہو اس کے سر پر ۷/سات مرتبہ ''یَاجَبَّارُ'' انگلی سے لکھا جائے پھر تین مرتبہ سر پکڑ کر ''یَاجَبَّارُ، یَاسَلَامُ'' سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ درد ختم ہوجائے گا، اگر آدھے سر کا درد ہو تو سورج طلوع ہونے سے پہلے یہ عمل کرے، انشاء اللہ تعالیٰ خوب ہی جلدی شفاء حاصل ہوگی۔

{۱۱} یَامُتَكَبِّرُ: اے بڑائی اور بزرگی والا !

(۱) جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے ۱۰/مرتبہ ''یَامُتَكَبِّرُ'' پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو پرہیزگار اور بانصیب اولاد عطاء کرے گا۔

(۲) جس شخص کو گہری نیند نہ آتی ہو یا نیند کی حالت میں ڈرتا ہو تو سونے سے پہلے یہ اسم مبارک ۲۱/اکیس مرتبہ پڑھ کر خاموشی سے سوتا رہے، انشاء اللہ تعالیٰ دوبارہ کبھی ایسا نہیں ہوگا۔

{۱۲} یَاخَالِقُ :اے پیدا کرنے والے!

(۱) جو شخص آدھی رات کو اس نام کا ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو منور فرمائیں گے۔

(۲) جو شخص ۷/سات روز تک متواتر ۱۰۰/سو مرتبہ اس کو پڑھے گا، انشاء اللہ تعالیٰ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

{۱۳} یَا بَارِئُ : اے جان ڈالنے والے!

(۱) اگر بانجھ عورت سات روز۔ روزے رکھے اور پانی سے افطار کرنے کے بعد ۲۱/ اکیس مرتبہ "اَلْبَارِئُ. اَلْمُصَوِّرُ" پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے اولاد نرینہ نصیب ہو۔

{۱۴} یَا مُصَوِّرُ : اے صورت دینے والے!

اگر بانجھ عورت سات روز۔ روزے رکھے اور پانی سے افطار کرنے کے بعد ۲۱/ اکیس مرتبہ "اَلْبَارِئُ. اَلْمُصَوِّرُ" پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے اولاد نرینہ نصیب ہو۔

{۱۵} یَا غَفَّارُ : اے درگذر اور پردہ پوشی کرنے والے!

(۱) جو شخص نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس پر مغفرت کے آثار ظاہر ہونے لگیں گے، اور جو شخص نماز عصر کے بعد روزانہ "یَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ" پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو انشاء اللہ تعالیٰ بخشے ہوئے لوگوں کے زمرہ (جماعت) میں داخل کریں گے۔

{۱۶} یَا قَهَّارُ : اے سب کو اپنے قابو میں رکھنے والے!

(۱) جو شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کی محبت اس کے دل سے جاتی رہے گی اور خدا کی محبت پیدا ہو جائے گی۔

(۲) دودھ پیتا بچہ اگر بے حد دُبلا، پتلا ہو کر لاغر ہو گیا ہو جس طرح کہ بعض مرتبہ بچے کو سکتان ہو جاتا ہے، آدھ سیر سرسوں کا تیل اپنے سامنے رکھ کر باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ "یَا قَهَّارُ" پڑھ کر تیل پر دم کر کے یہ تیل صبح وشام ۲۱/ اکیس دن تک

بچہ کے بدن پر ملے، انشاء اللہ تعالیٰ بچہ جلد صحت مند ہو کر طاقت ور بنے گا۔

{۱۷} یَا وَهَّابُ : اے سب کچھ عطاء کرنے والے!

(۱) چاشت کی نماز کے آخری سجدہ میں ۴۰/ چالیس مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ فقر وفاقہ سے اس کو حیرت انگیز طریقہ پر نجات دے دیں گے۔

(۲) نماز فجر کے بعد یہ اسم ۳۰۰/ تین سو مرتبہ پڑھے اور اول وآخر گیارہ ۱۱ گیارہ ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھکر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ روزی کے دروازے کھول دیں گے۔

(۳) جو شخص فقر وفاقہ میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھا کرے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ اس کا فقر وفاقہ دور ہو جائے گا۔

{۱۸} یَا رَزَّاقُ : اے بہت بڑے روزی دینے والے!

(۱) جو شخص نماز فجر سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس، دس مرتبہ یہ اسم پڑھکر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رزق کے دروازے انشاء اللہ کھول دیں گے اور بیماری و مفلسی اس کے گھر میں ہرگز نہ آئے گی، داہنے کونہ سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف رکھے۔

{۱۹} یَا فَتَّاحُ : اے بہت بڑے مشکل کشا!

(۱) جو شخص نماز فجر کے بعد دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ کر ۷۰/ ستر مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے گا، انشاء اللہ اس کا دل نورِ ایمان سے منور ہو جائے گا۔

{۲۰} یَا عَلِیْمُ : اے بہت وسیع علم والے!

(۱) جو شخص ۴۰/ چالیس دن تک بچہ کو صبح کے وقت کھانے یا پینے سے پہلے ۲۱/ اکیس مرتبہ "یَا عَلِیْمُ" پانی پر دم کر کے پلائے گا تو بچہ عقلمند بنے گا اور اس کی

ذہنی قوت تیز ہوجائے گی۔

(۲) جو شخص کثرت سے ''یَا عَلِیْمُ'' کاورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر انشاء اللہ تعالیٰ علم و معرفت کے دروازے کھول دیں گے۔

{۲۱} **یَا قَابِضُ**: اے روزی تنگ کرنے والے!

(۱) جو شخص روٹی کے چار لقموں پر اس اسم کو لکھ کر چالیس دن تک کھائے گا بھوک و پیاس، زخم اور درد وغیرہ کی تکلیف سے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔

{۲۲} **یَا بَاسِطُ**: اے روزی فراخ کرنے والے!

(۱) جس عورت کا شوہر بدچلن ہو، اور بدمزاج ہو، وہ عورت ۳۰۰/ تین سو مرتبہ یہ اسم پڑھ کر پانی پر دم کرکے شوہر کو پلادے یا کھانے پر دم کرکے کھلائے، اسی طرح تین دن تک یہ عمل کرے گی تو بدمزاج شوہر اچھی طرح پیش آئے گا۔

(۲) جو شخص نماز چاشت کے بعد آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھا کر روزانہ ۱۰/ مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اور منہ پر ہاتھ پھیرے گا، اللہ تعالیٰ اسے انشاء اللہ غنی بنادیں گے اور کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

{۲۳} **یَا خَافِضُ**: اے پست کرنے والے!

(۱) جو شخص روزانہ ۵۰۰/ پانچ سو مرتبہ یَا خَافِضُ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں انشاء اللہ پوری اور مشکلات دور فرمادیں گے۔

(۲) جو شخص تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک جگہ بیٹھ کر ۷۰/ ستر بار الخافضُ پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ دشمن پر فتح یاب ہو۔

{۲۴} **یَا رَافِعُ**: اے بلند کرنے والے!

(۱) جو شخص یہ اسم ۷۰/ ستر مرتبہ پڑھے گا دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

(۲) جو شخص ہر مہینہ کی چودھویں رات کو آدھی رات میں سو مرتبہ اَلرَّافِعُ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے انشاء اللہ مخلوق سے بے نیاز اور تونگر بنادیں گے۔

{۲۵} **یَا مُعِزُّ**: اے عزت دینے والے!

(۱) جو شخص ہر جمعہ کے دن بعد نماز مغرب ۴۰/ چالیس مرتبہ یَا مُعِزُّ پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو انشاء اللہ لوگوں میں باعزت اور باوقار بنادیں گے۔

{۲۶} **یَا مُذِلُّ**: اے ذلت دینے والے!

(۱) جو شخص ۷۵/ پچھتر مرتبہ ''یَا مُذِلُّ'' پڑھ کر سربسجود ہو کر دُعاء کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو انشاء اللہ حاسدوں، ظالموں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھیں گے۔

(۲) اگر کوئی خاص دشمن ہو تو سجدہ میں اس کا نام لے کر کہے اے اللہ! فلاں ظالم یا دشمن کے شر سے محفوظ رکھ، دُعا کرے انشاء اللہ دُعاء قبول ہوگی۔

{۲۷} **یَا سَمِیْعُ**: اے سب کچھ سننے والے!

(۱) جو شخص جمعرات کے دن چاشت کی نماز کے بعد ۵۰۰/ پانچ سو یا ۱۰۰/ سو یا ۵۰/ پچاس مرتبہ ''یَا سَمِیْعُ'' پڑھے گا انشاء اللہ اس کی دُعائیں قبول ہوں گی، درمیان میں کسی سے بات ہرگز نہ کرے۔

(۲) جو شخص جمعرات کے دن فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۱۰۰/ سو مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو انشاء اللہ نظرِ خاص (رحمت) سے نوازیں گے۔

(۳) ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ ''یَا سَمِیْعُ'' پڑھنے سے پوری عمر بہرہ ہونے سے اللہ کے حکم سے محفوظ رہے گا۔

{۲۸} یَابَصِیْرُ: اے سب کچھ دیکھنے والے!

(۱) جو شخص اس اسم کو نمازِ عصر کے بعد سات مرتبہ پڑھے گا وہ رات میں یا دن میں گمان بھی نہ کر سکے ایسی موت سے اور اچانک موت سے محفوظ رہے گا، اور جو شخص ہمیشہ بعد عصر اس اسم کو پڑھتا رہے گا، تو انشاء اللہ پوری زندگی آفت اور اچانک موت سے محفوظ رہے گا۔

(۲) جو شخص نماز جمعہ کے بعد ۱۰۰/سو مرتبہ ''یَابَصِیْرُ'' پڑھا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی نگاہ میں انشاء اللہ روشنی اور دل میں نور پیدا فرما دیں گے۔

(۳) جو شخص جمعرات کے دن فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۱۰۰/سو مرتبہ یہ اسم پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو انشاء اللہ نظرِ خاص سے نوازیں گے۔

{۲۹} یَاحَکَمُ: اے حاکمِ مطلق!

(۱) جو شخص اخیر شب میں ۹۹/ننانویں مرتبہ باوضو یہ اسم پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو انشاء اللہ محل اسرار وانوار بنا دیں گے۔

{۳۰} یَاعَدْلُ: اے انصاف فرمانے والے!

(۱) جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں روٹی کے بیس ٹکڑوں پر اَلْعَدْلُ لکھ کر کھائے گا اللہ تعالیٰ مخلوق کو اس کے لئے مسخر فرما دیں گے انشاء اللہ!

{۳۱} یَالَطِیْفُ: اے بڑا لطف وکرم کرنے والا!

(۱) جو شخص ایک سو تینتیس مرتبہ یَالَطِیْفُ پڑھا کرے، انشاء اللہ اس کے رزق میں برکت ہوگی اور اس کے سب کام بخوبی پورے ہوں گے۔

(۲) جس شخص کی لڑکی شادی شدہ نہ ہو اور کوئی شخص اس سے شادی کا پیغام نہ بھیجتا ہو تو

وضو کے بعد ۲/رکعت نماز پڑھے، اور اپنے مقصد ومطلب کو دل میں رکھ کر ۱۰۰/سو مرتبہ یہ اسم پڑھے، انشاء اللہ ایک ہی مہینہ میں مراد پوری ہوگی۔

{۳۲} یَاخَبِیْرُ: اے باخبر اور آگاہ!

(۱) جو شخص خواہشات نفسانی میں گرفتار ہو وہ بکثرت اس اسم کا ورد کرے، انشاء اللہ تعالیٰ اس سے رہائی نصیب ہوگی۔

{۳۳} یَاحَلِیْمُ: اے بڑا بردبار!

(۱) جو شخص یہ اسم کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر جس چیز پر اس پانی کو چھڑکے گا یا ملے گا انشاء اللہ اس میں خیر وبرکت ہوگی اور آفتوں سے وہ محفوظ رہے گی۔

(۲) جو شخص روزانہ نماز ظہر کے بعد ۹/نو مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھے گا تو ہمیشہ لوگوں کے سامنے باعزت بن کر رہے گا، انشاء اللہ کبھی بھی کسی کے سامنے بے عزت نہیں ہوگا، یا شرمندگی نہیں اُٹھانی پڑے گی۔

{۳۴} یَاعَظِیْمُ: اے بڑا بزرگ!

(۱) جو شخص اس اسم کا بکثرت ورد رکھے گا، انشاء اللہ اسے عزت وعظمت نصیب ہوگی۔

(۲) جو شخص سات مرتبہ ''یَاعَظِیْمُ'' پڑھ کر پانی پر دم کر کے پانی پیئے گا تو کبھی بھی اس کے پیٹ میں درد نہ ہوگا۔

(۳) کسی کے پیٹ میں درد ہوتا ہو تو سات مرتبہ ''یَاعَظِیْمُ'' کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر اسے پلایا جائے، تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے راحت ہوگی۔

{۳۵} یَاغَفُوْرُ: اے بہت بخشنے والے!

(۱) اس اسم مبارک کو لکھ کر باندھنے سے انشاء اللہ بخار سے شفاء ہوگی۔

(۲) جو شخص اس اسم کا بکثرت ورد رکھے گا انشاء اللہ اس کی تمام تکلیفیں اور رنج و غم دور ہو جائیں گے اور مال و اولاد میں برکت ہو گی۔

(۳) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو سجدہ میں ''یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ'' تین مرتبہ کہے گا اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیں گے۔

{۳۶} یَاشَکُوْرُ: اے قدردان!

(۱) جس شخص کو آنکھ سے برابر دکھائی نہ دیتا ہو تو ۴۱/اکتالیس مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس پانی کو آنکھ میں ملے، اور بچا ہوا پانی پیئے گا، تو انشاء اللہ سات ہی دن میں شفا حاصل ہو گی۔

(۲) جو شخص معاشی تنگی یا کسی اور دُکھ درد، رنج و غم میں مبتلا ہو وہ اس اسم کو ۴۱/ اکتالیس مرتبہ روزانہ پڑھے انشاء اللہ اس سے رہائی نصیب ہو گی۔

{۳۷} یَاعَلِیُّ: اے بہت بلند و برتر!

(۱) بدن کے جس حصہ میں درد ہوتا ہو، اور ورم بھی ہو گیا ہو، تو تین سو مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر ورم کی جگہ پر دم کرے انشاء اللہ ورم ختم ہو جائے گا۔

(۲) جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے، اور لکھ کر اپنے پاس رکھے، انشاء اللہ اُسے رتبہ کی بلندی، خوشحالی اور مقصد میں کامرانی نصیب ہو گی۔

(۳) جس شخص کو خونی مسہ (بواسیر) کی بیماری ہو، تو وہ شخص ایک ہزار مرتبہ ''یَاعَلِیُّ'' پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیئے تو سات روز میں خون بند ہو جائے گا، مسے ختم ہو جائیں گے۔

(۴) جس کسی کی آنکھیں درد کرتی ہوں، اور آنکھیں زرد ہو گئی ہوں، تو سات مرتبہ ''یَا عَلِیُّ''

پڑھ کر پانی پر دم کرے، پھر اس پانی کو سلائی سے آنکھوں میں لگائے، تین ہی دن میں آنکھوں کی زردی جاتی رہے گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

{۳۸} یَاکَبِیْرُ: اے بہت بڑا!

(۱) جو شخص اپنے عہدہ سے معزول کر دیا گیا ہو، وہ سات روزے رکھے اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ ''یَاکَبِیْرُ'' پڑھے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے عہدہ پر بحال ہو جائے گا اور بزرگی و برتری نصیب ہو گی۔

(۲) کھانے کی چیز پر پڑھ کر شوہر و بیوی کو کھلایا جائے تو آپس میں محبت پیدا ہو گی۔

(۳) اگر بیمار اس نام کو روزانہ ۹۰/نوّے مرتبہ پڑھے گا تو بہت جلد صحت یاب ہو جائے گا۔

{۳۹} یَاحَفِیْظُ: اے سب کا محافظ!

(۱) جو شخص بکثرت ''یَاحَفِیْظُ'' کا ورد رکھے گا اور لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح کے خوف و خطر اور نقصان و ضرر سے محفوظ رہے گا۔

(۲) جس شخص کو جن کا خوف ہو وہ شخص یہ اسم مبارک پانچ مرتبہ لکھ کر تعویذ بنا کر بازو پر باندھے انشاء اللہ کسی بھی جن کا اثر نہیں ہو گا۔

(۳) جو شخص جہاز یا کشتی پر سوار ہو اور اس کو اس کے غرق ہو جانے کا خوف ہو تو سات مرتبہ ''یَاحَفِیْظُ'' لکھ کر اپنی دائیں جانب باندھے انشاء اللہ کبھی بھی غرق نہیں ہو گا اگر کسی وجہ سے کشتی ٹوٹ جائے تب بھی یہ اسم مبارک ساتھ رکھنے والا صحیح و سالم رہے گا اور زندہ بچ جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ!

(۴) اگر کسی شخص کو اپنا سامان گم ہو جانے یا لُٹ جانے کا اندیشہ ہو تو سامان پر تین جگہوں پر ''یَاحَفِیْظُ'' لکھ دے، انشاء اللہ وہ سامان کبھی بھی گم نہ ہو گا اور صحیح

وسالم منزلِ مقصود پر پہنچ جائے گا۔

{۴۰} **یَا مُقِیْتُ**: اے سب کو روزی اور توانائی قوّت دینے والے!

(۱) جو شخص خالی آبخورے (پیالہ) میں سات مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا اور اس میں خود پانی پیئے یا کسی دوسرے کو پلائے یا سونگھے گا تو انشاء اللہ مقصود حاصل ہوگا۔

(۲) اگر کسی کا بچہ ضد کرتا ہو تو وہ شخص سات بار یہ اسم پڑھ کر خالی گلاس میں دم کرے پھر اس گلاس میں پانی بھر کر بچہ کو پلائے تو انشاء اللہ سات دن کے عمل میں بچہ کی ضد اور رونا موقوف ہو جائے گا، ایسے گلاس کا پانی سفر میں پینے سے سفر کے خوف اور اندیشہ سے محفوظ رہے گا، انشاء اللہ تعالیٰ!

{۴۱} **یَا حَسِیْبُ**: اے سب کے لئے کفایت کرنے والے!

(۱) جس شخص کو دوسرے کسی بھی شخص یا چیز کا ڈر ہو، وہ جمعرات سے شروع کر کے آٹھ روز تک صبح و شام ۷۰ ستر مرتبہ "حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ" پڑھے تو وہ انشاء اللہ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(۲) "حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" بکثرت پڑھنے سے انشاء اللہ دنیا و آخرت کی تمام پریشانیاں دور ہو جائے گی۔

{۴۲} **یَا جَلِیْلُ**: اے بڑے، بلند مرتبہ والے!

(۱) جو شخص مشک و زعفران سے اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور بکثرت "یَا جَلِیْلُ" کا ورد رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو انشاء اللہ عزت و عظمت اور قدر و منزلت عطا فرمائیں گے۔

(۲) اگر کسی کا مقدمہ چل رہا ہو اور اس کا کوئی گواہ جھوٹی گواہی دے ایسا اندیشہ ہو تو

ایک ہزار مرتبہ "یَا جَلِیْلُ" پڑھ کر اُس گواہ کی طرف دم کرے، انشاء اللہ وہ گواہ عدالت میں ہمیشہ نہ رہے گا یا اُس شخص کے خلاف گواہی نہیں دے سکے گا۔

(۳) اگر کوئی شخص چاندی کی انگوٹھی میں "یَا جَلِیْلُ" لکھا کر اپنے پاس رکھے گا تو جو حاکم یا بڑے شخص کے پاس جائے گا تو عزت و عظمت ملے گی، ہر حاکم کی نظر اس کے سامنے نیچی رہے گی۔

(۴) جو مسافر اپنے سامان پر ۱۰/ دس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا تو انشاء اللہ اس کا سامان چوری ہونے سے محفوظ رہے گا۔

{۴۳} **یَا کَرِیْمُ**: اے بہت کرم کرنے والے!

(۱) جو شخص روزانہ سوتے وقت "یَا کَرِیْمُ" پڑھتے پڑھتے سو جایا کرے اللہ تعالیٰ اس کو علماء و صلحاء میں عزت نصیب فرمائیں گے۔

(۲) جو شخص سونے کے لئے بستر پر جائے اور اس اسم کو پڑھتا پڑھتا سو جائے تو اس کی عزت و عظمت کے لئے فرشتے دُعاء کریں گے، اور وہ شخص صبح کو لوگوں کی نظروں میں بے حد معزز اور بزرگ دکھائی دے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس اسم کو خوب پڑھا کرتے تھے۔

(۳) اگر کسی شخص کے ماں باپ بخیل ہوں یا کسی عورت کا خاوند بخیل ہو تو وہ "یا کریم" ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے، انشاء اللہ تین دن کے اندر کسی قدر سخاوت کی خوبی پیدا ہو جائے گی اور پہلی تنگ دلی میں کمی ہو جائے گی۔

{۴۴} **یَا رَقِیْبُ**: اے بڑا نگہبان!

(۱) جو شخص اپنے اہل و عیال اور مال و منال پر سات مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر روزانہ

دم کیا کرے اور ''یَارَقِیْبُ'' کا ورد رکھے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ سب آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

(۲) جو شخص سفر پر جانے کے لئے روانہ ہو تو اپنے اہل وعیال کو ایک جگہ جمع کر کے ان سب پر ۷ رسات مرتبہ ''یَارَقِیْبُ'' پڑھ کر دم کر دے تو اللہ تعالیٰ سب کا نگراں بن جائے گا اور سب کے ساتھ زندہ وصحیح وسالم ملاقات کرائے گا۔

(۳) جو شخص رات کو سوتے وقت ''یَارَقِیْبُ'' ۷ رمرتبہ پڑھ کر دم کرے تو گھر میں چور نہیں آئے گا اور اگر آ گیا تو کچھ نہ لے جا پائے گا۔

(۴) اگر کسی کو پھوڑا پھنسی ہو گئی ہو اور کسی بھی طرح اچھا نہ ہوتا ہو تو سات روز تک روزانہ ۱۰۰ رمرتبہ ''یَارَقِیْبُ'' پڑھ کر زخم پر دم کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس مدت کے درمیان انشاء اللہ شفاء حاصل ہوگی۔

(۵) کوئی چیز گم ہو جائے ''یارقیب'' بکثرت پڑھے تو انشاء اللہ گم شدہ چیز مل جائے گی۔

(۶) حمل ضائع ہو جانے کا خوف ہو تو عورت اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر سات بار اس اسم کو پڑھے، انشاء اللہ بچہ ضائع ہونے سے محفوظ رہے گا۔

{۴۵} یَامُجِیْبُ: اے دُعائیں سننے اور قبول کرنے والے!

(۱) جو شخص بکثرت ''یَامُجِیْبُ'' پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی دُعائیں بارگاہ خداوندی میں قبول ہونے لگیں گی۔

(۲) جو شخص جمعہ کے دن یہ نام ۱۰۱ رایک سو ایک مرتبہ لکھ کر تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھے، پھر جو بھی دعاء کرے قبول ہوگی، جو بات کسی سے کہے وہ قبول ہوگی، اور ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

(۳) اگر کسی کے سر میں درد ہوتا ہو، تو دائیں ہاتھ سے سر پکڑ پہلی بار تین بار اس اسم کو

پڑھ کر دم کرے پھر پانچ بار، تیسری بار سات مرتبہ، چوتھی بار نو مرتبہ، پانچویں بار گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو سر درد میں شفا ہوگی۔

(۴) اگر کسی کے خط کا جواب یا درخواست کا حکم نہ آتا ہو تو تین دن تک روزانہ نماز فجر کے بعد ایک ہزار مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ کر ایسی توجہ کرے کہ میرے خط کا جواب اور میری درخواست پر حکم لکھ کر آسمان سے اُترا، انشاء اللہ تھوڑے ہی دن کے بعد خط یا درخواست کا اچھا جواب آئے گا۔

{۴۶} یَاوَاسِعُ: اے وسعت والے!

(۱) جو شخص بکثرت ''یَاوَاسِعُ'' کا ورد رکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ظاہری اور باطنی غنا اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔

(۲) اگر کسی کو بچھو کاٹے تو تھوڑا نمک پانی میں گھول کر ۷۰ رستر بار ''یَاوَاسِعُ'' پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس پانی کو کاٹنے کی جگہ پر ملے، انشاء اللہ تکلیف دور ہوگی۔

(۳) جس بچہ کو قرآن مجید یاد نہ ہوتا ہو ہر ماہ تین روز ''یَا وَاسِعُ'' ۱۰۰ رسو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے، انشاء اللہ قرآن شریف خوب ہی جلدی حفظ ہو جائے گا۔

{۴۷} یَاحَکِیْمُ: اے بڑی حکمتوں والے!

(۱) جو شخص کثرت سے ''یَاحَکِیْمُ'' پڑھا کرے، اللہ تعالیٰ اس پر انشاء اللہ علم وحکمت کے دروازے کھول دیں گے۔

(۲) جس شخص کا کوئی کام پورا نہ ہوتا ہو تو وہ پابندی سے اس اسم کو پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ کام پورا ہو جائے گا۔

(۳) اگر میاں بیوی کے درمیان ناراضگی ہو اور بیوی اچھا تعلق قائم کرنا چاہتی ہو یا شوہر چاہتا ہو کہ بیوی کے ساتھ مل جل کر رہے تو ۱۰۰۱ رایک ہزار ایک بار اس اسم کو

کھانے کی چیز پر دم کر کے کھلائی جائے تو انشاء اللہ فوراً تعلق قائم ہوگا، اور آپس میں محبت بڑھے گی۔

{۴۸} یَا وَدُوْدُ: اے بڑا محبت کرنے والا!

(۱) جو شخص ایک ہزار مرتبہ ''یَا وَدُوْدُ'' پڑھ کر کھانے پر دم کرے گا، اور بیوی کے ساتھ بیٹھ کر وہ کھانا کھائے گا، تو انشاء اللہ میاں بیوی کا جھگڑا ختم ہو جائے گا، اور باہمی محبت پیدا ہو جائے گی۔

(۲) روزانہ اس اسم کا ۱۰۰۰/ایک ہزار مرتبہ ذکر کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے گا انشاء اللہ۔

(۳) جس شخص کا لڑکا بدچلن ہو یا بیوی شوہر کے ساتھ جھگڑا کرتی ہو یا شوہر بیوی کے ساتھ بدمزاجی کرتا ہو، تو کسی میٹھی چیز پر ۱۰۰۱/ایک ہزار ایک مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر دم کر کے رکھ لے اور پھر ۲/دو رکعت نفل نماز پڑھ کر فتح مندی کی دُعاء کرے پھر جب موقع ملے اس میٹھی چیز کو کھلائے تو انشاء اللہ بہت جلد آپس میں صلح ہو جائے گی اور مراد پوری ہوگی۔

(۴) جس شخص کا گھوڑا طوفانی ہو تو چنے کے آٹے پر ۳۰۰/تین سو مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر دم کر کے گھوڑے کو کھلایا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تین ہی دن میں وہ گھوڑا طوفان کرنا بھول جائے گا۔

(۵) جو عورت اپنے شوہر کے لئے ۳۰۰۰/تین ہزار مرتبہ ''یَا وَدُوْدُ'' پڑھ کر کسی عطر پر دم کر کے وہ عطر لگا کر شوہر کے سامنے جائے تو شوہر اس عورت کو چاہے گا۔

نوٹ: اس اسم مبارک کو ناجائز تعلقات کے لئے، حرام کام کے لئے استعمال کرنا سخت منع ہے، اگر کوئی اس طرح کرے گا تو بالآخر گناہ گار میں گرفتار ہوگا۔

{۴۹} یَا مَجِیْدُ: اے بڑا بزرگی والا!

(۱) جو شخص کسی موذی مرض آتشک، جذام وغیرہ میں گرفتار ہو وہ ۱۳/۱۴/۱۵/تاریخ کے روزے رکھے، اور افطار کے بعد بکثرت اس اسم کو پڑھا کرے، اور پانی پر دم کر کے پیئے انشاء اللہ وہ مرض دُور ہو جائے گا۔

(۲) جس شخص کی پسلی میں درد ہو تو ایک ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر روئی پر دم کر کے درد کی جگہ پر باندھے تو انشاء اللہ تعالیٰ درد ختم ہو جائے گا۔

{۵۰} یَا بَاعِثُ: اے مردوں کو زندہ کرنے والے!

(۱) جو شخص روزانہ سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر ۱۰۱/ایک سو ایک مرتبہ ''یَا بَاعِثُ'' پڑھا کرے انشاء اللہ اس کا دل علم و حکمت سے زندہ ہو جائے گا۔

(۲) جو شخص کسی بدمزاج حاکم کے سامنے جانا چاہتا ہو ۷/سات مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر اپنے بدن پر دم کر کے جائے، انشاء اللہ حاکم بے حد مہربانی سے پیش آئے گا۔

{۵۱} یَا شَہِیْدُ: اے حاضر و ناظر!

(۱) جس مسلمان کے دل میں ریاکاری کا خیال رہتا ہو اور وہ بُری عادت سے بچنا چاہتا ہو تو وہ اس اسم اعظم کو ۱۰۰۱/ایک ہزار ایک مرتبہ اس کے مطلب کی جانب توجہ کر کے پڑھے اور ۲۱/اکیس دن تک یہ عمل کرے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بُری عادت ختم ہو جائے گی۔

(۲) جس شخص کی بیوی یا اولاد نافرمان ہو وہ صبح کے وقت اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر ۲۱/اکیس مرتبہ ''یَا شَہِیْدُ'' پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ فرمانبردار ہو جائے گی۔

(۳) جو شخص بیماری کی وجہ سے بے ہوش ہوگیا ہو تو بیمار کے سرہانے ۱۰۱/ایک سو ایک مرتبہ اس اسم کو اس خیال سے پڑھے کہ اس مریض کے علاج کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت یہاں موجود ہے تو فوراً بیمار ہوش میں آجائے گا۔

{۵۲} یَا حَقُّ :اے برحق و برقرار!

(۱) جو شخص چوکور کاغذ کے چاروں کونوں پر ''اَلْحَقُّ'' لکھ کر سحر کے وقت کاغذ کو ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف بلند کر کے دُعاء کرے انشاء اللہ گم شدہ شخص یا سامان مل جائے گا اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔

(۲) جو قیدی آدھی رات کو سر کھلا رکھ کر ۱۰۸/ایک سو آٹھ مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا تو انشاء اللہ صحیح سالم نجات ملے گی۔

(۳) جو شخص اپنے مقدمہ میں صحیح فیصلہ کرانا چاہتا ہو تو ایک سو ایک مرتبہ ''سُبْحَانَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ'' پڑھ کر ۷۰۰۰/سات ہزار مرتبہ ''یَا حَقُّ'' پڑھے، انشاء اللہ تین ہی دن کے عمل میں حق ظاہر ہوگا اور مقدمہ کا فیصلہ صحیح طور پر ہوگا۔

{۵۳} یَا وَکِیْلُ :اے بڑے کارساز!

(۱) اگر کسی گھر پر بجلی گرنے کا ڈر ہو تو ۷/سات مرتبہ ''یَا وَکِیْلُ'' لکھ کر گھر کے دروازہ پر چپکا دیا جائے تو انشاء اللہ کبھی اس گھر پر بجلی نہیں گرے گی۔

(۲) اگر کسی کو چور، ڈاکو کا خوف ہو تو اس اسم کا ورد رکھے انشاء اللہ کوئی تکلیف یا نقصان نہ پہنچے گا۔

{۵۴} یَا قَوِیُّ :اے بڑی طاقت اور قوت والے!

(۱) جو شخص واقعی مظلوم اور کمزور و مغلوب ہو تو وہ اس ظالم اور طاقتور دشمن کو دفع کرنے کی نیت سے بکثرت اس اسم کو پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رہے گا، (بے محل اور ناحق یہ عمل ہرگز نہ کرے)۔

(۲) جو عورت حمل کی تکلیف سے کمزور ہوگئی ہو۔ اور حمل کی تکلیف برداشت نہ کرسکتی ہو۔ تو ۱۲۰/ایک سو بیس مرتبہ اس اسم کو حاملہ عورت پڑھے انشاء اللہ حمل کے ایام بے حد ہی آسانی سے گزریں گے صحت و طاقت قائم رہے گی۔

{۵۵} یَا مَتِیْنُ :اے شدید قوت والے!

(۱) جس عورت کو دودھ نہ ہو اس کو ''اَلْمَتِیْنُ'' کاغذ پر لکھ کر دھو کر پلائیں، انشاء اللہ تعالیٰ خوب دودھ ہوگا۔

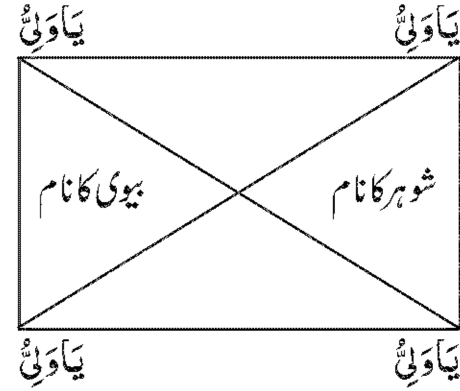
{۵۶} یَا وَلِیُّ :اے مددگار، حمایتی!

(۱) جمعہ کی رات میں اس اسم کو ۱۰۰۰/ایک ہزار مرتبہ پڑھنے سے نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) جو شخص اپنی بیوی یا جو عورت اپنے شوہر یا جو غلام اپنے آقا کی عادتوں، خصلتوں سے خوش نہ ہو وہ شوہر یا وہ عورت یا وہ غلام جب ان کے سامنے جائے اس اسم کو پڑھا کرے، انشاء اللہ نیک خصلت ہوں گے۔

(۳) میاں بیوی کے تعلقات اچھے نہ ہوں تو مذکورہ نقش کو لکھ کر درخت پر لٹکائے، اس طرح کرنے سے انشاء اللہ تھوڑی ہی مدت میں میاں بیوی میں آپس میں ایسی

محبت ہوگی کہ لوگ تعجب کریں گے۔



{۵۷} یَاحَمِیْدُ: اے لائق تعریف!

(۱) جو شخص ۴۵/پینتالیس دن تک متواتر ۹۳/ترانوے مرتبہ تنہائی میں ''یَاحَمِیْدُ'' پڑھا کرے گا اس کی تمام بری خصلتیں اور عادتیں انشاء اللہ دُور ہو جائیں گی۔

(۲) جس شخص کی زبان پر سے گالی اور خراب الفاظ نکلتے رہتے ہو اور کسی طرح اپنی زبان کو پاک نہ رکھ سکتا ہو وہ ۹۰/نوّے مرتبہ صاف پیالے پر اس اسم کو لکھے اور نوے بار یہ اسم پڑھ کر پیالے پر دم کرے اور ہمیشہ اس پیالے سے پانی پیتا رہے، انشاء اللہ وہ گالی کی خراب عادت سے نجات پائے گا۔

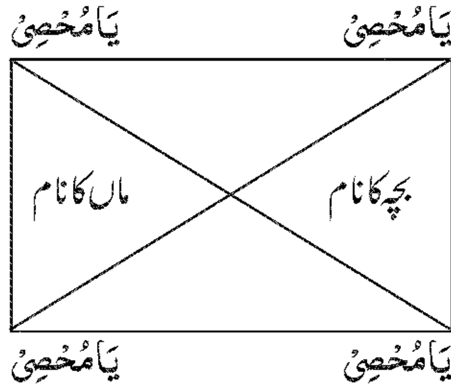
(۳) اگر کوئی غلام کسی بڑے آدمی کو اپنی غریبی کے مطابق ہدیہ بھیجے اور سوچے کہ بڑا شخص ہے اور غریب کا ہدیہ قبول نہ کرے گا تو ستر مرتبہ ''یَاحَمِیْدُ'' پڑھ کر اس ہدیہ پر دم کرے، انشاء اللہ وہ ہدیہ قبول کیا جائے گا۔

{۵۸} یَامُحْصِیُ: اے اپنے علم اور شمار میں رکھنے والے!

(۱) جو شخص نماز فجر کے بعد دس مرتبہ اس اسم کو پڑھیگا تو پورا دن اللہ کی حفاظت میں رہیگا۔

(۲) جو شخص نماز جمعہ کے بعد دس مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا تو قبر وآخرت کے عذاب سے بے خوف رہے گا۔

(۳) اگر بچہ گم ہوگیا ہو تو مذکورہ نقش کو درخت پر لٹکائے اگر بچہ زندہ ہوگا تو انشاء اللہ بہت جلد مل جائے گا۔



{۵۹} یَامُبْدِئُ: اے پہلی بار پیدا کرنے والے!

(۱) جو شخص حاملہ عورت کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ۹۹/ننانوے مرتبہ ''یَامُبْدِئُ'' پڑھے گا انشاء اللہ نہ اس کا حمل گرے گا، نہ وقت سے پہلے بچہ پیدا ہوگا۔ (اجنبیہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھنا حرام ہے)

(۲) جس شخص کی بیوی بے اولاد ہو وہ ایک سیب چھل کر سات بار ''یامبدئُ'' سیب پر لکھ کر تین دن تک صبح کے وقت بیوی کو کھلائے انشاء اللہ پہلے ہی ماہ میں حمل ٹھہر جائے گا، پہلے مہینے میں حمل نہ رہا تو دوسرے ماہ ایسا ہی کرے، پھر تیسرے ماہ ایسا ہی کرے، انشاء اللہ تین ماہ میں ضرور حمل ٹھہر جائے گا، اگر سیب نہ ہو تو مرغی کا انڈا اُبال کر اس کے اوپر کا حصہ الگ کرکے سفیدی پر لکھا جائے۔

{۶۰} **یَامُعِیْدُ**: اے ۲/دوبارہ پیدا کرنے والے!

(۱) گم شدہ شخص کو واپس بُلانے کے لئے جب گھر کے سب آدمی سوجائیں تو گھر کے چاروں کونوں میں ۷۰/ستر ۷۰/ستر مرتبہ ''یَا مُعِیْدُ'' پڑھے، انشاء اللہ ۷/سات روز میں وہ واپس آجائے گا یا اس کا پتہ چل جائے گا۔

{۶۱} **یَامُحْیِیْ**: اے زندگی دینے والے!

(۱) جس شخص کے سر یا سینہ میں درد ہو تو ۱۲۰/ایک سو بیس مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر صبح و شام دم کرے، انشاء اللہ بہت جلد درد دُور ہو جائے گا۔

(۲) جس کو کسی بیماری کی وجہ سے بدن کا کوئی عضو ناکارہ ہو جانے کا ڈر ہو تو روزانہ ۷/سات بار صبح کو اور ۷/سات بار شام کو اس اسم کو پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ اعضاء صحیح وسالم رہیں گے۔

{۶۲} **یَامُمِیْتُ**: اے موت دینے والے!

(۱) جس شخص کا نفس اس کے قابو میں نہ ہو وہ سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ ''اَلْمُمِیْتُ'' پڑھتے پڑھتے سوجائے، انشاء اللہ اس کا نفس مطیع ہو جائے گا۔

(۲) جس شخص کو سحر (جادو) کا ڈر ہو وہ سات بار اس اسم کو پڑھ کر دم کرے کبھی بھی کوئی سحر وجادو اثر نہیں کرے گا ہر قسم کا سحر وجادو اس کے پاس آکر ختم ہو جائے گا۔

{۶۳} **یَاحَیُّ**: اے ہمیشہ ہمیش زندہ رہنے والے!

(۱) جو شخص روزانہ ۳۰۰۰ تین ہزار مرتبہ ''اَلْحَیُّ'' کا ورد رکھے گا انشاء اللہ کبھی بیمار نہ ہوگا۔

(۲) جو شخص اس اسم کو چینی کے برتن پر مشک اور گلاب سے لکھ کر شیریں پانی سے دھو کر پیئے یا کسی دوسرے بیمار کو پلائے انشاء اللہ شفائے کامل نصیب ہو۔

{۶۴} **یَاقَیُّوْمُ**: اے سب کو قائم اور سنبھالنے والے!

(۱) جو شخص بکثرت اسم ''اَلْقَیُّوْمُ'' کا ورد رکھے انشاء اللہ لوگوں میں اس کی عزت اور وقار زیادہ ہو۔

(۲) جو شخص تنہائی میں بیٹھ کر ورد کرے انشاء اللہ خوش حال ہو جائے۔

(۳) روزانہ ۳۰۰/تین سو بار اس اسم کو پڑھنے والے کا دل ہمیشہ خوش اور مطمئن رہے گا۔

{۶۵} **یَاوَاجِدُ**: اے ہر چیز کو پانے والے!

(۱) جو شخص کھانا کھاتے وقت ''یَاوَاجِدُ'' کا ورد رکھے غذا اس کے قلب کی طاقت و قوت اور نورانیت کا باعث ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس طرح کرنے سے نماز میں شک وشبہ کم ہوگا، ہم سب کو ضرور اس اسم کا ورد رکھنا چاہئے۔

(۲) جو شخص ۱۱۱/ایک سو گیارہ مرتبہ اس نام کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے جس شخص کو یہ پانی پلائے گا، وہ شخص بہت محبت کرے گا، میاں بیوی کی محبت کے لئے یہ عمل بے حد فائدہ مند ہے۔

{۶۶} **یَامَاجِدُ**: اے بزرگی اور بڑائی والے!

(۱) مریض کو یہ اسم دس مرتبہ پڑھ کر شربت یا دوا پر دم کرکے پلائے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات ہی دن میں شفایاب ہوگا۔

(۲) اس اسم کو نماز عشاء کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھنے سے انشاء اللہ لوگوں کی نظروں میں بہت بڑی عزت وعظمت پیدا ہوگی۔

{۶۷} یَا وَاحِدُ وَالْاَحَدُ: اے ایک اکیلا!

(۱) جس شخص کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ اس کو اولاد صالح نصیب ہوگی۔

(۲) جس شخص کے یہاں لڑکا نہ ہو اور اس کی تمنا ہو تو رمضان المبارک کی پہلی جمعہ کی نماز کے بعد اس اسم کو ۱۰۱/ایک سو ایک مرتبہ کاغذ پر لکھے پھر تعویذ کے طور پر اپنی دائیں بازو پر باندھے، انشاء اللہ اُسی سال صالح فرزند پیدا ہوگا، بے حد مجرب عمل ہے۔ (وظائف اشرفیہ/ ۶۴)

(۳) جو شخص ''یَا اَحَدُ'' ۹/نو مرتبہ پڑھ کر کسی کام کے لئے یا کسی کی ملاقات کے لئے جائے گا تو وہ اس شخص کو عزت کی نظر سے دیکھے گا، اور سوچا ہوا کام انشاء اللہ آسانی سے پورا ہو جائے گا۔

(۴) جو شخص یہ چاہتا ہو کہ خاتمہ بالخیر ہو تو اُسے صبح و شام یہ اسم مبارک ۴۱/اکتالیس مرتبہ پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ (وظائف اشرفیہ)

{۶۸} یَا صَمَدُ: اے بے نیاز!

(۱) جو شخص اس اسم مبارک کو نماز عشاء کے بعد ۱۱۵/ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھے گا تو کبھی بھی کسی ظالم کے پنجے میں جکڑا نہ جائے گا۔

(۲) جو شخص سحر کے وقت سجدہ میں سر رکھ کر ۱۱۵/ایک سو پندرہ یا ۱۲۵/ایک سو پچیس مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھے اس کو انشاء اللہ ظاہری و باطنی سچائی نصیب ہوگی، اور جو شخص باوضو اس اسم کا ورد جاری رکھے وہ انشاء اللہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے گا۔

{۶۹} یَا قَادِرُ: اے قدرت والے!

(۱) جو شخص بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو وہ اس اسم مبارک کو روزانہ ۱۰۰/سو مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس شخص میں صحت و طاقت پیدا ہوگی اور بیماری دن بدن کم ہوتی جائے گی۔

{۷۰} یَا مُقْتَدِرُ: اے پوری قدرت والے!

(۱) جو شخص خوب سوتا رہتا ہو، اور وہ چاہے کہ میری نیند اور غفلت کم ہو جائے وہ اس اسم مبارک کو روزانہ ۵۰۰/پانچ سو مرتبہ پڑھے تو خود ہی بہت جلد نیند، غفلت اور غلطی دور ہو کر مزاج میں ہوشیاری پیدا ہوگی۔

(۲) جو شخص سو کر اُٹھنے کے بعد بکثرت ''المقتدر'' کا ورد کیا کرے یا کم از کم بیس مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام آسان ہو جائیں گے۔

{۷۱} یَا مُقَدِّمُ: اے پہلے اور آگے کرنے والے!

(۱) جو شخص ہر وقت ''یَا مُقَدِّمُ'' کا ورد رکھے گا وہ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار بن جائے گا۔

{۷۲} یَا مُؤَخِّرُ: اے پیچھے اور بعد میں رکھنے والے!

(۱) جو شخص کثرت سے ''اَلْمُؤَخِّرُ'' کا ورد رکھے گا اُسے انشاء اللہ سچی توبہ نصیب ہوگی اور جو شخص روزانہ ۱۰۰/سو مرتبہ اس اسم کو پابندی سے پڑھا کرے اس کو انشاء اللہ ایسا حق تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا کہ اس کے بغیر چین نہ آئے گا۔

{۷۳} یَا اَوَّلُ: اے سب سے پہلے!

(۱) جس شخص کے یہاں لڑکا نہ ہوتا ہو وہ ۴۰/چالیس دن تک چالیس مرتبہ روزانہ

"اَلْاَوَّلُ" پڑھا کرے انشاء اللہ اس کی مراد پوری ہوگی۔

(۲) جو شخص مسافر ہو وہ جمعہ کے دن ۱۰۰۰/ایک ہزار مرتبہ "اَلْاَوَّلُ" پڑھے انشاء اللہ جلد بخیریت وطن واپس پہونچے گا۔

{۷۳} یَااٰخِرُ :اے سب کے بعد!

(۱) اس اسم کو بکثرت پڑھنے والا اپنی عمر لمبی ہونے کی تمنا رکھے گا، اور دلی چاہت یہ ہو کہ میری عمر جتنی لمبی ہو، اتنی میں زیادہ عبادت کروں، سب سے پہلے عبادت کرنا شروع کرے گا، اور سب سے اخیر تک عبادت میں مشغول رہنا پسند کرے گا۔

(۲) جو شخص سفر کے لئے روانہ ہو تو ایک سو ایک مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر اپنے گھر اور گھر والوں کو اللہ کے سپرد کردے، تو انشاء اللہ خیر کے ساتھ واپس لوٹے گا اور سب کو زندہ ہونے کی حالت میں دیکھے گا۔

(۳) جو شخص کسی جگہ پر اجنبی لوگوں میں جائے تو اس نام کو ۴۱/اکتالیس مرتبہ پڑھے تو جہاں بھی ہوگا وہاں اس کی عزت ہوگی اور اعلیٰ درجہ حاصل ہوگا۔

{۷۵} یَاظَاهِرُ :اے ظاہر و آشکارا !

(۱) جو شخص نماز اشراق کے بعد ۵۰۰/پانچ سو مرتبہ "الظاہر" کا ورد کیا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں روشنی اور دل میں نور عطا فرمائیں گے، انشاء اللہ۔

(۲) جس جگہ پر بارش کا طوفان یا آندھی چلنے کا پتہ چلے، تو اس اسم کو پڑھنا بہت ہی فائدہ مند ہے۔

(۳) جس گھر کے دروازے یا دیوار پر یہ اسم مبارک لکھا جائے تو وہ گھر یا دیوار زلزلہ میں گرنے سے محفوظ رہے گا۔

{۷۶} یَابَاطِنُ :اے پوشیدہ و پنہاں!

(۱) جو شخص روزانہ ۳۳/تینتیس مرتبہ "یاباطن" پڑھا کرے انشاء اللہ اس پر باطنی اسرار ظاہر ہونے لگیں گے، اور اس کے قلب میں انس و محبت الٰہی پیدا ہوگا۔

{۷۷} یَاوَالِيُ :اے متولّی اور متصرّف!

(۱) جو شخص کورے آبخورے (پیالہ) میں یہ اسم لکھ کر اس میں پانی بھر کر مکان میں چھڑکے گا تو وہ مکان بھی انشاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

{۷۸} یَامُتَعَالِيُ :اے سب سے بلند و برتر!

(۱) جو شخص کثرت سے "اَلْمُتَعَالِيُ" کا ورد رکھے انشاء اللہ اس کی تمام مشکلات رفع ہوں گی اور جو عورت حالت حیض میں کثرت سے اس اسم کا ورد رکھے انشاء اللہ اس کی تکلیف رفع ہوگی۔

{۷۹} یَابَرُّ :اے بڑا اچھا سلوک کرنے والے!

(۱) جو شخص شراب نوشی، زناکاری وغیرہ بدکاریوں میں گرفتار ہو، روزانہ ۷/سات مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاء اللہ ان گناہوں کی رغبت جاتی رہے گی۔

(۲) جس بچے کو نظر لگتی رہتی ہو تو سات بار "یَابَرُّ" پڑھ کر بچے پر دم کرے گا تو انشاء اللہ بچہ نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

(۳) جو شخص اپنے بچہ پر پیدا ہونے کے بعد ہی سات مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر دم کردے اور اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے وہ بلوغ تک تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

{۸۰} یَاتَوَّابُ :اے بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والے!

(۱) جو شخص نماز چاشت کے بعد ۳۶ / مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے گا انشاء اللہ اُسے سچی توبہ نصیب ہوگی۔

(۲) اگر کسی ظالم پر دس مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے تو انشاء اللہ اس سے خلاصی نصیب ہوگی۔

{۸۱} یَا مُنْتَقِمُ : اے بدلہ لینے والے!

(۱) جو شخص حق پر ہو اور دشمن سے بدلہ لینے کی اس میں قدرت نہ ہو وہ تین جمعہ تک بکثرت ''یَا مُنْتَقِمُ'' پڑھے، اللہ اس سے خود انشاء اللہ انتقام لے لیں گے۔

{۸۲} یَا عَفُوُّ : اے بہت زیادہ معاف کرنے والے!

(۱) جو شخص کثرت سے ''اَلْعَفُوُّ'' پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو انشاء اللہ معاف فرمادیں گے۔

{۸۳} یَا رَءُوْفُ : اے بہت بڑے مشفق!

(۱) جب دلہن رخصت ہو اور اپنے شوہر کے سامنے جائے تب سات مرتبہ ''یَا رَءُوْفُ'' پڑھ لے تو انشاء اللہ شوہر پوری زندگی بیوی پر مہربان رہے گا اور کبھی ناراضگی نہ ہوگی۔

(۲) جو شخص دس مرتبہ درود شریف اور دس مرتبہ اس اسم کو پڑھے تو انشاء اللہ اس کا غصہ رفع ہوجائے گا دوسرے غضبناک شخص پر دم کرے تو اس کا غصہ رفع ہوگا۔

{۸۴} یَا مَالِکَ الْمُلْکِ : اے بادشاہت کا مالک!

(۱) جو شخص ''یَا مَالِکَ الْمُلْکِ'' کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی اور لوگوں سے بے نیاز فرمادیں گے اور وہ کسی کا محتاج نہ رہے گا۔

{۸۵} یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ : اے عظمت و جلال اور انعام

واکرام والے!

(۱) جو شخص کثرت سے اس اسم کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو عزت و عظمت اور مخلوق سے استغناء عطا فرمادیں گے۔

{۸۶} یَا مُقْسِطُ : اے عدل وانصاف قائم کرنے والے!

(۱) جو شخص اپنی بیویوں میں عدل وانصاف نہ کرسکتا ہو تو ۷۰۰۰ / سات ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر کھانے کی چیز پر دم کرے اور اس شوہر کو کھلائی جائے تو وہ منصف مزاج بن جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

{۸۷} یَا جَامِعُ : اے سب کو جمع کرنے والے!

(۱) جو شخص اس اسم مبارک کو ۱۲۵۰۰۰ / ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اس شخص میں انشاء اللہ فرشتوں جیسی خوبیاں پیدا ہوں گی۔

{۸۸} یَا غَنِیُّ : اے بڑے بے نیاز اور بے پرواہ!

(۱) اگر دکان کا مالک یا سوداگر دکان یا تجارت کے مکان کا تالا کھولنے سے پہلے ۷۰ / ستر مرتبہ ''یَا غَنِیُّ'' پڑھے انشاء اللہ تجارت کے مال میں برکت ہوگی اور کبھی نقصان نہ ہوگا۔

{۸۹} یَا مُغْنِیُ : اے بے نیاز و غنی بنا دینے والے!

(۱) جو شخص اپنی بیوی کے پاس جانے سے پہلے ستر مرتبہ اس اسم کو پڑھے تو اس کی بیوی کبھی بھی شرم گاہ کی بیماری میں مبتلا نہ ہوگی، اور حکیم و ڈاکٹر کی محتاج نہ رہے گی۔

{۹۰} یَا مَانِعُ : اے روک دینے والے!

(۱) اگر بیوی سے جھگڑا یا ناچاقی ہو تو بستر پر لیٹتے وقت ۲۰ ربیس مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے انشاء اللہ جھگڑا اور ناچاقی دور ہو جائے گی۔

{۹۱} یَا ضَآرُّ: اے ضرر پہنچانے والے!

(۱) جو شخص شب جمعہ میں ۱۰۰ ر مرتبہ ''الضار'' پڑھا کرے وہ انشاء اللہ تمام ظاہری اور باطنی آفتوں سے محفوظ رہے گا اور قرب خداوندی اُسے حاصل ہوگا۔

{۹۲} یَا نَافِعُ: اے نفع پہنچانے والے!

(۱) ہر نئی چیز یا مال خریدنے سے پہلے ۴۱ ر اکتالیس مرتبہ اس نام کو پڑھنے سے انشاء اللہ تجارت میں برکت ہوگی۔

(۲) جو شخص بیوی سے جماع کے وقت یہ اسم پڑھ لیا کرے اُسے انشاء اللہ اولادِ صالح نصیب ہوگی۔

{۹۳} یَا نُوْرُ: اے نور بخشنے والے!

(۱) جو شخص شب جمعہ میں ۷ ر سات مرتبہ سورۂ نور اور ۱۰۰۱ ر ایک ہزار ایک مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے تو انشاء اللہ اس کا دل انوارِ الٰہی سے منور ہو جائے گا۔

{۹۴} یَا ھَادِیُ: اے سیدھا راستہ دکھانے اور اس پر چلانے والے!

(۱) جو شخص ہاتھ اُٹھا کر آسمان کی طرف منہ کرکے بکثرت ''یَا ھَادِی'' پڑھے اور اخیر میں چہرہ پر ہاتھ پھیرے اس کو انشاء اللہ کامل ہدایت نصیب ہوگی، اور اہل معرفت میں شامل ہو جائے گا۔

(۲) مسافر سفر میں جاتے وقت ۱۱ ر گیارہ مرتبہ یہ نام پڑھے تو بہت فائدہ مند ہے، انشاء اللہ سارے کام درست رہیں گے۔

{۹۵} یَا بَدِیْعُ: اے بے مثال چیزوں کے ایجاد کرنے والے!

(۱) جو شخص اس اسم کو باوضو پڑھتے ہوئے سو جائے تو جس کام کا ارادہ ہو وہ انشاء اللہ خواب میں نظر آجائے گا۔

(۲) جس شخص کو کوئی غم یا مصیبت یا کوئی بھی مشکل پیش آئے وہ ایک ہزار مرتبہ ''یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' پڑھے، انشاء اللہ کشائش نصیب ہوگی۔

{۹۶} یَا بَاقِیُ: اے ہمیشہ ہمیش باقی رہنے والے!

(۱) جو شخص اس اسم کو ۱۰۰۰ ر ایک ہزار مرتبہ جمعہ کی رات میں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کے ضرر و نقصان سے محفوظ رکھیں گے، اور انشاء اللہ اس کے تمام نیک عمل مقبول ہوں گے۔

(۲) اگر کوئی چیز برباد ہو جانے کا ڈر ہو تو چار عدد مٹی کے برتن پر ''اَللّٰہُ بَاقِی'' تین تین مرتبہ ہر برتن پر لکھ کر کھیت یا باڑی کے گوشہ میں ایک ایک برتن دفن کردے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھیت برباد ہونے سے محفوظ رہے گا۔

{۹۷} یَا وَارِثُ: اے سب کے بعد موجود رہنے والے!

(۱) جو شخص طلوعِ آفتاب کے وقت ۱۰۰ ر سو مرتبہ ''یَا وَارِثُ'' پڑھے گا انشاء اللہ ہر رنج و غم اور سختی و مصیبت سے محفوظ رہے گا، اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔

(۲) جو شخص مغرب و عشاء کے درمیان ۱۰۰۰ ر ایک ہزار مرتبہ پڑھے ہر طرح کی حیرانی و پریشانی سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

(۳) اس اسم کو بکثرت پڑھنے والا دنیا سے بے رغبتی اور دیدارِ الٰہی کا شوق رکھے گا۔

{۹۸} یَا رَشِیْدُ: اے صحیح کاموں کے ہدایت کرنے والے!

(۱) جس شخص کو اپنے کسی کام یا مقصد کی تدبیر سمجھ میں نہ آتی ہو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان ۱۰۰۰/ایک ہزار مرتبہ ''یَا رَشِیْدُ'' پڑھے تو انشاء اللہ خواب میں تدبیر نظر آجائے گی یا دل میں اس کا القاء ہو جائے گا۔

(۲) جو شخص نماز صبح کے بعد ۱۰۰/سو مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد ۱۰۰/سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے تو اس کے رات دن کے عمل کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے گا اور اسے مقربین کا درجہ حاصل ہوگا۔

{۹۹} یَا صَبُوْرُ: اے بڑے صبر اور تحمل والے!

(۱) جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے ۱۰۰/سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے وہ انشاء اللہ اس دن کی ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا اور دشمنوں اور حاسدوں کی زبانیں بند رہے گی۔

(۲) جو شخص کسی بھی طرح کی مصیبت میں گرفتار ہو وہ ۱۰۲۰/ایک ہزار بیس مرتبہ اس اسم کو پڑھے اس سے نجات پائے گا اور اطمینان قلب نصیب ہوگا۔

(۳) اگر کسی شخص سے اُس کا آقا، حاکم یا بادشاہ خفا ہو یا کسی عورت سے اس کا شوہر بدکلامی سے بات چیت کرتا ہو تو آدھی رات یا دو پہر کے وقت اس اسم کو ۱۱۰۱/ایک ہزار ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے، انشاء اللہ ایک ہی ہفتہ میں مقصد حاصل کر لے گا، سات دن تک روزانہ یہ عمل کرے۔

(۴) جس کسی عورت کے بچے کا انتقال ہو گیا ہو اور بچے کی جدائی میں خوب بے چین ہو، تو ایک ۱۰۰۰/ایک ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پانی پلائے، بے چین عورت کے دل کو صبر عطا کرے گا، سات دن تک روزانہ یہ عمل کرے اللہ تعالیٰ بچے کی جدائی کو بھلا دے گا۔

باب ٦

نوافل کے بیان میں

* تحیۃ الوضو *

حدیث: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا پھر فرمایا: میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء کیا پھر فرمایا: جس نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء کیا پھر ۲/دو رکعتیں اس طرح سے ادا کیں کہ ان کی ادائیگی کے وقت اپنے نفس سے کوئی بات چیت نہ کی، تو اسکے سابقہ (چھوٹے) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم، ۱/ ۱۲۲، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضوء کرے، اور وضوء بھی اچھی طرح کرے پھر دو رکعت ظاہر اور باطن کی توجہ کے ساتھ ادا کرے تو اس کے لئے جنت لازم کر دی جاتی ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم مجھے سب سے زیادہ مقبول عمل بتاؤ؟ جو تم نے اسلام میں کیا ہو؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے سامنے جوتوں کی آواز سنی ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے اپنی سمجھ میں کوئی عمل ایسا نہیں کیا جس سے میں پُر امید ہوں سوائے اس کے کہ میں رات یا دن کی کسی گھڑی میں جب بھی وضوء کرتا ہوں تو اس وضوء کے ساتھ کچھ رکعت نماز ضرور پڑھ لیتا ہوں، جو میرے مقدر میں پڑھنے کے لئے لکھی گئی۔

تحیۃ المسجد

حدیث: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے ۲/دو رکعت نماز پڑھے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۸، کتاب صلوٰۃ المسافر وقصرھا، باب استحباب تحیۃ المسجد، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

تشریح: مسجد کو اللہ تعالیٰ سے ایک خاص نسبت ہے، اور اسی نسبت سے اس کو ''خانۂ خدا'' کہا جاتا ہے، اس لئے اس کے حقوق اور اس میں داخلہ کے آداب میں سے یہ ہے کہ وہاں جا کر بیٹھنے سے پہلے ۲/دو رکعت نماز ادا کی جائے، یہ گویا بارگاہِ خداوندی کی ''سلامی'' ہے اس لئے اس کو ''تحیۃ المسجد'' کہتے ہیں (تحیۃ کے معنی سلامی کے ہیں)۔ لیکن یہ حکم جمہور ائمہ کے نزدیک استحبابی ہے۔ (معارف الحدیث)

حدیث: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا کہ سفر سے واپسی میں آپ دن ہی میں چاشت کے وقت مدینہ میں تشریف لاتے، اور پہلے مسجد میں رونق افروز ہوتے تھے، اور وہاں ۲/دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد وہیں (کچھ دیر تک) تشریف رکھتے تھے۔ (صحیح مسلم، ۱/۲۴۸ باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن سفر اول قدومھا)

تشریح: آپ ﷺ چاشت کے وقت مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوتے تھے، اور سب سے پہلے سیدھے اپنی مسجد مبارک میں تشریف لاتے تھے، گویا گھر والوں کی ملاقات سے بھی پہلے بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر اس کی حضور میں ہدیۂ عبودیت پیش کرتے تھے پھر اس کے بعد بھی کچھ دیر تک مسجد ہی میں تشریف رکھتے تھے، اور مشتاقانِ زیارت وہیں آ کر آپ سے ملاقات کی سعادت حاصل کرتے تھے، یہ تھا مسجد کے تعلق کے

بارے میں آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ، اللہ تعالیٰ ہم امتیوں کو سمجھنے اور اس کی پیروی کرنے کی توفیق دے۔ آمین! (معارف الحدیث)

مسائل

(۱) اگر مسجد میں ایسے وقت داخل ہو کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہو جیسے کہ سورج طلوع ہو رہا ہو، سورج برابر سر پہ ہو، سورج ڈوب رہا ہو تو نماز پڑھے بغیر ہی بیٹھ جائے، ایسے وقت تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد نہ پڑھے کیونکہ مکروہ وقت ہے۔

(۲) ۲/دو رکعت پڑھنے کی کوئی خصوصیت نہیں ہے، اگر چار رکعت پڑھ لی تو بھی تحیۃ المسجد اداء ہو جائے گی۔

(۳) اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض یا سنت نماز اداء کر لی، تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی، مطلب یہ کہ اس کو پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا بھی ثواب حاصل ہو جائے گا چاہے تحیۃ المسجد کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ نیت کر لینا بہتر ہے۔

(۴) اگر مسجد میں جا کر کوئی شخص بیٹھ جائے اور پھر تحیۃ المسجد پڑھے تو کچھ حرج نہیں، لیکن بیٹھنے سے پہلے پڑھنا بہتر ہے۔

(۵) بار بار مسجد میں آنے والے کیلئے دن میں ایک بار تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے، چاہے پہلی مرتبہ داخل ہوتے وقت پڑھے، یا آخر میں یا بیچ میں پڑھے۔ (شامی ج/۱)

* * *

نماز اشراق

طلوع آفتاب سے تھوڑی ہی دیر کے بعد ۲/دو رکعت یا جتنی ہوسکیں چار رکعت، چھ رکعت، آٹھ رکعت، نفلی رکعتیں پڑھی جائے تو ان کو اشراق کہا جاتا ہے۔

حدیث: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھ گیا، حتی کہ سورج طلوع ہوگیا، پھر ۲/دو رکعت ادا کیں تو اس کو ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا، راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا پورے (حج اور عمرہ) کا، پورے (حج وعمرہ) کا، پورے (حج وعمرہ) کا ثواب ملے گا۔

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، جس نے بہت زیادہ اموالِ غنیمت حاصل کیا، اور جلدی واپس آگیا، ہم میں سے ایک شخص نے کہا ہمارے علم میں کوئی لشکر ایسا نہیں روانہ ہوا کہ وہ جلدی واپس آگیا ہو اور شاندار غنیمت بھی ساتھ لایا ہو، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس قوم کو نہ بتاؤں؟ جو سب سے بہتر غنیمت حاصل کرنے والی اور جلدی واپس آنے والی ہے، وہ قوم جو صبح کی نماز میں شامل ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے حتی کہ سورج طلوع ہوجائے پھر اشراق کی نماز پڑھتی ہے۔ یہ لوگ سب سے جلدی (گھروں کو) لوٹنے والے ہیں اور سب سے بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ (بزار، ابن حبان)

حدیث: حضرت سہیل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہوکر اسی نماز کی جگہ بیٹھا رہے حتی کہ ۲/دو رکعات نماز اشراق ادا کرے، اور خیر کے سوا کوئی بات نہ

کرے، تو اس کی خطائیں معاف کردی جاتی ہیں، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ (ترغیب)

حدیث قدسی: حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم! تو دن کے شروع حصے میں میرے لئے ۴/چار رکعتیں پڑھا کر میں آخری حصے تک تجھے کفایت کروں گا (مطلب یہ ہے کہ تیری ساری ضرورتوں کو پورا کروں گا)۔ (الترغیب والترہیب)

تشریح: اللہ تعالیٰ کا جو بندہ ربِّ کریم کے اس وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے صبح اشراق یا چاشت کے وقت پورے اخلاص کے ساتھ ۴/چار رکعتیں اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھے گا، انشاء اللہ اس حدیث قدسی کے مطابق وہ ضرور دیکھے گا کہ مالک الملک دن بھر کے اس کے مسائل کو کس طرح حل فرماتا ہے۔ (معارف الحدیث)

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صبح کے وقت آفتاب اتنا بلند ہوجائے جتنا عصر کے وقت ہوتا ہے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں نماز اشراق پڑھتے تھے۔

مسائل

نماز اشراق طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد پڑھی جاتی ہے، افضل یہ ہے کہ فجر کی نماز جماعت سے ادا کرکے وہیں مسجد میں بیٹھا ہوا ذکر الٰہی یا تلاوتِ قرآن کرتا رہے اور نماز اشراق پڑھ کر اُٹھے، اس درمیان میں کسی سے بات چیت یا کام یا تجارت نہ کرے، عورتیں گھروں میں جانماز پر ہی بیٹھی ذکر یا تلاوت کرتی رہیں اور نماز اشراق پڑھ کر اُٹھیں۔

نماز چاشت

احادیث میں نماز چاشت کی بیحد فضیلت آئی ہے، نماز چاشت کا وقت دن چڑھے زوال سے پہلے پہلے، تقریباً ۱۰/دس اور ۱۱/گیارہ بجے کے درمیان پڑھی جاتی ہے اس کو صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) کہتے ہیں، اس کا بھی بہت بڑا ثواب ہے، اصطلاح فقہ میں نماز مغرب کے بعد کی نفلوں کو اوابین کی نماز کہتے ہیں، جس کے فضائل آگے صفحہ ۳۷۹ پر مذکور ہیں۔ احادیث میں نماز چاشت کی ۲/دو، ۴/چار، ۸/آٹھ، بارہ الگ الگ رکعتیں مذکور ہیں، اس وجہ سے کم سے کم ۲/دو یا ۴/چار رکعتیں پڑھنا مستحب ہیں، اور زیادہ سے زیادہ آٹھ یا بارہ رکعتیں پڑھنی چاہئے لیکن آٹھ رکعتیں پڑھنا افضل ہیں۔ (شامی ج/۱)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آٹھ رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، اور فرمایا کرتی تھیں کہ اگر میرے ماں، باپ بھی قبروں سے اُٹھ کر آجائیں تو (ان کی زیارت اور ملاقات کی خوشی سے سرشار ہونے کی بناء پر) بھی یہ رکعتیں پڑھنا نہیں چھوڑوں گی۔

حدیث: حضرت اُم ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن ان کے گھر تشریف لائے، اور وہاں آپ نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں (اور ایسی ہلکی اور مختصر پڑھیں کہ) میں نے کوئی نماز اس سے زیادہ ہلکی نہیں دیکھی لیکن آپ رکوع سجدہ پوری طرح کرتے تھے اور اسی حدیث کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ وقت چاشت کا تھا۔ (مسلم ج۱/ص ۲۴۹، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی)

فضائل

حدیث: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم

میں سے ہر شخص کے جوڑ جوڑ پر صبح کو صدقہ ہے (یعنی صبح کو جب آدمی اس حالت میں اٹھتا ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء اور ان کا ہر جوڑ صحیح سلامت ہے تو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے شکریہ میں ہر جوڑ کی طرف سے اس کا صدقہ یعنی کوئی نیکی اور ثواب کا کام کرنا چاہئے اور ایسے کاموں کی فہرست بہت وسیع ہے) پس ایک دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنا بھی صدقہ ہے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا بھی صدقہ ہے اور "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنا بھی صدقہ ہے اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا بھی صدقہ ہے، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی صدقہ ہے اور اس شکر کی ادائیگی کے لئے دو رکعتیں کافی ہیں جو آدمی چاشت کے وقت پڑھے۔ (صحیح مسلم جلد ۱/ص ۲۵۰، کتاب صلوٰۃ المسافر وقصرھا، باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دوگانۂ چاشت کا اہتمام کیا، اس کے سارے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(جامع ترمذی ج۱/ص ۱۰۸، ابواب الصلوٰۃ الوتر باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ۔ ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان چوک، کراچی)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص چاشت کی ۱۲/بارہ رکعات نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بناتے ہیں۔

(جامع ترمذی ج/۱ص ۱۰۸، ابواب الصلوٰۃ الوتر، باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی، کراچی پاکستان)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے محبوب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی خاص وصیت فرمائی ہے، ایک ہر مہینہ تین دن کے روزے، اور چاشت کی ۲/دو رکعتیں اور تیسرے یہ کہ میں سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لیا کروں۔

(صحیح مسلم ج۱/ص ۲۵۰۔ کتاب صلوٰۃ المسافر وقصرھا)

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے، ایک ہر مہینہ تین دن کے روزے اور چاشت کی دو رکعتیں اور تیسرے یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔ (صحیح مسلم ج ۱، ص ۲۵۰)

حدیث: حدیث شریف میں آیا ہے کہ چاشت کی نماز پڑھنے والا کبھی تنگ دست (محتاج) نہیں ہوگا۔

حدیث: حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ چار رکعتیں اور اس سے زیادہ جتنی اللہ چاہتا۔

(صحیح مسلم ج ۱، ص ۲۴۹)

مسائل: نماز چاشت کی نیت ۲ دو، ۲ دو رکعت کرکے بھی اور ۴ چار، ۴ چار رکعات کرکے بھی پڑھ سکتے ہیں ہر طرح اختیار ہے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ نمازِ چاشت مستحب ہے اس کو بھی پڑھ لینا چاہئے اور کبھی ترک کر دیا جائے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ اکثر نوافل میں اسی طرح کی تھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہ کا عمل بھی اسی طرح کا تھا۔ (اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) چاشت کی نماز (اتنے اہتمام اور پابندی سے) پڑھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب غالباً آپ کبھی نہیں چھوڑیں گے (اور برابر پڑھا ہی کریں گے) اور (کبھی کبھی) اس کو (اس طرح) چھوڑ دیتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب (غالباً) آپ اس کو کبھی نہیں پڑھیں گے۔

(جامع ترمذی جلد ۱، ص ۱۰۸، ابواب الصلوٰۃ الوتر، باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی، پاکستان)

نمازِ اَوّابین

مغرب کی فرض اور سنت نماز کے بعد ۲ دو، ۲ دو رکعات کرکے کم سے کم ۶ چھ اور زیادہ سے زیادہ ۱۲/ بارہ رکعات اور ۲۰/ بیس بھی منقول ہیں۔ نفل نماز پڑھنے کو نماز اوابین کہتے ہیں۔

فضائل

حدیث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مغرب کے بعد چھ رکعات (نوافل) ادا کئے اور ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات (نفل) ادا کرے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کے فرائض کے بعد چھ رکعات ادا کرے ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کرے تو یہ (چھ رکعات) بارہ سال کی عبادت کے ثواب کے برابر ہو جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ ص: ۹۸، ماجاء فی قیام شہر رمضان، باب ماجاء فی الصلوٰۃ من المغرب والفسد، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کی نماز کے بعد بیس رکعات (نفل) ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔

(ابن ماجہ ص: ٦٨، ماجاء فی قیام شہر رمضان، باب ماجاء فی الصلوٰۃ بین المغرب والعشاء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

مسائل: مغرب کے فرض کے بعد دو رکعات سنت اور چار نفل یا دو رکعات سنت اور اٹھارہ رکعات نفل پڑھنا بھی کافی ہے، دو رکعات سنت بھی چھ یا بیس رکعات کی گنتی میں آجائے گی لیکن سنتوں کے بعد چھ یا بیس رکعات نفل پڑھ لی تو بے حد اچھی بات ہے۔

ان رکعتوں کی نیت دو دو کرکے بھی کر سکتے ہیں اور چار چار رکعات کرکے بھی، (لیکن ۲دو۔ ۲دو رکعات کی نیت کرکے پڑھنا افضل ہے)۔

عشاء کے بعد چار رکعت کا ثواب

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی پھر مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات (نفل) ادا کی تو یہ لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر ہیں۔ (ترمذی)

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ کر (آرام فرمانے کے لئے) میرے پاس تشریف لائے ہوں اور آپ نے چار رکعتیں یا چھ رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔ (سنن ابی داؤد)

تشریح: عشاء کے بعد دو رکعات تو سنت مؤکدہ ہے، بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کے بعد اور آرام فرمانے سے پہلے اس دو رکعات سنتِ مؤکدہ کے علاوہ کبھی دو رکعات اور کبھی چار رکعات مزید نفل پڑھتے تھے۔ واللہ اعلم!

(معارف الحدیث)

نمازِ تہجّد

☆ رات کو اُٹھ کر پچھلی رات میں جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کو نمازِ تہجد کہتے ہیں۔

☆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازِ تہجد ہر اس نماز پر صادق ہے جو عشاء کی نمازِ فرض کے بعد پڑھی جائے، البتہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے مطابق کچھ دیر سو لینے کے بعد جو پچھلی رات میں نماز پڑھی جائے وہ نماز تہجد کہلائے گی۔ (تفسیر ابن کثیر)

مطلب یہ ہے کہ نمازِ تہجد کو کچھ دیر کے لئے سو جانے کے بعد پڑھنا شرط نہیں، کیونکہ قرآن شریف میں ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (بنی اسرائیل ۱۷:۷۹)

ترجمہ: اور اے نبی ﷺ رات میں آپ اس قرآن کے ساتھ تہجد پڑھیئے جو زائد نماز ہوگی امید رکھنا ہے کہ آپ کو آپ کا رب مقامِ محمود پر فائز کرے گا)۔

مفہوم: "مقامِ محمود" عالمِ آخرت میں اور جنت میں بلند ترین مقام ہوگا، اس آیت سے معلوم ہوا کہ "مقامِ محمود" اور نمازِ تہجد میں کوئی خاص نسبت اور تعلق ہے، اس لئے جو امتی نمازِ تہجد سے شغف رکھے گا ان شاء اللہ "مقامِ محمود" میں کسی درجہ کی حضور ﷺ کی رفاقت ان کو بھی نصیب ہوگی۔

احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ اپنے پورے

لطف و کرم اور اپنی خاص شان رحمت کے ساتھ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جن بندوں کو ان باتوں کا کچھ احساس وشعور بخشا گیا ہے، وہ اس مبارک وقت کی خاص برکات بھی محسوس کرتے ہیں۔ (معارف القرآن)

تفسیر مظہری میں اس آیت کا مفہوم اتنا ہے کہ رات کے کچھ حصے میں نماز کے لئے سونے کو ترک کردو اور یہ مفہوم جس طرح کچھ دیر سونے کے بعد جاگ کر نماز پڑھنے پر صادق آتا ہے، اسی طرح شروع ہی میں نماز کے لئے نیند کو مؤخر کرکے نماز پڑھنے پر بھی صادق آتا ہے، اس لئے نماز تہجد کے لئے پہلے نیند ہونے کی شرط قرآن کا مدلول نہیں، اس کا حاصل یہ ہے کہ نماز تہجد کے اصل مفہوم میں بعد النوم شرط نہیں، اور الفاظ قرآن میں بھی یہ شرط موجود نہیں، لیکن عموماً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا یہی طریقہ رہا ہے کہ نماز آخر رات میں بیدار ہو کر پڑھتے تھے اس لئے اس کی افضل صورت یہی ہوگی۔ (معارف القرآن)

قیام لیل کی فضیلت کے اسباب

علامہ محمود نسفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر خازن میں قیام لیل کی فضیلت ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”کیونکہ رات کو پوشیدگی یا تنہائی زیادہ ہونے کی بنا پر ریاکاری سے حفاظت ہوتی ہے، اسی طرح رات کا اندھیرا یکسوئی اور دل کے سکون کا ذریعہ بنتا ہے، اسی طرح اور چیزوں کی طرف نظر کرنے سے محفوظ رہتا ہے، پس دل جب باہر کی چیزوں میں مشغول ہونے سے بچتا ہے، تو توجہ الی اللہ میں ترقی ہوتی ہے، علاوہ ازیں، رات کو نیند کا غلبہ رہتا ہے، اور نفس کو جاگنا بھاری پڑتا ہے، جس سے مجاہدہ کی صورت میں مشاہدہ (یعنی نور الٰہی کے دیدار) میں زیادتی ہوتی ہے۔

تہجد شروع میں فرض تھی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ الخ

ترجمہ: اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی سو اس میں تہجد پڑھا کیجئے جو آپ کے لئے زائد چیز ہے، امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا۔ (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۷۹)

فائدہ: حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے مفہوم میں لکھتے ہیں تہجد پہلے سب پر فرض تھی، پھر امت سے فرضیت منسوخ ہوگئی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں دو قول ہیں ایک یہ کہ آپ پر فرض رہا تھا، اور دوسرا قول یہ ہے کہ آپ پر بھی فرض نہ رہا تھا یہ سب روایتیں درِ منثور میں ہیں، قول اول پر نافلہ کے معنی لغوی ہوں گے یعنی فریضۃ زائدہ اور دونوں قولوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اول نسخ صرف امت کے لئے ہوا ہو، پھر آپ کے لئے بھی ہو گیا ہو اور یہی صحیح ہے کہ آپ پر بھی فرض نہ تھا، اور دوسرے قول پر وجہ تخصیص ”لک“ کی یہ ہوگی کہ فضیلت زائدہ یہ آپ ہی کے ساتھ خاص ہے، بخلاف امت کے کہ ان کے لئے کبھی کفارۂ سیئات بھی ہوتی ہے اور آپ تو صلی اللہ علیہ وسلم خود معصوم ہیں۔

(معارف القرآن ج/۱)

نماز تہجد کے فضائل

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا مالک اور رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے سماء دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعاء

کرے اور میں اس کی دُعاء قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے، میں اس کو عطاء کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش چاہے میں اس کو بخش دوں۔

(بخاری شریف جلد ا،ص ۱۵۳، کتاب التشہد، باب الدعاء والصلوٰۃ من آخر اللیل، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی رحمت اس بندے پر ہو جو رات کو اُٹھا اور اس نے نمازِ تہجد پڑھی، اور اپنی بیوی کو بھی جگایا، اور اس نے بھی نماز پڑھی، اور اگر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) وہ نہیں اُٹھی تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اس کو بیدار کر دیا اور اسی طرح اللہ کی رحمت اُس بندی پر ہو جو رات کو نماز تہجد کے لئے اُٹھی، اور اس نے نماز ادا کی اور اپنے شوہر کو بھی جگایا پھر اس نے بھی اُٹھ کر نماز پڑھی، اور اگر وہ نہ اُٹھا تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دیکر اُٹھا دیا۔ (سنن ابی داوٴد جلد ا،ص ۱۹۲ کتاب الصلوٰۃ، باب قیام اللیل، مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان)

حدیث: حضرت عبداللہ بن سلام ؓ فرماتے ہیں سب سے پہلی مرتبہ جب حضور ﷺ مدینہ میں تشریف لائے، تو لوگ جلدی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے لگے میں بھی ان لوگوں میں تھا جو آپ کے پاس آئے تھے، پس جب میں نے غور سے آپ کے چہرہ کو دیکھا، اور تحقیق کی تو میں نے یہی جانا کہ آپ کا چہرہ مبارک کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے جو کلام آپ کا سنا وہ یہ تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، اور آپس میں کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو اس وقت نماز پڑھو، جب لوگ سوئے ہوں، تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی، حدیث حسن صحیح، حاکم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان شریف کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے نزدیک محرم مہینہ

کے ہیں اور فرضوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

(جامع ترمذی ج ا،ص ۹۹، ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی فضل صلاۃ اللیل، ایچ۔ ایم سعید کمپنی، پاکستان چوک، کراچی)

حدیث: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیانی رات کی نماز ہے (یعنی تہجد)۔

(جامع ترمذی، ا/۹۹، ایضاً)

حدیث: حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تہجد ضرور پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے، اور قربِ الٰہی کا خاص وسیلہ ہے، اور گناہوں کے بُرے اثرات کو مٹانے والی اور معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ا،ص ۱۱۲ کتاب الصلوٰۃ، باب التحریض علی قیام اللیل، مکتبہ رحمانیہ)

حدیث: حضرت عمرو بن عبسہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہٗ بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری درمیانی حصے میں ہوتے ہیں، اگر تم میں توفیق ہو کہ تم اس گھڑی میں ان لوگوں میں ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو تم ایسا کرلو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ا،ص ۱۱۲۔ ایضاً)

حدیث: حضرت ابو مالک اشعری ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے بالا خانے ایسے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے نظر آئے گا اور اندر کا باہر سے نظر آئے گا، اللہ تعالیٰ نے ان کو اُس شخص کے لئے بنایا ہے جو (دوسروں کو) کھانا کھلائے، سلام پھیلائے اور رات کو اس وقت نماز (نوافل تہجد) ادا کرے جب لوگ سو رہے ہوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح جلد ا،ص ۱۱۲۔ ایضاً)

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اس قدر قیام فرمایا (یعنی رات کو نماز تہجد اتنی طویل پڑھی) کہ آپ کے قدم مبارک

متورم ہو گئے (ورم آ گیا) تو آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ جب کہ آپ کی اگلی پچھلی ساری تقصیریں معاف ہو گئی ہیں (اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا اعلان فرمایا کہ آپ کو اس بارے میں مطمئن کر دیا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں (اس کے احسان عظیم کا) زیادہ شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں؟ (اور اس شکر گزاری میں اس کی اور زیادہ عبادت نہ کروں؟)۔ (بخاری شریف ج۱ص ۱۵۲، کتاب التہجد، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ بننا کہ جو رات کے وقت اُٹھتا تھا (یعنی تہجد پڑھتا تھا) پھر اس نے رات کو اُٹھنا (تہجد پڑھنا) چھوڑ دیا (یعنی تم ہمیشہ پابندی سے تہجد پڑھتے رہنا)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ۱/ ۱۱۲، ایضاً)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح ہونے آتی ہے تو چوری کرتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا بیشک نماز اس کو بُرے کام سے روک دے گی۔
(مشکوٰۃ المصابیح ۱/ ۱۱۲، ایضاً)

حدیث: جو شخص رات کے وقت اپنی بیوی کو جگائے اور دونوں ۲/ دو رکعات نماز (تہجد) پڑھیں تو ان کو ذاکرین اور ذاکرات میں سے لکھا جائے گا۔
(سنن ابی داؤد ج۱ص ۱۹۲ کتاب الصلوٰۃ، باب قیام اللیل، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا (اے جابر) تم رات کی نماز کبھی بھی نہ چھوڑنا (رات کے وقت ضرور نماز پڑھو) چاہے بکری کا دودھ دوہنے کی مقدار میں ہو (یعنی زیادہ وقت تک پڑھنے کا موقع یا ہمت نہ ہو تو تھوڑی دیر ہی پڑھ لینی چاہئے)۔ (جمع الفوائد)

حدیث: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات کی نماز کو دن کی نماز پر ایسی فضیلت ہے جیسے کہ پوشیدہ صدقہ کو ظاہری صدقہ پر۔ (مجمع الزوائد)

حدیث: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا حضور ﷺ سے نقل فرماتی ہیں کہ تمام لوگوں کو قیامت کے دن جمع کیا جائے گا پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہے؟ وہ لوگ جو رات کے وقت اپنے پہلو بستروں سے الگ رکھتے تھے، (یعنی تہجد پڑھتے تھے) پس یہ لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور یہ لوگ تعداد میں کم ہوں گے، پھر تمام لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم کیا جائے گا۔ (بیہقی، کلام نبوۃ ۱/ ۳۱۹)

نماز تہجد کی قضاء اور اس کا بدل

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیماری وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد فوت ہو جاتی تو آپ دن کو اس کے بجائے بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ (شمائل ترمذی ص: ۱۸، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی پاکستان چوک، کراچی، پاکستان)

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو سوتا رہ گیا اپنے مقررہ وِرد سے یا اُس کے کسی جز سے پھر اس نے اس کو پڑھ لیا نماز ظہر کے درمیان، تو لکھا جائے گا اس کے حق میں جیسے کہ اس نے پڑھا ہے رات ہی میں۔

مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے رات کے لئے اپنا کوئی ورد مقرر کر لیا ہو مثلاً یہ کہ میں اتنی رکعتیں پڑھا کروں گا اور اس میں قرآن مجید اتنا پڑھوں گا اور وہ کسی رات سوتا رہ جائے اور اس کا پورا وِرد یا جز فوت ہو جائے تو اگر وہ اُسی دن نماز ظہر سے پہلے پہلے اس کو پڑھ لے تو حق تعالیٰ اس کے لئے رات کے پڑھنے کے برابر ثواب عطا فرمائیں گے۔
(معارف الحدیث)

رات کو سوتے وقت تہجد میں اُٹھنے کی نیت کرے، کیونکہ اگر آنکھ نہ کھلے تب بھی اللہ تعالیٰ اس ارادہ پر تہجد کا ثواب عطاء فرمائے گا۔

حدیث: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی شخص تہجد کے ارادے سے بستر پر سو جاتا ہے اور پھر نیند کے غلبہ کی بنا پر اُٹھ نہ سکے یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کا ثواب عطاء فرماتا ہے اور اس کا سونا اللہ تعالیٰ کی جانب سے صدقہ بن جاتا ہے۔ (فضائل تہجد)

* رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ *

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نمازِ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو پہلے ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۶۲ کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب صلوٰۃ النبی ﷺ ودعائہ باللیل، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

بعض شارحین نے لکھا ہے کہ ایسا غالباً اس لئے کرتے تھے کہ پہلے ہلکی دو رکعتیں پڑھ کر طبیعت میں نشاط پیدا ہو جائے تو اس کے بعد طویل قرأت کے ساتھ نماز پڑھیں، (واللہ اعلم)۔

صحیح مسلم ہی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کے لئے اٹھے تو پہلے ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھ کے نماز شروع کرے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۰۸ کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ اللیل، الفصل الاول، مکتبہ رحمانیہ، لاہور پاکستان)

سوتے وقت یہ دُعا پڑھ لے

حدیث: حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم سونے کا ارادہ کرو تو نماز کی طرح وضو کر کے بستر پر دائیں کروٹ پر سو جاؤ اور پھر یہ کلمات پڑھ لو:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَلَجَئْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ ط اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ ط

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (سوتا ہوں)، اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا، تیری (رحمت کی) رغبت اور تیرے (عذاب کے) خوف کی وجہ سے، اور (تیری پکڑ سے بچنے کا) تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں ہے اور جو کتاب تو نے اتاری ہے اُس پر میں ایمان لے آیا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے اُس پر بھی ایمان لے آیا۔

جو شخص یہ کلمات پڑھ کر سو جائے اور پھر کوئی بات نہ کرے اور اسی دن اس کی

وفات ہو جائے تو اس کی موت فطرت سلیمہ پر ہوگی۔

(بخاری شریف جلد ۲، ص ۹۳۴، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ اگر یہ شخص اس رات فوت ہو گیا تو جنت میں جائے گا۔

جنت میں اُڑنے والا گھوڑا ملے گا

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے، جس کے اوپر کے حصہ سے پوشاکیں نکلیں گی، اور نیچے سے سونے کا گھوڑا، جس کو زین اور لگام موتی اور یاقوت کی لگی ہوگی، نہ تو یہ لید کرے گا نہ پیشاب کرے گا، اس کے پَر بھی ہوں گے، اس کا قدم تاحدِ نگاہ پڑے گا، اس پر جنتی سوار ہوں گے، اور یہ ان کو اٹھا کر اڑے گا، جہاں یہ چاہیں گے، پس جو لوگ ان جنتیوں سے نچلے درجہ میں ہوں گے وہ عرض کریں گے یا رب تیرے یہ بندے ایسی بڑی عظمت کو کیسے پہنچے؟ ان کو کہا جائے گا یہ رات کو نوافل پڑھتے تھے جب تم سوتے ہوتے تھے اور یہ نفلی روزے رکھا کرتے تھے جب تم کھاتے پیتے تھے، اور یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے جب تم بزدلی دکھاتے تھے۔ (کتاب التہجد ابن ابی الدنیا)

مسائل

★ رات کا آخری حصہ تہجد کیلئے افضل وقت ہے، اس کی کم سے کم ۲/دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ ۱۲/بارہ رکعتیں ہیں۔ (صحیح بخاری ج۱ ص ۱۵۳، ۱۵۴، کتاب التہجد، قدیمی کتب خانہ)

★ پسندیدہ اور متفق علیہ قول کے مطابق تہجد کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ (شامی)

★ اگر رات کو اُٹھنے کی طاقت نہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ہی تہجد کی نیت سے کچھ رکعتیں پڑھ لے لیکن ثواب میں کمی ہو جائے گی، سو کر اُٹھنے کے بعد پڑھنا افضل ہے۔ (شامی)

★ اگر کوئی شخص شروع رات میں بعد عشاء تہجد کی نیت سے چار یا آٹھ رکعت پڑھ لے اور (پھر) رات کے آخری حصہ میں آنکھ کھل گئی تب بھی تہجد کی نیت سے نوافل پڑھ سکتا ہے کیونکہ ایک روایت سے عملی طور پر بارہ سے زیادہ لیکن محدود اور غیر محدود تہجد کی رکعتیں ثابت ہیں۔

یعنی تہجد کی رکعتوں کی ایسی کوئی حد نہیں جس کے بعد کی نماز کو تہجد نہ کہہ سکیں۔

(بوادر النوادر ۱/ ۱۰۳)

★ تہجد کی نماز مستحب ہے فقہائے کرام نے اس کو رات کے مستحبات میں شمار کیا ہے۔

★ جو شخص تہجد کا عادی ہو اسے کسی قسم کی مجبوری کے بغیر تہجد چھوڑنا مکروہ ہے۔

★ مفتی بہ قول کے مطابق تہجد کی نماز میں دو، دو رکعت پڑھنا افضل ہے لیکن چار رکعت کی بھی نیت کی جاسکتی ہے۔

★ رات کے آخری تہائی حصہ میں نماز تہجد پڑھنی افضل ہے۔

★ جس شخص کو اپنی ذات پر رات کو اُٹھنے کا بھروسہ ہو اس کو رات کے آخری حصہ میں تہجد کی نماز سے پہلے وتر پڑھنا مسنون ہیں۔

★ اگر وتر تہجد کے بعد پڑھے تو وتر کے بعد کوئی نفل نماز نہ پڑھے، یہاں تک کہ فجر کی نماز کا وقت ہو جائے تو فجر کی سنت اور فجر کا فرض ادا کرے۔

تہجد کے لئے نہ اُٹھنے کے اسباب

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز تہجد پڑھنے کے لئے رات کو نہ اٹھنے کے تین ظاہری اسباب بیان فرمائے ہیں۔

(۱) کھانا کم کھانا اس سے پانی زیادہ پیا جائے گا اور نیند خوب آئے گی۔

(۲) دن کو ایسے مشکل اور کٹھن کام نہ کریں جس سے تھک کر چور ہو جائے اور اعضاء سُست پڑ جائیں اس سے خوب نیند آتی ہے۔

(۳) دن کو گناہوں سے بچے، اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور گناہ، رحمت کے اسباب اور بندے کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔ ورنہ تہجد کے لئے اٹھنا آسان ہے۔

نماز توبہ

جو شخص بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو فوراً کھڑا ہو اور گناہ سے طہارت کی نیت سے اچھی طرح غسل یا وضو کرے پھر ۲/دو رکعت نماز توبہ پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی مغفرت طلب کرے۔

(حصن حصین، ص: ۳۴۴، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان)

فضیلت

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا (جو بلاشبہ صادق اور صدیق ہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے

جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے، پھر وہ اُٹھ کر وضو کرے، پھر نماز پڑھے، پھر اللہ سے مغفرت اور معافی طلب کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے، اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ (آل عمران ۳: ۱۳۵)

(جامع ترمذی)

ترجمہ: (اور وہ بندے جن کا حال یہ ہے) کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی بُرا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور وہ اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت اور معافی کے طالب ہوتے ہیں۔

توبہ کا طریقہ اور دُعاء

★ جب بھی کوئی خطا سرزد ہو جائے یا گناہ کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا چاہے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، اور دونوں ہاتھ اللہ عزّوجل کی طرف اُٹھا کر کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے سامنے اس (خطا یا گناہ) سے توبہ کرتا ہوں اور (عہد کرتا ہوں کہ) پھر کبھی یہ (گناہ یا خطا) ہرگز نہیں کروں گا۔

(حصن حصین)

* کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے *

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ط

ترجمہ: اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ اُمید ہے۔

حدیث: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (روتا پیٹتا) ہوا، "ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ" کہتا ہوا آیا۔ آپ نے اس شخص کو مذکورہ بالا دُعاء تعلیم فرمائی، اس نے اسی طرح دُعاء کی آپ نے فرمایا "دوبارہ کہو" اُس نے دوبارہ یہی کلمات کہے، آپ ﷺ نے فرمایا: سہ بارہ کہو، اس نے تیسری مرتبہ یہی کلمات کہے، اس کے بعد آپ نے فرمایا اُٹھو جاؤ اللہ نے (تمہارے گناہ) بخش دیئے۔ (حصن حصین ص: ۳۴۴، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان)

☆ اسی طرح ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے، اس شخص نے عرض کیا پھر وہ اس گناہ سے توبہ واستغفار کر لیتا ہے آپ نے فرمایا: اس کی توبہ قبول کرلی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے، اس شخص نے عرض کیا، وہ دوبارہ وہی گناہ کر لیتا ہے آپ نے فرمایا: (پھر) اس کے ذمہ لکھ دیا جاتا ہے، اس نے عرض کیا وہ پھر توبہ واستغفار کر لیتا ہے آپ نے فرمایا: پھر اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے اور (یاد رکھو) اللہ (توبہ قبول کرنے سے اور مغفرت کرنے سے) نہیں تھکتا، تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ۔

(حصن حصین ص: ۳۴۴، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان)

نماز حاجت

جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی خاص حاجت یا اس کے کسی بندے سے کوئی خاص کام پیش آجائے، تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے خوب اچھی طرح، پھر دو رکعت (اپنی حاجت کی نیت سے) نماز حاجت پڑھے اس کو نماز حاجت کہتے ہیں۔

ہر مسلمان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جاننا چاہئے، اور جب کوئی حاجت یا پریشانی پیش آئے، تو اُسی سے مدد مانگنی چاہئے، اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بیحد خشوع وخضوع کے ساتھ ۲/دو رکعت نفل نماز پڑھ کر خوب عاجزی اور رو رو کر دُعاء کرے تو اللہ تعالیٰ پریشانی دور فرمادیں گے یا ضرورت پوری فرمادیں گے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

فضائل

حدیث: حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ تعالیٰ کے متعلق یا کسی آدمی کے متعلق (یعنی خواہ وہ حاجت ایسی ہو جس کا تعلق براہِ راست اللہ تعالیٰ ہی سے ہو یا کسی بندے سے اس کا واسطہ ہی نہ ہو یا ایسا معاملہ ہو کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو بہرصورت اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے، اس کے بعد ۲/دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد وثنا کرے اور اس کے بعد نبی (علیہ السلام) پر

درود پڑھے پھر اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرے :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ
اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ،
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ،
وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا
غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ
لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں، وہ بڑے حلم والا اور بڑا کریم ہے پاک اور مقدس ہے، وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی رب اور مالک ہے، ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اُن اعمال اور اُن اخلاق و احوال کا جو تیری رحمت کا موجب اور وسیلہ اور تیری مغفرت اور بخشش کا پکا ذریعہ بنیں، اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اُٹھانے اور حصہ لینے کا، اور ہر گناہ اور معصیت سے سلامتی اور حفاظت کا، خداوندا! میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور پریشانی دور کردے اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اُس کو پورا فرمادے، اے ارحم الراحمین!
(سب مہربانوں سے بڑے مہربان)

(حصن حصین، ص:۳۳۸، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان)

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں ان حاجتوں کے لئے بھی صلوٰۃ حاجت تعلیم فرمائی ہے جن کا تعلق بظاہر کسی بندے سے ہو، اس کا ایک خاص فائدہ یہ بھی ہے کہ جب بندہ اپنی ایسی حاجت کے لئے بھی صلوٰۃ حاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرے گا تو اس کا یہ عقیدہ اور یقین اور زیادہ مستحکم ہو جائے گا کہ کام کرنے اور بنانے والا دراصل بندہ نہیں ہے، نہ اس کے کچھ اختیار میں ہے بلکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے، اور وہ بندہ اللہ تعالیٰ کا صرف آلۂ کار ہے۔ اس کے بعد جب وہ کسی بندے کے ہاتھ سے کام ہوتا ہوا بھی دیکھے گا، تو اس کے توحیدی عقیدے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (معارف الحدیث)

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر خشوع وخضوع کے ساتھ ۲ ر دو رکعت نماز پڑھی، تو اللہ تعالیٰ اس کے سوال کو جلد یا دیر سے پورا فرماوے گا۔ (مسند احمد)

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مستقل معمول و دستور تھا کہ جب کوئی فکر آپ کو لاحق ہوتی، اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا، تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے۔

☆ دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھ کر صلوٰۃ حاجت کی دُعاء پڑھنا بھی جلدی حاجت پوری ہونے کا ذریعہ ہے۔ (شامی ۱/۳۸۴)

صلوٰۃ التسبیح

احادیث میں صلوٰۃ التسبیح کی بہت فضیلت، برکت اور تاثیر بیان کی گئی ہے

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے عباس! اے

میرے محترم چچا! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گرانقدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤں؟ جس سے آپ کو دس عظیم الشان منفعتیں حاصل ہوں، وہ ایسا عمل ہے کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرمادے گا، اگلے بھی اور پچھلے بھی، پُرانے بھی اور نئے بھی، بھول چوک سے ہونے والے بھی، اور دانستہ ہونے والے بھی، صغیرہ بھی، اور کبیرہ بھی، ڈھکے چُھپے بھی اور علانیہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوجائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں: ''سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ'' پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمہ ۱۰/ دس دفعہ پڑھیں، پھر رکوع سے اُٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہ کلمہ ۱۰/ دس مرتبہ کہیں پھر سجدہ سے اُٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر دوسرے سجدہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر دوسرے سجدہ کے بعد بھی (کھڑے ہونے سے پہلے) یہ کلمہ دس دفعہ کہیں، چاروں رکعتیں اس طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ ۷۵/ پچھتر دفعہ کہیں، (میرے چچا) اگر آپ سے ہوسکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں، اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ (ہفتہ) کے دن پڑھ لیا کریں، اور اگر آپ یہ بھی نہ کرسکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں، اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ پڑھ ہی لیں۔

(ابن ماجہ ص: ۹۹ ماجاء فی قیام شہر رمضان، باب ماجاء فی صلوٰۃ التسبیح، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

صلوٰۃ التسبیح کا دوسرا طریقہ

حدیث: صلوٰۃ التسبیح کا جو طریقہ اور اس کی جو ترکیب امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے روایت کی ہے کہ اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح قرأت سے پہلے ثناء یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ الخ اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور ہر رکعت کے قیام میں قرأت سے پہلے کلمہ ''سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ'' ۱۵/ پندرہ دفعہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے یہی کلمہ ۱۰/ دس دفعہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے، اس طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمہ پچیس دفعہ ہوجائے گا اور اس طریقہ میں دوسرے سجدہ کے بعد یہ کلمہ کسی بھی رکعت میں نہیں پڑھا جائے گا اس طرح اس طریقہ کی ہر رکعت میں بھی اس کلمہ میں مجموعی تعداد ۷۵/ پچھتر اور چاروں رکعتوں کی مجموعی تعداد ۳۰۰/ تین سو ہوگی، بہر حال صلوٰۃ التسبیح کے یہ دونوں ہی طریقے منقول اور معمول ہیں، پڑھنے والے کے لئے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھے۔ (معارف الحدیث/ ۲/ ۳۷۲)

تشریح: کتب حدیث میں صلوٰۃ التسبیح کی تعلیم وتلقین رسول اللہ ﷺ سے متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے خادم اور آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت اپنی سند سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے، حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب ''الخصال المفکرۃ''

میں ابن الجوزی کا رد کرتے ہوئے ''صلوٰۃ التسبیح'' کی روایات اور ان کی سندی حیثیت پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور ان کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کم از کم ''حسن'' یعنی صحت کے لحاظ سے دوم درجہ کی ضرور ہے، اور تابعین اور تبع تابعین حضرات سے (جن میں عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر امام بھی شامل ہیں) صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کرکے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی ''صلوٰۃ التسبیح'' کی تلقین اور ترغیب کی حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، اور اس زمانہ کے بعد میں تو یہ صلوٰۃ التسبیح اکثر صالحین امت کا معمول رہا ہے۔ (معارف الحدیث/۳۷۱)

بزرگوں کا معمول

★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یہ نماز ہر جمعہ کے دن پڑھا کرتے تھے۔

★ ابو الجوز تابعی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ظہر کی اذان سے قبل مسجد کو جاتے تھے اور جماعت کھڑی ہونے تک میں یہ نماز پڑھ لیتے تھے۔

★ حضرت عبد العزیز ابن رواد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس کو جنت حاصل کرنا ہو اس کو صلوٰۃ التسبیح مضبوطی سے پکڑ لینی چاہیے۔

★ ابوعثمان خیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مصیبتیں اور پریشانیوں اور غموں کو دور کرنے کے لئے صلوٰۃ التسبیح جیسی بہتر چیز میں نے نہیں دیکھی۔ (آئینہ نماز)

فضائل

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک صحابی (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کو ''صلوٰۃ التسبیح'' کی تلقین کرنے کے بعد ان سے فرمایا تم اگر بالفرض دنیا کے سب سے بڑے گنہگار ہوگے، تو بھی اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے گا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱، ص ۱۹۱، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ التسبیح، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بھی صلوٰۃ التسبیح کی تلقین فرمائی تھی، البتہ مذکورہ حدیث میں چار کلمات کے ساتھ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط'' بھی آیا ہے (جس سے اس کو ملا لیا جائے تو بہتر ہے)۔

★ صلوٰۃ التسبیح میں پڑھے جانے والے کلمات کی فضیلت پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

مسائل

★ یہ نماز مکروہ اوقات کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکتے ہیں۔ (طحطاوی)

★ بہتر یہ ہے کہ اس نماز کو زوال کے بعد ظہر سے پہلے پڑھ لے (جس طرح کہ ایک حدیث میں بعد زوال کے الفاظ آئے ہیں) لیکن بعد زوال پڑھنے کا وقت نہ ملے تو کسی بھی وقت میں پڑھ لے۔

★ دوسری اور چوتھی رکعت میں التحیات سے پہلے ان کلمات کو پڑھے۔ (بحر)

★ اس نماز کے لئے کوئی سورت طے نہیں ہے جو سورت چاہے پڑھ سکتے ہیں، بعض

روایات میں ہے کہ جو بھی سورت پڑھے ۲۰ ر بیس آیات جتنی ہو تو بہتر ہے۔ (بحر)

★ ان تسبیحات کی گنتی زبان سے کبھی بھی نہ کریں کیونکہ زبان کے ذریعہ گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی، تسبیح ہاتھ میں پکڑ کر یا انگلیوں سے گننا مکروہ ہے، اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس جگہ رکھی ہوئی ہوں ان کو وہیں رکھ کر ہر کلمہ پر انگلی دبا کر گنتی کرتے رہیں۔ (طحطاوی)

★ جس رکن میں یہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو آگے کے رکن میں اسے پورا کرلے البتہ چھٹی ہوئی تسبیحات کی قضا رکوع سے اُٹھ کر اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ کریں، اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد جب بیٹھے تو اس میں بھی چھٹی ہوئی تسبیحات کی قضا نہ کریں بلکہ ان کی تسبیحات کو دس دس مرتبہ پڑھ لے اور اس کے بعد جو رکن ہو اس میں چھٹی ہوئی تسبیحات کو ادا کرلے۔

★ اگر کسی وجہ سے سجدۂ سہو پیش آجائے تو اس میں یہ تسبیحات نہ پڑھے، البتہ کسی رکن میں بھول سے تسبیح پڑھنا رہ گیا ہو جس کی وجہ سے پچھتر کی تعداد میں کمی ہو رہی ہو اور ابھی تک قضا نہ کی ہو تو اُسے سجدۂ سہو میں پوری کرلے۔

نماز کی فضیلت پر مختصر چالیس احادیث

(۱) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

(۲) نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ (ترمذی)

(۳) آدمی کے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنا فرق کرنے والی چیز ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۴) اسلام کی علامت نماز ہے جو شخص دل کو فارغ کر کے اور اوقات مستحبات کی رعایت رکھ کر نماز پڑھے وہ مؤمن ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۵) حق تعالیٰ شانہ نے کوئی چیز ایمان اور نماز سے افضل فرض نہیں کی، اگر اس سے افضل کسی اور چیز کو فرض کرتے تو فرشتوں کو اس کا حکم دیتے، فرشتے دن رات کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدہ میں۔ (مرقات)

(۶) نماز دین کا ستون ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۷) نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۸) نماز مؤمن کا نور ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۹) نماز افضل جہاد ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۱۰) جب آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں، جب نماز سے ہٹ جاتا ہے تو وہ بھی توجہ ہٹا لیتے ہیں۔ (ترمذی)

(۱۱) جب کوئی آفت آسمان سے اُترتی ہے تو مسجد کے آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔ (فضائل نماز)

(۱۲) اگر آدمی کسی وجہ سے جہنم میں جاتا ہے تو اس کی آگ سجدے کی جگہ کو نہیں کھاتی۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام فرمایا ہے۔ (فضائل نماز)

(۱۴) سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔ (ترمذی)

(۱۵) اللہ جل شانہ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھیں کہ پیشانی زمین پر رکھی ہو۔ (مشکوٰۃ)

(۱۶) آدمی کو سب سے زیادہ قرب اللہ کا سجدہ میں ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۱۷) جنت کی کنجیاں نماز ہے۔ (فضائل نماز)

(۱۸) جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور اللہ جل شانہ اور اس نمازی کے درمیان کے پردے ہٹ جاتے ہیں، جب تک کہ کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔ (فضائل نماز)

(۱۹) نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہی رہے کھلتا ہی ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۲۰) نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں۔ (بیہقی)

(۲۱) نماز دل کا نور ہے جو اپنے دل کو نورانی بنانا چاہے (نماز کے ذریعہ سے) بنالے۔ (بیہقی)

(۲۲) جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد خشوع وخضوع سے ۲/دو یا ۴/چار رکعت نمازِ فرض یا نفل پڑھ کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے اللہ تعالیٰ شانہٗ معاف فرما دیتے ہیں۔ (فضائل نماز)

(۲۳) زمین کے جس حصہ پر نماز کے ذریعہ سے اللہ کی یاد کی جاتی ہے وہ حصہ زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کرتا ہے۔ (فضائل نماز)

(۲۴) جو شخص ۲/دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے کوئی دُعاء مانگتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ وہ دُعاء قبول فرما لیتے ہیں، خواہ فوراً ہو یا کسی مصلحت سے کچھ دیر کے بعد ہو مگر قبول ضرور فرماتے ہیں۔ (فضائل نماز)

(۲۵) جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے جس کو اللہ اور اس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے تو اس کو جہنم کی آگ سے بری ہونے کا پروانہ مل جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۲۶) جو شخص ایک فرض نماز ادا کرے، اللہ جل شانہ کے یہاں اس کی ایک دعاء

مقبول ہو جاتی ہے۔ (ترغیب)

(۲۷) جو پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہے ان کے رکوع وسجود اور وضو وغیرہ کو اہتمام کے ساتھ اچھی طرح پورا کرتا رہے جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے، اور دوزخ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ (فضائل نماز)

(۲۸) مسلمان جب تک پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہتا ہے، شیطان اس سے ڈرتا رہتا ہے اور جب وہ نمازوں میں کوتاہی کرنے لگتا ہے تو شیطان کو اس پر جرأت ہو جاتی ہے اور اس کے بہکانے کی طمع کرنے لگتا ہے۔ (فضائل نماز)

(۲۹) سب سے افضل عمل اول وقت میں نماز پڑھنا ہے۔ (ترمذی)

(۳۰) نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔ (ترغیب)

(۳۱) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز کو اول وقت میں پڑھنا ہے۔ (ترمذی)

(۳۲) صبح کو جو شخص نماز کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے اور جو بازار کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔ (ترغیب)

(۳۳) ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ تہجد کی چار رکعتوں کا۔ (فضائل نماز)

(۳۴) ظہر سے پہلے چار رکعتیں تہجد کی چار رکعتوں کے برابر شمار ہوتی ہیں۔ (فضائل نماز)

(۳۵) جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الٰہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ (فضائل نماز)

(۳۶) افضل ترین نماز آدھی رات کی ہے مگر اس کے پڑھنے والے بہت ہی کم ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۳۷) میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اے محمد (ﷺ) خواہ کتنا ہی آپ زندہ رہیں آخر ایک دن مرنا ہے اور جس سے چاہے محبت کریں، آخر ایک دن اس سے جدا ہونا ہے، اور آپ جس قسم کا بھی عمل کریں (بھلا یا بُرا) اس کا بدلہ ضرور ملے گا اس میں کوئی تردد نہیں کہ مؤمن کی شرافت نماز میں ہے

اور مؤمن کی عزت لوگوں سے استغناء ہے۔ (بخاری)

(۳۸) اخیر رات کی ۲/دو رکعتیں تمام دنیا سے افضل ہیں اگر مجھے مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو امت پر فرض کر دیتا۔ (فضائل نماز)

(۳۹) تہجد ضرور پڑھا کرو کہ تہجد صالحین کا طریقہ ہے اور اللہ کے قُرب کا سبب ہے، تہجد گناہوں سے روکتی ہے اور خطاؤں کی معافی کا ذریعہ ہے اس سے بدن کی تندرستی بھی ہوتی ہے۔ (فضائل نماز)

(۴۰) حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ اے آدم کی اولاد! تو دن کے شروع میں ۴/چار رکعتوں سے عاجز نہ بن (نماز پڑھ لے) میں تمام دن تیرے کاموں کی کفایت کروں گا۔ (فضائل اعمال)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ط

● ● ●

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط (نزہۃ المجالس)

● ● ●

اَللّٰھُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا ط

(مسند احمد)





باب ۷

* رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے بیان میں *

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص فتنہ وفساد کے وقت میری سنت پر مضبوطی سے قائم رہے گا اس کے لئے ۱۰۰/سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ (بیہقی)

یعنی اس وقت جب لوگ پیغمبر ﷺ کی سنتوں سے بے پروائی کرتے ہوں یا سنت پر عمل کرنے والے کا مذاق کرتے ہوں تو ایسی خرابیوں کے زمانہ میں کوئی شخص لوگوں کی ہنسی کا خیال کئے بغیر سنت پر عمل کرے گا تو ایسے شخص کو ایسا ثواب ملے گا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر ایک لمبی تقریر کی اس میں آپ نے فرمایا: میں ۲/دو چیزیں ایسی چھوڑ کر جاتا ہوں کہ اگر تم مضبوطی سے تھامو گے تو کبھی بھی گمراہ نہ ہوں گے، اس میں سے ایک قرآن شریف اور دوسری میری سنت (حدیث) ہے۔ (حاکم)

حدیث: حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "بھلائیاں"، اور "اچھے اچھے کام" خزانہ ہیں، بابرکت ہیں وہ بندے جن کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی کے کاموں کیلئے چن لیا، اور بُرے کاموں کا روکنے والا بنایا۔ (مشکوۃ)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لوگوں کو بھلائی کی طرف بلایا تو قیامت کے دن اپنی تبلیغ کے مطابق حاضر ہوگا، چاہے اس نے تبلیغ ایک ہی شخص کی کیوں نہ کی ہو؟ (ترمذی)

سوکراُٹھنے کی سنتیں

(۱) نیند سے اُٹھتے وقت ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا تاکہ نیند کا خُمار دُور ہوجائے اور پانی کے برتنوں میں ہاتھ نہ ڈالیں۔ (ہدایہ)

(۲) صبح جب آنکھ کھلے تو یہ دُعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور کلمۂ طیبہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ (آثارِ مسنونہ)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

(بخاری شریف جلد ۲ ص: ۹۳۶ کتاب الدعوات، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۳) جب سوکر اُٹھیں تو مسواک کرلیں۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ صفحہ ۹ کتاب الطہارۃ مکتبہ امدادیہ پاکستان)

وضو میں ۲ر دوبارہ مسواک کی جائے گی، سوکر اُٹھتے ہی مسواک کرلینا علیحدہ سنت ہے۔ (بذل المجہود شرح ابوداؤد ۱/۳۵)

(۴) پاجامہ یا شلوار پہنیں تو پہلے داہنے پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں، کُرتا یا قمیص پہنیں تو پہلے ہاتھ دائیں آستین میں ڈالیں پھر بائیں میں، اسی طرح صدری، ایسے

ہی جوتا پہنیں تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں اور جب اُتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اُتاریں، پھر دائیں طرف کا اُتاریں، اور بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کے اُتارنے کا یہی طریقہ مسنون ہے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۷۰ کتاب اللباس، باب یبدأ بالنعل الیمنی، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۵) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیں۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۳، ابواب الطہارۃ، باب ماجاء اذا استیقظ احدکم، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، پاکستان)

بیت الخلاء آنے جانے کی دُعائیں اور سنتیں

(۱) استنجے کے لئے پانی اور ڈھیلے دونوں لئے جائیں، تین ڈھیلے یا پتھر ہو تو مستحب ہے، اگر پہلے سے بیت الخلاء میں انتظام کیا ہوا ہو تو کافی ہے، فلش پاخانوں میں ڈھیلوں کی وجہ سے دقت ہو رہی ہے۔ لہٰذا بعض علماء کرام نے ٹوئلٹ پیپر استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ فلش خراب نہ ہو۔

(۲) حضور ﷺ سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر بیت الخلاء تشریف لے جاتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ ص: ۲۸، ابواب الطہارۃ وسننہا، باب الارتیاد للغائط اَو بول۔ قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۳) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۳۶ کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے کام سے اور خبیث شیاطین سے مرد ہو یا عورت۔

فائدہ: ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ احادیث میں ہے کہ اس

دعاء کی برکت سے بیت الخلاء کے خبیث شیاطین اور بندہ کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے جس سے وہ شرمگاہ نہیں دیکھ پاتے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ خبث کے ''ب'' پر پیش اور جزم دونوں پڑھنا جائز ہے۔ (مرقاۃ ۱/۳۶۱)

(۴) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھے۔ (ابن ماجہ)

(۵) جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔

(سنن ابی داؤد ۱/۴۔ کتاب الطھارۃ، باب التکشف عند الحاجہ، مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان)

(۶) بیت الخلاء سے نکلتے وقت داہنا پیر باہر نکالیں، اور باہر آ کر یہ دُعاء پڑھیں:

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ط

(سنن ابن ماجہ ص:۲۶، ابواب الطھارۃ وسننھا، باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، تمام تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھ سے ایذاء دینے والی چیز دور کر دی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

(۷) بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا حضور ﷺ کا مبارک نام لکھا ہو اور وہ دکھائی دیتا ہو تو اس کو اتار کر باہر ہی چھوڑ دیں۔

(سنن نسائی ۲/۲۸۹، کتاب الزینۃ من السنن الفطرۃ، نزع الخاتم عند دخول الخلاء، قدیمی کتب خانہ)

فراغت کے بعد باہر آ کر پھر تعویذ پہن لیں، جس کو موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

(۸) رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ ہی اس طرف پیٹھ کریں۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۶۔ کتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلۃ بغائط او بول، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۹) رفع حاجت کرتے وقت بلا ضرورتِ شدیدہ کلام نہ کریں اسی طرح اللہ کا ذکر بھی نہ

کریں۔ (سنن ابو داؤد جلد ۱ ص ۴، کتاب الطھارۃ، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

(۱۰) پیشاب، پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں، کیونکہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (بخاری شریف جلد ۱ ص ۳۵ کتاب الوضو)

(۱۱) پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت عضو خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں، بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں، استنجا بائیں ہاتھ سے کریں۔

(بخاری شریف جلد ۱ ص ۲۷، کتاب الوضو، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۲) بعض جگہ بیت الخلاء نہیں ہوتا اس وقت ایسی آڑ کی جگہ میں رفع حاجت کرنا چاہیے، جہاں کسی دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۲)

(۱۳) پیشاب کرنے کے لئے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ چھینٹے نہ اڑیں اور زمین جذب کرتی جائے۔ (سنن ابی داؤد ۱/۲، باب الرجل یتبوء لبولہ ایضاً)

(۱۴) بیٹھ کر پیشاب کریں، کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔

(جامع ترمذی جلد ۱ ص ۹، ابواب الطھارۃ، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی کراچی، پاکستان)

(۱۵) پیشاب کرنے کے بعد استنجا سکھانا ہو تو دیوار وغیرہ کی آڑ میں سکھانا چاہیئے۔
(بہشتی گوہر)

(۱۶) وضو سنت کے موافق گھر پر کرنا چاہیئے۔ (طحطاوی)

(۱۷) سنتیں گھر پر پڑھ کر جانا، موقع نہ ہو تو مسجد میں پڑھنا۔ (طحطاوی)

فائدہ: آج کل جبکہ سنتوں کو ترک کیا جا رہا ہے، سنن کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔

(کمالات اشرفیہ/۱۵۶)

گھر سے نکلنے کی دُعاء

گھر سے مسجد یا کہیں بھی جانے کے لئے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۷۴۳، کتاب الآدب، باب ماجاء فیمن دخل بیتہ مایقول، مکتبہ امدادیہ)

ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

اطمینان سے جانا، دوڑ کر نہ جانا (یہ صرف مسجد کے لئے ہے)۔

(سنن ابن ماجہ، ص:۵۶، ابواب المساجد والجماعات، باب المشی الی الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ)

گھر میں داخل ہونے کی دُعاء

مسجد سے یا جہاں کہیں سے بھی گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے اور پھر گھر والوں کو سلام کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ، وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا، وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ط

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص: ۳۴۸، باب ماجاء فیمن رجل بیتہ ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور ہم نے اپنے اللہ پروردگار پر بھروسہ کیا۔

مسواک کی سُنّتیں

(۱) ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱، ص ۸، کتاب الطہارۃ، باب السوال)

(۲) مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کی چھنگلیا مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپری سرے کے نیچے رکھے، اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔ (شامی ۱/۸۵)

وضو کی سنتیں

وضو میں ۱۸/اٹھارہ سنتیں ہیں ان کو ادا کرنے سے کامل طریقے سے وضو ہو جائے گا۔

(۱) وضو کی نیت کرنا، مثلاً یہ کہ میں نماز کے مباح (صحیح) ہونے کیلئے وضو کرتا ہوں۔

(نسائی، باب النیت فی الوضوء/ ۱۲)

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر وضو کرنا، بعض روایات میں وضو کی "بسم اللہ" (دعاء) اس طرح آئی ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ ط

(مراقی مع الطحطاوی/ ۳۷)

(۳) دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا۔ (ابوداؤد جلد ۱، ص: ۱۵ کتاب الطہارۃ، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

(۴) مسواک کرنا اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو ملنا۔ (مراقی الفلاح ۳۷، ۳۸)

(۵) تین بار کلی کرنا۔ (سنن ابی داؤد جلد ا/ص ۱۶، کتاب الطہارۃ، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

(۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور تین بار ناک صاف کرنا۔ (سنن ابی داؤد جلد ا/ص: ۱۶، ایضاً)

(۷) کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا اگر روزہ نہ ہو۔

(سنن ابی داؤد جلد ا/ص: ۲۱، ایضاً)

(۸) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (بخاری شریف جلد ا/ص ۲۷، کتاب الوضو، باب الوضوء، قدیمی کتب خانہ)

(۹) چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا۔ (سنن ابی داؤد، جلد ا/ص: ۶۱، ایضاً)

فائدہ: داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین بار چہرہ دھونے کے بعد ہتھیلی میں پانی لے کر ٹھوڑی کے پاس بالوں میں ڈالے اور داڑھی کا خلال کرے

(سنن ابی داؤد ا/۱۲ باب تخلیل اللحیۃ، ایضاً)

(۱۰) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔

(سنن ابی داؤد ا/۲۲، باب غسل الرجل ایضاً)

(۱۱) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔ (سنن ابی داؤد ا/۱۹ کتاب الطہارۃ، باب صفۃ الوضوء، مکتبہ امدادیہ)

(۱۲) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔ (سنن ابی داؤد ج ا/ص ۱۹ عن ابن عباس، ایضاً)

(۱۳) اعضاءِ وضو کو مَل مَل کر دھونا۔ (مراقی/۴۰)

(۱۴) پے در پے وضو کرنا۔ (طحطاوی)

(۱۵) ترتیب وار وضو کے اعضاء دھونا۔ (ہدایہ ج/۱)

(۱۶) داہنی طرف سے پہلے دھونا۔ (بخاری باب التیمن فی الوضوء/۲۸)

(۱۷) سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا۔ (بخاری ا/۳۱ عن عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ)

(۱۸) گردن کا مسح کرنا، حلق کا مسح نہ کرے کیونکہ یہ بدعت ہے۔ (مراقی/۱۴)

وضوء کے بعد کلمۂ شہادت:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔ (حصن حصین، ص: ۲۱۸، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

فائدہ: اس دعا کے متعلق مرقات شرح مشکوۃ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وضو ظاہری طہارت ہے، اس دعا سے باطنی طہارت کی درخواست پیش کی گئی ہے کہ اول اختیاری تھی وہ ہم کر چکے ہیں اب آپ اپنی رحمت سے ہمارے باطن کو بھی پاک فرما دیجئے۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے، چاہے ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو ہر حال ان دونوں کو پہلے دھونا چاہئے (اور استنجے کی جگہ دھونے سے مراد یہ ہے کہ چھوٹا اور بڑا دونوں استنجے کے مقام دھوئے)۔

پھر بدن کو کسی جگہ منی یا کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہو تو اس کو پاک کیجئے اس کے بعد مسنون طریقے پر وضو کیجئے، اگر پانی قدموں میں جمع ہو رہا ہے تو پیروں کو نہ دھوئے، وضو کے بعد تین مرتبہ سر پر پانی ڈالئے اور پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر پھر تین مرتبہ بائیں

کندھے پر پانی ڈالیے (اتنا پانی ڈالیے کہ سر سے پاؤں تک سارے بدن پر بہہ جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے ملئے تاکہ بدن کا کوئی حصہ خشک نہ رہنے پائے، اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا، غرض سارے بدن پر پانی بہائے، پھر وہاں سے ہٹ کر پاک جگہ پر آ کر پاؤں دھوئے، لیکن اگر وضو کے وقت پیر دھولئے ہوں تو اب دھونے کی ضرورت نہیں۔ (بہشتی زیور، شامی ۱/۱۵۷تا۱۵۹)

فائدہ: غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی۔ لہٰذا دونوں میں سے جو صورت بھی آپ اختیار کریں سنت ہونے کی نیت کرلیا کیجئے۔

(جامع ترمذی ۱/۱۸، ابواب الطہارۃ، باب المندیل بعد الوضوء، ایچ ایم کمپنی، پاکستان چوک، کراچی)

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

(۱) داہنا پیر مسجد میں داخل کرنا۔

(بخاری شریف جلد ۱ ص ۶۱، کتاب الصلوٰۃ، باب التیمن الی دخول المسجد، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۲) بسم اللہ پڑھنا۔

(سنن ابن ماجہ ص: ۵۶، ابواب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۳) درود شریف پڑھنا، مثلاً: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

(سنن ابن ماجہ، ص: ۵۶)

(۴) دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط (ابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(۵) اعتکاف کی نیت کرنا:

بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْتُ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ ط (شامی ۲/۴۴۲)

نماز کی ۵۱/اکیاون سنتیں

قیام میں گیارہ سنتیں ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔ (طحطاوی/۱۴۳)

(۲) دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا۔ (طحطاوی/۱۴۳)

اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔ (شامی)

تنبیہ: بعض فقہاء نے چار انگل کے فاصلہ کو مستحب کہا ہے لیکن فقہ میں اطلاق سنت پر اور سنت کا اطلاق مستحب پر ہوتا ہے، کذا فی الشامی تجویز اطلاق اسم المستحب علی السنّۃ وعکسہ۔ (جلد ۱/۶۱۲)

(۳) مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا۔ (طحطاوی/۱۴)

فائدہ: مقتدی کی تکبیر تحریمہ اگر امام کی تکبیر تحریمہ سے پہلے ختم ہوگئی تو اقتداء صحیح نہ ہوگی۔ مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے بعد ہونی چاہیے۔ (طحطاوی)

(۴) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۱۱۱، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الیدین، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

(۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔ (طحطاوی/۱۵۲، شامی ۱/۳۵۶)

(۶) انگلیوں کو اپنی اصلی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ زیادہ بند (ملی ہوئی) (ایضاً)

(۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔ (طحطاوی/۱۴۰)

(۸) چھنگلیاں اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔ (طحطاوی/۱۴۱)

(۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔ (طحطاوی)

(۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ (شامی ۱/۳۵۹، طحطاوی/۱۴۰)

(۱۱) ثناء پڑھنا۔ (اعلاء السنن ۲/۱۷۴ تا ۱۷۷)

قراءت کی ۷/ سات سنتیں ہیں

(۱) تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنا۔ (طحطاوی/۱۴۱)

(۲) تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھنا۔ (طحطاوی/۱۴۱)

(۳) چپکے (آہستہ آواز سے) سے آمین کہنا۔ (طحطاوی/۱۴۲)

(۴) فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل یعنی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک عصر و عشاء میں اوساطِ مفصل یعنی سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک اور مغرب میں قصارِ مفصل یعنی سورۂ لم یکن سے سورۂ ناس تک کی سورتوں میں سے کوئی سورۃ پڑھنا۔
(طحطاوی/۱۴۳،۱۴۴)

(۵) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔ (طحطاوی/۱۴۴)

(۶) ثناء تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔ (مراقی/۱۴۲)

(۷) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کا پڑھنا۔ (طحطاوی/۱۴۱/۷)

رکوع کی ۸/ آٹھ سنتیں ہیں

(۱) رکوع کی تکبیر کہنا۔ (طحطاوی/۱۴۴)

(۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔ (طحطاوی/۱۴۵)

(۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔ (طحطاوی/۱۴۵)

(۴) پیٹھ کو بچھا دینا۔ (سیدھا رکھنا) (شامی ۱/۳۶۵)

(۵) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔ (شامی ۱/۳۶۵)

(۶) سر اور سُرین کو برابر رکھنا۔ (شامی ۱/۳۶۵)

(۷) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھنا۔ (طحطاوی/۱۴۴)

(۸) رکوع سے اُٹھنے میں امام کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ باآواز بلند کہنا اور مقتدی کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور منفرد کا دونوں (آہستہ سے) کہنا۔
اور رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (شامی ۱/۳۲۷)

سجدہ کی ۱۲/ بارہ سنتیں ہیں

(۱) سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔ (شامی ۱/۳۵۲)

(۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔ (شامی ۱/۵۴۱)

(۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔ (شامی ۱/۵۴۱)

(۴) پھر ناک رکھنا۔ (شامی ۱/۵۴۱)

(۵) پھر پیشانی رکھنا۔ (شامی ۱/۵۴۱)

(۶) سجدہ میں سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔ (شامی ۱/۵۴۱)

(۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلو کو بازو سے الگ رکھنا۔
(طحطاوی/۱۴۶)

(۸) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔ (طحطاوی/۱۴۶)

(۹) سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا۔

(۱۰) سجدہ سے اُٹھنے کی تکبیر کہنا۔ (شامی ۱/ ۳۵۲)

(۱۱) سجدہ سے اُٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اُٹھانا۔ (شامی ۱/ ۳۶۸، طحطاوی/ ۱۴۵)

(۱۲) دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۵)

قعدہ کی ۱۳/ تیرہ سنتیں ہیں

(۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۶)

(۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۶)

(۳) تشہد میں ”اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ“ پر شہادت کی انگلی کو اُٹھانا اِلَّا اللّٰہُ پر جھکا دینا۔ رکھ دینا۔ (طحطاوی/ ۱۴۶، ۱۴۷)

(۴) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۷)

(۵) دُرود شریف کے بعد دُعائے ماثورہ ان الفاظ میں جو قرآن وحدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۸)

(۶) دونوں طرف (دائیں بائیں) سلام پھیرنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۹)

(۷) سلام کی ابتداء داہنی طرف سے کرنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۹)

(۸) امام کو دونوں سلام کے وقت مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔ (طحطاوی/ ۱۴۹)

(۹) مقتدیوں کو امام، فرشتوں اور صالح جنات اور داہنے مقتدیوں کی نیت کرنا۔ داہنی جانب سلام پھیرتے وقت، اور بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا بائیں سلام پھیرتے وقت۔ (طحطاوی/ ۱۵۰)

(۱۰) منفرد کو سلام کے وقت صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔ (طحطاوی/ ۱۵۰)

(۱۱) مقتدی کا امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔ (طحطاوی/ ۱۵۰)

(۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔ (طحطاوی)

(۱۳) مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔ (طحطاوی)

فائدہ: ہاتھ کی انگلیاں رکوع میں کشادہ ہوں اور سجدہ میں ملی ہوئی رکھیں۔ (نورالایضاح)

عورتوں کی نماز میں خاص فرق

(۱) عورت تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھائے لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالے۔ (طحطاوی/ ۱۴۱)

(۲) سینے پر ہاتھ باندھے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے، مردوں کی طرح چھنگلیاں اور انگوٹھے سے گٹے کو نہ پکڑے۔ (طحطاوی/ ۱۴۱)

(۳) رکوع میں کم جھکے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے، انگلیوں کو کشادہ نہ کرے، دونوں بازو پہلو سے خوب ملے رہیں اور دونوں پیروں کے ٹخنے بالکل ملا دے۔ (طحطاوی/ ۱۴۱، بہشتی زیور ۲/ ۱۶)

(۴) سجدہ میں پیر کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو دونوں پہلوؤں سے ملا دے اور کہنیوں کو زمین پر رکھ دے۔ (بہشتی زیور ۲/ ۱۷)

(۵) قعدہ میں بائیں طرف بیٹھے اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور رانوں پر دونوں ہاتھوں کو رکھ دے، اور ہاتھوں کی انگلیاں خوب ملا کر رکھے۔ (طحطاوی/ ۱۴۶، شامی ۱/ ۳۱۳)

نماز کے وہ آداب جو سب کے لئے یکساں ہیں

اپنی نظر قیام میں سجدہ کی جگہ رکوع میں پاؤں پر سجدہ کی حالت میں ناک پر اور بیٹھنے کے وقت گود کی طرف، سلام پھیرتے وقت کندھوں پر رہے، اور جُمائی آئے تو خوب طاقت سے روکے اور حتی الامکان منہ بند رکھے، اور جب کھانسی کا اثر معلوم ہو تو بھی جہاں تک ہوسکے ضبط کرے۔ (آئینہ نماز مؤلفہ حضرت مفتی سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم مظاہر العلوم)

ہر فرض نماز کے بعد ان دُعاؤں میں سے کوئی دُعاء پڑھیں، سلام پھیر کر ''اَسْتَغْفِرُ اللهَ'' تین بار پڑھنا مسنون ہے پھر یہ دُعا پڑھیں:

(۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط (حصن حصین ص: ۲۶۹، دارالاشاعت: کراچی، پاکستان)

ترجمہ: اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور کرم والے۔

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساتھی نہیں، اسی کا یہ تمام ملک ہے اور اسی کے لئے (تمام) تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(حصن حصین ص: ۲۶۹ دارالاشاعت کراچی، پاکستان)

(۳) اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا

يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

ترجمہ: اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو منع کردے (نہ دے) اس کو کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے فیصلہ کو کوئی رد نہیں کرسکتا اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تجھ سے بچا نہیں سکتی۔ (حصن حصین/ ۱۴۷)

کھانے کی چند سنتیں

(۱) دسترخوان بچھانا۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۱۸، کتاب الأطعمة، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۶، کتاب الأطعمة، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۳) ''بِسْمِ اللهِ'' پڑھنا بلند آواز سے۔ آہستہ پڑھے تو بھی سنت اداء ہوجائے گی۔

(بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۱۰، کتاب الأطعمة، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۴) داہنے ہاتھ سے کھانا۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۱۰ کتاب الاطعمة قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۵) کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے زیادہ بڑا اور بزرگ ہو اس سے کھانا شروع کرانا۔ (مسلم شریف جلد ۲ ص ۱۷۱، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۶) کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔ (بخاری شریف)

(۷) اگر کوئی لقمہ گرجائے تو اُٹھا کر صاف کر کے کھالینا۔

(سنن ابن ماجہ ص ۲۳۵، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۸) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۱۴، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۹) کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔

(سنن ابن ماجہ ص ۲۳۵، ابواب الاطعمة، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۰) جوتا اُتار کر کھانا۔

(۱۱) کھانے کے وقت اُکڑوں بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سرین زمین پر ہوں، یا گھٹنا کھڑا ہو اور دوسرے گھٹنے کو بچھا کر اس پر بیٹھے، یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھے اور آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھے۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ)

(۱۲) کھانے کے برتن، پیالہ و پلیٹ کو صاف کر لینا برتن اس کیلئے دُعائے مغفرت کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص:۲۳۵، ابواب الاطعمہ، باب تنقیۃ الصحفۃ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۳) کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا۔

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۷۵، کتاب الاشربۃ، باب استحباب لعق الأصابع قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۱۴) کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

ترجمہ: سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

(حصن حصین، ص:۲۸۵، دارالاشاعت کراچی، پاکستان)

(۱۵) پہلے دسترخوان اُٹھانے کی دُعاء پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ مُكْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ط

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور بابرکت ہو، اے ہمارے رب ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اُٹھا رہے ہیں۔ (حصن حصین، ص: ۲۸۴ دارالاشاعت کراچی پاکستان)

(۱۷) دونوں ہاتھ دھونا۔

(سنن ابی داؤد ۲/۱۷۲، کتاب الأطعمة، باب فی غسل الیدین عند الطعام، مکتبہ امدادیہ)

(۱۸) کلّی کرنا۔ (صحیح بخاری ۲/۸۲۰، باب المضمضة بعد الطعام، ایضاً)

(۱۹) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے اور درمیان میں یاد آئے تو یوں پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ط (سنن ابی داؤد ۲/۱۷۳، باب التسمیۃ علی الطعام، ایضاً)

(۲۰) جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یوں دعاء دے:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ط

ترجمہ: اے اللہ! جس نے کھلایا مجھ کو اس کو کھلا، اور جس نے پلایا مجھ کو اس کو پلا۔

(۲۱) سرکہ استعمال کرنا سنت ہے، جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ گھر سالن کا محتاج نہیں سمجھا جاتا۔

(۲۲) خالص گندم اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ اس میں کچھ جو بھی ملا لے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تا کہ سنت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے۔

(۲۳) گوشت کھانا سنت ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ (جامع صغیر ۲/۳۴)

(۲۴) اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا سنت ہے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۱۶۹، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی اجابۃ الدعوۃ، مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان)

البتہ اگر پوری آمدنی (حرام کی) سود یا رشوت کی ہو یا بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنا چاہئے۔

(۲۵) میت کے رشتہ داروں یعنی میت کے گھر کے افراد کو تین دن تک کھانا دینا مسنون ہے۔ (ابن ماجہ)

نوٹ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان گھر آتا ہے اور گھر میں داخل

ہوتے وقت، کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کر لیتا ہے، تو شیطان اپنی ذریّت سے کہتا ہے (اس گھر میں) نہ تمہارے لئے رات کا ٹھکانا ہے اور نہ کھانا پینا، (چلو یہاں سے) اور جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے (آؤ آؤ) رات کا ٹھکانا بھی تمہیں مل گیا اور کھانا بھی (اس گھر میں ڈیرے ڈال دو)۔ (حصن حصین ص: ۱۹۴، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

پانی پینے کی سنتیں

(۱) دائیں ہاتھ سے پینا کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔
(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۷۲ کتاب الأشربہ، باب آداب الطعام والشراب واحکامھا، قدیمی کتب خانہ)

(۲) پانی پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا، کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔
(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۷۳، باب فی الشرب قائما ایضاً)

(۳) "بِسْمِ اللہِ" کہہ کر پینا اور پی کر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا۔
(مشکوٰۃ المصابیح جلد ۲ ص ۳۸۴، کتاب الأطعمۃ، باب الأشربہ، مکتبہ رحمانیہ)

(۴) تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔
(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۷۴، باب کراہیۃ التنفس فی نفس الاناء واستحباب التنفس ثلاثاً)
(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۸۴۱، کتاب الأشربۃ، باب الشرب بنفسین أو ثلاثۃ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔
(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۷۳، کتاب الأشربۃ)

(۶) مشک سے منہ لگا کر پانی نہ پیئے یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جس سے دفعتاً پانی زیادہ

آجانے کا احتمال ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں کوئی سانپ یا بچھو آجائے۔
(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۸۴۱، کتاب الأشربۃ، باب الشرب من فم السقاء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۷) صرف پانی پینے کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ مَاءً وَّلَمْ یَجْعَلْہُ بِذُنُوْبِنَا مِلْحًا اُجَاجًا (روح المعانی/۱۴۹، پارہ/۲۷)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا، کڑوا نہیں بنایا۔

(۸) پانی اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے والے کو دیں اور پھر اسی ترتیب سے دور ختم ہو۔ (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۸۴۰، کتاب الأشربۃ، باب الأیمن فالأیمن فی الشرب، قدیمی کتب خانہ)
اسی طرح چائے دودھ یا شربت بھی پیش کریں۔

(۹) دودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ

ترجمہ: اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

(۱۰) پلانے والے کا آخر میں پینا۔

(جامع ترمذی جلد ۲ ص ۱۱، ابواب الأشربۃ، باب ماجاء أن ساقی القوم آخرھم شرباً)

(۱۱) آب زم زم کھڑے ہو کر پینا۔

(۱۲) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ اس میں بیماروں کے لئے شفا ہے علامہ شامی نے لکھا ہے کہ میں نے کئی بار اپنی بیماریوں میں اس کا تجربہ کیا ہے اور شفا حاصل ہوئی ہے۔

لباس کی سنتیں

(۱) حضور ﷺ کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲ص ۲۰۷ ۔کتاب اللباس، باب فی البیاض)

(۲) قمیص، کُرتا یا صدری وغیرہ پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں، پھر بایاں ہاتھ اسی طرح پائجامہ اور شلوار کے لئے پہلے داہنا پاؤں، پھر بایاں پاؤں۔

(جامع ترمذی جلد ۱ص ۳۰۶، ابواب اللباس، باب ما جاء فی القمیص، ایچ۔ایم سعید کمپنی، پاکستان چوک کراچی)

(۳) پائجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنہ سے اوپر رکھیں، ٹخنہ سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ (صحیح بخاری جلد ۲ص ۸۶۱ ۔کتاب اللباس، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۴) نیا کپڑا پہن کر یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ ط

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہیں جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔ (ابوداؤد، کتاب اللباس قبیل باب فیما یدعی لمن لبس ثوباً جدیداً)

(۵) عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنت ہے۔ (مرقاۃ)

(۶) حضور ﷺ کو کُرتہ بہت پسند تھا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲ص ۲۰۳، کتاب اللباس، باب ما جاء فی القمیص ۔مکتبہ امدادیہ، ملتان پاکستان)

(۷) سیاہ عمامہ باندھنا مسنون ہے، شملہ چھوڑنا بھی مسنون ہے۔

(۸) ٹوپی پہننا سنت ہے۔ (مرقات ۸/۲۴۸)

(۹) قمیص یا کرتہ وغیرہ اُتارنا ہو تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالیں، پھر داہنا ہاتھ، اسی

طرح شلوار اور پائجامہ اُتارتے وقت پہلے بایاں پیر باہر نکالیں پھر داہنا۔

(۱۰) جوتا پہلے داہنے پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔

(بخاری شریف جلد ۲ص ۸۷۰ ۔کتاب اللباس، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۱۱) اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اُتاریں پھر دائیں پاؤں سے۔

(صحیح بخاری جلد ۲ص ۸۷۰ ۔کتاب اللباس، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

(۱۲) جوتے یا کوئی بھی نئی چیز پہننے کے وقت یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس غرض کے لئے یہ ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس غرض کے لئے یہ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

بالوں کی سنتیں

(۱) نبی کریم ﷺ کے مبارک بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایت کے مطابق کانوں تک، اور ایک روایت کے مطابق کانوں کی لو تک تھی۔

(شمائل ترمذی ص: ۳، باب ما جاء فی شعر رسول اللہ ﷺ، ایچ۔ایم سعید کمپنی پاکستان)

(۲) پورے سر پر بال رکھنا کانوں کی لو تک یا اس سے کسی قدر نیچے سنت ہے اور پورا سر منڈوا دینا بھی سنت ہے اور اگر کتروانا چاہے تو پورے سر کے بال سب طرف سے برابر کتروانا جائز ہے لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف چھوٹے کر دینا جس کو انگریزی بال کہتے ہیں جائز نہیں ہے، اسی طرح سر کا کچھ

حصہ منڈوادینا بھی جائز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے بچائے۔ آمین
(بہشتی زیور ۱۱/۱۱۵)

(۳) داڑھی کو بڑھانا اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق احادیث میں حکم وارد ہے۔
(بخاری شریف جلد ۲ ص ۸۷۵ کتاب اللباس، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

داڑھی منڈوانا یا ایک مشت سے کم کتروانا حرام ہے۔ (بہشتی زیور ۱۱/۱۱۵)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور ایک مشت کی مقدار سنت سے ثابت ہے۔ (صحیح بخاری ایضاً)

(۴) مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرنا سنت ہے، لمبی لمبی مونچھیں رکھنے پر حدیثوں میں سخت وعید آئی ہے۔ (اوجز المسالک ج/۱۴)

(۵) زیر ناف، بغل اور مونچھوں کے بال اور ناخن وغیرہ دور کرکے صاف ستھرا رہنا چاہیے، اگر چالیس دن گزر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔
(بہشتی زیور ۱۱/۱۱۶)

(۶) بالوں کو دھونا، تیل لگانا اور کنگھا کرنا مسنون ہے لیکن ضرورت نہ ہو تو بیچ میں ایک آدھ دن ناغہ کردینا چاہیے۔ (مشکوٰۃ، بذل المجہود شرح ابوداؤد)

(۷) کنگھا کریں تو پہلے دائیں جانب سے شروع کریں۔
(بخاری شریف جلد ۱ ص ۶۱ کتاب الصلوٰۃ، باب التیمن فی دخول المسجد، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۸) کنگھا کرتے ہوئے یا حسب ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دُعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ط

ترجمہ: اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی، میرے اخلاق بھی اچھے کردیجئے۔
(حصن حصین، ص: ۳۵۱، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

(۹) جب سر میں تیل ڈالنے کا ارادہ کریں، تب بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل لیکر بھوؤں پر پھر آنکھوں پر اور پھر سر میں تیل ڈالیں۔

(۱۰) سر میں تیل ڈالنے کی شروعات پیشانی کی طرف سے کریں۔

ناخن کاٹنے کی سنتیں

★ ہاتھ کے ناخن کاٹنے کا طریقہ:

دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کریں۔

اس کے بعد درمیانی انگلی، پھر اس کے پاس والی، پھر چھوٹی انگلی کے ناخن کاٹیں، اس کے بعد بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں، اور ترتیب سے کاٹتے ہوئے آخر میں انگوٹھے کا ناخن کاٹیں، اور اس کے بعد سب سے آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹیں۔

★ پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ:

دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں، اور ترتیب سے کاٹتے ہوئے آخر میں انگوٹھے کا ناخن کاٹیں اور پھر اس کے بعد بائیں پیر کے انگوٹھے سے شروع کریں اور ترتیب سے کاٹتے ہوئے چھوٹی انگلی کا ناخن کاٹیں۔

★ ناخن کب کاٹیں:

جمعہ کی نماز سے پہلے ناخن کاٹنا سنت ہے۔

حضور ﷺ جمعہ کے دن نماز سے پہلے مونچھوں اور پھر اسی طرح ناخن کاٹتے تھے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کاٹے، آئندہ جمعہ تک کی

بلاؤں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے گا۔ (شامی ۵/۲۸۷، ۲۸۸)

نوٹ: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ناخن کاٹنے کے لئے کوئی خاص کیفیت اور کوئی دن مقرر ہونے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی طریقہ منقول اور ثابت نہیں ہے، اس لئے مذکورہ طریقہ کو مستحب ہونے کا اعتقاد رکھنا جائز نہیں ہے۔ (بذل المجہود فی حل ابو داؤد ۱/۳۳)

کفر یا گناہ کے وسوسہ کے وقت کی سنتیں

(۱) کفر یا گناہ کا وسوسہ آئے تب یہ پڑھے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط اور اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط (مرقات ۱/۱۳۷)

(۲) دوسری سنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر نہ کریں، غور و فکر اور سوچ کا تعلق خلق کے ساتھ ہے نہ کہ خالق کے ساتھ۔

اذان اور اقامت کی سنتیں

(۱) اذان و اقامت قبلہ رو کہنا سنت ہے۔ (مراقی الفلاح/۱۰۶، اعلاء السنن ۲/۱۲۶)

(۲) اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کے الفاظ جلد جلد ادا کرنا سنت ہے۔

(جامع ترمذی جلد ۱/ص ۴۸، ابواب الصلوٰۃ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

(۳) اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت مؤذن کو دائیں اور بائیں منہ پھیرنا سنت ہے لیکن سینہ اور قدم قبلہ رخ ہی رہے۔

(بخاری شریف جلد ۱/ص ۸۸ کتاب الاذان، باب هل یتبع المؤذن فاه ههنا وههنا، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۴) جب مؤذن سے اذان کے کلمات سنیں تو جس طرح وہ کہے اسی طرح کہتے جائیں اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہیں۔

(بخاری شریف جلد ۱/ص ۸۶، کتاب الاذان، باب ما یقول إذا سمع المنادی، قدیمی کتب خانہ)

(۵) فجر کی اذان میں ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' کے جواب میں ''صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ'' کہا جائے گا۔

(۶) اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دیا جائے گا لیکن ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ'' کے جواب میں 'اَقَامَهَا اللّٰہُ وَاَدَامَهَا' کہا جائے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱/ص ۸۵ کتاب الصلوٰۃ، باب ما یقول اذا سمع الاقامۃ، مکتبہ امدادیہ، ملتان پاکستان)

(۷) اذان کے جواب دینے کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱/ص ۱۶۶، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۸) اذان کے بعد کی دُعاء:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ، وَالصَّلَاۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

ترجمہ: اے اللہ! اس پوری پکار کے مالک، اور قائم ہونے والی نماز کے مالک، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطاء فرما، اور ان کو فضیلت عطاء فرما، اور ان کو مقام محمود پر پہنچا، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک تو وعدہ خلاف نہیں فرماتا ہے۔

(بخاری شریف جلد ۱/ص ۸۶ کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

☆ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بخاری میں نہیں ہے، امام بیہقی نے سنن کبیر میں نقل کیا ہے۔ (حصن حصین ص:۲۳۹ دارالاشاعت، کراچی)

☆ "وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ" کا لفظ اور "يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ" وغیر الفاظ جو مشہور ہیں ان کا ثبوت روایات میں نہیں ہے۔

فائدہ: اس دُعا پر حضور ﷺ کی شفاعت اور حسن خاتمہ کا انعام ہے۔ (مرقات)

سونے کی سنتیں

نبی کریم ﷺ سے ان تمام چیزوں پر استراحت (آرام کرنا) فرمانا ثابت ہے۔

(۱) بوریہ، (۲) چٹائی، (۳) کپڑے کا فرش، (۴) زمین، (۵) تخت، (۶) چارپائی، (۷) چمڑہ اور کھال۔ (زاد المعاد)

(۲) باوضو سونا سنت ہے۔

(بخاری شریف ج ۲، ص ۹۳۳۹ـ ۳۴۰، کتاب الآدب، باب فی النوم علی الطہارۃ، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

(۳) جب اپنے بستر پر آئے تو اسے کپڑے کے گوشہ سے تین بار جھاڑ دے۔

(بخاری شریف ج ۲، ص ۹۳۵، کتاب الآدعیۃ، باب تحت باب التعوذ والقرأۃ عند النوم)

(۴) سونے سے پہلے بسم اللہ کہتے ہوئے درج ذیل امور انجام دے:

(۱) دروازہ بند کرے، (۲) چراغ بجھا دے، (۳) مشکیزہ کا منہ باندھے (۴) پانی کے برتن ڈھانک دے۔ (صحیح مسلم ۲؍۱۷۰، کتاب الاشربۃ، باب استحباب تخمیر الاناء، قدیمی کتب خانہ)

★ حدیث میں آیا ہے کہ شیطان چوہے کو یہ بتا دیتا ہے کہ تو بتی کھینچ کرلے جا (جو آگ لگنے کا ذریعہ بن جاتی ہے)۔ (فضل المبین ترجمہ حصن حصین)

★ مسلم شریف کی روایت ہے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے، جس کھلے ہوئے برتن پر سے گزر جاتی ہے تو اس میں وبا کا کچھ حصہ ضرور داخل ہو جاتا ہے۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۱۷۱، ایضاً)

★ اگر اس وقت ڈھانکنے کے لئے کچھ نہ ملے تو برتن کے منہ پر چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دے۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۱۷۰، ایضاً)

(۵) عشاء کی نماز کے بعد قصہ کہانیوں کی ممانعت ہے، نماز پڑھ کر سو جانا چاہئے، البتہ وعظ و نصیحت کے لئے یا روزی، معاش کے لئے جاگنے کی اجازت ہے۔

(۶) سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگانا عورت اور مرد دونوں کے لئے مسنون ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲، ص ۳۹۶ کتاب اللباس، باب الترجل، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

★ جب سونے کا ارادہ ہو تو قرآن شریف کی آیات اور سورتیں پڑھو مثلاً الحمد شریف، آیۃ الکرسی، سورۃ ملک، تَبَارَکَ الَّذِیْ، چاروں قل اور درود شریف اگر زیادہ نہ پڑھ سکو تو دو ایک سورتیں ضرور پڑھ لو کہ یہ دنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیک بختی کی بنیاد ہے۔

(۷) سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ کا اہتمام کرے یعنی سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ ؍بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ ؍بار، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ ؍بار پڑھے۔

(۸) سوتے وقت داہنی کروٹ پر قبلہ رو سونا مسنون ہے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۴۰، کتاب الآدب، باب مایقول عند النوم، مکتبہ امدادیہ)

اُلٹا لیٹنا اس طرح کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو منع ہے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۴۰، باب کیف یتوجہ، ایضاً)

(۹) بستر پر لیٹ کر یہ دُعا پڑھیں:

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ ط

(بخاری شریف ج ۲، ص ۹۳۵ کتاب الدعوات، باب التعوذ والقرأۃ عند النوم، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۰) پھر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ط

(بخاری شریف ج ۲، ص ۹۳۴ کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۱) سونے سے پہلے تین بار یہ استغفار بھی پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ط

(جامع ترمذی ۲/ ۱۷۷، ابواب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشہ۔ ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

(۱۲) اگر خواب میں کوئی ڈراؤنی بات نظر آئے اور آنکھ کھل جائے تو تین بار بائیں طرف تھتکار دو اور اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط تین بار پڑھو اور کروٹ بدل کر سو جاؤ۔ (مسلم شریف ج ۲، ص ۲۴۰ کتاب الرؤیا، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۳) اگر کسی کو دوپہر کے وقت موقع ملتا ہو تو سنت کی اتباع میں دوپہر میں تھوڑی دیر سونا سنت ہے چاہے نیند آئے یا نہ آئے۔ اسے ''قیلولہ'' کہتے ہیں۔

سوتے وقت تلاوت کا ثواب

فرشتہ حفاظت کرتا ہے:

حدیث: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بستر پر سوتے وقت قرآن پاک کی کوئی سی سورت تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے فرشتہ روانہ کر دیتے ہیں جو اس کی ہر نقصان دہ چیز سے حفاظت کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جب بھی بیدار ہو۔

(جامع ترمذی ۲/ ۱۷۸، ابواب الدعوات، باب ما جاء فیمن یقرأ من القرآن عند المنام، ایچ ایم سعید کمپنی، پاکستان)

سوتے وقت سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص کی تلاوت کا فائدہ:

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو اپنا پہلو بستر سے لگائے اور سورۂ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ط کی تلاوت کرے تو موت کے سوا ہر چیز سے پناہ حاصل کرلے گا۔ (بزار)

سوتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ:

حدیث: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے ''مسبحات'' کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے افضل ہے۔

(سنن ابی داؤد ۲/ ۳۴۱، کتاب الادب، باب مایقول عند النوم، مکتبہ امدادیہ)

فائدہ: امام نسائی نے حضرت معاویہ بن صالح سے نقل کیا ہے کہ بعض اہل علم ان چھ سورتوں کو مُسبّحات میں شمار کرتے تھے: (۱) سورۃ الحدید (۲) سورۃ الحشر

(۳) سورۃ الحواریین (یعنی سورۃ الصف) (۴) سورۃ الجمعہ (۵) سورۃ التغابن
(۶) سورۃ الاعلیٰ۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص جب اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے پھر قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ط (مکمل سورۃ) ۱۰۰/سو مرتبہ تلاوت کرے، جب قیامت کا دن ہوگا اللہ جل شانہٗ اس سے فرمائیں گے، اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

بے شمار گناہوں کی معافی

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے وقت تین مرتبہ یوں کہے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ" اس کے تمام گناہ صغیرہ معاف کر دیئے جائیں گے، اگرچہ درختوں کے پتوں کی تعداد میں ہوں، اگرچہ ریت کے ذرات کی تعداد میں ہوں، اور اگرچہ دنیا کے ایام کی تعداد میں ہوں۔

(جامع ترمذی ۲/۱۷۷، ابواب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء اذا أوی الی فراشہ، ایچ ایم سعید کمپنی)

حدیث: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی (مسلمان) دائیں کروٹ پر لیٹے پھر یہ دُعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ، اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ،

وَلَجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ط

اگر وہ اسی رات فوت ہوگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

سفر کی سنتیں

(۱) جہاں تک ہو سکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں، تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے۔ (فتح الباری ۲/۵۳)

(۲) سواری کے لئے رکاب (ٹرین، بس، ٹیکسی) میں پاؤں رکھیں تو بسم اللہ کہیں۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۲، ابواب الدعوات، باب ما جاء ما یقول إذا رکب دابۃ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی)

(۳) سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہیں پھر یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا، وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ، وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

(جامع ترمذی ۲/۱۸۲، ایضاً)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع بنائی یہ سواری، اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سواری پر سوار ہونے کے وقت کی دُعاء اور درود

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جانور (یا سواری پر) سوار ہو اور (مذکورہ کلمات) پڑھ لے تو وہ جانور (یا سواری) کہتی ہے اللہ تجھے برکت عطا فرماویں (کیونکہ) تو نے میری پشت کو (دعاء کے اثر سے) ہلکی کی، اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی اور اپنے نفس پر احسان کیا، اللہ تعالیٰ تیرے سفر میں برکت عطاء فرماویں، اور تیرے مقصد کو پورا فرماویں۔

(۴) پھر یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا ھٰذَا السَّفَرَ وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ ط

ترجمہ: اے اللہ! آسان کر دیجئے ہم پر ہمارے اس سفر کو، اور طے کر دیجئے ہم پر درازی اس کی، اے اللہ! آپ ہی رفیق سفر ہیں سفر میں، اور خبر گیراں ہیں گھر بار میں، یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے، اور بری حالت دیکھنے سے، اور واپس آ کر بُری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں۔

(۵) مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آئے تو سنت یہ ہے کہ راستہ سے ہٹ کر قیام کرے، راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رُکے ان کو تکلیف ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۵۰، کتاب الجہاد، باب آداب السفر، مکتبہ رحمانیہ)

(۶) سفر کے دوران جب سواری بلندی پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۴۲۰، کتاب الجہاد، باب التسبیح اذا ھبط وادیاً، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۷) جب سواری نشیب یا پستی میں اُترنے لگے تو سبحان اللہ کہے۔ (صحیح بخاری)

فائدہ: مرقاۃ میں یہ ہے کہ یہ سنت سفر کی ہے، لیکن اپنے گھروں میں یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں بڑھائے اور اللہ اکبر کہے خواہ ایک ہی سیڑھی ہو اور نیچے اُترتے وقت بایاں پاؤں آگے بڑھائے، اور سبحان اللہ کہے خواہ معمولی نشیب ہو تو ثوابِ سنت کی توقع ہے۔

اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا راز یہ بیان کیا ہے کہ بلندی پر ہم اگرچہ بظاہر ہوتے نظر آ رہے ہیں لیکن اے اللہ ہم بلند نہیں ہیں بلندی اور بڑائی صرف آپ کے لئے خاص ہے اور پستی میں اُترتے وقت سبحان اللہ کہنا اس لئے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ آپ پستی سے پاک ہیں۔

(۸) جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو جب اس میں داخل ہونے لگیں تو تین بار یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا ط

ترجمہ: (اے اللہ برکت دے ہمیں اس شہر میں)

پھر یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا ط (حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! عطا کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجئے ہمیں اہل شہر کے نزدیک اور محبت دیجئے اس شہر کے نیک لوگوں کے نزدیک۔

(۹) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے سفر میں بلا ضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲۱، کتاب الجہاد، باب السرعۃ فی السیر)

(۱۰) دور دراز کے سفر سے بہت دنوں بعد زیادہ رات گئے اگر گھر آئے تو اسی وقت گھر میں نہ جائے بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں جائے۔

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۵۰، کتاب الجہاد)

البتہ اہل خانہ تمہارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور ان کو تمہارا انتظار بھی ہو تو اسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (مرقاۃ/۳۳۸)

ان مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

(۱۱) سفر میں کتا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۲ کتاب اللباس والزینۃ، باب کراہیۃ الکلب والجرس فی السفر، قدیمی کتب خانہ)

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۵۰ کتاب الجہاد، باب آداب السفر، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور پاکستان)

(۱۲) سفر سے لوٹ کر آنے والے کیلئے یہ مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جا کر ۲/ دو رکعت نماز پڑھے۔ (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۵۰، ایضاً)

(۱۳) جب سفر سے واپس آئے تو یہ دعا پڑھے:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ؕ

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۲، ابواب الدعوات، باب ماجاء مایقول اذا رجع من سفرہ، ایچ ایم سعید کمپنی)

ترجمہ: ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

نکاح کی سنتیں

(۱) مسنون (برکت والا) نکاح وہ ہے جو سادہ ہو جس میں ہنگامہ یا زیادہ تکلفات اور جہیز وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔

(مشکوۃ ج ۲ ص ۲۷۹ کتاب النکاح، باب اعلان النکاح والخطبۃ، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

(۲) نکاح کے لئے نیک اور صالح فرد کو تلاش کرنا اور منگنی یا پیغام بھیجنا مسنون ہے۔

(مشکوۃ ج ۲ ص ۲۷۶ کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبۃ، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

(۳) جمعہ کے دن مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا پسندیدہ اور مسنون ہے۔

(مشکوۃ ج ۲ ص ۲۸۰، ۲۷۹، کتاب النکاح، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

(۴) نکاح کو مشہور کرنا سنت ہے۔

(مشکوۃ ج ۲ ص ۲۸۰، کتاب النکاح، باب اعلان النکاح والخطبۃ والشرط، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

(۵) حسب استطاعت مہر مقرر کرنا سنت ہے۔

(مشکوۃ ج ۲ ص ۲۸۵، کتاب النکاح، باب الصداق، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

(۶) شادی کی پہلی رات جب بیوی سے تنہائی ہو تو بیوی کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ ط

(ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۰۰ کتاب النکاح، باب جامع النکاح، مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان)

(ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الصرف وما لا یجوز متفاضلاً یداً بید۔ ۲۲۵۲)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے عادات و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور اس کے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۷) جب بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دُعاء پڑھ لے اگر اولاد ہوگی تو اس پر شیطان مسلط نہیں ہوسکتا اور اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، دعاء یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ط

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۷۶، کتاب النکاح، باب ما یقول الرجل إذا اتی اھلہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہم کو دے اس کو بھی شیطان سے دور رکھ۔

فائدہ: اس دعاء کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہوگی اس کو شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

(۸) ولیمہ: شبِ زُفاف گزارنے کے بعد اپنے عزیزوں دوستوں، رشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سنت ہے، ولیمہ کے لئے ضروری نہیں کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے کھلائے، تھوڑا کھانا حسب استطاعت تیار کر کے دوستوں، عزیزوں وغیرہ کو تھوڑا تھوڑا کھلانا بھی ادائیگی سنت کے لئے کافی ہے، بہت ہی بُرا ولیمہ وہ ہے کہ مالدار و دنیادار لوگوں کو تو بلایا جائے مگر غریب مسکین، محتاج اور دیندار لوگوں کو دھتکار دیا جائے۔

ایسے برے ولیمہ سے بچنا چاہئے ولیمہ میں ادائیگی سنت کی نیت رکھو، دیندار، غریب اور محتاج لوگوں کو بلاؤ، امیروں میں سے بھی جس کو چاہے بلاؤ مگر غریبوں کو دھکے نہ دو، جب ولیمہ ناموری اور دکھاوے کے لئے یا لوگوں کی تعریف کے لئے کیا جائے تو اس کا کوئی ثواب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا اندیشہ ہے۔

موت اور اس کے بعد کی سنتیں

(۱) جب معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔ (مستدرک، حاکم ۱/ ۳۵۳)

(۲) جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ط

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھی میں پہنچا دے۔

(صحیح بخاری ۲/ ۹۳۹، کتاب الدعوات، باب دعاء النبی ﷺ اللھم الرفیق الاعلیٰ، قدیمی کتب خانہ)

(۳) جب روح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ط

ترجمہ: اے اللہ! موت کی سختیوں اور سکرات کے موقع پر میری مدد فرما۔

(حصن حصین ص: ۳۸۶، دار الاشاعت، کراچی پاکستان)

(۴) جب موت واقع ہوجائے تو اہلِ تعلق یہ دُعاء پڑھیں:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط، اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ط

ترجمہ: بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میری مصیبت میں اجر دے، اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

(حصن حصین ص: ۳۸۸)

(۵) روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کریں۔

(۶) جو شخص میت کو تخت پر رکھنے کے لئے اُٹھائے یا جنازہ اُٹھائے تو بسم اللہ کہے۔
(حصن حصین ص: ۳۹۲، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

(۷) میت کو دفن کرنے میں جلدی کرنا سنت ہے۔

(۸) جب میت کو قبر میں رکھے تو یہ دُعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

(حصن حصین ص: ۳۹۸، دارالاشاعت، کراچی پاکستان)

(۹) میت کو داہنی کروٹ پر اس طرح لٹانا چاہئے کہ پورا سینہ کعبہ کی طرف ہو اور پشت کو قبر کی دیوار سے لگادے، آج کل لوگ صرف منہ کو کعبہ کی طرف کردیتے ہیں اور چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے، یہ بالکل خلاف سنت ہے۔
(طحطاوی/ ۳۳۴)

(۱۰) میت کے رشتہ داروں یعنی گھر والوں کو کھانا دینا مسنون ہے، اس کھانے کو تمام برادری یا رشتہ داروں کو جو رواجی طور پر ہو کھانا جائز نہیں، ناموری اور دکھاوے کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں جو موجود ہو دیدیا جائے۔ (جامع ترمذی، ابن ماجہ)

(۱۱) جب میت کے دفن سے حضور ﷺ فارغ ہوتے تو خود بھی دُعاء فرماتے اور دوسروں کیلئے فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دُعاء کرو اللہ اُسے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (حصن حصین، ایضاً)

فائدہ: دفن کے بعد مردہ کے لئے قبلہ رو ہو کر دعاء کرنا مسنون ہے لیکن نماز جنازہ کے بعد دعاء کرنا جیسا کہ آج کل رواج ہوگیا ہے جائز نہیں ہے بدعت ہے۔

(مرقاۃ ۴/ ۶۴، بحر الرائق ۲/ ۱۸۳)

(۱۲) قبر کو ایک بالشت زمین سے اونچی اونٹ کی کوہان کی طرح رکھے۔ قبر کو نہ زیادہ اونچی کرے نہ پختہ بنائے۔ (مدراج النبوۃ)

(۱۳) قبر پر پانی چھڑکنا سنت ہے۔ (درمختار، شامی)

معاشرت کی چند سنتیں

(۱) سلام کرنا مسلمانوں کے لئے بہت بڑی سنت ہے، حضور ﷺ نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے، اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے، ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہئے، خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ۔ (بخاری) کیوں کہ سلام اسلامی حق ہے کسی کے جاننے اور شناسائی پر موقوف نہیں۔

(۲) بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر بچوں پر ہوا تو آپ ﷺ نے ان کو پہلے سلام کیا اس لئے بچوں کو بھی سلام کرنا سنت ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱، کتاب الآداب، باب السلام، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور پاکستان)

(۳) سلام کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ زبان سے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" کہے ہاتھ سے یا سر سے یا انگلی کے اشارے سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا سنت کے خلاف ہے، اگر دوری ہو تو زبان اور ہاتھ دونوں سے سلام کرے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۹، بحوالہ ترمذی)

(۴) کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا مسنون ہے، عورت، عورت سے مصافحہ کر سکتی ہے۔ عورت اجنبی مرد سے مصافحہ نہیں کر سکتی ہے۔
(ابن ماجہ ص: ۲۶۳، ابواب الادب، باب المصافحہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۵) کسی مجلس میں جاؤ تو جہاں موقع ملے اور جگہ ملے بیٹھ جاؤ، دوسروں کو اُٹھا کر خود بیٹھ

جانا گناہ کی بات اور مکروہ ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲/ ۲۱۷، کتاب السلام، باب من أتی مجلسا فوجد فرجۃ فجلس فیہا و إلا وراءہم، قدیمی کتب خانہ)

(۶) اگر کوئی شخص آپ سے ملنے آئے تو آپ اپنی جگہ سے ذرا سے کھسک جائیں چاہے مجلس میں گنجائش نہ ہو یہ بھی سنت ہے اس میں اس آنے والے کا اکرام ہے۔

(۷) کہیں اگر صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی (سرگوشی) کی اجازت نہیں کہ خواہ مخواہ اس کا دل شبہات کی وجہ سے رنجیدہ ہوگا اور مسلمان بھائی کو رنجیدہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲، ص ۲۱۹، کتاب السلام، باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۸) کسی کے مکان پر جانا ہو تو اس سے اجازت لے کر داخل ہونا چاہئے۔

(سنن ابن ماجہ، ص: ۲۶۳، ابواب الادب، باب الاستیذان، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۹) جب جمائی آوے تو سنت ہے کہ اس کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے۔ (بخاری) اور اگر منہ کوشش کے باوجود بند نہ رکھ سکے تو بائیں ہاتھ کی پشت کو منہ پر رکھ لے اور ہاہا کی آواز نہ نکالے کہ یہ حدیث میں ممنوع ہے۔

(صحیح بخاری ج ۲، ص ۹۱۹، کتاب الآداب، باب اذا تثاءب فلیضع یدہ علی فیہ، مسلم ۲/ ۴۱۲، ۴۱۳، قدیمی کتب خانہ)

(۱۰) اگر کسی کا اچھا نام سنو تو اُسے اپنے مقصد کے لئے نیک فال سمجھنا سنت ہے اور اس سے خوش ہونا بھی سنت ہے، بدفالی لینے کو سخت منع فرمایا گیا ہے، جیسے راستہ چلتے کسی کو چھینک آ گئی تو یہ سمجھنا کہ کام نہ ہوگا یا کوّا بولا، یا بندر نظر آ گیا یا اُلّو بولا تو ان سے آفت آنے کا گمان کرنا سخت نادانی اور بالکل بے اصل اور غلط اور گمراہی کا عقیدہ ہے اسی طرح کسی کو منحوس سمجھنا یا کسی دن کو منحوس سمجھنا بہت بُرا ہے۔ غیر اسلامی عقائد ہیں، مسلمانوں کو بچنا ضروری ہے۔ (مرقاۃ ۹/ ۶،۲)

سنت پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے اس لئے اہتمام سے اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنا چاہئے۔

بعض عادات و خصائل نبوی ﷺ اور متفرق سنتیں

(۱) سنّت: جب آپ ﷺ چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔

(۲) سنّت: آپ ﷺ جائز کام کو منع نہیں فرماتے تھے اگر کوئی سوال کرتا اور اس کو پورا کرنے کا ارادہ ہوتا تو پورا کر دیتے ورنہ خاموش ہو جاتے۔

(۳) سنّت: آپ ﷺ اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا اور اگر کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ کان اس کی طرف کر دیتے اور جب تک وہ فارغ نہیں ہوتا آپ کان نہیں ہٹاتے۔

(۴) سنّت: جب آپ ﷺ کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا دیتے:

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ ط

(جامع ترمذی ج ۲، ص ۱۸۲، ابواب الدعوات، باب مایقول إذا ودع إنساناً، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی پاکستان)

(۵) سنّت: جب آنحضرت ﷺ کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ط

(۶) سنّت: جب کوئی ملتا تو پہلے آپ ﷺ سلام کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی، ص ۲، سعید کمپنی)

(۷) سنّت: جب کسی چیز کو کروٹ کی طرف سے دیکھتے تو پورا چہرہ پھیر کر دیکھتے،

متکبروں کی طرح کنکھیوں سے نہ دیکھتے۔

(شمائل ص ۱: باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، سعید کمپنی)

(۸) **سنّت:** نگاہ نیچی رکھتے تھے، غایت حیا کی وجہ سے نگاہ بھر کر نہ دیکھتے۔ (خصائل/ ۱۲)

(۹) **سنّت:** برتاؤ میں سختی نہ فرماتے تھے، نرمی کو پسند فرماتے تھے، آپ انتہائی نرم مزاج، حلیم الطبع اور رحم دل تھے۔ (مشکوٰۃ/ ۵۱۲، بہشتی زیور ۸/ ۵،۴)

(۱۰) **سنّت:** حضور ﷺ چلتے وقت پاؤں اُٹھاتے تو قدم قوت سے اُٹھتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے تھے کہ ذرا آگے کو جھک جاتے، تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے گویا کسی بلندی سے پستی میں اتر رہے ہوں۔ (خصائل شرح شمائل/ ۱۲، ۷۳)

(۱۱) **سنّت:** سب میں ملے جُلے رہتے تھے (یعنی شان بنا کر نہ رہتے تھے) بلکہ کبھی کبھی مزاح بھی فرما لیتے تھے۔ (بہشتی زیور ۸/ ۴)

(۱۲) **سنّت:** اگر کوئی غریب آتا یا بڑھیا آپ ﷺ سے بات کرنا چاہتی تو آپ ﷺ سڑک کے کنارے سننے کے لئے بیٹھ جاتے۔ (بہشتی زیور ۸/۴)

(۱۳) **سنّت:** نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو سینہ مبارک سے ہانڈی کے کھولنے کی سی صدا آتی، خوفِ خدا کی وجہ سے یہ حالت ہوتی تھی۔ (شمائل/ ۱۸۸)

(۱۴) **سنّت:** گھر والوں کا بہت خیال رکھتے تھے کہ کسی کو آپ ﷺ سے تکلیف نہ پہنچے اسی لئے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اُٹھتے، آہستہ سے جوتا پہنتے، آہستہ سے کواڑ کھولتے اور آہستہ سے باہر چلے جاتے اسی طرح گھر میں تشریف لے جاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔

(مشکوٰۃ/ ۲۸۰، بہشتی زیور ۸/۴)

(۱۵) **سنّت:** جب چلتے تو نگاہ نیچی زمین کی طرف رکھتے، مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے، اور کوئی سامنے سے آتا تو سب سے پہلے سلام آپ ﷺ ہی کرتے۔ (شمائل ترمذی/۱۲)

(۱۶) **سنّت:** کسی قوم کا باوقار آدمی ہو تو اس کے ساتھ عزت سے پیش آنا۔

(۱۷) **سنّت:** اپنے اوقات میں سے کچھ وقت اللہ کی عبادت کے لئے کچھ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے جیسے ان سے ہنسنا بولنا، اور ایک حصہ اپنے بدن کی راحت کے لئے نکالنا۔

(شمائل ترمذی، ص: ۱۸، باب ماجاء فی عبادۃ رسول اللہ ﷺ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی)

(۱۸) **سنّت:** سرورِ دو عالم ﷺ پر درود شریف پڑھتے رہنا۔ (نشر الطیب/ ۱۷۰)

(۱۹) **سنّت:** پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا، بڑوں کی عزت کرنا اور چھوٹوں پر رحم کرنا۔

(۲۰) **سنّت:** کوئی رشتہ دار بد سلوکی کرے تو اس کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳، کتاب الآداب، باب البر والصلۃ، مکتبہ رحمانیہ)

(۲۱) **سنّت:** جو لوگ دنیا کے اعتبار سے کمزور ہیں ان کا خیال رکھنا۔

(۲۲) **سنّت:** داہنی یا بائیں جانب تکیہ لگانا۔

(شمائل ترمذی، ص: ۹، باب ماجاء فی تکاۃ ﷺ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

(۲۳) **سنّت:** بیوی کا دل خوش کرنے کے لئے اس سے مزاح کرنا اور ہنسی کی بات کرنا بھی سنت ہے۔ (فضائل شرح شمائل/ ۱۹۸)

(۲۴) **سنّت:** بعد نماز فجر سے اشراق تک آپ ﷺ مسجد میں مربع آلتی پالتی بیٹھتے تھے نیز اپنے اصحاب میں بھی آپ ﷺ مربع بیٹھتے تھے۔ (فضائل شرح شمائل/ ۷۶)

البتہ چھوٹوں کو بڑوں کے سامنے دوزانو بیٹھنا اقرب الی التواضع لکھا ہے۔ (شامی ج/۱)

(۲۵) **سنّت:** اپنے مسلمان بھائی سے کشادہ چہرہ (خوشی کے ساتھ) سے ملنا۔

(شمائل ترمذی، ص: ۱۵، ۲۳، باب ماجاء فی ضحک رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، سعید کمپنی)

(۲۶) **سنّت:** سواری پر اس کے مالک کو آگے بیٹھنے کے لئے کہنا اور بدون اس کی صریح اجازت کے آگے نہ بیٹھنا سنت ہے، اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَآبَّتِکَ الخ۔

ترجمہ: آپ اپنی سواری کے آگے بیٹھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ کی چالیس احادیث

(۱) حضرت کعب بن احبار ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ مقبول ﷺ نے فرمایا جنت میں کوئی جنت جنت الفردوس کے برابر نہیں ہے، وہ اعلیٰ اور افضل درجہ کی جنت ہے۔ فردوس کا مطلب ہے انگور کا باغ۔

(۲) حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لوگو! جب تم اللہ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ جنت الفردوس ساری جنتوں سے اوپر ہے، جنت الفردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ (اصحاب السنن)

(۳) حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک انسان کے لئے خوش نصیبی یہ ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اُسے اللہ تعالیٰ توبہ اور اپنی طرف رجوع ہونے کی توفیق عطاء کرے۔ (حاکم)

(۴) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ بہت بڑے عابد سے آگے بڑھ جائے اُسے چاہیئے کہ گناہوں سے دور رہے۔ (ابویعلی)

مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے بچنا بھی بہت بڑی عبادت ہے۔

(۵) حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ساری اولاد آدم گنہگار ہے، لیکن گنہگاروں میں سب سے بہتر گنہگار وہ لوگ ہیں جو توبہ کرتے رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ، ص: ۳۱۳ کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۶) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور صورتوں کو اور جسموں کو نہیں دیکھتے بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۷) حضرت عثمان ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی اس حالت میں وفات ہوئی کہ اس کا ایمان و یقین یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

(۸) حضرت عبادہ ابن صامت ؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو ایسے شخص پر آگ کا عذاب حرام کیا گیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ توحید اور رسالت کا اقرار کرنے والا کسی بھی طرح جنت میں داخل ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

(۹) حضرت ابوفراش ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا یارسول اللہ! ﷺ ایمان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا نیت کو صاف رکھنا، مطلب یہ ہے کہ جو بھی کام کرے وہ صرف اللہ ہی کے لئے کرے۔ (بیہقی)

(۱۰) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا،

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں بندہ کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں، اس کو اختیار ہے کہ میرے ساتھ جیسا بھی گمان رکھے۔

(بخاری شریف، کتاب التوحید۔ رقم الحدیث ۴۰۵)

(۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ساتھ اچھا، نیک گمان رکھنا سب سے اچھی عبادت ہے۔

(مسلم شریف، کتاب الدعاء، رقم الحدیث: ۲۶۷۵)

(۱۲) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فتنہ و فساد کے زمانہ میں میری سنت پر مضبوطی سے قائم رہے گا اس کو ۱۰۰ رسو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (بیہقی)

یعنی کہ جب لوگ پیغمبروں کی سنتوں سے بے پروائی کرتے ہو یا سنت پر عمل کرنے والے کا مذاق اڑاتے ہوں تو ایسی خرابیوں کے زمانہ میں کوئی شخص لوگوں کی پرواہ کئے بغیر سنت پر عمل کرے گا تو ایسے شخص کو یہ ثواب ملے گا۔

(۱۳) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے علم کا باب اس لئے سیکھا کہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے تو اللہ تعالیٰ اسے ۷۰ رستر صدیقوں کا ثواب عطا کرے گا۔ (ابومنصور)

(۱۴) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خداوندی احکام کی ایک بات یا دو باتیں یا تین باتیں یا چار باتیں یا پانچ باتیں سیکھتا ہے اور وہ لوگوں کو سکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔ (ابونعیم)

(۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا سب سے اچھا صدقہ یہ ہے کہ خود علم سیکھے اور اپنے مسلمان بھائی کو بھی سکھائے۔ (ابن ماجہ، ص: ۱۲۲، باب ثواب مسلم الناس الخیر، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کو عابد پر ۷۰ رستّر درجہ فضیلت ہے ہر درجہ کے درمیان ۷۰ رستّر سال تیز رفتار گھوڑے کے دوڑنے سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔ (اصبہانی)

(۱۷) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک فقیہ عالم شیطان پر ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ بھاری ہے۔

(ابن ماجہ، ص: ۲۰، باب فضل العلماء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۱۸) حضرت ابوایوب سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار چیزیں انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں: (۱) حیا رکھنا (۲) عطر لگانا (۳) نکاح کرنا (۴) مسواک کرنا۔ (ترمذی شریف)

(۱۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''وضو کرنے کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضوء'' پڑھنے سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم شریف جلد ۱، ص ۱۲۲، کتاب الطہارۃ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲۰) امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص موذّن کے جواب میں وہی الفاظ بولے یعنی کہ اذان کے الفاظ لیکن ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ'' اور ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کے جواب میں ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کہتا ہے تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔

(مسلم شریف جلد ۱، ص ۱۶۷، کتاب الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲۱) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان کا کتنا ثواب ہے تو وہ (اذان دینے کے لئے) تلواروں سے مقابلہ کر کے (سبقت لے کر اذان دینے کی) کوشش کرنے لگیں۔ (احمد)

(۲۲) حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرتا ہے اور وضو بھی اچھے طریقے سے کرتا ہے پھر (کوئی سی فرض) نماز ادا کرتا ہے تو اس کے (صغیرہ) گناہ اس نماز سے لے کر اگلی نماز کے درمیان تک کے معاف کر دیئے جاتے ہیں حتی کہ وہ اس نماز کو ادا کرے۔ (سنن نسائی ا/ ۳۴ ثواب من توضأ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲۳) حضرت ابوقرصافہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مساجد تعمیر کرو اور ان سے کوڑا کرکٹ باہر نکالا کرو پس جو شخص خالص اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنوائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنائیں گے۔
ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اور وہ مسجدیں جو راستوں پر بنی ہوتی ہیں (جن کا کوئی صفائی کرنے والا نہیں ہوتا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے کوڑا کرکٹ صاف کرنا حور عین کا حق مہر ہے۔ (طبرانی)

(۲۴) حضرت انس ابن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ جماعت سے نماز ادا کرے اس کیلئے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں (۱) دوزخ سے آزادی (۲) منافقت سے آزادی۔ (جامع ترمذی ج ا ص ۵۶، ابواب الصلوٰۃ، باب فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی)

(۲۵) حضرت انس ابن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتیں کفارات ہیں، تین باتیں درجات ہیں اور تین باتیں منجیات

ہیں یعنی نجات دلانے والی:

(۱) **کفارات**: یعنی چھٹکارا دلانے والی (گناہ دور کرنے کا بدلہ کی) تین باتیں: (۱) سردی کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا (۲) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (۳) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے چلنا۔

(۲) **درجات** کی تین باتیں: (۱) کھانا کھلانا (۲) خوب سلام کرنا (۳) رات کو جب لوگ سوتے ہوں اس وقت نماز پڑھنا۔

(۳) **منجیات**: (۱) غصہ اور خوشی دونوں حالتوں میں عدل و انصاف کرنا (۲) غریبی اور مالداری دونوں حالتوں میں درمیانی رہنا اور (۳) ظاہری اور باطنی دونوں طرح اللہ سے ڈرتے رہنا۔ (بیہقی، بزار)

(۲۶) حضرت سہل بن معاذ ؓ اپنے والد ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کی نماز کا سلام پھیر کر اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے حتی کہ چاشت کی دو رکعت ادا کرے اور اچھی بات کرے تو اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (سنن ابی داؤد ج ا ص ۱۸۹، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الضحیٰ، مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان)

(۲۷) حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھے ذمہ دیدے کہ لوگوں سے سوال نہیں کروں گا تو میں ایسے شخص کے لئے جنت کا ذمہ لینے کے لئے تیار ہوں۔
(سنن نسائی ج ا ص ۳۶۲، کتاب الزکوٰۃ، فضل من لایسأل الناس، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۲۸) حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے نکلا اس

کیلئے یہ دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے اور جس نے اللہ عزوجل کی خوشنودی کی خاطر ایک دن کا اعتکاف کیا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کردیں گے، ہر خندق مشرق ومغرب سے زیادہ وسیع ہوگی۔ (طبرانی)

(۲۹) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کو طلب کیا اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے درجات تک پہنچادیں گے اگرچہ اس کی وفات بستر پر کیوں نہ ہو۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۴۱ کتاب الامارۃ، باب استحباب طلب الشہادۃ فی سبیل اللہ تعالیٰ، قدیمی کتب خانہ)

(۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص پورے دن اپنے ہاتھ سے محنت کرنے کی بنا پر تھک گیا ہو اور ایسی حالت میں شام ہوگئی ہو تو اس شخص کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (طبرانی)

(۳۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک صادق اور امین سوداگر قیامت میں، جنت میں انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ رہے گا۔ (ترمذی، باب ماجاء فی التجارۃ)

(۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کبھی کوئی لقمہ ہاتھ سے گرجائے تو اُسے صاف کرکے کھالو، اس کو شیطان کیلئے مت چھوڑو، کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لو، کسے خبر ہے کہ کس کھانے میں برکت ہے جو شخص کھانے کے بعد یہ الفاظ کہے گا تو اللہ اس شخص کے پچھلے سارے گناہ معاف کردیتا ہے، وہ الفاظ یہ ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ

غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ط

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت وکوشش کے بغیر یہ کھانا کھلایا۔

(ترمذی، باب مایقول إذا فرغ من الطعام، ابواب الدعوات، ابوداؤد، کتاب اللباس)

(۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسا کہ وہ اس دن ہوتا ہے جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا ہو۔ (طبرانی)

(۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے جس کے اوپر کے حصہ سے پوشاکیں نکلیں گی اور نیچے کے حصہ سے سونے کا گھوڑا جس کی زین اور لگام موتی اور یاقوت کی لگی ہوگی، نہ تو یہ لید کرے گا، نہ پیشاب کرے گا، اس کے پر بھی ہوں گے اس کا قدم تاحد نگاہ پڑے گا اس پر جنتی سوار ہوں گے اور یہ ان کو اُٹھا کر اُڑے گا جہاں یہ چاہیں گے، پس جو لوگ ان جنتیوں سے نچلے درجہ میں ہوں گے وہ عرض کریں گے یارب تیرے یہ بندے اس بڑی عظمت کو کیسے پہنچے؟ ان سے کہا جائے گا یہ رات کو نوافل پڑھتے تھے، جب تم سوئے ہوتے تھے اور یہ (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے جب تم کھاتے پیتے تھے اور یہ (اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے جب تم بزدلی دکھاتے تھے۔ (کتاب التہجد ابن ابی الدنیا)

(۳۵) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا جو بندہ رات کو عبادت کرنے کے خاطر کم کھائے یا کم پیئے تو اس کے گرد حوریں جمع رہتی ہیں۔ (طبرانی)

(۳۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ جب تک حساب وکتاب میں پھنسے ہوئے ہوں گے وہاں تک صدقہ وخیرات کرنے والا اپنی خیرات کے سایہ میں ہوگا۔ (احمد، ابن خزیمہ)

(۳۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اس شخص کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے ۷۰ رستر سال کے راستہ کے فاصلہ کے برابر دور کر دیتے ہیں۔

(صحیح مسلم ج ا ص ۳۶۴، کتاب الصیام، باب فضل الصیام فی سبیل اللہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۳۸) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے لئے ایک دن کا روزہ رکھے تو روزہ دار اور جہنم کے درمیان ایک ایسی خندق قائم کر دی جائے گی جس کا فاصلہ آسمان و زمین کے درمیان کے برابر کا ہوگا۔ (طبرانی)

(۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص ایک دن کا نفلی روزہ رکھے، پھر اس کو روئے زمین کے برابر سونا دیا جائے تو اس کا ثواب روز قیامت کے دن سے پہلے کوئی نہیں چکا سکتا۔ (مسند ابویعلی، طبرانی)

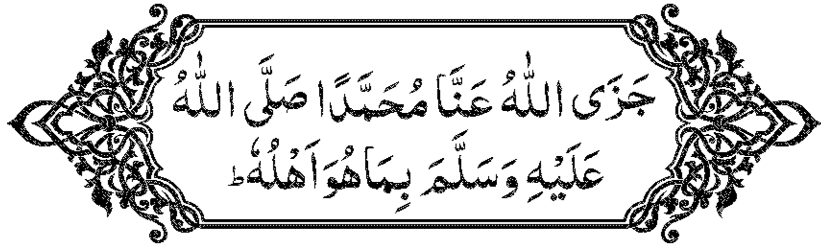
(۴۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حاجی (قیامت کے دن) گھر کے ۴۰۰ رچار سو افراد کے متعلق شفاعت کرے گا یا حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ (وہ) اپنے گھر کے (چار سو افراد کی

شفاعت کرے گا) اور اپنے گناہوں سے اس طرح سے نکلے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو اسی دن جنا ہو۔ (اخرجہ البزار باسنادہ فیہ راو لم یسم)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر عمل کی توفیق نصیب فرماوے۔ (آمین)

وہ چلتے گئے تو انہیں منزلوں نے پناہ دے دی
ہمیں وسوسوں نے ڈرا دیا ہم قدم قدم پر رک گئے







اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

باب ۸

فضائل جمعہ

* جمعہ کے دن کے نوؔ اعمال *

مذکورہ نوؔ اعمال پر جمعہ کے دن عمل کرنے سے ایک سال کے روزے اور ایک سال کی نماز کا ثواب ہر قدم پر ملتا ہے۔

(۱) جمعہ کے دن سویرے جلدی اُٹھنا۔

(۲) غسل کرنا۔ (صحیح مسلم ج ا ص ۲۷۹، کتاب الجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(۳) اچھے اور صاف کپڑے پہننا۔ (ابوداؤد باب فی الغسل للجمعۃ)

(۴) مسجد میں جلدی جانے کی فکر کرنا۔ (صحیح مسلم ۱/۲۸۰)

(۵) مسجد پیدل جانا۔ (ابن ماجہ ص: ۵۶، کتاب الصلوۃ، باب المشی الی الصلوۃ، قدیمی کتب خانہ)

(۶) امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔ (ابن ماجہ ص: ۷۶، باب ماجاء فی غسل یوم الجمعۃ)

(۷) اگر صفیں پُر ہوں تو لوگوں کی گردنیں پھاند کر آگے نہ بڑھنا۔ (ابوداؤد)

(۸) کوئی فضول کام نہ کرنا یعنی مثلاً اپنے کپڑوں سے یا بالوں سے لہو ولعب نہ کرنا۔ انگلیاں نہ چٹکھانا۔ (ابن ماجہ)

(۹) خطبہ غور سے سننا۔ (صحیح مسلم ج ا ص ۲۸۱)

علاوہ ازیں جمعہ کے دن جو سورۂ کہف آہستہ پڑھے گا اس کیلئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آویگا

اوراس جمعہ کے تمام خطایا (صغیرہ گناہ) اس کے معاف ہوجائیں گے۔ (بہشتی زیور)

حدیث: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، درود میرے حضور میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ،ص:۷۶،باب فی فضل الجمعۃ)

جمعہ کے دن بالوں میں تیل لگانا اور خوشبو یا عطر کا استعمال کرنا مسنون ہے۔

(صحیح بخاری ج ا،ص ۱۲۱، کتاب الجمعہ. باب الطیب للجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

نماز جمعہ کے فضائل

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور وضو کو اچھے طریقہ سے کیا پھر جمعہ کے لئے حاضر ہوا اور اس کے خطبہ کو غور سے سنا اور خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ سے لیکر اگلے جمعہ تک اور مزید تین دن تک (کل دس دن) کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(صحیح مسلم ج ا،ص ۲۸۳ کتاب الجمعہ، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی، پاکستان)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کی نماز ایک جمعہ سے دوسری جمعہ تک کے لئے اور رمضان کے روزے ایک رمضان سے دوسری رمضان تک کے گناہوں کے لئے کفّارہ ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا ہوا رہے۔ (ابن ماجہ،ص:۷۶ ایضاً)

حدیث: حضرت یزید بن مریمؒ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے جا رہا تھا، اتنے میں راستہ میں حضرت عبایہ بن رفاعہؓ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا جمعہ کی نماز کیلئے جا رہا ہوں،

انہوں نے کہا مبارک ہو! تمہارا چلنا، یہ تو اللہ کی راہ میں چلنا ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس بندہ کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

حدیث: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور اپنی توفیق کے مطابق پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے، اور اپنے گھر میں موجود خوشبو لگاتا ہے۔ پھر (گھر سے) نکلتا ہے کسی بھی قسم کے ۲/ دو شخصوں میں علیحدگی نہیں ڈالتا، پھر جو اس کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے (سنت مؤکدہ) نماز کو ادا کرتا ہے پھر جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو یہ خاموش ہو جاتا ہے، تو اس کے اس جمعہ سے لیکر اگلے جمعہ تک کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری ج ۲،ص ۱۲۱، کتاب الجمعہ، باب الدھن للجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے (بیوی کو جنابت کا) غسل کرایا اور خود بھی غسل (یعنی غسل جنابت) کیا، اور خود بھی صبح جلدی سے اُٹھا اور (بیوی کو بھی) سویرے اُٹھایا (اور جمعہ کے لئے) چل دیا (اگر اس کا گھر دور تھا جیسے حضور ﷺ کے زمانہ میں بہت دور۔ دور جمعہ قائم ہوتا تھا اس لئے جلدی سے چل کر نمازِ جمعہ میں پہنچ گیا) اور اس سفر میں سوار نہ ہوا، اور امام کے قریب بیٹھ (کر اس کا خطبہ) سنا، اور فضول بات نہیں کی، تو اس کو ہر ایک قدم کے بدلہ میں ایک سال کے عمل کا ثواب ملے گا اور ایک سال کے روزوں کا اجر، اور ایک سال (کی رات) کے نوافل کا اجر ملے گا۔

(ابن ماجہ،ص:۷۶، باب ما جاء فی غسل یوم الجمعہ، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کسی مسلمان بندے کو حسن اتفاق سے خاص اس گھڑی میں خیر اور بھلائی کی کوئی چیز اللہ سے مانگنے کی توفیق مل جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا فرما دیتا ہے۔ (صحیح مسلم ج ا ص ۲۸۱ کتاب الجمعہ)

جمعہ کے دن کی اس ساعت اجابت کے وقت کی تعیین و تخصیص میں شارحین احادیث نے بہت سے اقوال نقل کئے ہیں، ان میں سے ۲ دو ایسے ہیں جن کا صراحۃً یا اشارۃً بعض احادیث میں بھی ذکر ہے، صرف وہی یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ جس وقت امام خطبہ کے لئے منبر پر جائے اُس وقت سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک جو وقت ہوتا ہے بس یہی وہ ساعت اِجابت ہے، اس کا حاصل یہ ہوا کہ خطبہ اور نماز کا وقت ہی قبولیتِ دُعا کا خاص وقت ہے۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ساعت عصر کے بعد سے لے کر غروبِ آفتاب تک کے وقفہ میں ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن جنابت کا (یعنی ضروری) غسل کیا پھر (صبح سویرے) پہلی گھڑی میں مسجد کی جانب نکل گیا تو گویا کہ اس نے ایک اونٹ قربان کیا اور جو (صبح کی) دوسری گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا اس نے ایک گائے اللہ تعالیٰ کیلئے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا کہ اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا کہ اس نے ایک مرغی کی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا اس نے ایک انڈا قربان کیا لیکن جب امام (خطبہ کیلئے) کھڑا ہوتا ہے تو فرشتے جمع ہو کر

ذکر اللہ (یعنی خطبہ) سنتے ہیں پھر کسی کا ثواب نہیں لکھتے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲۱، کتاب الجمعہ، باب فضل الجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

(صحیح مسلم ج ا ص ۲۸۰، کتاب الجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

فائدہ: کچھ احادیث میں مختلف گھڑیوں کے ثواب کے بجائے یہ ہے کہ جو سب سے پہلے مسجد میں آئے اس کا پھر دوسرے کا پھر تیسرے کا اسی ترتیب سے مذکورہ ثواب لکھا جاتا ہے۔

حدیث: حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن کا غسل گناہوں کو بالوں کی جڑوں میں سے کھینچ لیتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت علقمہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے ساتھ جمعہ کے دن (جمعہ کے لئے) نکلا تو حضرت ابن مسعود ؓ نے تین حضرات کو دیکھا جو ان سے بھی پہلے جمعہ کے لئے پہنچے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا میں چار میں سے چوتھا ہوں اور چار میں سے چوتھا شخص اللہ تعالیٰ سے دور نہیں ہے (کیونکہ) میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک جماعت کی طرف جانے کے مطابق بیٹھیں گے (سب سے زیادہ قریب) پہلے پہنچنے والا پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر چوتھا ہوگا اور چار میں سے چوتھا (بیٹھنے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ سے) دور نہیں ہے۔

(ابن ماجہ ص: ۷۷، فرض الجمعہ، باب ما جاء فی التھجیر الی الجمعۃ قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کی تو یہ اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان نور کے ساتھ چمکتی رہے گی۔ (نسائی)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا تو اس کے پاؤں سے لے کر آسمان تک ایک نور روشن ہوگا اور دونوں جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ اعمال ایسے ہیں کہ جو شخص ان پر ایک ہی دن میں عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں سے لکھ دیں گے۔

(۱) عیادت کرنا (۲) جنازہ میں شرکت کرنا (۳) دن بھر روزہ رکھنا (۴) نماز جمعہ کے لئے جانا (۵) غلام آزاد کرنا۔ (ابن حبان)

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، جب وہ نماز پڑھنے کے ارادے سے چلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو ۲۰۰/ دوسو سال کی عبادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (روز قیامت) تمام دنوں کو ان کی اپنی اصلی حالت پر پیش کیا جائے گا جب کہ جمعہ کو چمکتا دمکتا ہوا پیش کیا جائے گا، جمعہ پڑھنے والوں کو جمعہ کا دن ایسی دلہن (جس کو اس کے حجرۂ عروسی میں خراماں خراماں لے جایا جائے) کی طرح اپنے احاطے میں لئے ہوئے ہوگا یہ دن ان حضرات کے لئے روشن ہوگا جس کی روشنی میں یہ چلیں گے، ان جمعہ پڑھنے والوں کے رنگ (پہاڑی) برف کی طرح (سفید) ہوں گے، ان کی خوشبو مشک (کستوری) کی طرح ہوگی (یہ) کافور

کے پہاڑوں پر آپس میں باتیں کرتے ہوں گے ان کی طرف جنات اور انسان دیکھتے ہوں گے، جب تک یہ جمعہ والے جنت میں داخل نہیں ہوں گے ان پر سے رشک کی نگاہوں کو نہیں پھیریں گے، ان کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھ سکے گا سوائے ان اذان دینے والوں کے جو صرف اللہ کی رضاء کے لئے اذان دیتے ہوں گے۔ (ابن خزیمہ بسند حسن)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے جمعہ کا دن عطا کر کے پچھلی امتوں پر فوقیت عطا کی ہے، یہودیوں کو سنیچر کا دن عطا کیا، عیسائیوں کو اتوار کا دن عطا کیا، وہ لوگ قیامت تک ہم سے پیچھے رہیں گے، دنیا میں ہم سب سے آخر میں آئے اور قیامت میں سب سے پہلے ہماری مغفرت ہوگی۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۸۲ کتاب الجمعہ، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں چوبیس گھڑیاں ہیں اس میں کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں چھ لاکھ (مسلمان) دوزخ سے آزاد کر دیئے جاتے ہیں (بعض راویوں نے یہ الفاظ ذکر کئے ہیں کہ) ان سب پر دوزخ واجب ہو چکی تھی۔ (ابویعلی)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ حٰم دخان کی شب جمعہ میں تلاوت کرے گا اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۱۷، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی حم الدخان، ایچ۔ایم سعید پاکستان)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص جمعہ کے دن اس سورت کی تلاوت کرتا ہے جس میں آل عمران کا ذکر ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سورج غروب ہونے تک رحمت فرماتے ہیں۔

حدیث: حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نمازِ جمعہ کے بعد ۱۰۰ر سو مرتبہ ”سورۂ اخلاص“ اور ۱۰۰ر سو مرتبہ درود شریف اور ۷۰ر ستّر بار یہ دعاء پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کی ۱۰۰ر سو حاجتیں پوری فرمائے گا جس میں سے ۳۰ر تیس دنیا کی اور ۷۰ر ستّر آخرت کی۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ط

ترجمہ: اے اللہ! مجھے حرام سے بچا اپنی حلال (روزی) کے ذریعہ میری کفالت فرما تو میری جانب سے ذمہ دار بن جا اور تو مجھے اپنے فضل کے ذریعہ اپنے غیر سے بے نیاز فرمادے۔

(حدیث: از سعادت دارین، مولانا اشرف احمد صاحب راندیری)

حدیث: جو شخص بعد نماز جمعہ ۱۰۰ر سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ“ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کے اور اسکے ماں باپ کے ایک ایک لاکھ گناہ معاف کریں گے۔ (حدیث: از سعادت دارین، مولانا اشرف احمد صاحب راندیری)

● ● ●

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَائِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ط (مسند احمد)

باب ۹

* حقوق العباد کے متعلق *

★ مؤمن خیر ہی خیر ہے، جہاں جاتا ہے اچھے کام کرتا ہے اور ہمیشہ اچھی حالت ہی کو اختیار کرتا ہے۔

★ نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ مؤمنوں کی باہمی محبت، رحمت وشفقت میں ایسی مثال ہے جیسے ایک جسم کہ اگر اس کے کسی عضو کو تکلیف ہوئی ہے تو اس کا تمام جسم بخار و بے خوابی میں شریک ہوتا ہے۔

★ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے، تمہیں اس سے فائدہ پہنچے گا۔

(جنت کے چالیس راستے)

انسان کے حقوق قرآن واحادیث کی روشنی میں

(۱) یتیم کی کفالت کرنے کا عظیم ثواب اور اس کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے معاشرہ میں حقیر و ذلیل، غریب، فقیر، یتیم جن کا معاشرہ میں کوئی مرتبہ نہیں ہے، بیوہ، معذور جن کا کوئی سہارا نہیں ہے ان کی مدد کرنے والے اور اپنی کمائی، تجارت، نوکری یا کاشت کاری کی آمدنی میں سے خرچ کرنے والے کے لئے یتامیٰ و مساکین کی کفالت اور ان کی تعلیم وتربیت میں حصہ لینے والے کے فضائل قرآن

و احادیث کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں، قلب وجگر تھام کر یکسوئی کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں اور ان فرمودات پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

انسانی کمال کے تین شعبے

* یتیموں پر مال خرچ کرنا کمالِ انسانی کی علامت *

حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ سے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ تک (البقرہ ۲:۱۷۷)

ترجمہ: نیکی کچھ یہی نہیں ہے کہ منہ کرو اپنا مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف لیکن بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور سب کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور مال دے اس کی محبت پر رشتہ داروں کو یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑوانے میں (یعنی غلام آزاد کرنے یا مقروض کا قرض ادا کرنے میں) اور قائم رکھے نماز اور دیا کرے زکوٰۃ اور پورا کرنے والے اپنے اقرار کو جب عہد کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت، یہی لوگ ہیں سچے اور یہی ہیں پرہیزگار۔

(ترجمہ: شیخ الہند)

فائدہ: آیت مذکورہ اسلامی تعلیمات کے باب میں انتہائی جامع ہے کیونکہ تمام احکام اسلام کا خلاصہ تین چیزیں ہیں: (۱) عقائد (۲) اعمال (۳) اخلاق۔

تمام امورِ اسلام اور جزئیات انہیں کلیات کے تحت میں داخل ہیں آیت کریمہ میں تینوں کلیات کے بڑے بڑے شعبے آگئے ہیں غالباً یہی وجہ ہے کہ امام المحدثین محمد

ابن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ نے اس آیت کو اپنی صحیح بخاری کے اندر کتاب الایمان کے متن کا درجہ دیکر پوری کتاب الایمان کو اس کی شرح قرار دیا ہے، مشہور شارح بخاری شیخ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی (المتوفی ۹۲۳ھ) اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''ارشاد الساری بشرح صحیح البخاری'' ج/۱، صفحہ/۹۱ میں اس کا تجزیہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: یہ آیت جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں انسانی کمالات کے تمام شعبوں کو اصالۃً یا ضمناً شامل ہے کیونکہ کمالات بشریہ اپنے تمام تر پھیلاؤ اور کثیر الشعاب ہونے کے باوجود تین چیزوں پر منحصر ہے۔

(۱) اول یہ کہ عقائد درست ہوں (۲) دوسرے یہ کہ معاشرتی زندگی بے داغ اور صاف ستھری ہو (۳) تیسرے یہ کہ تہذیب نفس کا اہتمام ہو۔

جس انسان کو یہ تینوں کمال حاصل ہوں وہ بلاشبہ کامل انسان کہلانے کے لائق ہے حق تعالیٰ شانہ نے اس آیت کریمہ میں: مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ سے وَالنَّبِيّٖنَ تک انسانوں کو عقائد درست کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ سے وَفِي الرِّقَابِ تک حسن معاشرت کی تعلیم دی ہے، رہا سوال تہذیب نفس کا تو یہ دو چیزوں سے حاصل ہوتا ہے۔

(۱) فرائض کی پابندی اور عبادات کے اہتمام سے۔

(۲) دوسرے حسن اخلاق سے، حق جل مجدہٗ نے وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ کے ذریعہ فرائض وعبادات کے اہتمام و پابندی کی طرف رہنمائی کی ہے اور ''والمؤمنون'' سے ''حین البأس'' تک حسن اخلاق کی ہدایت دی ہے۔

صادقین و متقین کا مفہوم

اخیر میں ان صفات حمیدہ سے متصف کامل لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ یہی لوگ صدق وتقویٰ کے حامل صادقین و متقین ہیں، گویا صدق وتقویٰ ایک ہی مفہوم کی دو تعبیریں ہیں، اور صادقین و متقین دونوں ایک ہی چیز ہیں، اس تفصیل کے اعتبار سے آیت کریمہ "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾" (التوبۃ ۹:۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور سچوں کے ساتھ رہو۔ (ترجمہ: شیخ الہند)

اس کا مطلب یہ ہوگا اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ والوں کے ساتھ رہو کیونکہ تقویٰ اہل تقویٰ کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے، اس کی طرف اشارہ ہے حدیث پاک: "لِكُلِّ شَيْءٍ مَعْدِنٌ وَمَعْدِنُ التَّقْوٰى قُلُوْبُ الْعَارِفِيْنَ" میں
ترجمہ: یہ ہے کہ ہر چیز کی کان ہوتی ہے، اور تقویٰ کی کان عارفین (اہل اللہ) کے قلوب ہیں، (وہیں سے تقویٰ حاصل ہوا کرتا ہے) ان اللہ والوں کا اللہ کے یہاں بڑا اونچا مقام ہوتا ہے، یہ اللہ کے محبوب بندے اور ہدایت کے روشن چراغ ہوتے ہیں۔

(یتیم و مسکین کی کفالت اور تعلیم و تربیت کے فضائل)

(آیتِ مذکورہ کا یہاں نقل کرنے کا مقصد)

آیتِ مذکورہ کو یہاں نقل کرکے یہ بتانا مقصود ہے کہ دیکھئے! حق جل مجدہٗ نے یتیم بچوں پر مال خرچ کرنے کو حسن معاشرت کی ایک اہم کڑی بتلایا ہے جس کے بغیر انسان کی معاشرتی زندگی صاف اور بے داغ نہیں ہوسکتی، خداوند رؤف الرحیم نے قرآن کریم میں بہت سی جگہ یتیموں کے ساتھ حسن سلوک، ان کی خبر گیری، ان کے حقوق کی رعایت،

ان کے اموال کی حفاظت اور ان پر اپنا مال خرچ کرنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔

* احادیث مبارکہ میں یتیموں کی کفالت کے فضائل *

احادیث مبارکہ میں یتیموں، غریبوں اور مسکینوں کی دیکھ بھال، ان کی کفالت و خبر گیری اور تعلیم و تربیت کی سعی و کوشش کے بارے میں بہت سے فضائل حضورِ اقدس ﷺ نے بیان فرمائے ہیں، اب آپ ذرا دل تھام کر عمل کرنے کی نیت سے ان روایات کو تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح البخاری میں تین عنوان لگا کر تحریر فرمایا ہے۔

پہلا عنوان

* اس شخص کی فضیلت میں جو کسی ایک یتیم کے (کھانے، پینے، کپڑے) کے متعلق ذمہ داری اُٹھائے *

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایات ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا چاہے اپنا کوئی رشتہ دار ہوں یا اجنبی جنت میں اس طرح ہوں گے بشرطیکہ اللہ کے ڈر سے یتیم کی حق تلفی نہ کرتا ہو، یہ کہتے وقت حضورِ اقدس ﷺ نے شہادت والی اور بیچ کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا مگر دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ رکھا، مسند بزار کی اس روایت کے اخیر میں حضورِ اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس نے تین بچوں کی معاشی اور دینی ضروریات (تعلیم وتربیت) کے پورا کرنے کی فکر و کوشش کی وہ جنتی ہوگیا اور اس کو اس مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح

ثواب ملے گا جو دن میں روزہ رکھتا ہو اور رات میں اللہ کی عبادت کرتا ہو۔

(رواہُ البخاری فی الطلاق تحت باب اللعان ۲/۷۹۹، والادب ۲/۸۸۸)

فائدہ: دونوں انگلیوں سے اشارہ کرنے کا مقصد بطورِ مبالغہ یہ بتانا ہے کہ یتیموں کی کفالت اور دیکھ بھال کرنے والا اپنی سخاوت اور مروت کی بنا پر جنت میں رسول اللہ کے ساتھ بہت ہی اونچے درجے کا مستحق ہوگا، بالکل ساتھ ہونا مراد نہیں ہے۔

(مأخوذ: یتیم و مسکین کی کفالت اور تعلیم و تربیت کے فضائل)

دوسرا عنوان

* بیوہ کے متعلق *

بیوہ: (جس کا شوہر انتقال کرگیا ہو) اس کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے محنت کرنے والے کا ثواب۔

حدیث: حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بیوہ کے لئے کمائے (اپنی کمائی میں بعض حصہ کی بیوہ کے لئے نیت کرے) اُس کو مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ثواب ملے گا، جو دن میں روزہ رکھتا ہو اور رات میں اللہ کی عبادت کرتا ہو۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۸ کتاب الادب، باب الساعی علی الأرملۃ، قدیمی کتب خانہ)

تیسرا عنوان

* فقیر کی ضرورت پوری کرنے والے کی فضیلت *

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ، فقیر کے لئے جو کماتے ہیں وہ مجاہد فی سبیل اللہ اور رات کو عبادت کرنے والے

اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے، ایسی رات کی عبادت (تہجد) کہ جس میں سستی نہیں کرتے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۸ کتاب الادب، باب الساعی علی المسکین، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

فائدہ: غور و فکر کرو، بیوہ جس کا شوہر انتقال کرگیا ہو، معاشرہ میں اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ کوئی نکاح کرنے والا نہیں، بعض مذاہب جس کو منحوس سمجھتے ہیں، بعض مذاہب کی رائے کے مطابق ایسی عورت کو زندگی جینے کے لائق نہیں سمجھتے تھے، شوہر کے ساتھ اس کو بھی مرجانا، آگ پر اس کو جلا دینا ضروری سمجھتے تھے، معاشرہ میں ایسی عورت منہ دکھانے کے لائق بھی نہیں سمجھی جاتی تھی اگر جینے کا حق کسی مذہب نے دیا تو اس لائق نہیں سمجھی جاتی تھی کہ وہ بھی عدت کے بعد اپنے آپ کو سنوار سکے یا اس کی طرف مہربانی یا محبت کی نظر سے دیکھ سکے، ایسی بیوہ عورت کی مدد کی نیت خالص اللہ کے لئے اپنی کمائی میں کی یا عدالت کا کوئی کام کاج آجانے کی بنا پر کوئی اللہ کا بندہ اس کی مدد کے لئے دوڑ دھوپ کرے، اس کا ساتھ دے، اس کے کپڑے، کھانے پینے کے متعلق انتظام کرے یا خود غریب ہونے کی بنا پر کسی مالدار صاحب خیر یا کسی انجمن یا کسی ادارے سے مدد دلانے کے متعلق ساتھ دے۔

ایسے شخص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ جنت میں جانے کی بشارت دے رہے ہیں اور عظیم عزت و مرتبہ و جنت میں اعلیٰ درجات کے متعلق وعدہ فرما رہے ہیں کہ صرف ایک درجۂ نبوت کا فرق رہے گا۔

☆ یتیم اُس کو کہا جاتا ہے کہ جس کا باپ، انتقال کرجائے اور لڑکا یا لڑکی بالغ نہ ہوئے ہوں (بالغ ہونے تک یتیم کہلاتے ہیں) ایسے یتیم کی کفالت کھانے، پینے یا کپڑوں کے متعلق یا پڑھنے لکھنے کے لائق ہوجانے کی بنا پر مدرسہ، اسکول، دارالعلوم کا

خرچ اُٹھانا جس سے دین سیکھ کر انسان بن کر قوم و مذہب کی ذمہ داری سمجھ سکے۔

اسی طرح غریب، فقیر و مسکین جو اپنی ضرورت اپنے معصوم بچوں کا خرچ کپڑے، کھانے، پینے، دوا دارو، اسی طرح دینی و دنیوی ضروری علم کا خرچ نہیں اُٹھا سکتا، ایسے غریب کی ذمہ داری اُٹھانا جس بنا پر اس کی آل، اولاد صحت وعفّت و عافیت سے زندگی گذار سکے، ایسی ذمہ داری اُٹھانے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے اور اس کو ایسا اجر وثواب ملے گا کہ ہمیشہ پوری زندگی روزہ رکھتا ہو اور پوری رات عبادت کرتا ہو ایسا ثواب ملے گا۔

یتیموں کو اپنے ساتھ کھلانے کی فضیلت

حدیث: ایک حدیث میں آیا ہے یتیم کو اپنے مال سے کھلانے پلانے والا جنت میں ضرور جائے گا بشرطیکہ وہ مشرک یا ظالم نہ ہو، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں جس نے کسی یتیم بچے کو مسلمانوں کے پاس سے لیکر اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کر لیا تو اللہ جل شانہٗ (اپنے وعدے کے مطابق) اُسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے بشرطیکہ کوئی نا قابل معافی گناہ نہ کیا ہو۔

(جامع ترمذی، ج ۲ ص ۱۳، ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی رحمۃ الیتیم وکفالۃ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

فائدہ: علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نا قابل معافی گناہ سے مراد یا تو شرک ہے کہ اس کے بارے میں خود حق تعالیٰ شانہٗ کا صاف اعلان ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (النساء۴:۱۱۶)

ترجمہ: حق تعالیٰ شانہ شرک کو معاف نہیں کرے گا باقی گناہوں کو جس کے لئے چاہے گا معاف کر دے گا۔

یا پھر اس سے مراد حقوق العباد کو ضائع کرنا ہے جس کو دنیا میں معاف نہ کرایا ہو کیونکہ حق تعالیٰ شانہ اپنی رحمت کے وسیع ہونے کے باوجود ضابطے میں بندوں کے حق تلفیاں معاف نہیں کرے گا، اس میں یتیم کی حق تلفیاں بھی شامل ہیں بعض اکابر کی رائے میں وہ کبیرہ گناہ بھی اس سے مراد ہیں جن سے توبہ نہ کی گئی ہو کیونکہ اُن گناہوں کی معافی بھی مشیت ایزدی پر موقوف ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۹: ۲۳۰)

ایک حدیث میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد مروی ہے، جن لوگوں کے ساتھ کھانے میں یتیم بیٹھا ہو شیطان اُنکے قریب بھی نہیں آتا۔ (طبرانی)

بہترین اور بدترین گھر

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ گھر والوں کی طرف سے اچھا برتاؤ اور سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ (گھر والوں کی طرف سے) بُرا اور نا روا سلوک کیا جائے۔ (ابن ماجہ، ص ۲۶۲، ابواب الادب، باب حق الیتیم، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

فائدہ: یتیم کے ساتھ بُرے سلوک کا مطلب یہ ہے کہ گھر کے لوگ اس کی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے میں غفلت و کوتاہی سے کام لیں، اُس کے ساتھ ایسا برتاؤ کریں کہ یتیم کو اپنی بے چارگی اور کمتری کا احساس ہو اس کو ناحق مارا پیٹا جائے یا کسی طرح سے اس کو تکلیف پہنچائی جائے، ہاں البتہ تعلیم و تربیت اور حسنِ ادب سے آراستہ

کرنے کے خاطر مارنا یا کوئی اور مناسب سزا دینا، بُرے سلوک میں شامل نہیں بلکہ احسان اور حسنِ سلوک ہی میں اس کا شمار ہوگا۔(وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)

(یتیم و مسکین کی کفالت اور تعلیم و تربیت کے فضائل)

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

مسند احمد کی ایک روایت میں سرکار مدینہ ﷺ نے یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنے کو حصولِ حسنات اور ان کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کرنے کو جنت میں درجات عالیہ کے حصول کا سبب قرار دیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی یتیم بچے کے سر پر خالص حق تعالیٰ شانہٗ (کی رضا حاصل کرنے) کے لئے ہاتھ پھیرا تو ہر اس بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ لگے گا اس کو نیکیاں ملیں گی اور جس نے (اپنے پاس پرورش پانے والے) کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ اچھا سلوک و معاملہ کیا تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ فرماتے وقت آپ ﷺ نے شہادت اور بیچ والی انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا (تاہم دونوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ رکھا)۔ (رواہ احمد فی مسندہ ۵/۲۵)

فائدہ: حسنات و نیکیوں کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ کمیّت و کیفیت کے اعتبار سے ان کے مختلف درجات ہوتے ہیں، یہ فرق مراتب اور اختلافِ درجات نیت کے ساتھ وابستہ ہے، اچھی نیت سے نیکیوں کا درجہ ہر اعتبار سے بڑھ جاتا ہے اور نیت میں کھوٹ ہو تو اُسی اعتبار سے نیکیوں کے درجے گھٹ جاتے ہیں، حدیث پاک کا حاصل

یہی ہے کہ یتیم کے سر پر ثواب اور رضاء الٰہی حاصل کرنے کی نیت سے ہاتھ پھیرنا اتنا اونچا عمل ہے کہ ہر بال پر بہت سی نیکیاں حاصل ہوں گی، "وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ یَرْجِعُ السَّدَادُ وَالصَّوَابُ"

* اپنے یتیم بچوں کی پرورش میں مشغول بیوہ عورت کی فضیلت *

حدیث: ایک حدیث میں حضورِ اقدس ﷺ نے اُس بیوہ یا مطلقہ عورت کی بے حد فضیلت بیان فرمائی ہے، جس نے اپنی اولاد کی پرورش اور اس کی تعلیم و تربیت کی خاطر حسین و جمیل ہونے کے باوجود شادی نہیں کی، جوانی کی امنگوں کو بالائے طاق رکھ کر فکرِ اولاد میں حسن و جمال کو برباد کر دیا، اپنی عزت و جاہ کی کوئی پرواہ نہیں کی، جذبات پر پانی پھیر دیا مگر تربیتِ اولاد میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی زبانی پوری حدیث سنئے۔

حدیث: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور وہ عورت جس کے رخسارے (اپنی اولاد کی پرورش، دیکھ بھال، محنت و مشقت اور ترک زینت و آرائش کی وجہ سے) سیاہ پڑ گئے ہوں قیامت کے دن اس طرح ہوں گے (یہ کہہ کر) راوی حدیث حضرت یزید بن زریع رحمۃ اللہ علیہ نے انگشتِ شہادت اور بیچ کی اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا (کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے سے قریب ہیں اسی طرح قیامت کے دن میں اور بیوہ عورت قریب ہوں گے اور سیاہ رخسار والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کے مرجانے سے بیوہ یا اس کے طلاق دے دینے کی وجہ

سے جدا اور بے سہارا ہوگئی ہوں مگر حسین وجمیل اور عزت اور جاہ والی ہونے کے باوجود محض اپنے یتیم بچوں کی پرورش اور ان کی تعلیم وتربیت کی خاطر اپنے آپ کو (دوسرا نکاح کرنے سے) باز رکھا یہاں تک کہ وہ بچے (خود کفیل ہو کر) جدا ہو جائیں (کہ بڑے اور بالغ ہو جانے کی وجہ سے اپنی ماں کے محتاج نہ رہیں) یا موت ان کے درمیان جدائی ڈال دے۔ (رواہ ابوداؤد فی الادب ۲/۷۰۱، باب فضل من عال یتامی)

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ جس بیوہ کا شوہر چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مرگیا ہو یا جس عورت کو شوہر نے طلاق دے دی ہو اس عورت نے محض اپنے یتیم بچوں کی تعلیم و تربیت کے خاطر کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کیا ہو بلکہ حسن وجمال اور عزت وجاہ کے باوجود اپنے جذبات کو کچل کر ازدواجی زندگی کی مسرتوں سے دور رہی اور اس وقت تک اپنے بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش کی فکر میں جان کھپاتی رہی جب تک کہ بچے اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ عورت نے بچوں کی پرورش میں مشغول رہ کر اپنی جوانی قربان اور حسن وجمال کو برباد کر دیا، ایسی حوصلہ مند جواں ہمت عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ قیامت کے دن میرے اس قدر قریب ہوگی جس قدر یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے سے قریب ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جو عورتیں شوہر کی وفات کی بناء پر بیوہ یا طلاق دے دینے کی وجہ سے بے سہارا ہوگئیں ہوں ان کا صبر اور استقامت، عفت و پاکدامنی، ترکِ زیب وزینت، اپنے یتیم بچوں کے بہتر مستقبل کی خاطر دوسرے نکاح سے باز رہنا اور اُن بچوں کی صحیح پرورش اور تعلیم وتربیت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت کی چیز ہے۔

* رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے والے کو پانچ نعمتیں اور اس کی برکتیں *

(۱) عمر میں برکت، (۲) رزق میں فراخی، (۳) رشتہ داروں سے محبت، (۴) بُری موت سے حفاظت، (۵) جو چیزیں ناپسند ہیں اس سے حفاظت۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں برکت اور عمر میں برکت ہو تو رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۱۵ کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم وتحریم قطعتھا، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ کیا جائے اور اس کے رزق میں فراخی ہو اور دُکھ تکالیف سے نجات ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرے اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔ (بزار)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ صدقہ وخیرات اور صلہ رحمی سے عمر میں اللہ تعالیٰ اضافہ کرتا ہے اور بُری موت سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر ناپسند چیز سے اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں۔

تیسری نعمت: ترمذی شریف میں مذکور ہے کہ رشتہ دار اس سے محبت کریں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان میں نداء کرواتے ہیں کہ میں

فلاں بندہ سے محبت کرتا ہوں، تم بھی محبت کرو تو یہ نداء پھر زمین پر کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتے ہیں تم بھی محبت کرو تو زمین والے اس سے محبت کرتے ہیں۔

(بخاری شریف جلد ۲، ص ۸۹۲، کتاب الادب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ نفع، نقصان، محبت، دشمنی اللہ کی طرف سے آتی ہے تو جو شخص رشتہ داری کے حقوق ادا کرتا ہے، سخاوت کرتا ہے، صدقہ خیرات کرتا ہے، رشتہ داروں کو تکلیف پہنچی ہو تو معاف کر کے رشتہ کو بڑھاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ تم سے دشمنی کریں غیبت، چغلی، لڑائی جھگڑا کریں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ان کی عزت کرو معاف کرو۔

مالدار رشتہ دار نفسانی خواہشات مٹا کر صرف اللہ کی خاطر اس کے حکم کی بجا آوری کے لئے سلوک کرتا ہے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب بنتا ہے، تو اللہ کا محبوب بننے کی بنا پر مخلوق کا دل اس کی طرف مائل ہوگا، رشتہ داروں کے دلوں میں بھی محبت پیدا ہوگی تو خاندان میں تعلق، رشتہ داروں سے محبت پیدا ہو کر معاشرہ میں بھلائی کی فضا پیدا ہوگی۔

چوتھی نعمت: رشتہ داروں کے تعلق رکھنے سے رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے سے بُری موت سے حفاظت ہوگی۔

بُری موت کی بعض قسمیں

(۱) دنیوی فتنے میں پھنس کر ایمان سے محروم ہو جائے۔

(۲) مرض اتنا طویل ہو جائے کہ آدمی کمزور ہو جانے کی بنا پر بے صبر بن کر موت کی تمنا کرنے لگے۔

(۳) اتفاقاً ہارٹ فیل ہو جائے یا ایکسڈنٹ میں موت ہو جائے کہ معافی، توبہ یا وصیت کا موقع ہی نہ ملے۔

ایسی موت سے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے۔

پانچویں نعمت: رسول اللہ ﷺ کی بشارت ہے کہ طبیعت کے ناموافق ناپسندیدہ کام جس کو آدمی اچھا نہیں سمجھتا، جس سے انسان کو خوف رہتا ہے اللہ تعالیٰ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے اس سے بچاتے ہیں، سوچو! آج کون شخص ایسا ہے کہ اُسے طبیعت کے ناموافق کام کئے بغیر ایسے کام کا سامنا نہ ہوتا ہو کہ جو اُسے ناپسند ہو، بال بچوں کی شکایت، محلہ والوں کی شکایت، انجمن محفل، کمیٹی کی شکایت سوچو کہ رشتہ داروں کے حقوق برباد کرنے کی نحوست ہم دیکھ رہے ہیں اور یہ نحوست اتنی بڑھ گئی ہے کہ صبح و شام دنیا کے ماحول میں یہ سن رہے ہیں اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں۔ (آمین)

ہر نظر کے عوض ایک مقبول حج کا ثواب

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو نیک اولاد اپنے والدین (یا ان میں سے ایک) کی طرف جتنی دفعہ بھی محبت اور عظمت کی نگاہ سے نظر کرے تو اللہ تعالیٰ ہر دفعہ دیکھنے کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب اس کے لئے لکھ دیتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اگر وہ روزانہ سو دفعہ دیکھے جب بھی ہر دفعہ کے بدلے میں اس کو ایک مقبول حج کا ثواب ملے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں! اللہ بہت بڑا ہے اور بہت پاک ہے، (مطلب یہ ہے کہ اس کے یہاں کوئی کمی نہیں، وہ جس عمل پر جتنا ثواب دینا چاہے دے

سکتا ہے)۔ (مشکوٰۃ)

تشریح: اگر آپ کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک زندہ ہے تو آپ بہت خوش نصیب ہو، دل لگا کر ان کی خدمت کرو ان کی دلی دعائیں لو اور ان پر شفقت و محبت کی ہر نظر کے عوض ایک مقبول حج کا ثواب حاصل کرو اس طرح آپ آسانی سے سینکڑوں حج کا ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کر سکتے ہو، میرے بھائیو! جن کے چہروں پر عظمت و شفقت اور محبت کی ایک نظر ڈالو گے تو ہر نظر پر اللہ تعالیٰ اسے ایک مقبول حج (کا ثواب) عطاء فرمائیں گے تو جو شخص ان کی خدمت کرے گا ان کی ضرورتیں اللہ کو خوش کرنے کے لئے پوری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کے بدلے میں کیا کیا اجر و ثواب عطاء کرے گا! کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا! اللہ تعالیٰ ماں باپ کی خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ (آمین)

والدین کی خدمت

اسلام نے ہر انسان پر مخلوق کی ذمہ داریاں سپرد کی ہیں ان میں سے سب سے بڑی اور سب سے مقدم ذمہ داری والدین کی خدمت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی یعنی اپنے حق کے بعد جس حق کا حکم دیا ہے وہ والدین کی خدمت کا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ (بنی اسرائیل ۱۷: ۲۳)

ترجمہ: اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ

کرو اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔

حدیث: حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ یہ تیرے لئے جنت ہیں یا دوزخ (مطلب یہ ہے کہ اگر تو نے ان کو راضی رکھا تو اس کے سبب جنت میں جاؤ گے اور اگر ناراض کیا اور نافرمانی کی تو دوزخ میں جاؤ گے)۔

ایک مشہور حدیث ہے: جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت نہ کی تو ایسی اولاد کیلئے حضرت جبرئیل ؑ نے ہلاکت کی بد دعاء کی ہے اور آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے اس بد دعاء پر آمین کہی ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے مجاہدوں کو جہاد میں جانے سے روک دیا جن کے والدین کو ان کی خدمت کی ضرورت تھی (روکنے کی وجہ یہ تھی کہ) وہ لوگ کھیتی اور تجارت میں محنت کر کے اپنے والدین کی خدمت کے لئے روپئے پیسے کمائیں، ہاتھ پاؤں سے بھی خدمت کریں اور روپیوں، پیسوں کے ذریعہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

فائدہ: جہاد فرض کفایہ ہے اور اگر والدین کی خدمت کرنے والا کوئی نہ ہو تو خدمت فرض عین ہے، اس بوڑھے والدین کی خدمت کرنے والا کوئی نہ ہو، تو لڑکے پر ماں باپ کی خدمت فرض عین ہونے کی بنا پر فرض کفایہ پر عمل کرنا درست نہیں۔

والدین کا حق ادا کرنے کی دعاء

حدیث: حضرت علامہ عینی ؒ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے، اگر کوئی شخص ایک مرتبہ یہ مذکورہ دعاء پڑھے گا اور پھر دعاء کرے کہ اے اللہ اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے تو گویا اس نے اپنے والدین کا حق ادا کر دیا، وہ دعاء اس

طرح ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ
وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط (ذخیرۂ آخرت:۸۸)

بڑے بھائی کی خدمت

والدین کے بعد بڑے بھائی کا مرتبہ والدین کے برابر ہے، دونوں جہاں کے سردار ﷺ نے فرمایا: ''بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائیوں پر ایسا ہے جیسے ماں باپ کا حق اولاد پر''۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو بڑا شخص اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور جو چھوٹے اپنے بڑوں کی عزت نہ کریں وہ ہم میں سے نہیں''۔

بڑے بھائی چھوٹے بھائی بہنوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرے، چھوٹے بھائی بہنوں کو بڑے بھائی کی عزت کرنی چاہئے، ورنہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں کہ میری نصیحت پر جو لوگ عمل نہیں کرتے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (مشکوٰۃ)

خالہ کا مرتبہ ماں کے برابر

حدیث: حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ خالہ ماں کے برابر ہے۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے بہت بڑا گناہ کرلیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیری ماں زندہ ہے، جواب دیا نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیری خالہ زندہ ہے، جواب دیا کہ جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ جا اپنی خالہ کے ساتھ نیکی کر، اچھا سلوک کر، تیرا گناہ معاف ہو جائے گا۔

(جامع ترمذی ج ۲،ص ۱۲، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی والخالۃ، اچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

حسن خُلق کا ثواب اور فضیلت

اللہ جل شانہٗ اپنے محبوب اشرف الخلق حضرت محمد ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، ''وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝۴'' (القلم ۶۸:۴)

ترجمہ: اور بیشک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔

حدیث: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ ہر وہ چیز جو تیرے دل کو کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔ (کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تفسیر البر والاثم)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں تو اس بنا پر اُسے ہمیشہ روزہ رکھنے اور ہمیشہ تہجد پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۳۱۳ کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، مکتبہ امدادیہ)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے میرے دوست! اپنے اخلاق کو مزین کروا گرچہ کافروں کے ساتھ بھی معاملہ ہو، آپ جنت میں ابرار کے درجات میں داخل ہوں گے اور میری طرف سے یہ بات اس شخص کے لئے طے ہو چکی ہے جس نے اپنے اخلاق کو حسین بنایا میں اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا، اور اپنے حظیرۃ القدس سے (پانی یا کوئی پینے کی چیز) پلاؤں گا اور اپنے قریب میں اس کو جنت عطاء کروں گا۔ (طبرانی باسنادہ)

حدیث: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے گوشہ میں ایک محل بدلہ میں دلانے کے لئے ضامن ہوں، جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑا چھوڑ دے، اور جنت کے درمیان ایک محل دلانے کے لئے ضامن ہوں جس نے جھوٹی باتیں مذاق میں بھی چھوڑ دی، اور ایک محل جنت کے اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ پر دلانے کے لئے ضامن ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ (سنن ابی داؤد ۲/۳۱۳ ایضاً)

صبر و نرمی اختیار کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ (سورۃ البلد ۹۰: ۱۷-۱۸)

ترجمہ: پھر ہو گیا وہ ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو (ایمان کی) پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو (مخلوق خدا پر) رحمت کی (یعنی ترک ظلم کی) فہمائش کی یہی لوگ داہنے ہاتھ والے ہیں (یعنی یہ حضرات جنت میں جائیں گے ان کو ان کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا)۔

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ: اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند فرماتے ہیں کہ نرمی پر ایسی ایسی نعمتیں عطا فرماتے ہیں جو دوسری عادتوں پر تمہیں عطاء کرتا ہے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۲۲ کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نرمی پر اتنا اجر دیتے ہیں کہ اتنا جہالت اور حماقت پر (سزا) نہیں دیتے ہیں جو گھر والے (آپس میں) نرمی کرنے سے محروم رکھے گئے وہ (تقریباً ہر نعمت سے) محروم رکھے گئے۔ (طبرانی باسناد جید)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ نرمی جب کسی بھی چیز میں آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے زینت وخوبصورتی عطا کرتے ہیں، اور نرمی کسی بھی چیز میں سے نکال لی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عیب دار بنا دیتے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے) جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں گے اور جسے صبر کی دولت عطاء کی گئی تو اس سے بہتر اور

اچھی کوئی چیز نہیں۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۲، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الصبر، ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان)

صبر: طبیعت کے خلاف جو کام ہو اس پر طبیعت تھام لینا، خوش رہنا اُسے صبر کہتے ہیں۔ (معارف القرآن)

اس لئے جو حالات انسان پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آئے اس پر خوش رہے، کسی کی طرف بھی خیال نہ جائے، کہ فلاں نے یہ کیا، یہ کمزور وضعیف انسان کیا کرسکتا ہے؟ جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ کو بُرا بھلا مت کہو میں خود زمانہ ہوں۔ (مشکوٰۃ)

نوٹ: صبر مانگنا نہیں چاہئے، صبر مانگنا، تکلیف مانگنا ہے اور انسان کمزور ہونے کی وجہ سے صبر نہیں کرسکتا، سزا کا مستحق بنے اس لئے صبر نہ مانگے، صبر کے لئے دُعاء بھی نہ مانگے، دعاء عفو عافیت کی مانگتا رہے لیکن ناموافق حالات آنے کی بنا پر صبر وشکر کر کے زندگی کامیاب بنائے۔

اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے محبت کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾
سے لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ تک

(الزخرف ۴۳: ۶۷ تا ۷۳)

ترجمہ: تمام (دنیاوی) دوست قیامت کے روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے، سوائے خدا سے ڈرنے والوں کے (اور مؤمنین کے لئے اللہ کی طرف سے ندا ہوگی کہ اے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہونگے یعنی وہ بندے جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور ہمارے فرمانبردار تھے، تم اور تمہاری (ایماندار) بیویاں خوشی خوشی

جنت میں داخل ہو جاؤ، ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جائیں گے، اور وہاں وہ چیزیں ملے گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی، اور تم یہاں ہمیشہ رہو گے اور (ان سے کہا جائے گا کہ) یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنا دیئے گئے، اپنے (نیک) اعمال کے عوض میں (اور) تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھاتے رہو گے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائیں گے، میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ تاکہ میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں جس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (ترغیب)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! ایمان کی کڑیوں میں سے کونسی کڑی مضبوط ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لئے مدد کرنا، اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے دشمنی کرنا۔ (بیہقی)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کے لئے تعلق رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت فرمائیں گے۔ (احمد)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص اللہ ہی کے لئے محبت رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جمع کریں گے اور فرمائیں گے یہ سب میرے لئے ہی محبت کرتے تھے۔ (بیہقی)

حدیث: ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدمتِ

اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا، اور دریافت فرمایا کہ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا: تو نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا کچھ بڑی تیاری نہیں کی لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز تمہارا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن کے ساتھ تمہیں محبت تھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جواب سے بے حد خوش ہوئے۔ (بخاری شریف)

مذکورہ حدیثوں سے ثابت ہوا کہ تعلق صرف اللہ ہی کے لئے ہونا چاہئے، ذاتی مفاد کے لئے نہ ہونا چاہئے، آج کل ذاتی مفاد کے تعلقات جلدی ٹوٹ جاتے ہیں، سالوں پرانے تعلقات معمولی بات پر ٹوٹ جاتے ہیں، انسان اسلامی اخلاق سے دور ہو کر اللہ کی مدد کے بدلے اپنے لئے مصیبتوں کا دروازہ کھول رہا ہے، اللہ کی رحمت سے دور ہونے کے اسباب پیدا کر رہا ہے۔

جو تعلقات رشتہ دار یا پرایوں کے ساتھ اللہ کے لئے ہوں گے وہی قائم و دائم رہیں گے اور قیامت میں بھی کام آئیں گے۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، جو لوگ میری رضاء کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں، آپس میں اُٹھنا، بیٹھنا رکھتے ہیں، باہم ملاقات کرتے ہیں، میری رضاء کے لئے ایک دوسرے پر روپیہ، پیسہ خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت لازم ہوگئی۔ (موطا مالک)

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء، لیکن روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں جو مقام و مرتبہ حاصل ہوگا اس پر انبیاء بھی رشک کریں گے اور شہداء بھی رشک کریں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں بتائیں وہ کون لوگ

ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسی قوم ہیں جو اللہ کی رضاء کے لئے رشتہ داری کے بغیر آپس میں محبت کریں گے نہ کہ مال و دولت کے لینے دینے کی، خاطر خدا کی قسم! ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں پر) رونق افروز ہوں گے اور جب (روزِ قیامت) لوگ خوف کھا رہے ہوں گے، تو ان کو کوئی خوف نہیں ہوگا، اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان کو کوئی غم نہیں ہوگا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ (یونس ۱۰: ۶۲)

(سن لو اللہ کے دوستوں پر نہ تو کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمزدہ ہوں گے)

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ ایسی اقوام کو (قبروں سے) اُٹھائیں گے، جن کے نورانی چہرے ہوں گے، لولو کے منبروں پر بٹھائے جائیں گے، ان پر لوگ رشک کرتے ہوں گے، حالانکہ نہ تو وہ انبیاء ہوں گے، نہ شہداء، تو ایک دیہاتی شخص اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے ان کی وضاحت کریں تا کہ ہم ان کو پہچان سکیں (کہ یہ کون سے اعمال کرتے تھے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "یہ لوگ آپس میں صرف اللہ کی خاطر محبت کرتے ہوں گے، اگرچہ مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں کے ہوں گے، اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہوں گے، اور اسی کی یاد کرتے ہوں گے۔ (طبرانی باسناد حسن، رحمت کے خزانے)

حدیث: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رضاء کے خاطر محبت رکھنے والے اس دن عرش کے سایہ تلے ہوں گے جس دن عرش الٰہی کے سایہ کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان لوگوں پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

* قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا اور اس کی عبادت بھی قبول نہیں ہوگی *

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کی رات میں مسلمانوں کے اعمال اللہ کے دربار میں پیش کیئے جاتے ہیں، تو قطع رحمی کرنے والے کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔ (امام احمد)

حدیث: آنحضور ﷺ نے فرمایا: رات کا چوتھائی حصہ گذرنے کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات میں اتنے بندوں کو نجات دیتا ہے جتنے قبیلۂ کلب کی بکریوں کے بال ہیں۔

لیکن چھ قسم کے آدمی ایسے ہیں، جن کو اس رحمت ومغفرت والی رات میں بھی محروم کردیا جاتا ہے: (۱) مشرک (۲) شرابی (۳) والدین کا نافرمان (۴) قاطع رحم یعنی رشتوں کو توڑنے والا (۵) چغل خور (۶) ٹخنوں کے نیچے پاجامہ لٹکانے والا۔

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رشتہ داروں سے قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (صحیح بخاری ج ۲ص ۸۸۵ کتاب الادب، باب اثم القاطع، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم باہم بغض وعداوت نہ رکھو، حسد نہ کرو، غیبتیں نہ کرو اور ایک اللہ کے بندے اور بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترکِ سلام وکلام کرے۔

(صحیح مسلم ج ۲ص ۳۱۵، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الفاسد والتباغض، والتدابر، قدیمی کتب خانہ)

انسان کمزور ہے، حالات سے خوشی یا غمی ہوتی ہے، طبیعت کے موافق کاموں سے

خوش ہو کر دعائیں دیتا ہے، غمی، رنج ودُکھ کسی سے پہنچتا ہے تو بددعاء یا اپنے اعمال سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! تو خوش ہو تو میں جان لیتا ہوں اور ناراض ہوتی ہو تب بھی جان لیتا ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کس طرح؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: خوش ہوتو کہتی ہو "لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ (ﷺ)" محمد ﷺ کے رب کی قسم اور ناراض ہوتو کہتی ہو "لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْم" حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، اللہ کے رسول ﷺ آپ کا نام ہمیشہ دل میں ہے، نکلتا نہیں، کبھی زبان پر اس طرح نکل جاتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۲ص ۷۸۷، کتاب النکاح، باب غیرۃ النساء ووجدھن، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

بیمار کی عیادت

حدیث: حضرت ام العلیٰ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے رسول ﷺ تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا "آپ کو خوش خبری ومبارک بادی ہو، بیماری مسلمانوں کو گناہوں سے اس طرح پاک کردیتی ہے، جس طرح سے بھٹی (آگ) لوہے کا میل کچیل دور کردیتی ہے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲ص ۸۴، کتاب الجنائز، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو ایک رات کے لئے (بھی) بخار چڑھا مگر اس نے صبر کیا اور اس کی وجہ سے اللہ عزوجل سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل آیا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو (اور اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو)۔ (کتاب الرضا ابن ابی الدنیا، رحمت کے خزانے)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں آکر کسی بندے کے سر میں درد ہوا اور اس نے صبر کیا تو ایسے بندہ کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے سر کا درد اور وہ کانٹا جو اس کو چبھتا ہے یا وہ چیز جو اس کو ایذاء پہنچاتی ہے، اللہ اس کے بدلہ میں روزِ قیامت اس کا درجہ بلند کریں گے اور اس کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنائیں گے۔

(کتاب المرض والکفارات لابن ابی الدنیا، باسنادہ جید رجالہ ثقات، رحمت کے خزانے)

حدیث: حضرت ابو اُمامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ گناہوں سے پاک صاف کر دیتے ہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک رات کے بخار کو گذشتہ گناہوں کا کفارہ سمجھتے تھے۔ (ابن ابی الدنیا، رحمت کے خزانے)

مریض کی عیادت کے لئے جانے کے فضائل

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے ایک منادی آسمان سے نداء کرتا ہے تو نے اچھا کیا تیرا چلنا مبارک ہو تو نے جنت میں اپنا محل بنایا ہے۔

(ابن ماجہ ص: ۱۰۴، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بیمار بھائی کی بیماری میں عیادت کرتا ہے تو واپس ہونے تک وہ (جنت کے پھلوں کے چننے) میں مصروف رہتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ خرفۃ الجنۃ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: پھلوں کا چننا۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۱۷، کتاب البر والصلۃ، باب فضل عیادۃ المریض، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سید دو عالم رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اپنے بھائی (مسلمان) کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت میں چل رہا ہوتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے پس جب وہ بیٹھتا ہے اس کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اور وہ شخص جو شام کے وقت مریض کی عیادت کرتا ہے، تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کیلئے صبح تک بخشش کی دُعاء کرتے رہتے ہیں اور جو مریض کے پاس صبح کے وقت (عیادت کیلئے) آتا ہے، اس کے ساتھ بھی ستر ہزار فرشتے بخشش کی دُعاء کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ شام ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ ص: ۱۰۴، ابواب ماجاء فی الجنائز، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو وہ شخص رحمت میں داخل ہو جاتا ہے، اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھتا ہے، تو اللہ کی رحمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے۔ (مالک)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح سے وضو کیا اور محض اللہ کی رضاء کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی، اس کو ۷۰ ستر سال (کی مسافت کے برابر) دوزخ سے دور کر دیا جائے گا۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۸۵، کتاب الجنائز، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

حدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو مریض کے پاس جائے تو اس کو کہہ کہ وہ تیرے لئے دُعاء کرے کیونکہ

اس کی دعاء فرشتوں کی دعاء کی طرح ہے (جو رد نہیں ہوگی)۔

(ابن ماجہ ص: ۱۰۴، ابواب ماجاء فی الجنائز، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث قدسی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو تو نے میری عیادت نہیں کی تھی؟ وہ عرض کرے گا یارب! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا، حالانکہ آپ رب العٰلمین ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس سے جا کر عیادت نہ کی، تجھ معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو اس کا ثواب میرے پاس سے حاصل کرتا۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۱۸، کتاب البر والصلۃ، باب فضل عیادۃ المریض، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی بیماری میں ۴۰ر چالیس مرتبہ یہ دعا پڑھی: لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۲۱:۸۷)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو تمام عیبوں سے پاک ہے بیشک میں ظالمین میں سے ہوں۔

پھر اسی بیماری میں وفات ہوگئی تو اُسے شہید کے برابر ثواب ملے گا اور اگر صحتیاب ہوگیا تو وہ تمام گناہوں سے پاک صاف ہو جائے گا۔ (حاکم)

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے اللہ! جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جائے اس کو کیا ثواب ملے گا؟ حکم ہوا۔ اے موسیٰ! میں ایسے شخص کے لئے دو فرشتے مقرر کر دوں گا جو قیامت تک اُس کی دیکھ بھال کریں گے۔

(نور الصدور فی شرح القبور)

کسی مسلمان بھائی کی قدر کرنا

کسی مسلمان کا کوئی ضروری کام کر دینا، یا اس کے کسی کام میں مدد کرنا، یا اس کی کوئی پریشانی دور کر دینا بھی ایسا عمل ہے، جس پر حضور اقدس ﷺ نے خوب اجر وثواب کے وعدے فرمائے ہیں۔

حدیث: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام میں (مدد میں) لگا ہوا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے کام میں لگ جاتا ہے اور جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی کوئی پریشانی یا تکلیف دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدل میں اس سے قیامت کی پریشانیوں کو دور فرما دیں گے۔

(سنن ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۲۸، کتاب الأدب، باب فی المعونۃ للمسلم، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

★ کسی کو راستہ بتا دینا، کسی کا سامان اُٹھانے میں اس کی مدد کرنا مطلب یہ کہ خدمت خلق کے تمام کام اس حدیث کی فضیلت میں شامل ہیں، جو لوگ دوسروں کے نزدیک حقیر وذلیل ہیں، اللہ کے نزدیک وہ لوگ خوب ہی فضیلت والے لوگ ہیں۔

★ حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں میں بہتر شخص وہ ہے، جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ (ترمذی)

★ اسی لئے خدمت خلق کا چھوٹا، بڑا کام کرنے کا موقع تلاش کرتے رہنا چاہئے، اس سے انسان کی نیکیوں میں بے حد زیادتی ہوتی ہے، اسی طرح اگر کسی شخص پر ظلم ہو رہا ہو تو اسے جہاں تک ہو سکے ظلم سے بچانے کی کوشش کرنا ہر مسلمان کے ذمہ فرض ہے۔

★ ایک حدیث شریف میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی

ہے، وہ نہ تو اُسے بے مدد چھوڑتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے، نہ اس سے وعدہ خلافی کرتا ہے اور نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۴، ابوالبر والصلۃ، باب ماجاء فی شفقۃ المسلم علی المسلم، ایچ۔ایم سعید کمپنی)

★ ہر مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا نور موجود ہے، وہ ہر حالت میں عزت واحترام کے لائق ہے، اس وجہ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے بلکہ راحت و آرام پہنچانے کی فکر کریں، حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی پریشان حال شخص کی مدد کی، تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ۷۳ رتہتر مغفرتیں لکھ دیں گے، اس میں سے ایک مغفرت کے ذریعہ سے اس کے سارے کام بن جائیں گے، اور ۷۲ ر بہتر مغفرتیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کے لئے ہوں گی، ہر ایک کا حق ادا کریں، اخلاق اچھے بناویں، حسد، کینہ، عداوت، غیبت، جھوٹ اور بدگوئی، فساد، جھگڑے سے خوب بچیں۔ (رحمت کے خزانے/ ۲۴۶)

پچھتّر ہزار فرشتوں کی دُعائیں

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے چلا اور اس کو پورا کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے پچھتّر ہزار فرشتے مقرر کر دیں گے، جو اس کے لئے رحمت کی درخواست اور دُعاء کریں گے، اگر صبح کو یہ عمل کرے گا تو یہ فرشتے شام تک ایسا کریں گے، اور اگر شام کو کرے گا تو صبح تک ایسا کریں گے، اور یہ شخص جو قدم بھی اُٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک گناہ معاف کریں گے اور ایک درجہ بلند کریں گے، اور ابوالشیخ ہی کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کسی بندے کی ضرورت میں مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے، جب (لوگوں کے) قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔ (یعنی میدان محشر میں)

(کتاب الثواب ابوالشیخ ابن حبان باسنادہ، رحمت کے خزانے/ ۴۹۲)

مسلمانوں کے آپس میں حقوق

حدیث: حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بیمار کی مزاج پرسی، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کا جواب دینے، قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو عام کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۹۱۹، کتاب الادب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہے۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی مزاج پرسی کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔

(بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۶۶، کتاب الجنائز، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

مسلمان کا عیب چھپانے کا ثواب

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ کسی بندے کے عیوب کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کریں گے۔ (مسلم شریف جلد ۲ ص ۳۲۲، کتاب البر، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی شخص میں کوئی عیب دیکھا، اور اس کو چھپایا، تو اس کو ایسا ثواب ملے گا گویا اس نے مردہ لڑکی کو زندہ کیا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۳۲۲، کتاب الادب، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کے پیچھے نہ پڑو کسی کے عیوب کی تلاش نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے پیچھے ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کریں گے۔

حدیث: حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بدترین سُود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو پر حملہ کرے اس لئے کہ ناحق کسی مسلمان کو گالیاں دینا، غیبت کرنا، تہمت لگانا اور چغل خوری کرنے کو سب سے بدترین سُود کہا گیا۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۲۱، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے تکلیف پہنچائیں گے اور جو مسلمان کی ناحق خلاف ورزی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی خلاف ورزی کریں گے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے گناہوں سے بچایا تو وہ جنت میں جائے گا۔ (جامع ترمذی ج ۲، ص ۶۶، ابواب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ایچ۔ ایم سعید)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُود کے ۷۰ ستّر سے بھی زیادہ گناہ اور درجات ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ سُود اتنا زبردست گناہ ہے کہ اس کے اندر بے شمار خرابیاں ہیں اور بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے اور اس کا ادنیٰ گناہ ایسا ہے، العیاذ باللہ، جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرتے دیکھے، سود پر اتنی سخت وعید آئی ہے کہ ایسی وعید اور کسی گناہ پر نہیں آئی پھر حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بدترین سُود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو پر حملہ کرے، کتنی سخت وعید بیان فرمائی۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۲۱، ایضاً)

محتاج کو کپڑا پہنانے کا ثواب

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے کسی مسلمان کو ایک کپڑا پہنایا، تو وہ شخص اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا، جب تک اس کپڑے کا کوئی حصہ بھی اس آدمی کے بدن پر باقی رہے گا۔ (ترمذی)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایک کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتے رہیں گے جب تک اس شخص پر اس کپڑے میں سے ایک دھاگہ یا سوت بھی باقی رہے گا۔

(حاکم وقال صحیح الاسناد)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنا دے (اس کے پاس کپڑا نہ ہونے کے وقت) تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائیں گے، اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کھانا کھلایا بھوک کے وقت اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں میں سے کھلائیں گے، اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو پیاس کے وقت پانی پلایا، اللہ تعالیٰ اس کو ”رحیق مختوم“ سے سیراب کریں گے۔

فائدہ: ”رحیق مختوم“ سرسبز خالص شراب ہوگی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی۔

(تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی رحمہ اللہ)

* نیا کپڑا پہنتے وقت دعاء پڑھنے اور پُرانا کپڑا صدقہ کرنیکا انعام *

حدیث: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے نیا کپڑا پہنا، اور یہ دُعاء مانگی اس کے سارے گذشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے، دعاء یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ط

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری طاقت وقوت کے یہ مجھ کو عطاء فرمایا۔

(سنن دارمی ج ۳، ص ۱۷۶۱، کتاب الاستیذان، باب مایقول اذا لبس ثوباً، رقم الحدیث، ۲۷۳۲، دار النشر)

حدیث: حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا زیب تن فرمایا اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ'' دعاء پڑھی، پھر فرمایا: میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے نیا کپڑا پہنا، پھر اس نے یہ دعاء پڑھی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ط

(ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ساتھ میں اپنے تن کو چھپا رہا ہوں، اور جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورتی اپنا رہا ہوں) پھر اس نے اپنے پُرانے کپڑے کو صدقہ کردیا تو وہ اللہ کی جناب میں گیا اور اللہ کی حفاظت میں آگیا اور اللہ

کی پردہ پوشی میں آگیا زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔

(جامع ترمذی/ ابواب الدعوات، رقم الحدیث: ۳۵۶)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے نیا کپڑا خریدا، اور اس کو پہن کر اللہ کی حمد وثنا کی، تو وہ کپڑے اس کی رانوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، بیہقی)

حدیث: حضرت ابومحروم حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمدہ لباس بطور تواضع کے چھوڑا، جبکہ وہ اس کے پہننے کی قدرت رکھتا تھا، اس کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے، حتیٰ کہ اس کو اختیار دیں گے کہ وہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جس کو چاہے زیب تن کرلے۔

حدیث: حضرت ابواُمامہ ابن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لباس میں سادگی ایمان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

* پیاسے کو پانی پلانے اور بھوکے کو کھانا کھلانے کا ثواب *

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو اتنا کھلایا کہ سیر کردیا، اور اتنا پانی پلایا کہ سیراب کردیا، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سات خندقیں دور کردیں گے، (ان میں سے) ہر ایک خندق کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہوگا۔ (طبرانی، ابوالشیخ، حاکم)

کنزُ العمّال کی روایت میں ہر خندق کا فاصلہ ''سات سو سال میں طے ہوگا'' بیان فرمایا ہے۔ (فضائل صدقات/ ۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ فقراء کی جان پہچان کثرت سے رکھا کرو، اور ان کے اوپر احسانات کیا کرو، ان کے پاس بڑی دولت ہے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ دولت کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اُن سے قیامت کے دن کہا جائے گا جس نے تمہیں کوئی ٹکڑا کھلایا ہو، یا پانی پلایا ہو، یا کپڑا دیا ہو، اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں پہنچا دو۔

(فضائل صدقات/۷۶)

حدیث: ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی ایسے جاندار کو جو بھوکا ہو کھانا کھلائے حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت کے بہترین کھانوں میں سے کھانا کھلائیں گے۔

(فضائل صدقات/۷۶)

حدیث: ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی دنیاوی حاجت پوری کرتا ہے، حق تعالیٰ شانہ اس کی ۷۲ ر بہتر حاجتیں پوری کرتے ہیں، جن میں سے سب سے ہلکی حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (کنز العمال، فضائل صدقات/۷۷)

یعنی اور حاجتیں مغفرت سے بڑھ کر ہیں۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے صدقہ کے ساتھ اپنا بچاؤ اور اپنی حفاظت کرو چاہے کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو، کہ وہ بھی جہنم کی آگ سے حفاظت کا سبب ہے۔ (فضائل صدقات/۷۸)

مؤمنین ومسلمانوں کو سلام کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ط

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ﴿٨٦﴾ (النساء ۴:۸۶)

ترجمہ: اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے اچھے الفاظ میں سلام کرو یا، ویسے ہی الفاظ کہہ دیا کرو، جواسے کہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں نہیں داخل ہوسکو گے، جب تک کہ ایمان نہ لاؤ، اور ایماندار نہیں بنو گے، جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو، کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو، آپس میں سلام کو عام کرو، اور آپس میں کھانا کھلاؤ۔

(صحیح مسلم ج۱، ۵۴، کتاب الایمان، باب بیان انہ لایدخل الجنۃ الا المومنون، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا، بیمار کی مزاج پرسی کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینک والے کی چھینک کا جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام کو عام کرنا، قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا۔ (بخاری)

حدیث: حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک کے قریب ترین وہ شخص ہے، جو لوگوں کو پہلے سلام کہے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۶۰، کتاب الادب، باب فضل من بدأ بالسلام، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ دو مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں، اور مصافحہ کرتے ہیں، تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۶۱، باب فی المصافحہ ایضاً)

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو۲ مسلمان جب آپس

میں ملتے ہیں، اور مصافحہ کرتے ہیں، اور مصافحہ کی حالت میں اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کے لئے استغفار کرتے ہیں، تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے ان کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد ۲/ ۳۶۱، ایضاً)

حدیث: حضرت حذیفہ ابن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں، اور مصافحہ کے وقت ہاتھ پکڑتے ہیں، تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں، جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکمل سلام یہ ہے کہ مصافحہ کے لئے ہاتھ ملائے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲، ابواب الاستیذان والآداب، باب ماجاء فی المصافحہ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور "السلام علیکم" کہا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا نبی ﷺ نے فرمایا اس کے لئے دس نیکیاں ثابت ہوگئیں، پھر دوسرا شخص آیا اس نے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہا آپ نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا، چنانچہ وہ بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا: بیس نیکیاں ثابت ہوگئیں پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا: اس کے لئے تیس نیکیاں ثابت ہوگئیں۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۵۹، باب افشاء السلام، ایضاً)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو ان پر سلام کہو، یہ سلام کہنا تیرے اور

تیرے گھر والوں کے لئے برکات کا باعث ہوگا۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۹، ابواب الاستیذان والاداب، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی پاکستان)

حدیث: حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی ذمہ داری اللہ عزوجل پر ہے (۱) ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے نکلا، وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو موت دیدے اور جنت میں داخل کر دے یا اس کو زندہ سلامت اجر وثواب اور غنیمت دیکر واپس لوٹا دے (۲) وہ شخص جو مسجد کی طرف (نماز وغیرہ کے لئے) چلا وہ بھی اللہ کی ذمہ داری میں ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو موت دیکر جنت میں داخل کر دے یا اجر وثواب دیکر جنت میں داخل کر دے یا اجر وثواب دیکر واپس لوٹا دے (۳) وہ آدمی جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہو وہ بھی اللہ عزوجل کی ذمہ داری (حفاظت) میں ہے۔ (ابوداؤد، ابن حبان)

* میت کو نہلانے، کفنانے، قبر کھودنے اور تعزیت کا ثواب *

حدیث: حضرت ابورافع اسلم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے غلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص میت کو غسل دے، اور اس کی پردہ پوشی کرے، اللہ اس کو چالیس بار معاف فرماتے ہیں۔

اور جس نے میت کو کفن دیا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سُندس اور استبرق کا لباس پہنائیں گے، اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی (یا کھدوائی) اور اس میں میت کو چھپا دیا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسا اجر لکھیں گے، جیسا کہ اس نے کوئی گھر بنایا ہو، اور اس میں (میت کو یا کسی زندہ کو) قیامت تک جگہ دی ہو۔ (طبرانی، حاکم، مسلم)

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میت کو غسل دیا، کفنایا، جنازہ اُٹھایا، اس کی نماز جنازہ پڑھی، اور (اگر) اس کا کوئی عیب دیکھا، تو اس کی پردہ پوشی کی، وہ شخص اپنے گناہوں سے اس طرح سے پاک ہو جائے گا، کہ اس کو اس کی ماں نے (ابھی) جنا ہو۔
(ابن ماجہ ص: ۱۰۵، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی غسل المیت۔ قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی جنازہ کے ساتھ گیا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی، اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا، اور جو شخص دفن تک حاضر رہا، تو اس کو دو ۲ قیراط ثواب ملے گا، دریافت کیا گیا کہ دو ۲ قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو ۲ بڑے پہاڑوں کے مانند۔
(جامع ترمذی ج ۲، ص ۹۵، کتاب الجنائز، باب فضل الصلوۃ علی الجنائز، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسی عورت کو تسلی دلائے کہ جس کا بچہ فوت ہو گیا ہے، تو اُسے جنت میں داخل کیا جائے گا اور جنتی چادر (لباس) پہنائی جائے گی۔ (ترمذی شریف)

حدیث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دلائی تو اُسے بھی اس مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

پڑوسی کے حقوق

وقال اللہ تعالیٰ: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى سے

وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ تک (النساء ۴: ۳۶)

ترجمہ: اور خدا کی ہی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ، اور ماں باپ اور قرابتداروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقاء پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والے) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو کوئی ایذاء اور تکلیف نہ دے۔ (سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۵۴، کتاب الادب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا کہ تم زنا کے متعلق کیا کہتے ہو؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کہا ہے اور قیامت تک حرام رہے گا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ۱۰/ دس عورتوں سے زنا کرے وہ آسان ہے اس سے کہ پڑوس کی عورت سے زنا کرے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے چوری کے متعلق سوال کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے چوری کو حرام کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی ۱۰/ دس گھر میں چوری کرے وہ عذاب و سزا میں ہلکی ہے بمقابل اس کے کہ آدمی اپنے پڑوسی کے گھر میں چوری کرے۔ (طبرانی، کبیر)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہے، اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہے، سوال کیا گیا یا رسول اللہ کون مؤمن نہیں ہے؟ فرمایا: وہ شخص کہ اس کے پڑوسی اسکی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔ (بخاری شریف جلد ۲، ص ۸۸۹، کتاب الادب، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل و مکمل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ جو کام یا حالت اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اپنے پڑوسی بھائی کیلئے بھی پسند کرے۔

(صحیح مسلم: ۵۰، کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من خصال ال ایمان، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے فلاں محلہ میں قیام کیا ہے لیکن میرے پڑوسی ہیں، وہ مجھے خوب تکلیف پہنچاتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا کہ جلدی سے مسجد میں آؤ اور صاف صاف اعلان کر دو، کہ خبردار! چالیس گھر تک پڑوسی کا حق ہے اور وہ آدمی جنت میں نہیں جائے گا جس کی شرارت سے پڑوسی امن میں نہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پڑوسی کو تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی، اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی، اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی، اور جو شخص پڑوسی کے ساتھ لڑائی کرتا ہے تو (وہ گویا کہ) میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے، اور جو میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے، تو (وہ گویا کہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کرتا ہے۔ (ابن حبان)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے (قیامت کے دن) دو جھگڑنے والوں کے درمیان فیصلہ ہوگا وہ دونوں پڑوسی ہوں گے۔ (طبرانی)

بُرے کام چھوڑنے کا ثواب

حدیث: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب پینا چھوڑ دیتا ہے میں اس کو "حظیرۃ القدس" کی شراب پلاؤں گا۔ (احمد)

"حظیرۃ القدس" جنت کی ایک خاص شراب ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے قدرت کے باوجود صرف میری رضا کے لئے شراب (پینا) چھوڑ دی، اُسے "حظیرۃ القدس" میں (شراب) پلاؤں گا۔ (بزار)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی، اس کے لئے میں جنت کا ضامن ہوں۔ (حاکم)

غصہ پینے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۱۳۴" (الیٰ قولہ) اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْھَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۱۳۶ (آل عمران ۳: ۱۳۴-۱۳۶)

ترجمہ: اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے، اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں سے محبت رکھتا ہے۔

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان آگ سے بنا ہے، آگ کو پانی ٹھنڈا کرسکتا ہے، اس لئے جب غصہ آئے تو پانی پی لو۔ (سنن ابی داؤد)

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے کسی مسلمان کی ذلّت کے وقت مدد کی، اللہ تعالیٰ اس کی ایسے وقت مدد فرمائیں گے جب اس کو مدد کی ضرورت ہوگی۔ (یعنی میدان محشر میں)

(سنن ابی داؤد جلد ۲، ص ۳۲۸، کتاب الآدب، باب فی المعونة للمسلم، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عمل کے متعلق پوچھا گیا جو لوگوں کو سب سے زیادہ جنت میں لے جائے گا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنا، اور حسن خلق سے زندگی گذارنا، پھر آپ سے پوچھا گیا کہ دوزخ میں زیادہ تر کون سا عمل لوگوں کو داخل کرے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”منہ اور شرمگاہ“ (منہ یعنی زبان کو قابو میں رکھنا، اور شرمگاہ کو ناجائز جگہ سے محفوظ رکھنا، جنت میں داخل کرے گا، جو ان دونوں کی حفاظت نہیں کرے گا، زبان سے بداخلاقی اور شرمگاہ سے جرائم کرے گا، وہ دوزخ میں جائے گا، اگر مسلمان ہوگا تو سزا بھگت کر جنت میں داخل ہوگا، اگر کافر ہوگا تو اسکے دوزخ کے عذاب میں اور اضافہ ہوجائے گا)۔ (ترمذی)

حدیث: ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے میں جنت میں چلا جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ نہ کرو، جنت حاصل ہوگی۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر کے حساب سے بڑا گھونٹ غصہ پینے کا ہے جس کو بندہ نے اللہ جل شانہ کی رضا کے لئے پیا ہو۔ (ابن ماجہ، ص: ۳۰۹، ابواب الزُّھد، باب الحلم، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ کونسا عمل ایسا ہے؟ جس سے اللہ کی ناراضگی دور ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ کو پی جانا۔ (احمد، ابن حبان)

حدیث: حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے غصہ پی لیا، حالانکہ وہ اس پر قادر تھا، کہ اس کو نکال سکے، اللہ تعالیٰ (روز قیامت) سب مخلوقات کے سامنے بلائیں گے حتیٰ کہ اس کو حورعین میں سے اختیار دیں گے وہ جس کو چاہے لے لے۔

(سنن ابی داؤد ج ۲، ص ۳۱۱، کتاب الادب، باب من کظم غیظاً، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ دور کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جب غصہ آئے تب بیٹھ جائے، بیٹھا ہو تو سو جائے تو غصہ دور ہوجائے گا۔ (سنن ابی داؤد ۲/ ۳۱۱، ایضاً)

حدیث: حضرت سلمان ابن ثمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ کے وقت ”أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط“ پڑھنے سے غصہ دور ہوجاتا ہے۔ (صحیح بخاری ج ۲، ص ۹۰۳، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، قدیمی کتب خانہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

باب ۱۰

حجاب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ (الاحزاب ۳۳:۵۳)

ترجمہ: اور جب تم مانگنے جاؤ (نبی ﷺ) کی بیبیوں سے کچھ چیز کام کی تو مانگ لو پردے کے پیچھے سے۔

فائدہ: اس آیت میں سبب نزول کے خاص واقعہ کی بنا پر بیان اور تعبیر میں خاص ازواج مطہرات کا ذکر ہے، مگر حکم پوری امت کیلئے عام ہے، خلاصہ حکم کا یہ ہے کہ عورتوں سے اگر دوسرے مردوں کو کوئی استعمالی چیز برتن وغیرہ لینا ضروری ہو تو سامنے آکر نہ لیں بلکہ پردہ کے پیچھے سے مانگیں اور فرمایا کہ یہ پردہ کا حکم مردوں اور عورتوں دونوں کے دلوں کو نفسانی وساوس سے پاک رکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔ (معارف القرآن)

* جب حیاء چلی جاتی ہے تو ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے *

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء اور ایمان دونوں کو یکجا کیا گیا ہے، جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھ جاتا ہے۔ (حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری ومسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر یا ۹۰ رنوے سے کچھ اوپر درجات ہیں، ان میں سے افضل درجہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنا ہے، اور ادنیٰ درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ص ۴۷، کتاب الایمان، باب میان عدد شعبان، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فحش جس چیز میں بھی ہوتا ہے، اس کو بدنما بنا دیتا ہے، اور حیا جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو خوشنما بنا دیتی ہے۔ (ابن ماجہ ص: ۳۰۸، ابواب الزہد، الحیا، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جو چیز امت میں سے اُٹھالی جائے گی وہ حیا اور امانت داری ہے، اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرتے رہو۔ (یعنی دعاء میں حیا۔ امانت داری مانگتے رہو) (بیہقی)

حدیث: حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حیاء اور ستر (عیب چھپانا) کو خوب پسند فرماتے ہیں۔ (مُسند احمد)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دین کی ایک طبعی خصلت ہے اور اسلام کی طبعی خصلت حیا ہے۔

(ابن ماجہ ص: ۳۰۸، ایضاً)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں جو کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے، ایک دیّوث، دوسرا شرابی اور تیسرا عورتوں کی نقل اُتارنے والا لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! شراب کے عادی کو تو ہم سمجھ گئے، لیکن ''دیّوث'' کون شخص ہے؟ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: دیوث وہ بے حیاء انسان ہے جسے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اس کی بیوی کے پاس کون شخص آتا ہے، کون جاتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابی بن ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے عرض کیا کہ ایک عورت مردوں جیسا جوڑا (کپڑے) پہنتی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے کہ جو مردوں کی وضع قطع اختیار کرتی ہے۔ (سنن ابی داؤد، جلد ۲، ص ۲۱۲، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین شخص ہیں جو کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

ایک والدین کا نافرمان، دوسرا دیّوث اور تیسری وہ عورت جو مردوں کی وضع قطع اختیار کرے۔ (حاکم، بیہقی)

حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں آسمان سے گر کر دو ٹکڑے ہو جاؤں، اس بات سے کہ میں کسی کا ستر دیکھوں یا کوئی میرا ستر دیکھے۔ (مبسوط سرخسی)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا، بدنظری ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے جس نے اس کو میرے خوف کے خاطر ترک کیا میں اس کے بدلہ میں ایسا ایمان عطاء کروں گا جس کی وہ اپنے دل میں مٹھاس پائے گا۔ (طبرانی، حاکم)

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دیدو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں:

(۱) جب بات کرو تو سچ بولو (۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو، (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نظر کی حفاظت کرو، (۶) اپنے ہاتھوں کو (ناجائز کام کرنے سے) روکو۔

(احمد، ابن حبان، حاکم)

پردہ کا حکم

آج کل بے پردگی بڑھتی جارہی ہے، اور اس منکر سے بچنے کی سخت ضرورت ہے، کیونکہ جب ہم لوگ تھوڑا سا گوشت خریدتے ہیں، اس کو چھپا کر لے جاتے ہیں کہ اس کو چیل وغیرہ اُٹھا کر نہ لے جائے، اسی طرح ایک سو روپیہ کا نوٹ جیبِ خاص میں چھپا کر رکھتے ہیں، تا کہ کوئی جیب نہ کاٹے اور روٹی کو چھپا کر رکھتے ہیں جس کو کوئی چوہا نہ لے جائے لیکن عورت جس میں خود ہی اُڑنے کی صلاحیت ہے، اس کو ہم کھلی رکھ چھوڑتے ہیں، معاشرہ کے عقلمند لوگ ذرا سوچیں کہ کیا عورت کی قیمت ایک گوشت کا ٹکڑا، ایک سو روپیہ کے نوٹ یا ایک روٹی سے بھی کم ہے؟ کتنی بے حیائی کی بات ہے ہم اس پر فخر کرتے ہیں، کہ ہم وقت کے ساتھ چلتے ہیں اور اپنے آپ کو ترقی یافتہ کہلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ
ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ (الاحزاب ۳۳:۵۳)

یہ حکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہوا تھا کہ پیغمبر ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ بات کرنا یا کچھ پوچھنا چاہتے ہوں، تو اُنہیں پردہ کے پیچھے سے ہی پوچھنا چاہئے، اس جگہ یہ بات قابلِ نظر ہے، کہ یہ پردے کے احکام جن عورتوں اور مردوں کو دیئے گئے ہیں، اُن میں عورتیں تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ہیں، جنکے دلوں کو پاک صاف رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیا ہے، جس کا ذکر پہلی آیت "لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ" (الاحزاب ۳۳:۳۳) میں مفصل مذکور ہے، دوسری طرف جو مرد مخاطب ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ہیں، جن میں بہت سے حضرات کا مقام فرشتوں سے بھی آگے ہے، لیکن ان سب امور کے ہوتے ہوئے ان کی طہارتِ قلب اور نفسانی وساوس سے بچنے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا، کہ مرد عورت کے درمیان پردہ کرایا جائے، آج کون ہے؟ جس کا نفس صحابۂ کرام کے نفوس سے زیادہ پاک ہو، اور اپنی عورتوں کے نفوس کو ازواج مطہرات کے نفوس سے زیادہ پاک ہونے کا دعویٰ کرسکے، اور یہ سمجھے کہ ہمارا اختلاط عورتوں کے ساتھ کسی خرابی کا موجب نہیں ہے؟ (از معارف القرآن: ۸/۷)

حدیث: حضرت ابن کثیر نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تمام آنکھیں رو رہی ہوں گی، مگر ان میں کچھ آنکھیں خوش ہوں گی، ایک وہ آنکھ جس کو محارم اللہ سے محفوظ رکھا گیا، اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستہ میں جاگنے کی صعوبت برداشت کی ہے، اور تیسری وہ آنکھ جس نے خشیتِ الٰہی سے آنسو بہایا ہے۔

حدیث: حدیث شریف میں آیا ہے کہ عورت کو جان بوجھ کر یا انجانے میں دیکھنے والا ملعون ہے، اور وہ عورت جو بے پردہ ہو کر دکھائی دے رہی ہے وہ بھی ملعون ہے۔

اس پوری تفصیل کے بعد یہ بات آسانی سے سمجھ میں آگئی ہوگی، کہ اللہ رب العٰلمین نے حفظِ ماتقدم کے طور پر جن بہت سی باتوں کا حکم دیا ہے، ان میں نگاہ بھی ہے، اور شہوت سے اجتناب بھی، اور مقصد یہ ہے کہ عفت وعصمت جو انسان کے لئے نیز پوری قوم اور ملک کے لئے ایک بیش قیمت موتی ہے، اس کی حفاظت کے تمام جائز طریقے برتنا ضروری اور انسانی فریضہ ہے، تاکہ انسانی سوسائٹی فتنہ وفساد کی آماجگاہ نہ بن سکے، اور ملک وشہر کا امن وامان خطرہ میں نہ پڑے۔

نزولِ حجاب

یہاں یہ بتادینا ضروری ہے کہ اول اسلام میں پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا بلکہ ہجرت کے بعد پانچویں سال میں یہ حکم نازل ہوا، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اس کی بڑی فکر تھی، اور ان کی دلی خواہش تھی، کہ پردہ کا حکم نازل ہو، انہوں نے مختلف طور پر اپنی خواہش کا اظہار کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جن قلبی خواہشوں کو رب العزت نے شرفِ قبولیت بخشا ان میں سے ایک یہ حجاب کا مسئلہ بھی ہے اور ان کی اسی خواہش کے بعد یہ آیت نازل ہوئی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ (الاحزاب ۳۳:۵۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں بغیر اجازت مت جاؤ۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

باب ۱۱

زنــــاء

* زناء کے دینی و دنیوی نقصانات *

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ (بنی اسرائیل ۱۷: ۳۲، پارہ ۱۵)

ترجمہ: اور پاس نہ جاؤ بدکاری کے، وہ بے حیائی اور بُری راہ ہے۔

زناء کے چھ نقصانات

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو زناء سے بچاؤ کیونکہ زناء میں چھ تباہیاں ہیں، تین دنیا کی، اور تین آخرت کی، دنیا کی (تباہیاں) تو یہ ہیں کہ چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، رزق میں تنگی آجاتی ہے اور بہت جلد (اعضائے بدن کُھل کر) بے کار ہوجاتے ہیں، اور آخرت کی تین تباہیاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا، حساب بہت سختی سے ہوگا، اور ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہوگا مگر جب اللہ چاہیں گے (زانی کو دوزخ سے نجات بخشیں گے)۔ (عشق مجازی کی تباہ کاریاں)

ہر اعضائے انسان کا زناء میں حصہ

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر اعضائے انسان کا زناء میں کچھ نہ کچھ حصہ ہوتا ہے پس آنکھیں بھی زناء کرتی ہیں اور ان کا زناء دیکھنا ہے، اور ہاتھ بھی زناء کرتے ہیں، اور ان کا زناء پکڑنا ہے، اور پاؤں بھی زناء کرتے ہیں، اور ان کا زناء چلنا ہے، اور منہ بھی زناء کرتا ہے، اور اس کا زناء بوسہ دینا ہے، زناء کی بات کرنا ہے، اور دل کا خواہش کرنا اور تمنا کرنا ہے، اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے (زناء میں) مبتلا ہوتی ہے یا جھٹلا کر (باز رہتی) ہے۔

حدیث: حضرت ہیثم بن مالک طائی (تابعی) سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرک کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ آدمی کا کسی ایسے رحم میں نطفہ ڈالنا ہے جو اس کے لئے حلال نہ ہو (یعنی وہ عورت اس کی بیوی نہ ہو اور مرد اس سے زناء کرے)۔

حدیث: زناء نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح سوکھی لکڑی کو آگ کھا جاتی ہے۔ (ترہیب)

حدیث: جو شخص اجنبی عورت سے زناء کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی قبر کی طرف جہنم کے ۷/سات دروازے کھول دیتے ہیں، ان ۷/سات دروازوں سے قیامت تک اس کی طرف سانپ اور بچھو آتے رہیں گے۔

حدیث: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زناء کار مرد اور عورتیں قیامت کے دن ایسی حالت میں آئیں گے، کہ ان کی شرمگاہیں آگ سے جلتی ہوں گی، اور ان کی شرمگاہ کی بدبو سے پوری مخلوق (یہ زانی ہے) کہہ کر ان کو پہچانے گی، پہچان کرائیں گے، اور فرشتے

ان کو اوندھے منہ کھینچ کر لے جائیں گے، وہ جب دوزخ میں داخل ہوں گے تو اللہ ان کو لوہے کا بختر پہنائے گا، اگر اس بختر کی ایک کڑی اونچے پہاڑ پر رکھ دی جائے تو جل کر راکھ ہو جائے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ سے کہیں گے اس زناء کار کی آنکھوں کو لوہے کی کیلوں سے داغ دو، جس طرح یہ آنکھیں حرام کی طرف دیکھتی تھیں، اُن کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیر پہناؤ، جس طرح کہ یہ ہاتھ حرام کی طرف بڑھاتا تھا، اوران کے پاؤں میں آگ کی بیڑیاں پہناؤ، جس طرح کہ وہ حرام کی طرف چل کر جاتے تھے، زبانیہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرے گا، اس وقت زانی فریاد کرے گا، اے زبانیہ کی جماعت! ہم پر رحم کرو، عذاب میں آسانی اور ہلکا کرو، زبانیہ کہیں گے ہم تم پر کس طرح رحم کریں؟ رحمان تمہارے اوپر غضبناک ہے۔ (ترہیب)

حدیث: دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو حرام کی طرف نظر بھر کر دیکھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو جہنم کی چنگاریوں سے بھر دے گا، اور جو پرائی عورت سے زنا کاری کرے گا، تو آخرت میں اس کے بدن پر زنجیر کی کڑیاں گڑی ہوئی ہوں گی اور اس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بات نہیں فرمائیں گے اور سخت عذاب ہوگا۔ (ترہیب)

دیّوث جہنم میں جائے گا

حدیث: روایت میں ہے کہ جو شخص شادی شدہ عورت سے زناء کرے گا تو اس شخص کو اور عورت کو قبر میں سخت عذاب ہوگا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس عورت کا خاوند زناکار شخص کی ساری نیکیاں لے لیگا اور یہ اس (شوہر) کے سارے گناہ لے کر جہنم میں جائے گا یہ بات اُس وقت ہے جب کہ خاوند کو اپنی عورت کے زناء کا پتہ نہ

ہوا گر اس کو معلوم ہونے کے باوجود خاموش رہے گا تو جنت اس (خاوند) کے لئے حرام ہے۔ (ترہیب)

جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے کہ بیشک، میں بہشت بریں ہوں، دیوث پر حرام ہوں۔

دیُّوث: وہ شخص ہے جو اپنے اہل وعیال کی بدکاری اور حرام کاری کو جان کر خاموش رہے، دیوث جنت میں داخل نہ ہوگا، ساتوں زمین و آسمان دیوث پر لعنت کرتے ہیں۔

جو لوگ اپنی بیوی، لڑکی، ماں، بہن وغیرہ عورتوں کو سنوار کر دوسری جگہ بھیجتے ہیں، اور وہ عورتیں وہاں نامحرم آدمیوں کو دیکھتی ہیں، تو وہ لوگ دیوث ہیں۔ غور کرو اور روکو۔

شرمگاہوں کی بدبو

حدیث: حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ (آنحضرت ﷺ) سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتیوں کو ایک خوشبو سنگھائی جائے گی، تو وہ کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے جنت میں داخل ہوئے ہیں، ہم نے اس سے زیادہ پاکیزہ خوشبو نہیں سونگھی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ روزہ داروں کی خوشبو ہے۔

اور (اسی طرح) دوزخیوں کو بھی ایک بدبو سنگھائی جائے گی، تو وہ کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے دوزخ میں داخل ہوئے ہیں، اس سے زیادہ بدبو کبھی نہیں سونگھی، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بدکار زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی شرمناک چیز سے محفوظ رکھے)۔

دوزخیوں میں زانیوں کی بدحالی

حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دو شخص (فرشتے) آئے ہیں وہ مجھے لے کر گئے اور میں ان کے ساتھ چلا گیا، میں نے دیکھا کہ ایک موٹا کمرہ ہے جو تنور پر بنایا گیا ہے اس کے اوپر کا حصہ تنگ ہے اور نیچے کا کُھلا ہے، اس کے نیچے آگ جلائی جارہی ہے اس میں مرد اور عورتیں ننگے ہیں، جب آگ بھڑکائی جاتی ہے یہ اوپر ہوجاتے ہیں، اور اس کمرہ کے باہر نکلنے کو ہوتے ہیں، اور جب دھیمی کی جاتی ہے، تو اس میں واپس گر جاتے ہیں، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ (اور ان کو کیوں عذاب دیا جارہا ہے) انہوں نے کہا کہ یہ زناکار (مرد عورتیں ہیں اور زناء کی سزا میں آگ میں جل رہے ہیں)۔ (بخاری، مسلم)

حدیث: معراج کی رات میں نبی کریم ﷺ نے جہنم میں تانبے کے بعض تنور دیکھے، اس تنور کے منہ تنگ تھے اور پیٹ بڑے، اس تنور میں بعض عورتیں سانپ اور بچھو کے ساتھ قید تھیں، وہ سانپ بچھو ان کو ڈستے تھے، ان کی شرمگاہوں سے خون اور پیپ بہتا تھا، سارے جہنمی ان کی شرمگاہوں کی بدبو سے پریشان ہوکر روتے تھے، نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ زناء کار مرد اور عورتیں ہیں: نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ مِنْ اَحْوَالِ اَھْلِ النَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور جہنمیوں کی حالت سے اور جبار کے غضب سے۔ (دوزخ کا کھٹکا)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی عورت یا لونڈی پر قدرت پائی اور اس سے گناہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو حرام کردیتے ہیں، اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے، جس نے کسی عورت کو حرام نظر سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں دوزخ کی آگ بھر دیں گے، پھر اس کو آگ میں داخل کرنے کا حکم فرمائیں گے، اور جس نے کسی اجنبی عورت سے حرام کا مصافحہ کیا، وہ جب قیامت میں پیش ہوگا، اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے پھر اس کو دوزخ میں (لے جانے کا) حکم دیا جائے گا، اور جس شخص نے (اجنبی عورت سے) دل لگی کی اس کو ہر کلمہ کے بدلہ میں جو اس نے اس عورت سے بولا تھا، دنیا کے ہزار سال کے برابر (دوزخ میں) قید کیا جائے گا۔

اور جس عورت نے مرد کے ساتھ حرام پر اتفاق کیا اور مرد اس کے پاس گیا اس کا بوسہ لیا، یا اس سے مباشرت کی، یا اس سے دل لگی کی، یا زناء کیا، تو اس عورت پر بھی اتنا ہی گناہ ہے جتنا مرد پر ہے۔ (دوزخ کا کھٹکا)

شادی شدہ اور غیر شادی شدہ زانیوں کی سزا

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے زانی وزانیہ کی بابت حکم حاصل کرلو (ہاں) مجھ سے (ان کی بابت) حکم لے لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے ایک طریقہ مقرر کردیا ہے، غیر شادی شدہ عورت اگر غیر شادی شدہ مرد سے زناء کرے، تو اس کو ۱۰۰/سو دُرّے لگائے جائیں، اور ایک سال کے لئے جلاوطن کردیئے جائیں، اور شادی شدہ مرد اگر شادی شدہ عورت سے زناء

کرے، تو ۱۰۰ رسو کوڑے مارے جائیں اور (دونوں کو) سنگسار کر دیئے جائیں۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۶۵، بکتاب الحدود، باب حد الزنا، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

زِناء اور شریعتِ اسلامی

حدیث: زناء کا نقصان بہت واضح ہونے کے باوجود زانی دین کی پرواہ نہیں کرتے، نہ اس کی فضیلت کا شعور رکھتے ہیں، اور نہ ہی اس کے محرمات کو پہچانتے ہیں اور نہ آنکھوں کی خیانت جاننے والے اللہ کی عظمت کو قدر و منزلت کی نظروں سے دیکھتے ہیں، پس وہ چوپایوں کے مانند ہیں، نہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ابتر ہے۔

اسی سبب سے شریعت اسلامیہ نے زناء کے معاملے میں بے حد تشویش کا اظہار کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کتاب عزیز میں اسے بے حیائی کا کام اور بدترین نتائج کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے، زناء کے قریب مت جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُرا راستہ ہے۔

(سورۂ بنی اسرائیل آیت: ۳۲)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں پوجتے، اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی، ناحق نہیں مارتے، اور بدکاری نہیں کرتے، اور جو یہ کام کرے سزا پائے گا، قیامت کے دن اس پر عذاب بڑھایا جائے گا، اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے۔ (سورۂ فرقان: ۶۹، ۷۰)

اس آیت کے ضمن میں واضح ہے کہ کسی نفس کا ناحق قتل کرنا اور زناء اُن جرائم میں سے ہے، جن کے لئے آگ کی دائمی سزا ہے، اور زناء کا مرتکب اپنے گناہ سے توبہ نہ کرے، تو زناء کے خلاف یہ زجر و توبیخ بہت کافی ہے، اور جسے یہ خیال ہو کہ زناء کی سزا

آسان ہے، اس لئے کہ حد قائم کرنے کے لئے زناء کا اثبات ناممکن ہے، پس اُسے اس بات کا تصور کرنا چاہئے کہ اگر وہ دنیا کے عذاب سے بچ گیا تو کیا ہوا قیامت کے دن وہ اپنے سامنے کئی گنا زیادہ ہمیشہ رہنے والا عذاب پائے گا۔

اسی سبب سے عہد نبوی ﷺ میں مؤمن قیامت کے دن اللہ کے دائمی عذاب سے نجات پانے کے لئے دنیوی سزا کو ترجیح دیتے تھے، اور انہیں نیک ہستیوں کا کہنا ہے کہ ایک خراب اور گھٹیا شہوت سے پرہیز کرو، جو فی الفور ختم ہو جاتی ہے، لیکن اس کی کم از کم سزا موت ہے۔

سخت ترین گناہ

حدیث: یہ بات اپنے علم میں رکھنا ضروری ہے کہ زناء بہت بڑا گناہ ہے، پھر اس کے کئی درجے ہیں، سب سے خطرناک کسی شخص کا اپنے محرم کے ساتھ زناء کرنا ہے، اور ایسا بہت ہوا ہے اور ہوتا رہتا ہے، اللہ حفاظت فرمائے۔ آمین!

اس کے بعد سخت ترین زناء انسان کا کسی شخص کی بیوی سے زناء کرنا ہے جس کے نطفوں اور نسب میں آمیزش ہو جاتی ہے پھر سخت ترین زناء اس عورت سے زناء کرنا ہے جو پڑوس کی ہو یا رشتہ دار ہو۔

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص حرام کو دیکھنے سے اپنی آنکھ کو محفوظ رکھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر والوں کو حرام سے محفوظ رکھے گا، اور جو شخص مسلمان بھائی کی عورتوں کی طرف بُری نظر سے دیکھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی عورت کا پردہ پھاڑ دے گا اور اس کی آنکھوں میں آگ کا سُرمہ لگائے گا۔ (دوزخ کا کھٹکا)

حکایت

ہاتھ جلا ڈالے مگر زناء نہ کیا

بنی اسرائیل کا ایک عابد اپنے عبادت خانے میں عبادت کیا کرتا تھا، تو ایک گمراہوں کا ٹولہ ایک کنجری (بدکار عورت) کے پاس آیا، اور اس سے کہا کہ تم کسی نہ کسی طریقہ سے اس عابد کو بھٹکا دو، چنانچہ وہ فاحشہ عورت عابد کے پاس بارش والی اندھیری رات میں آئی، اور اس کو پُکارا، تو عابد نے اس کو جھانک کر دیکھا، تو عورت نے کہا، اے خدا کے بندے مجھے اپنے پاس پناہ دے، لیکن عابد نے اس کی پرواہ نہ کی اور اپنی نماز میں مصروف ہوگیا جب کہ اس کا دیا جل رہا تھا، اس رنڈی نے پھر کہا، اے اللہ کے بندے مجھے اپنے پاس پناہ دیدے، تم بارش اور اندھیری رات کو نہیں دیکھتے وہ یہی کہتی رہی، حتیٰ کہ عابد نے اس کو پناہ دیدی، اور اس طرح سے وہ عابد کے قریب ہی لیٹ گئی، اور اپنے بدن کی خوبصورتیاں دکھانے لگ گئی، یہاں تک کہ عابد کا نفس اس کی طرف مائل ہوگیا، تو عابد نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا، حتیٰ کہ یہ دیکھ لے کہ آگ پر صبر کرسکتا ہے؟ وہ چراغ یا لالٹین کی طرف گیا، اور اپنی انگلی اس پر رکھ دی حتیٰ کہ وہ جل گئی، پھر وہ اپنی نماز کی طرف لوٹ آیا لیکن اس کے نفس نے پھر پُکارا، تو یہ پھر چراغ کی طرف گیا، اور ایک انگلی رکھ کر جلا ڈالی، پھر اسی طرح سے اس کا نفس اس کی خواہش کرتا رہا اور وہ چراغ کی طرف لوٹتا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنی ساری انگلیاں جلا ڈالیں، جس کو وہ عورت دیکھ رہی تھی، پھر اس نے ایک چیخ ماری اور مرگئی۔ (عشق مجازی کی تباہ کاریاں)

توبہ اور استغفار کی ترغیب

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اللہ کے سامنے توبہ اور استغفار کرو کیونکہ میں اس کے سامنے روزانہ (معصوم ہونے کے باوجود) ۱۰۰/سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

سیّد الاستغفار اور اس کی فضیلت

حدیث: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، جتنا مجھ میں ہمت ہے، میں نے جو کیا ہے، آپ کے سوا اس کے شر سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں، آپ کی جو مجھ پر نعمتیں ہیں، میں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، آپ مجھے بخش دیں، کیونکہ آپ کے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات سید الاستغفار ہیں، جو شخص ان کو صبح ہونے کے بعد ایمان ویقین کے ساتھ پڑھے گا، اور اس دن فوت ہوگا، تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا اور جو شخص ان کو شام ہونے کے بعد ایمان ویقین کے ساتھ پڑھے گا، اور اس رات میں اس کا انتقال ہوگا تو بھی وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔

(صحیح بخاری ج ۲، ص ۹۳۳، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

سیاہ وسفید اعمال نامہ

حضرت بکر بن مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کے اعمال (آسمانوں پر) اُٹھا لیے جاتے ہیں جب ایسا کوئی اعمال نامہ اُٹھایا جاتا ہے جس میں استغفار بھی شامل ہو، تو وہ سفید شکل میں اُٹھتا ہے اور جب کوئی ایسا اعمال نامہ اُٹھایا جاتا ہے، جس میں استغفار موجود نہیں ہوتا تو وہ سیاہ شکل میں اُٹھتا ہے۔ (عشق مجازی/۱۲۸)

زناء سے خشک سالی

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی قوم میں جب زناء پھیل پڑتا ہے تو اُسے قحط سالی کی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے اور رشوت کی گرم بازاری ہوتی ہے تو اس پر خوف طاری کر دیا جاتا ہے۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۳۲۲، کتاب الحدود، الفصل الثالث، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، زناء (اپنے پیچھے) فقیری اور فقر وفاقہ چھوڑ جاتا ہے۔ (تفسیر درمنثور ۴/۱۸۰)

زانی کے دل سے ایمانی نور چلا جاتا ہے

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو بھی بندہ زناء کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے نورِ ایمانی چھین لیتے ہیں، یا تو اس کو لوٹا دے یا روکے رکھتے ہیں۔

(مشکوۃ)

بوڑھا زانی

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں تین شخص داخل نہیں ہوں گے، ایک وہ فقیر جو باوجود غربت کے خود بینی اور تکبر کرتا ہے، دوسرا وہ بوڑھا جو بڑھاپے میں بھی زناء نہیں چھوڑتا، تیسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر اپنی نیکی اور عبادت کا احسان رکھتا ہے۔ (طبرانی، موت کا منظر)

قیامت کے دن کا عذاب

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا غیر محرم کی طرف دیکھنے والے کی آنکھوں میں پگھلا ہوا شیشہ ڈالا جائے گا۔ (مشکوۃ شریف)

کسی عورت سے تنہائی میں نہ ملے

حدیث: اسلام ان تمام خطروں سے عفت وعصمت کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے جس سے عفت پر حرف آسکتا ہے، کسی مرد کا عورت سے تنہائی میں ملنا جس قدر خطرہ کا باعث ہوسکتا ہے، وہ ظاہر ہے پھر مزید اس سے تہمت، جو خواہ مخواہ آئے گی وہ بھی پوشیدہ نہیں، اسلیے رحمت عالم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں نہیں ملتا ہے مگر تیسرا شیطان موجود رہتا ہے۔ (مشکوۃ شریف جلد ۲ ص ۲۷۷، کتاب النکاح)

حدیث: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت (ستر ہے چھپانے کی چیز ہے) شرمگاہ ہے اور جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیچھے ہو لیتا ہے۔ (ترغیب)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ناظر و منظور پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندہ کو اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے گناہوں سے محفوظ رکھا وہ جنت میں جائے گا۔ (بخاری شریف)

حدیث: حضرت ہیثم بن مالک طائی (تابعی) سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرک کے بعد اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ آدمی کا کسی ایسے رحم میں نطفہ ڈالنا ہے جو اس کے لئے حلال نہ ہو (یعنی وہ عورت اس کی بیوی نہ ہو اور مرد اس سے زنا کرے)۔ (عشق مجازی)

نگاہ کی حفاظت کا حکم

علماء کی ایک بڑی جماعت کہتی ہے کہ عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی اجنبی مرد کو دیکھے، اس کا یہ دیکھنا شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے، دونوں ہی صورتیں ناجائز ہیں، حدیث سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں تھیں، ابن ام مکتوم نابینا کسی ضرورت کی وجہ سے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے، ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا تم دونوں پردہ میں چلی جاؤ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رحمت عالم ﷺ سے کہا یارسول اللہ ﷺ! کیوں؟ یہ (ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) نابینا نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اَفَعُمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ، کیا تم دونوں بھی اندھی ہو کہ ان کو نہیں دیکھتیں۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۲۷۷، کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

یہ واقعہ نزول حجاب کے بعد کا ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد خود بھی کسی

عورت کو نہ دیکھیں اور عورت بھی کسی مرد کو نہ دیکھے۔ (حسن پرستوں کا انجام)

پست نگاہی کا حکم

حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ البجلی کہتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم ﷺ سے پوچھا کہ جو نظر دفعتاً پڑ جاتی ہے، اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں اپنی نگاہ پھیر لوں، اور بعض روایات میں آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنی نگاہ جھکا لے۔ (ابن کثیر)

حدیث: ابن کثیر نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام آنکھیں رو رہی ہوں گی مگر ان میں کچھ آنکھیں خوش ہوں گی، ایک وہ آنکھ جس کو محارم اللہ سے محفوظ رکھا گیا ہے، اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستہ میں جاگنے کی صعوبت برداشت کی ہے، اور تیسری وہ آنکھ جس نے خشیت الٰہی سے آنسو بہائے ہیں۔ (طبرانی)

اس وقت دنیا بداعمالیوں سے ظلمت کدہ بنی ہوئی ہے، کفر کی کالی گھٹائیں ہر طرف چھائی ہوئی ہیں، نیکی نفس کی طغیانیوں میں، گھری ہوئی تھر تھر کانپ رہی ہے، راہِ راست سے بھٹکی ہوئی انسانیت آس اور یاس کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہے، کہ کہیں روشنی کی کرن پھوٹے اور اُسے سلامتی کی راہ مل جائے، اے دنیا کے بسنے والو! اس ہولناک اندھیرے سے نکلنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے نفع بخش بے خطر راستہ پر گامزن ہو جاؤ، اور اللہ کی کامل رضاء اور دنیا و آخرت کی منفعتوں سے اپنے دامن بھر لو، اللہ تمہیں اور ہمیں نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (حسن پرستوں کا انجام)

باب ۱۲

ملائکہ کے بیان میں

ملائکہ قرآن، حدیث اور تفسیر کی روشنی میں

"ملائکہ" عربی لفظ ہے، "ملائکہ" جمع ہے جس کا واحد "مَلَکٌ، مَلْأَكٌ اور مَأْلَكٌ" ہے، "ملک" لفظ اصل میں عربی لفظ "مألك" سے نکلا ہے، "ملائکہ" لفظ "اُلُوْکَۃٌ" سے نکلا ہے، عربی میں اُلوک کو قاصد (ایلچی) کہتے ہیں، فارسی زبان میں "ملائکہ" کو "فرشتہ" کہا جاتا ہے، فارسی زبان کا "فرستادن" لفظ سے "فرشتہ" بنا ہے، "ملائکہ" اور "فرشتہ" کا ایک ہی معنی ہوتا ہے۔

فرشتے جوہرِ مقدس ہیں یعنی غضب اور کدورت اور شہوت کی تاریکی سے پاک ہیں:

لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝٦

یعنی خلاف ورزی نہیں کرتے حکم خدا کو بجالاتے ہیں۔ (التحریم۶۶:۶)

لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝٢٧

یعنی فرشتے حق تعالیٰ کی اولاد تو کیا ہوتے، وہ تو ایسے خائف اور مؤدب رہتے ہیں کہ نہ قول میں اللہ تعالیٰ سے سبقت کرتے ہیں، نہ عمل میں اس کے خلاف کبھی کچھ کرتے

ہیں وہ اللہ کے حکم کو بجالاتے ہیں۔ (الانبیاء۲۱:۲۷)

☆ "وہ رات دن اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں" ان کی غذا تسبیح ہے اور شرابِ تقدیس ان کا اُنس حق تعالیٰ کے ذکر سے ہے، اور اسی میں ان کی خوشی ہے، حق تعالیٰ نے ان کو صورتہائے مختلفہ پر پیدا فرمایا ہے، اور مقدار ان کی متفاوت ہے، واسطے اصلاح موضوعات کے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنات آگ سے بنے ہوئے ہیں جبکہ فرشتے نور سے بنے ہوئے ہیں جس طرح کہ

"هُوَ جِسْمٌ نُورِيٌّ يَتَشَكَّلُ بِأَشْكَالٍ مُخْتَلِفَةٍ وَمَسْكَنُهُ فِي السَّمَآءِ ط"

حکماء اور علماء لکھتے ہیں کہ ملائکہ جوہرِ بسیط ہیں اور حیات اور نطق اور عقل رکھتے ہیں، اور ملائکہ اور جنات اور شیاطین میں اختلاف انواع کا ہے، اور بعضے کہتے ہیں کہ اختلاف اعراض کا ہے، ان تینوں میں باہم وہ تفاوت ہے جوکہ کامل و ناقص میں اختلاف ہے، اور نیکوکار اور بدکار کے باہم ہوتا ہے، واضح رہے کہ فرشتے جوہر مقدس ہیں، وہ نورانی جسم والے ہیں، وہ جو چاہے شکل اختیار کر سکتے ہیں، وہ آسمان میں رہتے ہیں۔

جو کچھ رسول خدا ﷺ نے خبر دی ہے، بحسب وقوع حوادث کے عقل نے بعض کی طرف راہ پائی ہے وہ ہم کو دریافت ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی ذرہ ایسا نہیں ہے کہ جس پر کوئی فرشتہ موکل نہ ہو، اور بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں برستا، جب تک کہ اس کے ہمراہ ایک فرشتہ نازل نہ ہو، پس ذرہ اور قطرہ کا حال اس طور پر ہے، تو آسمان، ستارے، ہوا، ابر، باران، زمین، کوہ، صحراء، دریا، چشمہ، ندی، معدنیات، درخت اور جانور وغیرہ کا حال سمجھ لینا چاہئے، یہاں سے معلوم ہوا کہ عالم کا انتظام ملائکہ سے ہے پس اب دو

طریق سے ملائکہ کا بیان کرتا ہوں یا تو جو کچھ صاف شریعت نے آگاہی دی، یا وہ جو کہ عقل تسلیم کرتی ہے جن فرشتوں کی خبر بذریعہ پیغمبر علیہ السلام معلوم ہوئی، ان کو بیان کرتے ہیں، بعضے ان میں سے حملۃ العرش ہیں، یعنی وہ عرش اُٹھائے ہوئے ہیں، اور وہ سب فرشتوں میں ممتاز ہیں حق تعالیٰ کے نزدیک عزیز تر ہیں، اور تقرب کے لئے فرشتے زبان و دل سے جریاں رہتے ہیں، اور ان کو سلام کرتے ہیں، اور روز و شب ان کی اطاعت میں رہتے ہیں کیونکہ ان کا مرتبہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک ہر ایک ملائک سے بڑھ کر ہے، اور یہ حق تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں، اور نعمائے الٰہی کے سپاس گذار ہیں یعنی تعظیم ذات وصفاتِ الٰہی کو مدنظر رکھتے ہیں، اور گنہگاروں کی مغفرت میں دست بدعاء رہتے ہیں، حدیث نبوی ﷺ میں وارد ہے کہ وہ چار فرشتے ہیں، منجملہ ان ملائکہ کے ایک کی صورت انسان کی سی ہے، اور دوسرا ابیل کی صورت کے مشابہ ہے، اور تیسرا عنصر کے طور پر ہے، اور چوتھا بشکل شیر، حضرت رسول اللہ ﷺ امیہ ابن ابی کا قول سن کر متحیر ہوئے کیونکہ امیہ نے مذکور حاملانِ عرش کے ناموں کو اپنی ایک بیت میں نظم کیا تھا، حالانکہ ایام جہالت میں تصنیف کیا تھا، وہ شعر یہ ہے:

رجل وثور تحت یمنی رحل ● والنّسر للیسری ولیس مکبدا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے جو حاملان عرش پیدا کئے اب وہ چار ہیں، اور جس وقت قیامت آئے گی، حق تعالیٰ چار فرشتے اور ان کی مدد کو بھیجے گا، اور اس دلیل پر قرآن کی یہ آیت برہان قاطع ہے: وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾ (الحاقۃ ۶۹:۱۷) فرشتے بزرگی اور تناوری جسم میں اس قدر ہیں، کہ زبان وقلم اور فکر عظماء بنی آدم ان کی تعریف سے عاجز ہیں۔

اسرافیل: یہ فرشتہ مقرب الٰہی ہے اس کی معرفت احکام الٰہی جاری ہوتے ہیں، اور اجسام میں روح پھونکتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میں کیسے آرام کروں دراں حالانکہ صاحب صور پھونکنے والے نے صور منہ میں لیا ہوا ہے، اور اجازت الٰہی کا منتظر ہے، کہ جب نوبت آئے، اس وقت پھونکے صور میں، مقاتل نے کہا (جو علمائے کبار میں سے ہیں) فرمایا ہے کہ صُور سے مراد قرن ہے، اور اسرافیل اُسے منہ میں لگائے ہوئے ہیں، اور منتظر ہیں، جب وہ اذن الٰہی پائے فوراً پھونک دے، قرن بصورت قرنا ہے، کہ اس کا دائرہ پوری زمین و آسمان سے بڑا ہے، کہ وہ عرش پر نظر رکھتا ہے، جس وقت یہ صور پھونکے گا آسمان وزمین کی ساری مخلوق بیہوش ہوجائے گی، مگر جن کو پروردگار عالم چاہے گا وہ اس بیہوشی سے مبرّا رہیں گے۔

جبرئیل: باذن اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام، یہ فرشتہ امین وحی اور قدس کا خزانچی ہیں، اسی وجہ سے ان کو روحُ الامین اور روحُ القدس اور ناموسِ اکبر اور طاؤسِ ملائکہ کہتے ہیں، حضرت رسول خدا ﷺ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ جس وقت وحی کے ساتھ کلام کرتا ہے، آسمان والے سنتے ہیں، گھڑی کی آواز کے مانند گویا زنجیر پتھر پر کھینچتے ہیں، پس اس آوازِ مہیب کو سننے والے بیہوش ہوجاتے ہیں، اور اسی طرح بیہوشی میں پڑے رہتے ہیں، تا آنکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے روبرو آتے ہیں، اور ان کا حواس ہوتا ہے تو یہ لوگ ان سے کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے کیا فرمایا پس جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ ''الحق''، یہ سنکر تمام ملائکہ الحق الحق کہنے میں مصروف ہوتے ہیں۔

حدیث: نبی کریم ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو اصلی صورت میں دیکھوں، جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اصلی صورت دیکھنے کی آپ کو طاقت نہیں، آپ

نے فرمایا کہ البتہ طاقت رکھتا ہوں، جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ بقیع میں جب چاندنی ہو تشریف لائیں، اس وقت اپنی اصلی صورت کا مشاہدہ کراؤں گا، پس اس شب کو حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو جلوہ گر ہوئے، حضرت نے دیکھا کہ تمام آفاق کو محیط ہو گیا ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری ہوئی جب افاقہ ہوا تو جبرئیل علیہ السلام کو اس صورت پر جس میں ہمیشہ آیا کرتے تھے پایا۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہاری عظمت کے برابر خیال میں نہیں آتا کہ اور بھی کوئی مخلوقات میں ہو، جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر اسرافیل کو ملاحظہ فرمائیں تو یہ تعجب جاتا رہے۔

میکائیل: یہ فرشتہ اجسام کے رزق اور نفوس کی حکمت و معرفت پر مؤکل ہے، جیسا کہ حیاتِ بدنوں کی غذا سے ہے، حیاتِ نفوس کی حکمت و معرفت سے ہے۔

عزرائیل: یہ فرشتہ حرکات کو روکنے والا ہے اور جسموں کو ارواح سے علیحدہ کرنے والا ہے، کعب الاحبار نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کے ہر دو قدم ساتوں زمین کے نیچے اور سر عرشِ اعظم کے اوپر کیا ہے، اس کا منہ لوحِ محفوظ کی طرف رہتا ہے، اس کے یار و مددگار بقدر افرادِ خلائق کے ہیں، تمام مخلوقات اپنی دونوں آنکھ کے روبرو رکھتا ہے، کسی جاندار کی روح قبض نہیں کرتے، جب تک وہ تمام روزی اپنی نہ کھالے۔

اشعب بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت خلیل اللہ نے ملک الموت سے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مغرب میں ہو اور ایک مشرق میں ہو، اور ایک ملک میں وبا پھیلی ہو اور دوسرے ملک میں ہنگامۂ قتال اس وقت میں تم کیونکر ارواح قبض کرو گے؟

عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اس وقت میں ارواح کو طلب کرتا ہوں باذن اللہ سب ارواح میری ان دونوں انگلیوں کے درمیان آجاتی ہیں۔

وہب بن منبہ کا بیان ہے کہ سب آسمان کے اوپر چند حجاب ہیں، اور ان پردوں میں ملائکہ کی اس قدر کثرت ہے کہ ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے ہیں، اور تسبیح میں مصروف ہیں، ساتھ مختلف زبانوں کی آوازیں رعدِ قاصف کے مانند ہیں، یعنی مثل بادل کی گرج جو پارہ پارہ کرنے والی ہے۔

ملائکہ حفظہ انہیں کراماً کاتبین کہتے ہیں، ابن جریج کہتے ہیں کہ یہ دو۲ فرشتے ہیں جو اولاد آدم علیہ السلام کے ایک سیدھے ہاتھ پر اور دوسرا بائیں ہاتھ پر مؤکل ہے، دائیں طرف والا فرشتہ حسنات کو لکھنے والا ہے اور بائیں جانب والا فرشتہ برائیوں کو لکھنے والا ہے، بعضے کہتے ہیں کہ چار فرشتے ہیں کہ دو۲ دن کو اور دو۲ شب کو رہتے ہیں، عبداللہ بن مبارک نے پانچ فرشتے لکھے ہیں کہ دو۲ رات کو اور دو۲ دن کو اور ایک فرشتہ جو رات دن علیحدہ نہیں ہوتا ہے اور کافروں کے لئے بھی حفظہ ہیں، کیونکہ آیت حقہ باب کفار میں نازل ہے۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ (الانفطار۸۲: ۹-۱۲)

اور حدیث نبوی بھی وارد ہے کہ جس وقت بندہ نے گناہ کیا، چھ گھڑی تک بائیں ہاتھ کا فرشتہ اس کے گناہ کو نہیں لکھتا ہے، پس اگر توبہ اور استغفار کیا تو اس گناہ کو بالکل نہیں لکھتا ہے، اور اگر توبہ نہ کی اور استغفار نہ چاہا تو چھ گھڑی گذرنے پر اس کا جرم مندرجِ دفترِ اعمال کرتا ہے، دوسری روایت میں یوں لکھا ہے، کہ جس وقت بندہ گناہ کرتا ہے، اور وہ لکھا گیا اس کے بعد اس نے کوئی اچھا عمل کیا تو نیکی کا موکل جو دستِ راست پر ہے وہ بائیں دست کے موکل سے کہتا ہے کہ قلم سے گناہ کو مٹا ڈال، میں اس کی دس نیکیوں میں سے ایک

نیکی کو اس گناہ کے عوض نہ لکھوں، اور ۹/نو نیکیاں اس کے اعمال میں مندرج کروں، پس وہ بائیں ہاتھ کا موکل اس کا فرمان (مان لیتا ہے) پذیر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ط

ترجمہ: جس نے توبہ کی ایمان لایا اور نیک کام کیئے اس نے (خیر کا) راستہ حاصل کیا میں البتہ معاف کرنے والا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ۱۰/دس ہزار سال قبل عرش کے گرد لکھی گئی تھی۔ (غنیۃ الطالبین)

حدیث: حضرت انس بن مالک رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ حق تعالیٰ نے بندوں پر ۲/دو فرشتے مقرر کیئے ہیں تا کہ بندوں کے اعمال لکھیں، پس جب بندہ مرتا ہے تو وہی دونوں موکل بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں، الٰہی تیرا فلاں بندہ مرگیا، اب ہم کہاں جائیں؟ پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے آسمان میرے ملائکہ سے بھرے ہیں، کہ وہ میری بندگی کرتے ہیں، اور زمین میرے بندوں سے پُر ہے، وہ سب طاعت میں مصروف ہیں پس تم میرے بندہ کی قبر پر جاؤ اور تسبیح وتکبیر وتہلیل میں قیامت تک مشغول رہو اور اس کا ثواب میرے بندہ کے دیوانِ حسنات میں لکھو اور یہی کراماً کاتبین ہیں۔

منکر نکیر

منکر نکیر یہ ۲/دو فرشتے ہیں، جملہ ملائکہ میں سے آدمی کے دفن کے بعد آدمی سے قبر

میں پہنچ کر سوال کرتے ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت بندہ کو قبر میں رکھتے ہیں، اور لوگ دفن کر کے واپس ہوتے ہیں ہنوز ان لوگوں کے قدم کی آہٹ بدستور سنائی دیتی ہے، کہ ۲/دو فرشتے آ کر مردہ کو قبر میں بٹھا لیتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں، کہ محمد مصطفی کے حق میں کیا کہتا ہے؟ پس اگر بندہ مؤمن ہے تو کہتا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ وہ بندۂ خدا ہیں اور اس کے رسول ہیں پس وہ فرشتے کہتے ہیں کہ "تو اپنی جگہ کو دیکھ کہ دوزخ تھی، مگر رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی برکت سے جنت میں بدل گئی، پس وہ بندہ ان دونوں مقاموں کو دیکھ لیگا، یہ سوال و جواب تو مؤمن مردہ کے ہیں، کافر اور منافق کا ماجرا پڑھئے، جب اس سے حضرت رسول اللہ ﷺ کے حق میں سوال کریں گے، وہ جواب دیگا، میں نے کچھ نہیں جانا، جو دنیا میں سب کہتے تھے میں بھی کہتا تھا، پس یہ سن کر اس کو جواب دیں گے کہ آیا تو نے نہیں پہچانا؟ اور نہیں پڑھا؟ تو نے ان کا وصف، بعد ازاں لوہے کہ گرزوں سے ماریں گے، اور وہ فریاد کرے گا، جس کو تمام مخلوقات سوائے جن وانس کے سنیں گے۔

انفرادی کام سنبھالنے والے فرشتے

اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو الگ الگ ذمہ داریاں سپرد کی ہیں۔ جن میں سے بعض ملائکہ انسانوں کی حفاظت کے لئے مقرر ہیں اور بعض ملائکہ چھوٹے بچوں کی حفاظت کے لئے مقرر ہیں۔

حدیث: حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

حق تعالیٰ کے چند فرشتے ہیں، جو زمین پر سیاحت کرتے ہیں، اور یہ ان فرشتوں کے علاوہ ہیں جو بنی آدم کے اعمال لکھتے ہیں، پس جس وقت کسی ایسے گروہ کو پاتے ہیں، جو اللہ کا ذکر کرتا ہو، تو اپنی قوم کو بلاتے ہیں کہ ادھر کو آؤ، تمہارا مطلوب موجود ہے، اور خود اپنی قوم کو ہمراہ لیکر آسمان دنیا پر آتے ہیں، پھر جس وقت لوٹ کر جاتے ہیں، خدا تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے تم نے ہمارے بندوں کو کس شغل میں پایا؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا، کہ تیری حمد اور تیری بزرگی، اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں، پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میرے تئیں دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں، تب خدا فرماتا ہے کہ اگر وہ لوگ مجھ کو دیکھیں تو ان لوگوں کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تجھ کو وہ لوگ دیکھیں تو زیادہ تسبیح اور تحمید کریں اور نیز فرماتا ہے کہ کس خوف کے سبب مجھ سے پناہ مانگتے ہیں؟ ملائکہ کہتے ہیں کہ آتشِ دوزخ سے، پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ نہیں، حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دوزخ کی آگ دیکھیں تو ان کو کیسا خوف ہو؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر دیکھ لیتے تو زیادہ خوف و ہراس ہوتا، اور اس سے زیادہ پناہ مانگتے، پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ سے کس چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ جنت کی، پس خدا پوچھتا ہے کہ اگر وہ بہشت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر بہشت دیکھی ہوتی تو زیادہ اس وقت اس کے حریص اور مشتاق نظر آتے، پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کو بخش دیا، پس ملائکہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص جو ان کے گروہ میں تھا وہ ذکر کے ارادہ سے نہیں آیا تھا بلکہ کسی دوسرے کام کو اتفاقاً وہاں آیا تھا، حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ قوم ہے جن کا ہم نشین بدبخت (محروم) نہیں ہوتا، منجملہ اور

فرشتے ہاروت و ماروت ہیں یہ دونوں فرشتے چاہِ بابل میں معذّب ہیں۔

بعضے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے الگ الگ فرائض انجام دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو الگ الگ کاموں پر مامور ہیں۔

(سورۃ رعد)

فرشتوں کی انسانی شکل وصورت میں رونما ہونے کی مثالیں قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔

فرشتے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے انسانی شکل وصورت میں حاضر ہوئے، تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی مہمانی کے لئے ایک گائے ذبح کی اس کا گوشت پکا کر لے گئے، لیکن ان فرشتوں نے اس کے کھانے کی طرف رغبت نہیں کی، اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پتہ چلا کہ یہ مہمان ملائکہ ہیں، یہ ملائکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لڑکے کی بشارت دینے آئے تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام کے سامنے ملائکہ انسانی شکل وصورت میں ان کی قوم کو دیئے جانے والے عذاب کی خبر دینے آئے تھے۔

ایک موقع پر انسانی شکل وصورت میں حضرت مریمؑ کے سامنے حاضر ہوئے تھے۔

اسلامی غزوات میں مسلمانوں کی مدد کے لئے انسانی شکل وصورت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اور دوسرے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں شامل ہوئے تھے۔

* * *

باب ۱۳

طہارت

وضو اور غسل کا ثواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾

(سورۃ البقرہ ۲:۲۲۲، پارہ ۲)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں پاک صاف رہنے والوں سے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان مؤمن بندہ وضو کرتا ہے، اور اپنا منہ دھوتا ہے، تو اس کے منہ سے ہر گناہ جس کی طرف اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے، پس جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے ہر گناہ جس کو اس کے ہاتھوں نے پکڑ کر کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو ہر گناہ جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے حتی کہ وہ (مسجد کی طرف) گناہوں سے پاک صاف ہو کر جاتا ہے (اور اس کی نماز اللہ کی طرف سے نمازی کے لئے انعام ہوتی ہے)۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۵ کتاب الطہارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ قیامت کے دن اس حالت میں بلائے جائیں گے کہ آثار وضو سے (ان کے اعضائے وضو) چمکتے ہوں گے، پس تم میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ اپنی چمک دمک زیادہ کرے تو اس کو یہ کر لینا چاہئے۔ (صحیح مسلم ۱/۱۲۶)

سردی کے وضو کا دوہرا ثواب

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سخت سردی میں اچھی طرح پانی کے ساتھ وضو کرے اس کو ثواب کا دوہرا حصہ ملتا ہے (ایک حصہ وضو کا دوسرا سردی سہنے کا)۔

مسواک کا ثواب

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک منہ کی صفائی کا آلہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ (طبرانی کی حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ یہ مسواک) نظر کو بھی تیز کرتی ہے۔

(سنن النسائی ج ۱ ص ۵، کتاب الطہارۃ، الترغیب فی السواک، قدیمی کتب خانہ، پاکستان)

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کر کے ۲/رکعات پڑھنا بغیر مسواک کے ۷۰/ستر رکعات پڑھنے سے افضل ہے۔ (کتاب السواک ابونعیم بسند حسن)

وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کی فضیلت

حدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھتا ہے، تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہ ان میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۲، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، قدیمی کتب خانہ)

حدیث: حضورِ اقدس ﷺ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو برابر نہیں کیا تھا، پاؤں کی ایڑیاں سوکھی رہ گئی تھی، جس سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ وضو برابر کرو آپ کے پاؤں کی ایڑیاں سوکھی رہ گئی ہیں (اس کو برابر دھوتے رہو) ورنہ یہ ایڑیاں تمہیں جہنم کی آگ میں لے جائیں گی۔

غسل کا ثواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا ط (المآئدۃ ۵:۶)

اور اگر تم جنابت سے ہو تو خوب اچھی طرح پاک ہو۔

حدیث: حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جنابت کی وجہ سے ہر بال کے نیچے ناپاکی پہنچ جاتی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے یہ حدیث سنی تو بال رکھنا چھوڑ

دیئے (کٹوا دیئے) کہ کہیں بال رکھیں اور جلدی میں کسی وقت بالوں کی جڑوں میں پانی نہ پہنچے۔

تنبیہ: غسل جنابت کئے بغیر گھر میں پڑے رہنا بے برکتی اور نحوست کا سبب ہے اس میں شرم و حیا نہ کرنی چاہئے۔ جلدی غسل کرنا چاہیے۔

حدیث: رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنابت کی حالت میں پڑے رہنے سے رحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آتے، مراد یہی ہے کہ سستی اور کاہلی سے پڑا رہے کہ جس کی وجہ سے نمازیں بھی قضا ہو جائیں۔ (ترمذی)

ہاں فقط رات کے تھوڑے حصہ میں جنابت کی حالت میں سونا مراد نہیں۔ اس پر یہ وعید نہیں ہے۔ (تحفۃ النکاح)

غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بدن کے جس حصہ پر ناپاکی لگی ہو اسے دھوئے، پھر وضو کرے، پھر بدن پر خوب پانی بہائے، غسل میں تین فرض ہیں:

(۱) کلی (غرغرہ) کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال کے برابر جگہ سوکھی نہ رہے۔ (طحطاوی، کبیری، بہشتی ثمر حصہ/۱۰)

غسل کرنے کا سنت طریقہ

کپڑے نکالنے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط" پڑھے، پھر نیت کرے، یعنی واجب غسل ہو تو دل سے اس طرح نیت کرے، کہ میں ناپاکی کو دور کرنے کے لئے یہ غسل کرتا ہوں، اور اگر پاک ہونے کی حالت میں ہو تو یہ نیت کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے ارادہ سے غسل کرتا ہوں۔

نیت کرنے سے غسل کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور بدن کے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں، نیت نہ کرنے سے غسل تو ہوجائے گا لیکن ثواب سے محرومی ہوگی۔

پہلے گٹّے تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر استنجے کی جگہ دھوئے، ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی، اور نہ ہو تب بھی ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہئے پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کرے، پھر وضو کرے، اور اگر کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرے تو وضو کرتے وقت پیر بھی دھولے، اور اگر ایسی جگہ ہے، کہ پیر بھر جائیں گے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑیں گے تو سارا وضو کرے مگر پیر نہ دھوئے پھر وضو کے بعد اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے، پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر، پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی ڈالے، اس طرح کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے، پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آوے، اور پھر پیر دھولے اور اگر وضو کے وقت پیر دھولئے ہوں، تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔ (بہشتی زیور، ص: ۷۰، دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، پاکستان)

غسل سے فارغ ہونے کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنا اور اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعات نماز پڑھنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ”پاکی آدھا ایمان ہے“ یعنی کہ ایمان لانے سے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اور پاک صاف رہنے سے ہر صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اس بات کا خیال رکھتے ہوئے بدن اور کپڑے وغیرہ کو ہمیشہ پاک وصاف رکھنا چاہئے۔ (مشکوٰۃ، روحانی کہانیاں)

* حلال غسل کرنے کا عظیم ثواب اور حرام غسل کرنے کا عظیم گناہ *

حضرت آدم علیہ السلام نے جنت سے دنیا میں آکر بی بی حوا کے ساتھ صحبت کی، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آسمان سے آکر آپ علیہ السلام کو غسل کرنے کا مشورہ دیا، غسل کے بعد آپ علیہ السلام کو ایک خاص قسم کی خوشی حاصل ہوئی، حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ اے جبرئیل علیہ السلام! غسل کرنے کا کچھ اجر وثواب ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں غسل کرنے کی وجہ سے بدن کے ایک ایک بال کے بدلے میں ایک سال کی عبادت جتنا ثواب حاصل ہوگا، غسل میں استعمال شدہ پانی کے ایک قطرہ کے بدلے میں ایک فرشتہ قیامت تک عبادت کرتا رہے گا، یہ عبادت کا ثواب غسل کرنے والے کو ملے گا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرما کر خوب روئے فرمایا کہ یہ فائدہ یا یہ ثواب تو حلال غسل کرنے والے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے لئے ہے لیکن جو لوگ زنا کے بعد غسل کرتے ہیں ان کے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک سال کے گناہ نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں، اور زنا کے غسل کرنے میں جو پانی استعمال ہوگا اس پانی کے ہر قطرے سے ایک ایک شیطان پیدا ہوتا ہے، قیامت تک ان شیطانوں سے جو (کام) گناہ ہوتے ہیں اس کا سارا عذاب ایسے افراد کو ہوگا۔

(دلیل العارفین، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اجمیری)

باب ۱۴

* چار فتنوں کے بیان میں *

❶ سینما ❷ ریڈیو ❸ ٹیلی ویژن ❹ بے پردگی

(۱) **سنیما**: ایک زمانہ تھا کہ گانا بجانا، ناچنا اور چہرہ کھول کر غیروں کے سامنے بیٹھنا عورتوں کے لئے عیب سمجھا جاتا تھا، اونچے طبقہ کے لوگ تو کیا ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی اس کو بے حیائی اور انتہائی ذلت سمجھتے تھے کیا کسی کی شرم وغیرت اس کی اجازت دے سکتی تھی کہ اس کی بہو بیٹی خود غیروں کے سامنے ناچے اور گائے، کیا یہ ممکن تھا؟ کہ خود اپنی عورتوں کو ساتھ لے کر کسی ایسے مجمع میں شریک ہو، اور ان کے سامنے بے پردہ بٹھا دے، لیکن آج ہر شہر میں ایک نہیں کئی کئی سینما ہیں، اور اس میں کئی کئی شو ہوتے ہیں، اس کو دیکھنے کے لئے عورتوں اور مردوں کے غول کے غول نظر آتے ہیں، شریف زادیاں ایکٹریس کے فرائض انجام دیتی ہیں، گندے اور فحش قصوں کی اداکاری میں اجنبی مردوں کے ساتھ نہایت بے باکی سے حصہ لیتی ہیں، شرم وحیا ان پر روتی ہے مگر ان کے سامنے بڑے بڑے گروہ مردوں اور عورتوں کے بیٹھے ہوئے خوب قہقہے لگا کر ان کو داد دیتے ہیں، اور خود اپنی تہذیب کا مضحکہ اڑاتے ہیں، ہائے افسوس کیا ہوا ہماری عقل کو؟ کہاں گئی ہماری شرم وحیا؟

مالدار اور غریب سب اس میں مبتلا ہیں، سینما دیکھنا ان کی ضروریات میں داخل ہوگیا ہے کیا یہ فخر کی بات ہے کہ اپنی بہو، بیٹیوں کو ساتھ لے کر تماشہ دیکھا جائے؟

حضور ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ میں گانے اور بجانے کو مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہوں، مگر ہم آپ ﷺ کے امتی ہیں، مسلمان ہونے کے مدعی ہیں، اور خود سینما اور فلمیں بناتے ہیں، اور گانے بجانے کو تہذیب سمجھ کر اس پر فخر کرتے ہیں، افسوس صد افسوس۔

(۲) **ریڈیو**: دنیا کی تباہی کے لئے سینما ہی کافی تھا، کہ اب ریڈیو نے اس میں اور اضافہ کر دیا ہے جس سے شہر، قصبہ، گاؤں، گلی اور کوچہ بلکہ گھر گھر گانے اور بجانے کی لعنت مسلط ہوگئی، رات اور دن یہی شغل ہے، خوب سمجھ لیجئے گانا، بجانا اور اس کا سننا جس طرح بلا ریڈیو کے حرام ہیں ایسے ہی ریڈیو پر بھی حرام ہیں، ریڈیو سے آپ کوئی اچھا کام لیجئے، خبریں سنئے، پیام دیجئے مگر اپنے گھروں کو ناچ گھر نہ بنائیے اگر سینما اور گھر گھر ریڈیو بجیں گے جس کا یہی سلسلہ رہا تو بہت جلد دنیا تباہی و بربادی کا منہ دیکھے گی، لندن، پیرس اور جن ملکوں اور شہروں نے اس میں ترقی کی تھی خدا نے ان پر اپنا قہر نازل کیا، ان کا تماشہ جنگ کے زمانہ میں دیکھ چکے ہو، وہ شہر تباہ ہوگئے، وہ گھر برباد ہوگئے، خدارا آپ اپنے ملک، اپنی قوم اور اپنے گھر کو بربادی سے بچائیے۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب گانے والیوں کی کثرت ہو جائے، ہر جگہ باجے اور گاجے کا ظہور ہو جائے، شراب خوب پی جائے اور اپنے بزرگوں پر لعنت کی جائے تو اس وقت سرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنسنے، صورتوں کے مسخ ہونے اور آسمان سے پتھر برسنے کا انتظار کرو، آپ خود بھی ان چیزوں سے بچئے اور دوسروں کو بھی بچانے کی فکر کیجئے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۴۵، ابواب الفتن، باب ماجاء فی أشراط الساعۃ، ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان)

(۳) **ٹی وی**: ٹیلی ویژن مسلمانوں کو دیکھنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس میں حیوانات اور فوٹو کے متعلق احادیث میں ممانعت آئی ہے، دوسری وجہ ہے کہ ٹی وی

پر اکثر فلم بھی دکھائی جاتی ہے، فلم میں عورتیں بے پردہ و برہنہ دکھائی جاتی ہیں جبکہ نامحرم کو دیکھنا گناہ ہے، اسی طرح ٹیلی ویژن دیکھنے والا مرتکبِ گناہ ہوتا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ٹی وی، پر کھیل وغیرہ کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں ٹی۔ وی دیکھنے والا پروگراموں کا اس قدر دلدادہ اور گرویدہ ہوجاتا ہے، کہ دین و دنیا کے ضروری کام بھی ٹی وی دیکھنے کے شوق میں ترک کر دیتا ہے، اس طرح ٹی۔وی، وقت کی بربادی کا بھی سبب بن جاتا ہے۔

ٹی۔وی، دیکھنے کے جہاں کچھ فوائد بیان کیئے گئے ہیں، وہ فوائد ایسے نہیں ہیں جس کو حاصل کرنا فرض ہو کہ ارتکابِ معصیت کر کے ان کو حاصل کرنا جائز قرار نہ دیا جائے گا، قرآن کریم میں ہے:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ
مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ (البقرہ۲:۲۱۹)

کہ اقرارِ منافع کے باوجود استعمال سے منع کیا گیا ہے، جس شئے کی ممانعت نہ ہو اور اس کی تحصیل میں منافع ہو اس کا ارتکاب شرعاً درست ہو سکتا ہے مگر ممانعت سے قطع نظر کرنا تحصیل منافع کیلئے درست نہیں اور منافع بھی جو بیان کیئے گئے ہیں وہ شرعاً و اخلاقاً کچھ قابل اہتمام نہیں۔

ٹیلی ویژن لہو ولعب اور گانا بجانے کا آلہ ہے اس میں جاندار تصویروں کی بھرمار ہوتی ہے، مردوں کی نظر نامحرم عورتوں کی تصویر پر اور عورتوں کی نظر نامحرم مردوں کی تصویر پر پڑتی ہیں بلکہ ارادۃً وشوقاً ورغبۃً دیکھا جاتا ہے اور یہ ناجائز ہے، خبریں سننے کے لئے خبر دینے والے کی تصویر دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا یہ بالکل غیر ضروری ہے اور بسا

اوقات اس پر فلم بھی دکھائی جاتی ہے، جس میں فحاشی، عریانیت اور شہوت انگیز مناظر کی کثرت ہوتی ہے، گھر میں چھوٹے، بڑے، ماں، بہن، بہو، بیٹیاں سب ہی ہوتے ہیں اور سب خوب شوق سے دیکھتے ہیں، یہ انتہائی بے غیرتی اور بے حیائی کا ذریعہ ہے، بچوں کے اخلاق پر بُرا اثر پڑنے اور بچپن ہی سے ان کے اندر غلط عادتیں پیدا ہونے کا قوی احتمال ہے، اس کی پوری ذمہ داری اور پورا وبال والدین اور گھر کے بڑوں پر ہوگا۔ لہٰذا اس کے دیکھنے سے مکمل پرہیز کیا جائے اور ویڈیو کیسٹ تو عموماً فلم ہی ہوتی ہے، اس کی حرمت تو بالکل ظاہر ہے۔

ٹی۔وی۔ کے بنا پر عذاب قبر کا عبرتناک واقعہ

عبرتناک واقعہ: یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے کہ دو۲ دوست تھے ایک جدہ میں رہتا تھا، دوسرا ریاض میں، دونوں میں گہری دوستی تھی، دونوں ہی دیندار اور پرہیزگار تھے، ریاض والے دوست کے گھر والوں نے بہت ضد کی کہ وہ گھر میں ٹی وی لے آئے، اپنے بچوں اور بیوی کے اصرار پر اس نے اپنے گھر والوں کے لئے ٹی۔وی۔ خرید لیا کچھ دنوں بعد اس کا انتقال ہو گیا، جدہ والے دوست نے اس کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا، ہر مرتبہ اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے خواب میں تینوں مرتبہ اس جدہ والے دوست سے کہا کہ خدا کے لئے میرے گھر والوں سے کہو کہ وہ گھر سے ٹی۔وی۔ نکال دیں، کیوں کہ جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کیا ہے مجھ پر اس ٹی۔وی۔ کی وجہ سے عذاب مسلّط ہے، کیونکہ میں نے خرید کر گھر میں رکھا تھا، وہ لوگ اس میں بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں، اور میں عذاب میں گرفتار ہوں، جدہ والا دوست جہاز کے ذریعہ

ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خواب سنایا اور یہ بھی بتایا کہ میں نے تین مرتبہ ایسا دیکھا ہے، گھر والے سن کر رونے لگے، اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور غصہ میں ٹی۔وی۔ کو اُٹھا کر پٹخا، اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، اُٹھا کر کوڑے کے ڈبہ میں پھینک دیا، جدہ والا دوست جب جدہ پہنچا تو اس نے پھر دوست کو خواب میں دیکھا، اس بار وہ اچھی حالت میں تھا، اس کے چہرے پر ایک رونق تھی، اس نے اپنے ہمدرد دوست کو دعا دی، کہ اللہ جل شانہ تجھے مصیبتوں سے نجات دلائے، جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرادی۔

اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے جو اولاد اور بیوی یا دوسرے رشتہ داروں کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں، اور اپنے گھر کو ٹی وی، وی۔سی۔آر کی لعنت سے برباد کرتے ہیں، نہ معلوم اتنے بے غیرت کیوں؟ اور کیسے ہوتے جارہے ہیں؟ کہ یہ گوارہ کر لیتے ہیں کہ گھر کی بہو، بیٹیاں نامحرم مردوں کو ٹی وی، اسکرین پر دیکھیں اور اپنی شرم وحیا کو غارت کریں، اور خود بھی نامحرم عورتوں کا نظارہ کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ گھر کو سنیما گھر بنا دیتے ہیں، اپنی اولاد کو، خود اپنی جان کو دوزخ کے گڑھے میں دھکیلنے کو تیار ہو جاتے ہیں، اللہ عزوجل ہدایت دے۔ (آمین) (تعمیر حیات)

دوسرا دردناک واقعہ پاکستان کا

واقعہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کی بات ہے کہ روزہ افطار سے کچھ دیر پہلے ماں نے بیٹی سے کہا کہ آؤ میرے ساتھ مل کر افطار کے سامان کی تیاری میں میری مدد کرو، بیٹی نے جواب دیا امی مجھے تو ٹی وی، پر پروگرام دیکھنا ہے، وہ دیکھ لوں، پھر کام کروں گی، یہ کہہ کر دوسری منزل پر چلی گئی، کمرے میں ٹی وی رکھی تھی اس لڑکی نے ماں

کے ڈر سے کہ کہیں مجھے زبردستی کام کے لئے اٹھا کر نہ لے جائیں، دروازہ بھی اندر سے بند کرلیا، ادھر ماں بیٹی کو آواز دیتی رہی، بیٹی نے ایک نہ سنی، کافی وقت گزر گیا گھر میں سب مرد بھی آگئے روزہ افطار کی تیاری ہوگئی لیکن لڑکی ابھی تک کمرے سے نکلی نہیں، ماں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے آواز نہ آئی، دل ڈر گیا، اس کے باپ اور بھائیوں سے کہا، انہوں نے دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکی زمین پر اوندھی پڑی ہے، اس کو دیکھا تو وہ مر چکی تھی، سب اُٹھا اُٹھا کر تھک گئے، اب حیران تھے کہ کیا کریں؟ کسی کے ذہن میں اچانک ایک بات آئی، اس نے جو ٹی وی کو اُٹھایا تو لڑکی بھی اُٹھی، اب تو یہ ہوا کہ اگر ٹی وی اُٹھاتے تو لڑکی بھی اُٹھتی، ورنہ بالکل کوئی اس کو نہ اُٹھا سکتا، آخر انہوں نے لڑکی کے ساتھ ٹی وی کو بھی اُٹھایا پھر غسل کفن سے فارغ ہونے کے بعد دفن کے لئے چارپائی ٹس سے مس نہیں ہوتی، بالآخر انہوں نے ٹی وی کو اُٹھایا اور قبرستان تک لے گئے، اب انہوں نے لڑکی کو قبر میں دفن کیا اور ٹی وی کو اُٹھا کر گھر لانے لگے، جوں ہی انہوں نے ٹی وی کو اُٹھایا تو لڑکی قبر سے باہر آپڑی، انہوں نے پھر اس کو دفن کیا اور ٹی وی کو اُٹھایا پھر میت قبر سے باہر آپڑی اب تو سب کو بہت پریشانی ہوئی، انہوں نے لڑکی کو ٹی وی سمیت قبر میں دفن کر دیا، اس کا جو حشر ہوا ہوگا وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت پاکستان نے اپنے شمارہ/۵، ج/۷ میں)

عذاب قبر کا تیسرا دردناک واقعہ

یہ واقعہ بھی پاکستان کا ہے، ایک تبلیغی جماعت دین کی دعوت دیتے ہوئے پاکستان کے شہر مانشہرہ کے قریبی گاؤں میں پہنچی، مسجد میں کتابی تعلیم کے بعد جماعت والے گشت کے لئے گاؤں میں نکلے، گاؤں کے لوگوں کو نماز اور دین کی بات میں

شرکت کے لئے دعوت دینے لگے، اُس گاؤں کے ایک محلہ کے چوراہے پر بیٹھے ہوئے بیمار دکھائی دینے والے ایک شخص نے جماعت والوں کی بات سُن کر کہا کہ دین کی بات سننے کے لئے میں مسجد میں ضرور آؤں گا، قبر میں عذاب ہونے کا ایک واقعہ کا مجھے بھی تجربہ ہوا ہے، وہ آپ لوگوں سے بیان کروں گا۔

ظہر کے وقت وہ صاحب تشریف لائے، وہ ایک ریٹائرڈ فوجی جوان تھے، نماز کے بعد دین کی بات میں شریک ہوئے، اورانہوں نے اپنی زندگی میں واقع ہوئی ایک عجیب وغریب داستان سُنائی۔

''میں ایک فوجی جوان تھا، لشکر نے غیر استعمال شدہ ہتھیار ایک پُرانے قبرستان میں رکھے ہوئے تھے، ہم لوگ اس سامان کی حفاظت اور دیکھ بھال کر رہے تھے، صبح کا وقت تھا، فارغ وقت میں قبرستان میں ٹہلنے لگا، گھومتے گھومتے قبرستان کے ایک کونے میں پہنچا مجھے وہاں ایک پُرانی قبر کی طرف سے درد بھری آواز سُنائی دی، قبرستان بہت پُرانا تھا، اردگرد کوئی بستی نہ ہونے کی بناء پر مردوں کو وہاں دفن نہیں کیا جاتا تھا، تقریباً ساری قبریں پُرانی اور گڑھے والی تھی، میں نے برابر توجہ سے سُنا، تو ایک پُرانی قبر میں سے کسی کے کراہنے کی آواز سُنائی دے رہی تھی، کونسی قبر سے یہ آواز آرہی تھی وہ میں نے تلاش کرلیا، بندوق سے میں نے اس قبر کی بعض اینٹیں ہٹائیں، اس حیرت واستعجاب کے درمیان مجھے اس میں ہڈیوں ایک کا ڈھانچہ اور چوہے سے بھی بڑا جانور دکھائی دیا، وہ جانور ڈھانچہ میں ڈستا تھا، جانور جیسے ہی ڈستا کہ فوراً ہی یہ ڈھانچہ پریشان ہوجاتا اس میں سے درد بھری کراہنے کی آواز نکلتی، جس طرح زندہ شخص تکلیف سے جو آواز نکالتا ہے اسی طرح کی آواز اس پُرانے ڈھانچہ میں سے آتی تھی، میں نے غصہ میں اُس جانور کو

بندوق سے چھیڑا، پہلے تو یہ جانور مٹی میں چھپ گیا لیکن فوراً ہی وہ میری طرف پھرا، ڈھانچہ میں سے درد بھری آواز آرہی تھی، جانور کو اپنی طرف آتے دیکھ کر میں گھبرایا، اپنی حفاظت کے خیال سے میں وہاں سے ہٹ گیا لیکن وہ جانور قبر میں سے باہر نکل کر میری طرف آرہا تھا یہ دیکھ کر میں جلدی سے دوڑتا ہوا قبرستان سے باہر نکل گیا، پیچھے مُڑ کر دیکھا تو وہ جانور پیچھا کرتا ہوا آرہا تھا میری گھبراہٹ اور خوف بڑھ گیا، راستہ میں ایک چھوٹا تالاب آیا، اپنے بچاؤ کے لئے اسی میں کود پڑا، پانی میں پہنچنے کے بعد دیکھا کہ وہ جانور کنارہ پر کھڑا ہے، تھوڑی دیر بعد اس نے پانی میں منہ ڈالا، میرا بدن پانی میں ہونے کے باوجود خوف کی وجہ سے پسینے سے تر ہوگیا، مجھے احساس ہوا کہ پانی گرم ہورہا ہے، جانور کا منہ ابھی پانی میں ہی تھا، تھوڑی دیر میں پانی اتنا گرم ہوگیا کہ اس میں رُکنا مشکل ہوگیا، میں جلدی سے دوسرے کنارے پہنچ گیا۔

قبرستان میں پڑے ہوئے سامان کی حفاظت کرنے والے میرے ساتھیوں میں سے دو۲ آدمی جیپ لے کر مجھے تلاش کرتے ہوئے وہاں آپہنچے، اپنی جان بچانے کے لئے جلدی سے جیپ میں بیٹھ گیا، تالاب کے گرم پانی سے میرے پاؤں میں پھُنسے (آبلے) ہوگئے تھے، پاؤں میں سخت درد ہورہا تھا۔

میں سمجھ گیا کہ قبر میں عذاب ہورہا تھا، اُس مُردے پر یہ جانور عذاب کے لئے مُسلّط کیا گیا تھا، قدرت کے اس کام میں غلط طریقے سے دخل اندازی کرکے میں نے بیوقوفی کی تھی۔

میرے دونوں پاؤں میں سخت جلن ہورہی تھی، شدید تکلیف ہورہی تھی ایبٹ آباد کے اسپتال میں مجھے داخل کیا گیا، وہاں بھی کافی علاج معالجہ کے بعد بھی میری تکلیف

میں کچھ راحت معلوم نہ ہوئی، میرے دماغ پر اس جانور کا خوف اب بھی غالب تھا کہیں یہ جانور میرا پیچھا کرتا ہوا یہاں تک نہ آپہنچے، اس خوف سے میں گھبرا جاتا، فوجی لوگ خوب مضبوط دل ہوتے ہیں، کسی بھی مصیبت میں ان کا دل مضبوط رہتا ہے لیکن میرے اوپر اتنا خوف غالب آگیا تھا کہ میری ہمت ٹوٹ چکی تھی، میں بیحد بے بس ولاچار کی طرح ہوگیا تھا، درد میں کوئی کمی نہ ہونے پر آخر میں راول پنڈی کے فوجی اسپتال (G.M.H.) میں لے جایا گیا وہاں پر بھی کچھ فائدہ نہ ہوا یہاں تک کہ آہستہ آہستہ میرے پاؤں کا گوشت سڑنے لگا، اب تو اس میں پیپ پڑ گیا تھا، اس میں سے بیحد بدبو آرہی تھی، اے پروردگار! انجانے میں تیرے کام میں دخل اندازی کی ہے اس بناء پر تو مجھے معاف کر کے اس تکلیف سے نجات دے یا موت دیدے، ایسی دعا دل ہی دل میں کرنے لگا۔

سرکاری خرچ سے علاج کے لئے مجھے امریکہ بھیجا گیا وہاں بھی میرے پاؤں کے سڑتے ہوئے گوشت کو کوئی بھی نہ روک سکا، اس طرح کہہ کر فوجی جوان نے سب کو اپنے پاؤں دکھائے، ان کے پاؤں میں اب بھی پٹّیاں بندھی ہوئی تھیں، انہوں نے بتایا کہ اب بھی میں اچھا نہیں ہوا ہوں اور میں کسی کام کا نہیں رہا۔

عذاب قبر برحق ہے اس کا مجھے خود تجربہ ہو چکا ہے، قبر کے ایسے عذاب سے بچنے کے لئے سب کو دین کی پابندی کرنی چاہئے، ہمارے گناہوں کی سزا ضرور ملے گی، قبر میں واقع ہونے والے عذاب سے بچنے کے لئے سب لوگ نیک کام کریں، آپ لوگ میری یہ بات جہاں پر بھی دین کی دعوت پہنچانے جائیں، وہاں سب کو پہنچائیں۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے ہم یہاں پر جو بوئیں گے وہی آخرت میں پائیں گے، قیامت ہمارے اعمال کے بدلہ کا دن ہے، یہاں دنیا میں ہم نے جیسے اعمال کئے

ہوں گے، ویسے ہی پھل کھانے کو ملیں گے۔

آخرت برحق ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن آخرت کی پہلی منزل قبر ہے، مرنے کے بعد فوراً سب کو قبر میں جانا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ سفرِ آخرت کی پہلی منزل قبر ہے یہ جس نے آسانی سے گذار دی اس کے لئے آخرت اچھی گذرتی ہے، ایسی اُمید رہتی ہے۔

عذاب قبر برحق ہے، اس عذاب کے متعلق بے شمار احادیث ہم کو دیکھنے ملتی ہیں، لوگوں کے گناہوں کی بنا پر قبر میں عذاب ہونے والا ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں، قبر کا عذاب کتنا دردناک ہے، اس کا اندازہ احادیث سے ہو جاتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب قبرستان میں تشریف لاتے تو اتنا روتے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی، یہ دیکھ کر کسی نے دریافت فرمایا، حضرت! دوزخ کے تذکرہ سے آپ اتنا نہیں روتے جتنا قبرستان میں آکر روتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آخرت کی منزلوں میں سے سب سے پہلی منزل قبر ہے، جس نے یہ منزل آسانی سے گذار دی باقی سب منزلیں آسان ہو جائیں گی۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قبر کی گھبراہٹ سے بڑھکر اور کوئی گھبراہٹ میرے دیکھنے میں یا علم میں نہیں ہے۔

* قبر میں عذاب کی وجہ سے میت کا چیخنا اور اس کی آواز کا انسان اور جنات کے علاوہ ساری مخلوق کا سننا *

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ کافر جب جواب دیتا ہے کہ ہائے ہائے! مجھے پتہ نہیں، آسمان سے منادی آواز دیتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا، اس کے نیچے آگ بچھا اور اُسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو، چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس کے ذریعہ دوزخ کی تپش اور سخت گرم لو آتی رہتی ہے، اور اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں بھنچ کر چٹخ جاتی ہیں، پھر اس کو عذاب دینے کے لئے ایک (عذاب دینے والا) مقرر کر دیا جاتا ہے، جو اندھا اور بہرہ ہوتا ہے، اس کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے، جس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ پہاڑ پر مار دیا جائے، تو پہاڑ مٹی ہو جائے (پھر ارشاد فرمایا کہ) اس گرز کو ایک مرتبہ مارتا ہے، تو اس کی آواز کو انسان اور جنات کے علاوہ پورب و پچھم کے درمیان کی ساری مخلوق سنتی ہے، ایک مرتبہ مارنے سے وہ مٹی ہو جاتا ہے اور پھر اس کی روح لوٹا دی جاتی ہے۔

(سنن ابی داؤد، ج ۲ ص ۳۰۶، باب المسئلۃ فی القبر، عذاب القبر، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو بعض لوگوں کے ہنسی کی وجہ سے دانت کھل رہے تھے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لذتوں کو توڑنے والی موت کو کثرت سے یاد کرتے تو وہ ان چیزوں میں مشغول ہونے سے روک دیتی، جن سے ہنسی آئی۔ لہٰذا موت کو یاد کیا کرو (اس کے بعد فرمایا) حقیقت یہ ہے کہ قبر (یعنی زمین کا وہ حصہ جو مرنے کے بعد آدمی کا آخری ٹھکانہ بنتا ہے) ہر روز پکارتی ہے، اور اس کی اس پکار کو وہی سن سکتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ سنانا چاہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہر روز قبر زبان حال سے پکارتی ہے کہ میں مسافرت اور تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں (اور قبر کی اس

زبان حال کی اس پکار کو تو وہ بندہ ہر وقت سن سکتا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے زبانِ حال کی باتیں سننے والے کان عطا فرمائے ہوں)۔

(اس کے بعد آپ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ مرنے کے بعد جب بندہ کا واسطہ اُس زمین سے پڑتا ہے، اور وہ اس کے سپرد ہوتا ہے، تو ایمان و عمل کے فرق کے لحاظ سے زمین کا برتاؤ، اس کے ساتھ کتنا مختلف ہوتا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا) جب وہ بندہ زمین کے سپرد کیا جاتا ہے، جو حقیقی مؤمن و مسلم ہو تو زمین (کسی عزیز اور محترم مہمان کی طرح اس کا استقبال کرتی ہے) اور کہتی ہے کہ مرحبا! خوب آئے اور اپنے ہی گھر آئے، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جتنے لوگ میرے اوپر چلتے تھے، اُن میں سب سے زیادہ محبوب اور چہیتے مجھے تم ہی تھے اور جب تم میرے سپرد کر دیئے گئے ہو، اور میرے پاس آ گئے ہو، تو تم دیکھو گے کہ (تمہاری خدمت اور راحت رسانی کے لئے) میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتی ہوں، پھر وہ زمین اُس بندۂ مؤمن کے لئے تا حد نگاہ وسیع ہو جاتی ہے، اور اس کے واسطے جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب کوئی سخت بدکار قسم کا آدمی یا (آپ نے فرمایا کہ) ایمان نہ لانے والا آدمی، زمین کے سپرد کیا جاتا ہے، تو زمین اس سے کہتی ہے کہ جتنے آدمی میرے اوپر چلتے پھرتے تھے، تو مجھے ان سب سے زیادہ مغضوب تھا، اور آج جب تو میرے حوالہ کر دیا گیا ہے، اور میرے قبضے میں آ گیا ہے تو ابھی دیکھے گا، کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ زمین ہر طرف سے اس کو بھینچتی اور دباتی ہے یہاں تک کہ اس کے دباؤ سے اس کی پسلیاں چٹخ جاتی ہیں، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں میں دوسرے ہاتھ کی انگلیاں ڈال کر ہم کو اس کا نقشہ دکھایا، اس کے بعد فرمایا

پھر اس پر ستر اژدھے مسلط کر دیئے جاتے ہیں، جن میں سے ایک اگر زمین میں پھنکار دے تو رہتی دنیا تک زمین پر کوئی سبزہ نہ اُگا سکے، پھر یہ اژدھے اُسے برابر کاٹتے نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت اور حشر کے بعد وہ حساب کے مقام تک پہونچا دیا جائے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ قبر یا تو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (جامع ترمذی)

حدیث: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد کی دُعاؤں میں قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔ (ترمذی)

حدیث: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اپنے خچر پر سوار ہو کر قبیلۂ بنونجار کے ایک باغ میں تشریف لے جا رہے تھے، اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک آپ ﷺ کا خچر بدک گیا اور ایسا بدکا کہ قریب تھا کہ آپ کو گرا دے، وہیں پانچ یا چھ قبریں تھیں، ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ان قبر والوں کو کون پہچانتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں پہچانتا ہوں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کب مرے تھے؟ اس نے کہا کہ زمانۂ شرک میں مرے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس انسان کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے، سو اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ تم آپس میں (مردوں) کو دفن کرنا چھوڑ دو گے، تو خدا سے ضرور دُعاء کرتا کہ تم کو (بھی) اس قبر کے عذاب کا کچھ حصہ سنا دے جسے میں سن رہا ہوں۔ (موت کا منظر)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عذابِ قبر سے بچائے اور نیک اعمال کرنیکی توفیق بخشے۔ (آمین)

باب ۱۵

* خدا کا خوف اور فکرِ آخرت کے بیان میں *

موت اور آخرت کی تیاری کرنے والے ہی ہوشیار اور دور اندیش ہیں

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے پیغمبر! بتلائیے کہ آدمیوں میں کون ہوشیار اور دُور اندیش ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور موت کے لئے زیادہ سے زیادہ تیاری کرتا ہے جو لوگ ایسے ہیں وہی دانشمند اور ہوشیار ہیں انہوں نے دنیا کی عزت بھی حاصل کی اور آخرت کا اعزاز و اکرام بھی۔

(نور الصدور فی شرح القبور، معجم صغیر الطبرانی)

تشریح: جب یہ حقیقت ہے کہ اصل زندگی آخرت کی ہی زندگی ہے جس کے لئے کبھی فنا نہیں، تو اس میں کیا شبہ کہ دانشمند اور دور اندیش اللہ کے وہی بندے ہیں جو ہمیشہ موت کو پیش نظر رکھ کر اس کی تیاری کرتے رہتے ہیں اور اس کے برعکس وہ لوگ جو بڑے ناعاقبت اندیش اور احمق ہیں جنہیں اپنے مرنے کا تو پورا یقین ہے لیکن وہ اس سے اور اس کی تیاریوں سے غافل رہ کر دنیا کی لذتوں میں مصروف اور منہمک رہتے ہیں۔

(معارف الحدیث)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا عیش و آرام کو فنا کرنے والی موت کو اور لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو خوب

یاد کرو۔

حدیث: ایک روایت میں ہے کہ موت کو زیادہ یاد رکھو، اگر تونگری کی حالت میں یاد کرو گے تو تمہاری زندگی کو تیز کردے گی اور اگر مفلسی میں یاد کرو گے تو تمہیں تونگر بنادے گی، فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ تم میں دانا (عقلمند) کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ! وہ کون ہے اور اس کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جو دنیا سے دور رہے اور ہمیشگی کے گھر کو یاد رکھے اور اس کی تیاری کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیت

حدیث: حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ بیٹا! توبہ کو کل پر نہ ڈال، کیونکہ موت اچانک گھیر لے گی اور توبہ کی مہلت نہ ملے گی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کے پاس مال ہو اسے دو۲ راتیں بھی سونا مناسب نہیں، بلکہ وصیت لکھ کر پاس رکھے، حدیث میں آیا ہے کہ قبل اس کے کہ تمہارا حساب لیا جائے، اپنے نفسوں کا حساب کرلو اور اپنے اعمال کے تلنے سے پہلے انہیں تول رکھو۔

(غنیۃ الطالبین)

عبرت کا مقام

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کے مقبول بندوں کا ارشاد ہے کہ دنیا میں ایسے عمل کرو گویا تم کو ہمیشہ ہی زندہ رہنا نہیں ہے اور آخرت کے لئے عمل کرتے وقت یہ نہ بھولو کہ موت تمہارے سر پر کھڑی ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

موت کو یاد کرنے کا ثواب

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! شہیدوں کے ساتھ بھی کسی کو اُٹھایا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ شخص جو موت کو روزانہ پچیس۲۵ مرتبہ یاد کرے۔ (نورالصدور فی شرح القبور)

فائدہ: ابوحامد لفاف کہتے ہیں کہ جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرے اس کے اوپر تین چیزوں کا اکرام ہوتا ہے: (۱) توبہ جلدی نصیب ہوتی ہے (۲) مال میں قناعت میسر ہوتی ہے (۳) عبادت میں نشاط اور دلبستگی پیدا ہوتی ہے۔

اور جو شخص موت سے غافل رہتا ہے، اس پر تین عذاب مسلط کئے جاتے ہیں: (۱) گناہ سے توبہ میں تاخیر ہوتی رہتی ہے (۲) آمدنی پر راضی نہیں ہوتا۔ اس کو کم ہی سمجھتا رہتا ہے، چاہے کتنی ہی ہو جائے (۳) اور عبادات میں سستی پیدا ہوتی ہے۔

حضور ﷺ کی نصیحت

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک شخص سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔

(۱) اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) اپنی صحت وتندرستی کو بیماری سے پہلے (۳) اپنی مالداری کو فقر وفاقہ سے پہلے (۴) اپنے خالی اوقات کو مشغولیت سے پہلے (۵) اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔ (الترغیب والترہیب)

حدیث: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے وصیت فرمائی کہ موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو یہ تمہیں دوسری چیزوں میں رغبت سے ہٹادے گی۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرو جو شخص موت کا کثرت سے ذکر کرتا ہے اس کا دل زندہ رہتا ہے اور موت اس پر آسان ہو جاتی ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا معمول تھا کہ روزانہ رات کو علماء کے مجمع کو بلاتے جو موت کا اور قیامت اور آخرت کا ذکر کرتے اور ایسا روتے جیسا کہ جنازہ سامنے رکھا ہو۔

امام تیمی ؓ کہتے ہیں کہ دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی ہر لذت کو منقطع کر دیا، ایک موت نے دوسرے قیامت میں حق تعالیٰ شانہ کے سامنے کھڑا ہونے کی فکر نے۔

(فضائل صدقات: ۴۵۹)

حدیث: حضرت صفیہ ؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ ؓ سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی، آپ نے اس کو فرمایا کہ موت کو یاد کیا کر، تیرا دل نرم ہو جائے گا، اس نے ایسا ہی کیا، وہ نرم دل ہو گئی پھر وہ حضرت عائشہ ؓ کی شکر گزاری کے لئے آئی۔ (رواہ الطبرانی وابن ماجہ، نور الصدور فی شرح القبور)

حدیث: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ قبرستان جایا کرو، کیونکہ اس سے دل نرم ہوتا ہے اور آنکھوں کو آنسوؤں سے بھر دیتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ (نور الصدور فی شرح القبور)

حدیث: حضرت ابو ذر ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ قبرستان جایا کرو، اس سے تم کو آخرت یاد آئے گی، اور مُردوں کو غسل دیا کرو کہ یہ (نیکیوں سے) خالی بدن کا علاج ہے، اور اس سے بہت بڑی نصیحت حاصل ہوتی ہے اور جنازہ کی نماز میں شرکت کیا کرو، شاید اس سے کچھ رنج و غم تم میں پیدا ہو جائے کہ غمگین

آدمی (جس کو آخرت کا غم ہو) اللہ تعالیٰ کے سایہ میں رہتا ہے اور ہر خیر کا طالب رہتا ہے۔

(نور الصدور فی شرح القبور، فضائل اعمال)

حدیث: حضرت ابو الدرداء ؓ ایک جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے، کسی راستہ چلنے والے نے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے؟ فرمانے لگے کہ یہ تیرا جنازہ ہے، اور اگر تجھے یہ بات گراں گزرے تو میرا جنازہ ہے (مطلب یہ ہے کہ یہ وقت اپنی موت کے یاد کرنے کا ہے، اس وقت فضول بات کی طرف متوجہ ہونا بالکل نامناسب ہے۔ (فضائل صدقات)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ ؓ اور ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص موت کے وقت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط پڑھے گا، تو اس شخص کو جہنم کی آگ کبھی بھی نہ کھائے گی نہ جلا سکے گی۔ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ (نور الصدور فی شرح القبور)

حدیث: حضرت سعد بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص مرض الموت میں چالیس ۴۰ مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الانبیاء ۲۱:۸۷) پڑھے گا، اور اسی بیماری میں وفات پائے گا تو اُسے شہید کا ثواب عطا کیا جائے گا، اور صحت یاب ہو گیا تو گناہوں سے پاک صاف ہو کر تندرست ہوگا۔

حدیث: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مرتے وقت یہ کلمات پڑھے گا تو جنت میں داخل ہوگا وہ کلمات یہ ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ تین مرتبہ اور تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (الملک ۶۷:۱)

(نور الصدور فی شرح القبور)

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسجد میں دیا جلائے گا (روشنی کا انتظام کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی قبر کو منور کر دے گا، اور جو شخص مسجد کو خوشبودار کرے گا تو میں اس شخص کی قبر کو جنت کی خوشبو سے خوشبودار کر دوں گا۔ (نور الصدور فی شرح القبور)

★ علماء فرماتے ہیں کہ بُری موت آنے کے چار اسباب ہیں: (۱) نماز میں سستی کرنا (۲) شراب پینا (۳) والدین کی نافرمانی کرنا اور (۴) مسلمان کو تکلیف دینا۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد اور عورت کو اچھے کام کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

فائدہ: بزرگوں نے لکھا ہے کہ اپنے ایمان پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا، اور نماز کو باجماعت ادا کرنا، یہ دو کام کرنے سے ایمان پر خاتمہ ہوتا ہے (انشاء اللہ)۔

حدیث: ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ! تو روح کو پٹھوں سے، ہڈیوں سے اور انگلیوں میں سے نکالتا ہے مجھ پر موت کی سختی آسان کر دے۔

★ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ موت کی سختی کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اتنی تکلیف ہوتی ہے جتنی کہ تین سو جگہ تلوار کی کاٹ سے ہوتی ہے۔

★ حضرت علی رضی اللہ عنہ جہاد پر جب ترغیب دیتے تو فرماتے کہ اگر تم قتل نہ کیے گئے تو بستروں پر مرو گے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ہزار جگہ تلوار کی کاٹ سے مرنے کی تکلیف زیادہ سخت ہے۔ (موت کی یاد)

★ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ مُردوں کو قیامت میں

اُٹھنے تک موت کی تکلیف کا اثر محسوس ہوتا رہتا ہے۔ (فضائل اعمال وصدقات)

★ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جب وصال ہوا تو حق تعالیٰ شانہٗ نے دریافت فرمایا کہ موت کو کیسے پایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنی جان کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے زندہ چڑیا کو اس طرح آگ پر بھونا جا رہا ہو کہ نہ اس کی جان نکلتی ہو، نہ اُڑنے کی کوئی صورت ہو۔ (موت کی یاد)

★ ایک اور روایت میں ہے کہ ایسی حالت تھی جیسا کہ زندہ بکری کی کھال اُتاری جا رہی ہو۔ (موت کی یاد)

★ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضورِ اقدس ﷺ کا وصال ہو رہا تھا تو پانی سے بھرا ہوا پیالہ حضور ﷺ کے قریب رکھا ہوا تھا حضور اقدس ﷺ بار بار اپنے مبارک ہاتھ کو پیالہ میں ڈالتے اور پھر منہ پر ملتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ نزع کی سختی پر میری مدد فرما۔ (ترمذی، فضائل صدقات)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت پر موت کے بعد کا پہلا دن اور پہلی رات سے بھی زیادہ سخت وقت آتا ہے تم لوگ صدقہ دے کر اپنی میت پر رحم کرو۔

صحابہ کرام نے نرمی سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ بھی نہ ہو تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ۲/ دو رکعات نماز ایسی پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد "آیۃ الکرسی" ایک مرتبہ اور "سورۃ تکاثر" ایک مرتبہ اور "قل ھو اللہ احد" گیارہ مرتبہ پڑھو۔ (ترمذی)

جب نماز سے فارغ ہو تو ۷۰ رمرتبہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب میت کو بخش دو، تو اللہ تعالیٰ اس میت کی طرف ۷۰ رفرشتے بھیجتے ہیں، ہر فرشتہ کے ساتھ (جنتی) لباس اور جنتی ہدیہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس میت کی قبر کو نورانی اور کشادہ کر دیتے ہیں۔ (احسن المبرات حضرت شیخ احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد وعورت کو موت کی سختی سے بچائے اور خاتمہ بالخیر فرمائیں (آمین)۔

فکر آخرت سارے غموں کا علاج

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَ إِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ سے فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾ تک (آل عمران ۳: ۱۸۵ تا ۱۸۶)

ترجمہ: ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور تم کو پورے بدلے ملیں گے قیامت کے دن، پھر جو کوئی دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا کام تو بن گیا اور نہیں ہے زندگی دنیا کی مگر پونجی دھوکہ کی البتہ تمہاری آزمائش ہوگی مالوں میں اور جانوں میں اور البتہ سنو گے تم اگلی کتاب والوں سے اور مشرکوں سے بدگوئی بہت اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو یہ ہمت کے کام ہیں۔

* موت کے بعد جنت میں جلدی پہنچانے والے کام *

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد "آیۃ الکرسی" پڑھتا رہے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر کرنے والا دل عطاء کرے گا، اور صدیقوں جیسا عمل، اور انبیاء کا ثواب عطاء کرتا رہے گا، (جیسا ثواب انبیاء کو ملتا تھا) اور اپنی رحمت نازل کرے گا، اور موت کے سوا جنت میں داخل ہونے سے کوئی شئے نہیں روک سکتی۔

حدیث: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کی، اس کو موت کے سوا جنت میں داخل ہونے سے کوئی شئے نہیں روک سکتی، (امام طبرانی نے اس حدیث کی روایت میں یہ بھی ذکر کیا ہے، کہ آیت الکرسی کے ساتھ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" بھی پڑھتا رہے)۔

اسی طرح کی روایت حضرت سلسال رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، اور نسائی، ابن حبان، دارِ قطنی اور ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی، رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (دُرِّ منثور)

موت کے لئے کونسا وقت فضیلت والا ہے؟

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان کے آخری عشرہ میں وفات پائے گا تو وہ جنتی ہوگا اور جو شخص "عرفہ" یعنی نو ذی الحجہ کے دن وفات پائے گا تو وہ جنتی ہے اور جو شخص صدقہ دے کر فوت ہوگا وہ

جنتی ہے۔ (نور الصدور فی شرح القبور)

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی نے کلمہ طیبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" پڑھا، اس کے لئے جنت میں داخلہ کی مہر لگادی جاتی ہے، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے کسی ایک دن کا روزہ رکھا، اس کے لئے بھی جنت میں داخلہ کی مہر لگادی جاتی ہے، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کچھ صدقہ کیا، اس کے لئے بھی جنت میں داخلہ کی مہر لگادی جاتی ہے۔ (مسند احمد)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے روزہ رکھا اور اسی حالت میں فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطاء کرے گا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن میں یا جمعہ کی رات میں وفات پائے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے عذاب سے نجات دے گا اور جب قیامت کے دن وہ "میدانِ محشر" میں آئے گا، تو اس کے بدن پر شہداء کی مہر ہوگی۔ (شرح عقائد)

حدیث: حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن نورانی ہے جو شخص جمعہ کی رات میں وفات پائے گا، وہ عذاب سے محفوظ رہے گا، اور جو شخص جمعہ کے دن فوت ہوگا وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ (شرح عقائد)

زیارتِ قبور

حدیث: ہر ہفتہ قبر کی زیارت کرنا مستحب ہے، اس کے لئے جمعہ، سنیچر، پیر اور جمعرات کا دن بہتر ہے، اور پندرہویں شعبان کی رات میں اور ذی الحجہ کے دس دنوں

میں، عیدین اور محرم کے عشرہ میں بھی قبر کی زیارت کرنا بہتر ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ ہر سال مدینہ شریف سے شہدائے اُحد کی زیارت کیلئے جاتے تھے، اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی جاتے تھے۔

☆ جب قبر کی زیارت کا خیال ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلے ۲/دو رکعات نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ "آیۃ الکرسی" اور تین مرتبہ "سورۂ اخلاص" پڑھے، اور اس نماز کا ثواب میت کو بخش دے، تو اللہ تعالیٰ اس میت کی قبر کو نورانی بنا دیتے ہیں، اور اس نماز پڑھنے والے کو بھی خوب اجر وثواب ملتا ہے، پھر سیدھا قبرستان جائے، اور جوتے نکال کر قبر کے سامنے قبلہ کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو کر یہ دُعا پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ
لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ط

ترجمہ: اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ ہماری بھی مغفرت کردے اور تمہاری بھی مغفرت فرمادے، تم ہم سے پہلے چلے گئے ہو، ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔

پھر جو کچھ بھی ہو سکے قرآن میں سے یاد ہو پڑھ کر ثواب پہنچادے۔

☆ حضرت ابوبکر ابن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ مستحب یہ ہے کہ سورۂ اخلاص سات مرتبہ یا دس مرتبہ پڑھ کر میت کو ایصالِ ثواب کیا جائے، اگر میت گنہگار ہے تو اس کی بخشش ہوجاتی ہے، اور اگر نیک ہے، تو پڑھنے والے کی بخشش ہوجائے گی۔

(نور الصدور فی شرح القبور)

باب ۱۶

* چہل حدیث *

حدیث: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہ وہ چالیس احادیث جن کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جو ان کو یاد کریگا جنت میں داخل ہوگا، وہ کیا ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

{۱} اللہ پر ایمان لانا یعنی اس کی ذات وصفات پر۔

{۲} آخرت کے دن پر۔

{۳} فرشتوں کے وجود پر۔

{۴} اور پہلی کتابوں پر۔

{۵} تمام انبیاء علیہم السلام پر۔

{۶} مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر۔

{۷} تقدیر پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

{۸} اور گواہی دے تو اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں۔

{۹} ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے، کامل وضو وہ کہلاتا ہے جس میں آداب و مستحبات کی رعایت رکھی گئی ہو اور ہر نماز کے وقت اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے، اگرچہ پہلے سے وضو ہو کہ یہ مستحب

ہے، اور نماز کے قائم کرنے سے اس کے تمام سنن و مستحبات کا اہتمام کرنا مراد ہے، چنانچہ دوسری روایت میں وارد ہے: اِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ یعنی جماعت میں صفوں کا ہموار کرنا کہ کسی قسم کی کجی یا درمیان میں خلا نہ رہے، یہ بھی نماز قائم کرنے کے مفہوم میں داخل ہے۔

{۱۰} زکوٰۃ ادا کرے۔

{۱۱} رمضان کے روزے رکھے۔

{۱۲} اگر مال ہو تو حج کرے یعنی اگر حج میں جانے کی قدرت رکھتا ہو، تو حج بھی کرے چونکہ اکثر مانع مال ہی ہوتا ہے، اس لئے اس کو ذکر فرما دیا، ورنہ مقصود یہ ہے کہ حج کے شرائط پائے جاتے ہوں تو حج کرے۔

{۱۳} بارہ رکعات سنت مؤکدہ روزانہ ادا کرے، اس کی تفصیل دوسری روایات میں اس طرح آئی ہے کہ صبح سے پہلے دو رکعت، ظہر سے قبل چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت۔

{۱۴} اور وتر کو کسی حال میں نہ چھوڑے چوں کہ وہ واجب ہے اور اس کا اہتمام سنتوں سے زیادہ ہے۔ اس لئے اس کو تاکیدی لفظ سے ذکر فرمایا۔

{۱۵} اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے۔

{۱۶} والدین کی نافرمانی نہ کرے۔

{۱۷} ظلم ناحق یتیم کا مال نہ کھاوے یعنی اگر کسی وجہ سے یتیم کا مال کھانا جائز ہو جیسا کہ بعض صورتوں میں ہوتا ہے تو مضائقہ نہیں۔

{۱۸} شراب نہ پیئے۔

{۱۹} زنا نہ کرے۔

{۲۰} جھوٹی قسم نہ کھاوے۔

{۲۱} جھوٹی گواہی نہ دے۔

{۲۲} خواہشات نفسانیہ پر عمل نہ کرے۔

{۲۳} مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے۔

{۲۴} عفیفہ (پاکدامن) عورت کو تہمت نہ لگائے (اسی طرح عفیف مرد کو)۔

{۲۵} اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھے۔

{۲۶} لہو ولعب میں مشغول نہ ہو۔

{۲۷} تماشائیوں میں شریک نہ ہو۔

{۲۸} کسی پستہ قد کو عیب کی نیت سے ٹھگنا مت کہو یعنی اگر کوئی عیب دار لفظ ایسا مشہور ہو گیا ہو کہ اس کے کہنے سے عیب نہ سمجھا جاتا ہو اور عیب کی نیت سے کہا نہ جاتا ہو جیسا کہ کسی کا نام بُدھو پڑ جاوے تو مضائقہ نہیں لیکن طعن کی غرض سے کسی کو ایسا کہنا جائز نہیں۔

{۲۹} کسی کا مذاق مت اُڑاؤ۔

{۳۰} مسلمانوں کے درمیان چغل خوری مت کرو۔

{۳۱} ہر حال میں اللہ جل شانہٗ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو۔

{۳۲} مصیبت اور بلا پر صبر کرو۔

{۳۳} اللہ کے عذاب سے بے خوف مت ہو۔

{۳۴} رشتہ داروں سے قطع تعلق مت کر۔

{۳۵} بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کر۔

{۳۶} اللہ کی کسی مخلوق کو لعنت مت کر۔

{۳۷} سُبْحَانَ اللّٰہِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ان الفاظ کا اکثر وِرد رکھا کر۔

{۳۸} جمعہ اور عیدین میں حاضری نہ چھوڑ۔

{۳۹} اس بات کا یقین رکھ کہ جو کچھ تکلیف اور راحت تجھے پہنچی ہے وہ مقدر میں تھی جو ٹلنے والی نہ تھی اور جو کچھ نہیں پہنچا وہ کسی طرح بھی تجھے پہنچنے والی نہیں۔

{۴۰} کلام اللہ شریف کی تلاوت کسی حال میں بھی مت چھوڑ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو شخص اس کو یاد کرلے اس کو کیا اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ وتقدس اس کا انبیاء اور علماء کے ساتھ حشر فرمائیں گے۔

حق سبحانہٗ تعالیٰ ہماری سیئات سے درگزر فرما کر اپنے نیک بندوں میں محض اپنے لطف سے شامل فرمالیں تو اس کی شان کریمی سے کچھ بھی بعید نہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے، (آمین)۔

روزہ دار کی فضیلت

حدیث: حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے ایک دن جبکہ ماہ رمضان کا چاند نظر آچکا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ رمضان کا مہینہ کتنا عظمت والا وثواب والا ہے؟ تو میری امت یہ تمنا کرنے لگے کہ سارا سال ماہِ رمضان بن جائے، تو قبیلہ خزاعہ کے ایک صحابی نے

عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں اس کی وضاحت فرمائیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ سال کے شروع سے اخیر تک جنت ماہِ رمضان کے لئے مزین ہوتی رہتی ہے، پھر جب ماہِ رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے، تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے، اور اس سے جنت کے درختوں کے پتے حرکت میں آتے ہیں، تو حورعین ان کی طرف دیکھ کر کہتی ہیں، یارب آپ اس مبارک مہینہ میں اپنے نیک بندوں میں سے ہمارے لئے ایسے خاوند عطا فرما جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں، پس جو بندہ رمضان کے کسی دن کا بھی روزہ رکھتا ہے، اس کی حورعین میں سے ایک کے ساتھ شادی کردی جاتی ہے، جو موتیوں کے خیمہ میں رہتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِیَامِ'' (حوریں ہیں خیموں میں رکی رہنے والیاں)۔ اس کو ستر قسم کی ایسی خوشبوئیں عطاء کی جائیں گی، جن میں سے کوئی ایک دوسری خوشبو سے ملتی جلتی نہ ہوگی، ان میں سے ہر خاتون کی خدمت گار ستر ہزار لونڈیاں اور ستر ہزار خدام ہوں گے، ہر ایک کے پاس سونے کی بڑی بڑی طشتریاں ہوں گی، ان میں (الگ الگ) قسم کا کھانا ہوگا، اس کے آخری لقمہ سے ایسی لذت حاصل ہوگی، جو اس کے ابتداء میں حاصل نہ ہوگی (یعنی کھانے کا لطف بڑھتا چلا جائے گا) ان میں سے ہر ایک خاتون کے لئے یاقوت احمر کے ۷۰ ستر تخت ہوں گے، ہر تخت پر ستر پلنگ ہوں گے، جن کا استر موٹے ریشم کا ہوگا، ہر پلنگ پر ستر تخت ہوں گے اور اسی طرح سے اس کے خاوند کو بھی اتنے ہی پلنگ دیئے جائیں گے جو یاقوت احمر سے بنائے گئے ہوں گے اور ان پر جواہر کو مرصع کیا گیا ہوگا، اس جنتی دولہا کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہوں گے اور یہ انعام اس کے ہر دن کے روزہ کا ہوگا جو اس نے ماہ

رمضان میں رکھے تھے اور وہ اعمال صالحہ جو دوسرے اوقات میں کئے ہوں گے، ان کے انعامات علیحدہ ملیں گے۔ (کتاب الثواب ابوالشیخ ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ)

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے فرض نماز پڑھنے کے لئے نکلتا ہے تو اس کا اجر وثواب احرام باندھ کر جانے والے حاجی جیسا ہے، اور جو نماز چاشت پڑھنے کے لئے نکلے اس کو کسی اور کام نے نہ نکالا ہو اسے نماز ہی نے گھر سے نکالا ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے، اور نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا جن کے درمیان کوئی فضول (کام یا فضول بات) نہ ہو تو اس کو ساتوں آسمانوں سے اوپر علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، جلد ۱، ص ۸۹، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوٰۃ، مکتبہ امدادیہ پاکستان)

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، اسکے علاوہ ایک روزہ رکھنے والے کو تیز رفتار گھوڑے کی سو سال کی مسافرت کے برابر جہنم سے دور کردیا جائے گا۔ (ابویعلیٰ)

خلاصہ: جب نفل روزے کا اتنا بڑا اجر وثواب اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے تو جو شخص رمضان المبارک کے فرض روزے رکھے گا اسے تو اللہ تعالیٰ کیا کیا عنایات فرمائے گا وہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے۔

حدیث: حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (طبرانی، بیہقی)

خلاصہ: احادیث بالا کے مطابق جب اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ ایک نفلی روزہ اللہ کے لئے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے تیز رفتار گھوڑے کی سو سال کی مسافرت کے

برابر دور کر دیتا ہے، تو عرفہ کے دن کا روزہ تو ایک ہزار روزوں کے برابر ہے تو حساب لگاؤ کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم سے کتنے ہزار سال کی مسافت جتنا دور کرے گا؟ جس کا کوئی حساب نہیں ہے اور یہ روزہ رکھنے پر اور جو انعامات اور ثواب عطا کرے گا وہ الگ، اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس پر مضبوطی سے عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین!

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ محرم کے مہینہ میں ایک دن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا، اسے جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل دیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے بدھ جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا، اور جمعہ کے دن صدقہ بھی دیا، تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بیہقی)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دنیا کے دس دن کے برابر ثواب عطا کرے گا۔ (بیہقی)

اس دنیا کے دس دن کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کی جو تعداد طے ہے یعنی کہ دنیا کے ایک ہزار سال کی برابر ہے، جمعہ کا ایک روزہ جمعرات یا سنیچر کے ساتھ ملا

دینا چاہئے، جناب رسول اللہ ﷺ نے صرف جمعہ کا روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

جس شخص نے رمضان المبارک میں اپنے نفس کو روکا، شراب نہ پی، کوئی گناہ کا کام نہ کیا، زبان کا غلط استعمال نہیں کیا کسی پر بہتان نہیں لگایا، ایسے روزہ دار کا جنت کی سو حوروں سے نکاح کیا جاتا ہے، سو بیویوں سے اس کا نکاح کیا جاتا ہے، کیسی حوریں؟ جو مٹی سے بنی ہوئی نہیں لیکن مشک، عنبر اور زعفران کی بنی ہوئی ہے، جس میں آبِ حیات ڈالا گیا ہے، جس کے چہرہ پر اللہ کے نور کی تجلیاں پڑی ہوں گی، اگر اس کی انگلی کا ایک پورا سورج کے سامنے آجائے تو سورج ایسے غروب ہوجائے جیسے سورج کے سامنے ستارے غروب ہوتے ہیں، اگر جنت کی عورت سات سمندر میں تھوک ڈال دے تو وہ شہد سے زیادہ میٹھے ہوجائیں، اندھیری میں آجائے تو روشنی میں تبدیل ہوجائے، مردوں سے بات کرے تو مُردے زندہ ہوجائیں، زندہ لوگ اسے دیکھ لیں تو ان کے کلیجے پھٹ جائیں، جو مشک کے باغات میں زعفران کی گھاس پر سیر کی ہوئی ہیں، ایک گھر اس کے لئے بنتا ہے، ایک اینٹ موتی کی، ایک یاقوت کی، ایک زمرد کی اگر ساری دنیا اُٹھا کے اس کے محل میں رکھ دی جائے تو یہ دنیا اس محل میں اس طرح نظر آئے گی جس طرح آپ کو دنیا میں کھڑی ہوئی بکری نظر آتی ہے۔ (بیان، مولانا طارق جمیل)

خلاصہ: میرے دوستو! جب پوری دنیا کی اس محل میں یہ حیثیت ہے جب روزہ پر یہ ملے گا تو نماز روزہ سے افضل ہے، اس کے پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کیا کیا مرحمت فرمائے گا؟ اور جو شخص پورے دین پر عمل کرے گا اس کا تو پوچھنا ہی کیا، اللہ تعالیٰ اسے کیا کیا عطا فرمائے گا؟ جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے دین پر مکمل عمل کرنے کی توفیق بخشے؟ (آمین)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: جوشخص ایسے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا اس کے لئے یہ دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے اور جس نے اللہ عزوجل کی خوشنودی کے خاطر ایک دن کا اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کردیں گے ہر خندق مشرق ومغرب سے زیادہ وسیع ہوگی۔ (طبرانی)

خلاصہ: مذکورہ حدیث کے بموجب ایک دن کے اعتکاف کا اتنا بڑا اجروثواب ہے تو کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرنا یا اس کے لئے کوشش کرنا دس سال کے اعتکاف سے بھی زیادہ ثواب کا کام ہے، تو حساب لگاؤ کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم سے کتنے سال دور کردیں گے؟ (واللہ اعلم)

پھر جوکوئی جہنم سے دور رکھا گیا، اور جنت میں داخل کیا گیا، تو وہ کامیاب ہی ہوگیا، اور یہ دنیا تو دھوکے کے سرمایہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ (سورۂ آل عمران:۱۸۵)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مسلمان کی مصیبت دور کی، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پُلصراط پر ایسا نور عطا فرمائے گا، کہ جس کے ذریعہ سے اتنے لوگ روشنی حاصل کریں گے جس کی تعداد صرف اللہ ہی کو معلوم ہے۔ (طبرانی)

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب

حدیث: حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص محرم الحرام میں عاشورہ (۱۰ ر محرم الحرام) کے دن روزہ رکھے گا تو اُسے دس ہزار شہداء اور دس ہزار حاجیوں کا ثواب ملے گا جوشخص اس

دن کسی یتیم کے سر پر شفقت ومحبت کے ساتھ ہاتھ رکھے گا، تو اُسے اس کے سر کے بال برابر جنت کے درجات عطا کریں گے، اور جوشخص اس رات میں کسی مؤمن کو کھانا کھلائے گا وہ ایسا ہے گویا اس نے پوری امت کو کھانا کھلایا ہو۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یوم عاشورہ کو اللہ تعالیٰ نے سارے دنوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! (خطبات اسلم ۲/ ۱۹)

گذشتہ سالوں کے سب صغیرہ گناہ معاف

حدیث: حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ گذشتہ سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۶۸، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

اس سے معلوم ہوا کہ محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو ہمیں بھی روزہ رکھنا چاہئے اور اس کے ساتھ نویں محرم کا روزہ بھی رکھنا چاہئے، اگر کسی وجہ سے نویں کا روزہ نہ رکھ سکیں تو پھر گیارہویں کا روزہ رکھ لیں، مطلب کہ ۹-۱۰ یا ۱۰-۱۱ محرم کا روزہ رکھیں صرف دسویں محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ج ۳ ص ۳۸۰، شامی کراچی ج ۲ ص ۳۷۵)

اور دسویں کے ساتھ نویں کا روزہ رکھنے کا سبب ایک یہ بھی ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ آئندہ سال ہم نویں تاریخ کا روزہ بھی رکھیں گے لیکن اس سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۳۳۹، کتاب الصوم، ماروی أن عاشوراء الیوم التاسع، مکتبہ امدادیہ، پاکستان)

مسئلہ: شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ محرم الحرام میں تعزیہ بنانا، قبریں

بنانا اور اس پر منت چڑھانا یہ سب شرک ہے۔ (فتاویٰ عزیزیہ/ ۱۴۷)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل و عیال پر (خرچ کرنے میں) وسعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت کا معاملہ کرے گا۔ (شعب الایمان بیہقی ۳/ ۳۶۶، الموسوعۃ الفقہیہ ۲۰/ ۲۲۰)

رمضان کے بعد محرم کے روزے رکھنا افضل ہے

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماہِ رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک محرم کے روزے رکھنا سب سے افضل ہے، اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز (تہجد پڑھنا) ہے۔

ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی فضیلت

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کو ان ایام یعنی کہ ذی الحجہ کے دنوں کے عمل سے بھی زیادہ پسند ہو، صحابۂ کرام نے عرض کیا، کیا اللہ کی راہ میں کیا جانے والا جہاد بھی اس کے برابر نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! راہِ خدا میں کیا جانے والا جہاد بھی (ایسا نہیں) بجز اس شخص کے جو اپنا مال و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں نکلا ہو اور اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لایا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ان ایام (ذی الحجہ کا پہلا عشرہ) سے زیادہ اور کوئی ایام محبوب نہیں، اور ان ایام سے بڑھ کر کوئی

دن اللہ تعالیٰ کے وہاں (محبوب) نہیں۔ (مشکوٰۃ)

دریافت کیا گیا، کیا راہِ خدا میں جہاد کے ایام بھی ایسے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ راہِ خدا میں جہاد کے ایام بھی ان دنوں کی طرح نہیں بجز اس کے کہ کسی شخص نے راہِ خدا میں اپنے گھوڑے کو مجروح کر لیا ہو اور خود بھی مجروح ہوا ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک نوجوان جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنتا رہتا تھا، جب ذی الحجہ کا چاند دکھائی دیا تب دوسرے دن (یکم ذی الحجہ کو) روزہ رکھ لیا، جب آپ ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور دریافت کیا، تجھے کس نے بتایا؟ کہ تو نے روزہ رکھ لیا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ حج اور قربانی کے دن ہیں، شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے ایک دن روزہ رکھنے کا بدلہ سو غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر، سو اونٹوں کی قربانی کے برابر اور اللہ کی راہ میں سو گھوڑے عطا کرنے کے برابر ثواب ہے، جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن ہوگا تب اُسے اس دن کے روزہ کا ثواب ایک ہزار غلام آزاد کرنے، ایک ہزار اونٹ کی قربانی کرنے اور راہ خدا میں سواری کے لئے ایک ہزار گھوڑے عطا کرنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا، جب نویں ذی الحجہ کا دن ہوگا تب اسے اس دن کے روزہ کا ثواب دو ہزار غلام آزاد کرنے، دو ہزار اونٹ کی قربانی اور راہِ خدا میں سواری کے لئے عطا کئے جانے والے دو ہزار گھوڑوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ترغیب)

نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ نویں ذی الحجہ کا روزہ دو سال کے روزہ (رکھنے کے) برابر، اور عاشوراء کے روزہ کا ثواب ایک سال کے روزہ کے برابر ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ (الاعراف ۷:۱۴۲) (اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور یہ وعدہ دس کے ذریعہ پورا کیا) یعنی کل چالیس دن پورے کئے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ایام میں چار ایام، مہینوں میں سے چار مہینے، تمام عورتوں میں سے چار عورتیں پسند فرمائی ہیں، چار آدمی سب سے پہلے جنت میں جائیں گے اور چار آدمیوں کے لئے جنت خود تڑپتی ہے، دنوں میں پہلا درجہ جمعہ کے دن کا ہے کیونکہ اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جب کوئی بندہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کوئی نعمت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرماتا ہے، دنوں میں دوسرا دن نویں ذی الحجہ (عرفہ) کا دن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، اے فرشتو! میرے ان بندوں کو دیکھو جو بکھرے بال، گرد وغبار والا چہرہ لے کر اور اپنے بدن کو تکلیف میں ڈال کر حاضر ہوئے ہیں، تم گواہ رہو، میں نے ان کو بخش دیا، تیسرا دن قربانی کا دن ہے، قربانی کے دن بندہ قربانی کے ذریعہ قربِ الٰہی مانگتا ہے، اس وجہ سے جب قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر پڑتا ہے تب وہ بندہ کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، چوتھا دن عید الفطر کا ہے، جب بندے رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں اور عید کی نماز ادا کرنے کے لئے باہر نکلتے ہیں، تب اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ ہر کام کرنے والا اپنی اجرت مانگتا ہے، میرے بندوں نے پورے مہینے کے روزے رکھے اور اب عید کے لئے آئے ہیں اور اپنا بدلہ مانگ رہے ہیں، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا اور مُنادی ندا دیکر کہہ رہے ہیں کہ اے محمد ﷺ کے اُمتی! تم واپس ہوجاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے تبدیل فرمادیا۔ (مکاشفۃ القلوب/ ۱۰۵)

باب ۱۷

بدعات

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابلیس نے کہا: گناہ کراتے کراتے میں نے آدمیوں کی کمریں توڑ ڈالی، اور انہوں نے توبہ کر کر کے میری کمر توڑ دی، جب میں نے یہ مصیبت دیکھی تو ان کو بدعتوں میں لگا دیا، کہ جس سے وہ یوں ہی سمجھتے رہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں اس لئے وہ توبہ نہ کرنے پائے۔ (الترغیب والترہیب ۱/۸۷)

(۱) دین میں جو بات نہ پائی جائے، ایسی کوئی نئی بات اپنی جانب سے دین میں داخل کرنا مردود ہیں۔

(۲) بدعتی مسلمان کے روزے، نماز، حج، نفلیں، فرائض قبول نہیں ہوتے۔

(۳) بدعتی مسلمان اسلام سے اس طرح خارج ہوجاتا ہے جس طرح آٹے سے بال نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔

(۴) بدعت گمراہی ہے اور ہر قسم کی گمراہی کا انجام دوزخ کی آگ ہے۔

(۵) بدعت کرنے والا سنت کی برکتوں سے محروم ہوجاتا ہے۔

(۶) بدعتیں جاری کرنے والوں کے اعمال نامہ میں انہوں نے جاری کی ہوئی بدعتوں کے مطابق لوگوں کے گناہ بھی لکھے جائیں گے۔

(۷) سورۂ اخلاص کو تین بار پڑھنے کو ضروری سمجھنا بدعت ہے۔

(۸) نکاح سے پہلے ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل پڑھانا بدعت ہے۔

(۹) نکاح کے بعد نکاح کرنے والے کا مصافحہ کرنا بدعت ہے۔

(۱۰) پانچ وقت کی نمازوں کے بعد آواز سے کلمہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۱۱) صدقہ وخیرات کے لئے کسی دن کو طے کر لینا بدعت ہے۔

(۱۲) پانچوں وقت کی نماز اور جمعہ وعیدین کی نماز پڑھ کر آپس میں مصافحہ کرنا بدعت ہے۔

(۱۳) امام کا نماز میں آواز سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۱۴) نماز جنازہ کے بعد دفنانے سے پہلے جمع ہو کر دُعا کرنا بدعت ہے۔

(۱۵) نماز جنازہ کے بعد فاتحہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۱۶) عربی زبان کے علاوہ زبان میں خطبہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۱۷) رمضان شریف کی آخری جمعہ کو دوسری جمعہ سے زیادہ ترجیح دینا بدعت ہے۔

(۱۸) خطبہ پڑھنے والے کو خطبہ پڑھتے وقت دائیں بائیں طرف بدن پورا پھیرنا بدعت ہے۔

(۱۹) عید الفطر کے خطبہ کے بعد دُعا مانگنا بدعت ہے۔

(۲۰) عید الفطر وعید الاضحیٰ کے خطبہ کے بعد آپس میں مصافحہ کرنا بدعت ہے۔

(۲۱) جنازہ اُٹھانے سے پہلے فاتحہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۲۲) جنازہ کی نماز کے بعد فاتحہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۲۳) جنازہ کے ساتھ چلتے چلتے آواز سے کلمۂ طیبہ پڑھنا بدعت ہے۔

(۲۴) جنازہ پر پھولوں کی چادر رکھنا یا چڑھانا بدعت ہے۔

(۲۵) مرحوم کو دفنانے کے بعد اس کے گھر والوں کے ساتھ مصافحہ کرنا بدعت ہے۔

(۲۶) مرحومین کو ثواب پہنچانے کے لئے زیارت (تیجہ منانا) کرنا بدعت ہے۔

(۲۷) قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

(۲۸) قرآن شریف بغیر وضو چھونا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

(۲۹) حالت جنابت میں قرآن شریف پڑھنا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

(۳۰) غیر مسلم کی مذہبی رسموں میں شریک ہونا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

(۳۱) نشہ آور چیز کھانا یا پینا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

(۳۲) اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے کو عالم الغیب ماننا شرک ہے۔

(۳۳) قیامت کے دن کا انکار کرنا کفر ہے۔

(۳۴) موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنا کفر ہے۔

(۳۵) قرآن شریف کی بے عزتی کرنا کفر ہے۔

(۳۶) حرام جانوروں کو حلال سمجھنا کفر ہے۔

(۳۷) حرام چیزوں کو حلال سمجھنا کفر ہے۔

(۳۸) ''مسلمانوں سے غیر مسلم اچھے ہیں'' یوں کہنے میں کفر کا خطرہ ہے۔

(۳۹) اپنی عورت کے ساتھ حالت حیض میں ہمبستر ہونا حرام ومکروہ تحریمی ہے۔

● ● ●



باب ۱۸

* عقیدوں کا بیان *

عقیدہ ۱: تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا، پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔ (شرح عقائد)

عقیدہ ۲: اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اس نے کسی کو جنا، نہ وہ کسی سے جنا گیا، نہ اس کی کوئی بیوی ہے، اور کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔ (سورۂ اخلاص)

عقیدہ ۳: وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۴: کوئی چیز اس کے مثل نہیں وہ سب سے نرالا ہے۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۵: وہ زندہ ہے ہر چیز پر اس کو قدرت ہے، کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں، وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، کلام فرماتا ہے، لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں، جو چاہے کرتا ہے کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں، وہی پوجنے کے قابل ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، اپنے بندوں پر مہربان ہے، بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے، وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے، وہی عزت والا ہے، بڑائی والا ہے، ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں، گناہوں کا بخشنے والا ہے، زبردست ہے، بہت دینے والا ہے، روزی پہنچانے والا ہے، جس کی روزی چاہے تنگ کردے، اور جس کی چاہے

زیادہ کردے، جس کو چاہے پست کردے، جس کو چاہے بلند کردے، جس کو چاہے عزت دے، جس کو چاہے ذلت دے، انصاف والا ہے، بڑے تحمل اور برداشت والا ہے، خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے، دُعا قبول کرنے والا ہے، وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں، اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں، وہ سب کا کام بنانے والا ہے، اسی نے سب کو پیدا کیا ہے، وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا، وہی جلاتا ہے، وہی مارتا ہے، اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں، اس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا، گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے، جو سزا کے قابل ہے اس کو سزا دیتا ہے، وہی ہدایت کرتا ہے، جہاں میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے، اس کے حکم کے بغیر ذرہ نہیں ہل سکتا، نہ وہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے، وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں، وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے، اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اس کو حاصل ہیں اور بُری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔ (عقیدۃ الطحاوی، شرح عقائد)

عقیدہ ۶: اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت کبھی نہیں جاسکتی۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۷: مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے اور قرآن وحدیث میں بعض جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو ان کے معنی اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے اور ہم بلاتحقیق کئے اسی طرح ایمان لاتے ہیں اور یقین

کرتے ہیں کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے، وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات بہتر ہے یا اس کے کچھ مناسب معنی نکالیں جس سے وہ سمجھ میں آجائے۔ (شرح عقائد)

عقیدہ ۸: عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو خدا تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے تقدیر اسی کا نام ہے اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہے جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۹: بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے، گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔ (شرح عقائد)

عقیدہ ۱۰: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہوسکیں۔ (البقرہ ۲:۲۸۶)

عقیدہ ۱۱: کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۱۲: بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں گنتی ان کی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے، ان کی سچائی بتانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کرسکتے، ایسی باتوں کو معجزہ

کہتے ہیں، ان میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد ﷺ اور باقی درمیان میں ہوئے ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داوٗد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۱۳: سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی اسلئے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں، جو ہم کو معلوم ہیں ان پر بھی اور جو ہمیں نہیں معلوم ان پر بھی۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۱۴: پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے، سب سے بڑا مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد ﷺ کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا، قیامت تک جتنے انسان اور جن ہوں گے آپ ﷺ سب کے پیغمبر ہیں۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۱۵: ہمارے پیغمبر ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کیساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ میں واپس پہنچا دیا، اس کو معراج کہتے ہیں۔ (شرح عقائد)

عقیدہ ۱۶: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے، ان کو فرشتہ کہتے ہیں، بہت سے کام ان کے حوالہ ہیں وہ کبھی اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے رہتے ہیں، ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں: حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے، وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی، ان کو ''جن'' کہتے ہیں، ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں ان کی اولاد بھی ہوتی ہے، ان سب میں زیادہ مشہور و شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

عقیدہ ۱۷: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے، اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا، اور حضور ﷺ کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں، اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ان باتوں کو ''کرامت'' کہتے ہیں۔

عقیدہ ۱۸: ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ ۱۹: خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے، نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لئے درست (جائز) نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ ۲۰: جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی

دھندہ (دھوکہ) ہے اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہئے۔

عقیدہ ۲۱: ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو ''کشف والہام'' کہتے ہیں، اگر وہ شرع کے موافق ہیں تو قبول ہیں اور اگر شرع کے خلاف ہیں تو نا قابل قبول ہیں۔

عقیدہ ۲۲: اللہ اور رسول ﷺ نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں بندوں کو بتا دیں، اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں، ایسی نئی بات کو ''بدعت'' کہتے ہیں، بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ ۲۳: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اُتاریں، تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں: (۱) توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی، (۲) زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو ملی (۳) انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملی (۴) قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد ﷺ کو ملی۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں میں گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

عقیدہ ۲۴: ہمارے پیغمبر ﷺ کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے، ان کو ''صحابی'' کہتے ہیں، ان کی بڑی بڑی فضیلتیں آئی ہیں، ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہئے، اگر ان کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اس کو بھول چوک سمجھے ان ان کی کوئی برائی نہ کرے، ان سب میں سب

سے بڑھ کر چار صحابی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کی جگہ بیٹھے، اور دین کا بندوبست کیا اور پھیلایا، اس لئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں، ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں، ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۲۵: صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ (شرح عقائد)

عقیدہ ۲۶: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے، اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۲۷: ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے، اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا، یا اس کے ساتھ مذاق اُڑانا، ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۲۸: قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور گھما پھرا کر اپنے مطلب بنانے کے لئے معنیٰ گھڑنا بددینی کی بات ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۲۹: گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۰: گناہ چاہے کتنا ہی بڑا ہو جب تک اس کو بُرا سمجھتا رہے گا ایمان نہیں جاتا، البتہ کمزور ہو جاتا ہے اور توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۱: اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۲: کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا، اور اس کا یقین کر لینا کفر ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۳: غیب کا حال سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا، البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعض باتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۴: کسی کا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت، مگر ہاں! جن کا نام لیکر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونے کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۵: جب آدمی مر جاتا ہے اگر دفن کیا جائے تو دفن کے کرنے کے بعد اور اگر نہ دفنایا جائے تو جس حال میں ہو اس کی روح کے پاس دو فرشتے، جن میں سے ایک کو "منکر" دوسرے کو "نکیر" کہتے ہیں، آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مردہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے پھر اس کے لئے سب طرح کے چین سکون ہیں، جنت کی طرف سے کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے سے سویا رہتا ہے اور اگر مردہ ایماندار نہ ہو تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب

باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں، ہم لوگ نہیں دیکھتے جیسے سویا ہوا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۶: مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلا دیا جاتا ہے، جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں، اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۷: مُردے کے لئے دعا کرنے سے اور کچھ خیر خیرات دیکر بخشنے سے، اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

عقیدہ ۳۸: اللہ و رسول نے قیامت کی جتنی نشانیاں بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں، امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور انصاف کے ساتھ بادشاہی کریں گے، کانا دجال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچاوے گا، اس کو مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے، اور اس کو مار ڈالیں گے یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں، وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا ادھم مچائیں گے، پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے، ایک عجیب قسم کا جانور زمین سے نکلے گا، اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا، قرآن مجید اُٹھالیا جائے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوائے بہت سی (علامات) باتیں ہوں گی۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۳۹: جب ساری نشانیاں پوری ہوجائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا،

حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے یہ صور ایک بہت بڑے سینگ کی شکل پر ہے، اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاویں گے، تمام مخلوقات مرجائیگی اور جو مرچکے ہیں اُن کی روحیں بیہوش ہوجاویں گی، مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے، ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائیگی۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۴۰: پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو تمام عالم پھر پیدا ہوجائیں گے، مردے زندہ ہوجائیں گے اور حشر کے میدان میں سب اکٹھا ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے، آخر ہمارے آقا جناب محمد ﷺ سفارش کریں گے، ترازو کھڑی کی جائے گی، بھلے بُرے اعمال تولے جائیں گے، ان کا حساب ہوگا، بعضے بے حساب جنت میں جائیں گے، نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، حضور اکرم ﷺ اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، پُل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جاویں گے جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ (عقیدۃ الطحاوی)

عقیدہ ۴۱: دوزخ پیدا ہوچکی ہے اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے، دوزخیوں میں سے جس میں ذرا برابر بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۴۲: بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے اور اس میں طرح طرح کے چین سکون اور نعمتیں ہیں، بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۴۳: اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ ۴۴: شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کر دے گا۔

عقیدہ ۴۵: جن لوگوں کا نام لیکر اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے ان کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے، البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اس کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ ۴۶: بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا اس کی لذت میں تمام نعمتیں زیادہ معلوم ہوں گی۔

عقیدہ ۴۷: دنیا میں جاگتے ہوئے اللہ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۴۸: عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق اس کو اچھا برا بدلہ ملتا ہے۔ (عقائد اسلام)

عقیدہ ۴۹: آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے، البتہ مرتے وقت جب دم نکلنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ توبہ قبول ہوگی اور نہ ایمان۔

باب ۱۹

مرحومین کو ثواب پہنچانے والے اعمال

* تین چیزوں کا مرنے کے بعد بھی نفع ہوتا ہے *

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین چیزوں کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے: (۱) صدقہ جاریہ (جیسے مسجد، مدرسہ، مسافر خانہ، ہسپتال، پانی کا کنواں وغیرہ بنوایا ہو) (۲) علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے (مرنے والے کی تصنیف تدریس وغیرہ سے) (۳) اولادِ صالح (روحانی یا جسمانی) جو اس کے لئے دُعا کرے (یا اس کے لئے ایصال ثواب کرے)۔ (ابن ماجہ ص ۲۱۔ باب ثواب معلم الناس الخیر، قدیمی کتاب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں جن کے فوت ہونے کے بعد بھی ان کے اجر و ثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے: (۱) اللہ کی راہ میں اسلامی سرحد کی حفاظت کرنے والا (۲) وہ شخص جس نے اسلام سکھایا (۳) وہ شخص جس نے کوئی صدقہ کیا اس کا اجر اُسے پہنچتا رہے گا جب تک کہ لوگوں کو اس کے صدقہ سے فائدہ پہنچتا رہے اور (۴) وہ شخص جس نے اولاد صالح چھوڑی جو اس کے لئے دُعائے خیر کرے۔ (احمد)

حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس شخص نے کوئی عمدہ سنت جاری کی اس کا اجر اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ لوگ اس پر عمل کرتے رہیں گے بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے کوئی گمراہ کن بدعت ایجاد کی اس کا گناہ اس کو ہوتا رہے گا جب تک کہ لوگ اس (بدعت) گناہ کو کرتے رہیں گے اور بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کا گناہ بھی مُوجِد پر ہوگا اور بدعت پر عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کمی نہیں ہوگی۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا (انسان کے) فوت ہونے کے بعد جن چیزوں کا اجر ملتا رہتا ہے، وہ یہ ہیں: (۱) علم جس کو پھیلایا ہو (۲) نیک صالح اولاد چھوڑ گیا ہو (جو ایصال ثواب کرے) (۳) قرآن جو وراثت میں چھوڑ گیا ہو (۴) مسجد جو اس نے بنائی ہو (۵) مسافر خانہ جو اللہ کی راہ میں مسافروں کیلئے بنایا گیا ہو۔ (۶) نہر (یا کنواں) بنایا ہو۔ (۷) صدقہ جو اس نے صحت کے زمانے میں خرچ کیا ہو۔ (ابن ماجہ ص ۲۲، باب ثواب معلم الناس الخیر، قدیمی کتب خانہ پاکستان)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سات چیزوں کا اجر انسان کو اس کی قبر میں ملتا رہتا ہے، علم، نہر چالو کرانا، کنواں بنوانا، کھجور بونا، مسجد بنانا، قرآن کی وراثت اور اولاد صالح۔ (ابونعیم، بزار)

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو اور مردوں کے لئے دعاء اور استغفار کرو۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنت میں جب نیک بندوں کے درجات بلند کئے جاتے ہیں تو وہ تعجب سے دریافت کرتے ہیں کہ اے پروردگار یہ کس وجہ سے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ تیری اولاد کے استغفار کی وجہ سے ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کے پیچھے پہاڑوں کے مانند بڑی بڑی نیکیاں لگی ہوئی ہوں گی وہ شخص تعجب سے کہے گا، اے رب! یہ (نیکیاں) کہاں سے آئیں؟ میں نے تو کی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیری اولاد نے تیرے لئے مغفرت کی دعاء کی ہے، اس وجہ سے یہ نیکیاں ہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مردہ جب قبر میں جاتا ہے تو اس کی مثال اُس ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے جو سہارا تلاش کر رہا ہو، مردہ انتظار کرتا رہتا ہے کہ اس کے والدین، اولاد یا معتبر دوست سے کوئی دُعاء حاصل ہو اور جب اُسے کوئی دُعاء پہنچتی ہے تو اسے دنیا کی ساری چیزوں سے محبوب شمار کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ زندوں کی دعاء کی وجہ سے پہاڑوں کے برابر اجر مُردوں کی قبروں میں داخل کرتا ہے اور مردوں کے لئے زندوں کا سب سے اچھا ہدیہ استغفار ہے۔ (بیہقی)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے یہ کہاوت لوگوں میں مشہور تھی کہ زندہ لوگ کھانے پینے میں جتنے محتاج ہیں اس سے زیادہ مُردہ لوگ دُعاؤں کے محتاج ہیں۔

(ابن ابی الدنیا)

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں نے اپنے بھائی کو اس کے فوت ہونے کے بعد خواب میں دیکھا تو دریافت فرمایا، کیا آپ کو زندہ لوگوں کی دعائیں پہنچتی ہیں؟ جواب دیا

کہ بخدا! دعائیں نور کی طرح چھا جاتی ہیں پھر مجھ سے چمٹ پڑتی ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں قبرستان سے گزرا اور ان پر رحم کیا، اسی وقت ایک غیبی منادی نے مجھے ندا کی، ہاں! تو ان پر رحم کر کیونکہ وہ لوگ دکھی اور غم میں مبتلا ہیں۔

(ابن ابی الدنیا)

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں جمعہ کی رات میں قبرستان گیا تو دفعۃً نور دکھائی دیا، میں نے کہا ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' قبر والے بخش دیئے گئے، اس کے بعد غیب سے ندا آئی، اے مالک بن دینار! یہ مؤمنین کا ہدیہ ہے مردوں کے لئے، میں نے منادی کرنے والے سے دریافت فرمایا: وہ کیا ہدیہ ہے؟ اس نے فرمایا: آج رات ایک مؤمن نے دو رکعات پڑھ کر اللہ سے دُعا کی کہ اس کا اجر و ثواب قبرستان والوں کو ملے، اسی وجہ سے یہ نور کی بارش ہوئی ہے، مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہر جمعہ کی رات کو دو رکعت پڑھنے لگا، پھر میں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرما رہے تھے، اے مالک! اللہ نے تجھے بخش دیا، اس نور کے بقدر جو تو نے مؤمنین پر ہدیہ کیا اور تیرے لئے جنت میں گھر بنا دیا۔ (تاریخ ابن النجار)

حضرت بشار بن غالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے لئے خوب دعائیں کیا کرتا تھا، ایک بار میں نے ان کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھ سے کہا، اے بشار! تیرا تحفہ ہمارے پاس نور کے تھال میں (ریشمی کپڑے میں) ڈھکا ہوا لایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے یہ تیرے لئے فلاں آدمی کا ہدیہ ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت، امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر سے گزرتی ہے، اس قبر کا مردہ مرحوم ہے، اپنی قبر میں

گناہوں کے ساتھ داخل ہوتا ہے، لیکن زندہ مؤمنین کی دُعاء کی وجہ سے ان کے گناہ اس قدر کم (معاف) ہو جاتے ہیں، جب قیامت کے دن اپنی قبروں سے نکلیں گے تو گناہ سے پاک صاف ہوں گے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ گھر پر موجود نہ تھے اسی درمیان ان کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا، جب گھر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری غیر حاضری میں ماں کا انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ماں کی طرف سے کوئی صدقہ کروں تو کیا اسے (میری ماں کو) اجر پہنچے گا؟ فرمایا: ہاں!

حدیث: حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں فوت ہو گئی ہے، کونسا صدقہ افضل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی اور انہوں نے ایک کنواں بنوا کر صدقہ کر دیا۔ (احمد)

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردہ کی طرف سے صدقہ کرنا اسکی قبر کی آگ بجھاتا ہے اور قبر میں راحت پہنچاتا ہے۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے والدین کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرتا ہے تو حج کرنے والے کو دوزخ سے نجات ملتی ہے۔ (طبرانی)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو والدین حج کئے بغیر فوت ہو جائیں اور اولاد ان کی طرف سے حج کریں تو ان کی روحوں کو آسمان میں خوشخبری دی جاتی ہے، اور وہ اولاد اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے والی لکھی جائے گی۔

حجاّر بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ

احسان یہ ہے کہ تو ان کی طرف سے نماز پڑھے جس طرح اپنے لئے نماز پڑھتا ہے اور اپنے روزہ اور صدقہ کے ساتھ ان کے لئے بھی روزہ رکھے اور صدقہ کرے۔ (ابن ابی شیبہ)

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل کا بیان ہے جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۂ فاتحہ، سورۂ فلق، سورۂ ناس اور سورۂ اخلاص پڑھو اور اس کا ثواب مُردوں کو بخش دو، ان کو ثواب پہنچتا ہے۔

حضور ﷺ ایک قبر پر سے گزرے اس مردے کو عذاب ہو رہا تھا آپ ﷺ نے کھجور کی ایک ہری شاخ لے کر اس قبر پر گاڑ دی اور فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ شاخ ہری رہے گی اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ (یہ آپ ﷺ کے طفیل یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا)۔

صدقہ، خیرات کرنا اور مال کی مکمل زکوٰۃ اداء کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ

ترجمہ: حق تعالیٰ شانہ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں (البقرہ۲:۲۷۶)

حدیث: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرتا، اور کسی خطا وار کے قصور کو معاف کر دینا، معاف کرنے والے کی عزت ہی کو بڑھاتا ہے، اور جو شخص اللہ جل شانہ کی رضا کے خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس کو رفعت اور بلندی عطا فرماتے ہیں۔ (مشکوۃ، ج ا ص ۱۶۸، کتاب الزکوۃ، باب فضل الصداقۃ، مکتبہ رحمانیہ)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو وہ کانپتی اور ہچکولے کھاتی تھی تو اس میں پہاڑوں کو گاڑ دیا اور وہ تھم گئی، تو فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی سے تعجب کیا، اور کہنے لگے، اے رب! کیا

آپ نے پہاڑوں سے زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں لوہے کو پیدا فرمایا ہے، انہوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے لوہے سے زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا آگ کو، عرض کیا کہ کیا آپ نے آگ سے زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا: ہاں! پانی (کو پیدا کیا ہے)، انہوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے پانی سے زیادہ قوی بھی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ ارشاد فرمایا: (ہاں) ہوا (کو پیدا فرمایا ہے) انہوں نے عرض کیا، کیا آپ نے ہوا سے زیادہ قوی بھی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ ارشاد فرمایا: (ہاں) مسلمان صدقہ کرتا ہے جب وہ کبھی اپنے دائیں ہاتھ سے۔ (اور اپنے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلنے دیتا)۔

(مشکوۃ شریف ج ا ص ۱۷۱، کتاب الزکوۃ، باب فضل الصدقۃ، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(مشکوۃ شریف ج ا ص ۱۶۵، کتاب الزکوۃ، اب الانفاق وکراھیۃ ال إمساک، مکتبہ رحمانیہ پاکستان)

حدیث: ایک روایت میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ دنیا اس شخص کا گھر ہے، جس کا آخرت میں گھر نہیں، اور اس شخص کا مال ہے جس کا آخرت میں مال نہیں ہے اور اس کے لئے (دنیا کے لئے) وہی شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں۔

(فضائل صدقات ج/۱)

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو اس لئے کہ بلاء صدقہ کو پھاند نہیں سکتی۔ (مشکوۃ ۱/۱۶۸، ایضاً)

فائدہ: یعنی اگر کوئی بلاء مصیبت آنے والی ہوتی ہے تو وہ صدقہ کی وجہ سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ وہ بلاد مصیبت نہیں آتی ہے۔

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خرچ کرنے سے نہ ڈرو، عرش کے مالک سے کمی کا خوف مت رکھو۔ (طبرانی)

یعنی وہ عرش کا مالک ہے اس کے خزانہ میں کمی کیسی؟

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین کو کھانا کھلانا رحمت کو واجب کرتا ہے۔ (حاکم)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے سے یا پیاسے کو پانی پلانے سے (اس سے) جہنم کو ساڑھے تین ہزار سال کے فاصلہ جتنا دور کر دیا جاتا ہے۔ (حاکم)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرماوے۔ (آمین)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے محبوب وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے والا ہو، اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل وہ سرور ہے جس سے تو مسلمان کو خوش کرے اس کا دکھ دور کر کے یا اس کا قرضہ اتار کر کے یا اس کی بھوک مٹا کر کے۔ (ترغیب وترہیب، فضائل صدقات)

یعنی یہ سب اعمال پسندیدہ ہے جو بھی عمل ہو سکے وہ کرنا چاہئے۔

★★★

صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّجَزَاهُ
عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ ط

باب ۲۰

* چنندہ اشعار *

نقشِ قدم نبیؐ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

★ ★ ★

کچھ تو جینے کا سہارا چاہیئے
غم تمہارا دل ہمارا چاہیئے
بحرِ الفت کا کنارہ چاہیئے
در تمہارا سر ہمارا چاہیئے

★ ★ ★

صدقہ جاری تیرا کام آئے گا محشر کے روز
مستحق خُلد بن کر آئے گا محشر کے روز
ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

★ ★ ★

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک

حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کیا کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

لیکن افسوس کہ............

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

★ ★ ★

صبح توبہ ہے شام توبہ ہے
میرے لب پہ دوام توبہ ہے
بااثر ہے یا بے اثر تُو جان
اپنے کرنے کا کام توبہ ہے

★ ★ ★

خرد نے کہہ بھی دیا لاَ اِلٰہ تو کیا حاصل؟
دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں
اُٹھو کہ کریں تاریخ رقم
مستقبل کے صفحات پہ ہم

★ ★ ★

کتنے مفلس ہوگئے، کتنے تونگر ہوگئے
خاک میں جب مل گئے، دونوں برابر ہوگئے

مایوس نہ ہوں اہل زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دعا سے

★ ★ ★

ہو ختم میری جان محمدؐ کے شہر میں
دو گز کا اِک مکان محمدؐ کے شہر میں

★ ★ ★

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گُل گلزار ہوتا ہے

★ ★ ★

عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے، نہ ناری ہے

★ ★ ★

کی محمدؐ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہیں کیا؟ لوح وقلم تیرے ہیں

★ ★ ★

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے یہ چن لئے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

★ ★ ★

دیتا ہے اپنے ہاتھ سے اسے بے نیاز دے
کیوں مانگتا پھرے ترا سائل جگہ جگہ

★ ★ ★

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی؟
میرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفوِ بندہ نواز میں

★ ★ ★

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانہ چند ملت بشُست

(جو یتیم کہ اس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اس نے کتنے ہی مذہبوں کے کتب خانے دھو دیئے یعنی منسوخ کردیئے)

★ ★ ★

نگاہ من بمکتب نہ رفت و خط نہ نوشت
بغمزہ مسئلہ آموزِ صد مدرس شد

(میرا محبوب جو کبھی مکتب میں نہیں گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا، وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا۔

★ ★ ★

اگر موت آئے نہ رنجور ہو، جو چھٹی ہو مزدور مسرور ہو،
بدل جائے جینے کا دُکھ چین سے، جو مرجائے سو جائے سُکھ چین سے،
ملا مرنے والوں کو آرام وہ کہ اُٹھنے کا لیتے نہیں نام وہ

★ ★ ★

سنورتے تھے کہ ایک عالم کی آنکھیں ہم کو دیکھیں گی
خبر کیا تھی؟ ہماری مجلس میں ماتم کو دیکھیں گی

ستم ہے جامۂ ہستی کا اس تن سے جدا ہونا
لباسِ تنگ ہے اترے گا آخر دھجیاں ہوکر

★ ★ ★

جتنی بڑھتی اتنی گھٹتی ہے
زندگی آپ ہی آپ کٹتی ہے

نظرِ غور سے جو دنیا کی حالت دیکھی
ہم نے برپا یہیں ہر روز قیامت دیکھی

★ ★ ★

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

باب ۲۱

* قیمتی سچّے موتی *

★ اللہ کے نیک بندوں کے اقوال سچّے موتی ہیں۔

★ خیر کا ہر لفظ مردِ مؤمن کی میراث (گمشدہ چیز) ہے جہاں سے ملے اُٹھالے۔

★ جب کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کرو۔

★ شریر کی بدکاریاں اس کو پکڑ لے گی اور وہ اپنے ہی گناہوں کی رسیوں سے جکڑا جائیگا۔

★ **خداوند تعالیٰ اِن ۶؍ چھ چیزوں کو ناپسند کرتا ہے:** (۱) اونچی آنکھیں (۲) جھوٹی زبان (۳) وہ ہاتھ جو بے گناہ (بے قصور) کو آزار (تکلیف) پہنچائے (۴) وہ دل جو بُرے منصوبے باندھتا ہے۔ (۵) وہ پاؤں جو بُرائی کی طرف دوڑتے ہیں (۶) وہ گواہ جو جھوٹ بولتا ہے اور وہ جو دو بھائیوں کے درمیان جھگڑے برپا کرتا ہے۔

★ خداوند تعالیٰ کی راہ سیدھے لوگوں کے لئے توانائی اور بدکاروں کے لئے ہلاکت ہے۔ (نافرمانی کی وجہ سے)

★ عبادت ایک پیشہ ہے، دکان اس کی خلوت ہے، راْس المال اس کا تقویٰ ہے اور نفع اس کا جنت ہے۔

★ کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔

★ بیشک دنیا اور آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں کہ جب ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسری ناراض ہوجاتی ہے۔

★ مؤذن منادیٔ رحمن ہے اور گویّا منادیٔ شیطان ہے۔

★ بازار کے اندر ذکرِ الٰہی میں مصروف شخص مُردوں میں زندہ کی مثال، معذوروں میں غازی کی مثل اور خشک درختوں میں سرسبز درخت کی مثل ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کُتّے میں دس بڑی عمدہ خصلتیں ہیں:

(۱) وہ بھوکا رہتا ہے یہ آداب صالحین سے ہے اور تھوڑی چیز پر قناعت کرتا ہے، یہ علامت صابرین سے ہے۔

(۲) اس کا کوئی مکان نہیں ہوتا یہ علامت متوکلین سے ہے۔

(۳) وہ رات کو بہت ہی کم سوتا ہے یہ صفتِ شب بیداراں اور علامت محبّین سے ہے۔

(۴) جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا، یہ صفات زاہدین سے ہے۔

(۵) یہ اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا گو وہ اس پر جفا کرے اور اس کو مارے یہ علامت مریدانِ صادقین سے ہے۔

(۶) ادنیٰ جگہ پر ہی راضی ہوجاتا ہے، یہ علامتِ متواضعین سے ہے۔

(۷) اس کی جائے رہائش پر کوئی غالب ہوجاتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسری جگہ چلا جاتا ہے، یہ نشان راضیین سے ہے۔

(۸) اس کو ماریں اور پھر ٹکڑا ڈالیں تو فورًا آجاتا ہے، (سانپ) مار کا کینہ نہیں رکھتا یہ علامت خاشعین سے ہے۔

(۹) کھانا سامنے رکھا ہوا دیکھتا ہے تو دور بیٹھا ہوا تکتا ہے، یہ علامت مساکین کی ہے۔

(۱۰) کسی مکان سے کوچ کرجاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا یہ علامت محزونین کی ہے۔

اے عزیز! قناعت کا سبق کتے سے حاصل کر، تو نے اکثر دیکھا ہوگا کہ شکاری کتوں کو جب گلی کوچوں کے کتے دیکھتے ہیں تو ان پر بھونکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے مسکینوں! جب تو نے عمدہ عمدہ اور لذیذ کھانوں کی طرف رغبت کی تو تم زنجیروں کے ساتھ قید کیے گئے، اگر تم بھی گری پڑی اور روکھی سوکھی چیزوں پر قناعت کرتے تو ہماری طرح کھلے اور آزاد زندگی بسر کرتے۔

★ **چار نیکیاں افضل ترین ہیں:** غصہ کے وقت درگزر، تنہائی میں پارسائی، تنگ دستی میں سخاوت اور طاقت کے باوجود انکساری۔ (معاف کردینا)

★ مالدار کو بخل، حاکم کو طمع، جوان کو سستی، عابد کو غرور اور سخی کو افسوس خراب کرتا ہے۔

★ زبان اگرچہ تلوار نہیں پر تلوار سے زیادہ تیز ہے، بات اگرچہ تیر نہیں مگر تیر سے زیادہ زخمی کرتی ہے، غصہ اگرچہ شیر نہیں لیکن شیر سے زیادہ خوفناک ہے، نشہ اگرچہ سانپ نہیں مگر سانپ سے زیادہ خطرناک ہے، گناہ اگرچہ زہر نہیں لیکن زہر سے زیادہ مہلک ہے۔

★ عالم بے عمل، موم بے اصل، سخی بے زر، درختِ بے ثمر، بیوقوف آدمی، بولتا ہوا جانور، وہ تلوار جس میں اچھائی نہ ہو، عالم بدکار، سوتا ہوا سوار، جاہل پرہیزگار، پیادہ تیز چلنے والا، حاکمِ بے عدل، اندھا کنواں، مالدار بخیل، بے موسمی بارش، بے رحم انعام دینے والا، ان سب کا دونوں جہان میں منہ سیاہ۔

★ **دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں:** (۱) نیکی بدی کو (۲) تکبر علم کو (۳) توبہ گناہ کو (۴) جھوٹ رزق کو (۵) عدل ظلم کو (۶) غم عمر کو (۷) صدقہ بلاء کو (۸) غصہ عقل کو (۹) پشیمانی سخاوت کو (۱۰) غیبت نیک اعمال کو۔

★ **دس خصلتیں دس آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں:** (۱) بخل مالداروں سے (۲) تکبر فقیروں سے (۳) طمع (لالچ) عالموں سے (۴) بے شرمی عورتوں سے (۵) حُبِّ دنیا بوڑھوں سے (۶) سستی جوانوں سے (۷) ظلم بادشاہوں سے (۸) بزدلی غازیوں سے (۹) خود پسندی زاہدوں سے (۱۰) ریاکاری عابدوں سے۔

★ **پانچ چیزیں تکلیف دہ ہیں:** (۱) جذام کا مرض (۲) بُرے آدمی کا قرض (۳) ظالم بادشاہ (۴) بگڑا ہوا دیہاتی (۵) جاہل عہدیدار اور بُرا پڑوسی۔

★ بے لطف ہے سیر بوستان بغیر دوستاں، عمر بے شباب، بے گلاب شربت، بغیر زین سواری، سخن بے حکمت، مال بے تجارت، دل بے سخاوت، بے جرأت مرد، زن بے عصمت، ظالم بادشاہ، بنا پرہیز کے دوا، بے عمل زندگی اور علم بے عمل۔

★ **آٹھ چیزیں کبھی بھی سیراب نہیں ہوتیں:** (۱) آنکھ دیکھنے سے (۲) زمین بارش سے (۳) فاحشہ عورت مرد سے (۴) عالم علم سے (۵) سائل سوال سے (۶) حریص مال جمع کرنے سے (۷) دریا پانی سے (۸) آگ لکڑیوں سے۔ (حدیث)

★ * **تین شخص سب سے زیادہ مغضوب ہے** *: (۱) متکبر فقیر (۲) بوڑھا زانی (۳) بُرائی کرنے والا عالم۔ (حضرت علیؓ)

★ **عورت کی بھلائی دو باتوں میں ہیں:** (۱) اس کو کوئی نامحرم نہ دیکھے (۲) وہ کسی نامحرم کو نہ دیکھے۔ (خاتون جنتؓ)

★ **عورت سے چار باتوں کو چاہو:** (۱) اس کے دل میں نیکی ہو (۲) اس کے چہرے میں حیاء ہو (۳) اس کی زبان شیریں ہو (۴) اس کے ہاتھ کام میں

لگے رہیں۔

★ *** لوگوں سے کنارہ کش رہ تین برکتیں حاصل ہوگی: *** (۱) راحتِ جسمانی (۲) قوت روحانی (۳) حفاظتِ ایمان۔

★ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ علم بہتر ہے یا دولت؟ آپ نے فرمایا: علم دولت سے بہتر ہے اس لئے کہ دولت قارون وفرعون کو ملتی ہے اور علم پیغمبروں کو ملتا ہے، انسان کو دولت کی حفاظت کرنی پڑتی ہے مگر علم انسان کی حفاظت کرتا ہے، دولت والے آدمی کے دشمن بہت ہوتے ہیں اور علم والے آدمی کے دوست بہت ہوتے ہیں، دولت خرچ کرنے سے گھٹتی ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے، دولت مند بخیل اور علم والا سخی ہوتا ہے، دولت کو چور چُرا سکتے ہیں، علم کو نہیں چرا سکتے، دولت غرور سکھاتی ہے اور علم حلم (بردباری) سکھاتا ہے، دولت کی حد ہوتی ہے لیکن علم کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

★ نیک دل انسان دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی کرنے سے نہیں چُوکتے، صندل اس کلہاڑے کا منہ بھی خوشبودار کردیتا ہے جو اُسے کاٹتا ہے۔

★ *** ندامت چار قسم کی ہوتی ہے: *** (۱) ندامت ایک دن کی، جب کوئی شخص گھر سے بلا کھانا کھائے چلا جائے (۲) ندامت سال بھر کی کہ زراعت کا وقت غفلت میں گزر جائے (۳) ندامت عمر بھر کی جب بیوی سے موافقت نہ ہو (۴) ندامت ابدی کہ خدائے برتر ناخوش ہو۔

* میدانِ حشر میں سفارش *:

حدیث: حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن جہنمی آدمی ایک صف میں

کھڑے کیئے جائیں گے، ان پر ایک مسلم (کامل جنتی) گزرے گا، اس صف میں سے ایک شخص اس سے کہے گا کہ تو میرے لئے اللہ کے یہاں سفارش کردے، وہ پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ وہ جہنمی کہے گا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ تو نے دنیا میں مجھ سے ایک مرتبہ پانی مانگا تھا، جس پر میں نے تجھے پانی پلایا تھا، اس پر وہ سفارش کرے گا (اور وہ قبول ہوجائے گی) اس طرح دوسرا شخص کہے گا کہ تو نے مجھ سے دنیا میں فلاں چیز مانگی تھی، وہ میں نے تجھ کو دی تھی۔ (کنز)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جہنمیوں کی صف پر ایک جنتی کا گزر ہوگا تو ان میں سے ایک شخص اس کو آواز دے کر کہے گا کہ تم مجھے نہیں پہنچانتے؟ میں وہی تو ہوں جس نے فلاں دن تمہیں پانی پلایا تھا، فلاں وقت تمہیں وضو کے لئے پانی دیا تھا۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن جنتی اور جہنمی لوگوں کی جب صفیں لگ جائیں گی تو جہنمی صفوں میں سے ایک شخص کی نظر جنتی صفوں میں سے کسی شخص پر پڑے گی اور وہ اس کو یاد دلائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے ساتھ فلاں احسان کیا تھا، اس پر وہ جنتی شخص اس کا ہاتھ پکڑ کر حق تعالیٰ شانہٗ کی بارگاہ میں عرض کرے گا کہ یا اللہ اس کا مجھ پر فلاں احسان ہے، اللہ پاک کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طفیل اس کو جنت میں داخل کردیا جائے۔ (کنز العمال)

ایک حدیث میں ہے کہ فقراء کی جان پہچان کثرت سے رکھا کرو اور ان پر احسانات کیا کرو، ان کے پاس بڑی دولت ہے، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ دولت کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ جس نے تمہیں کوئی ٹکڑا کھلایا ہو یا پانی پلایا ہو، یا کپڑا دیا ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں پہنچادو۔

ایک حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہ قیامت میں فقیر سے اس طرح معذرت کریں گے جیسا کہ آدمی آدمی سے کیا کرتا ہے اور فرمائیں گے کہ میری عزت اور جلال کی قسم! میں نے دنیا کو تجھ سے اس لئے نہیں ہٹایا تھا کہ تو میرے نزدیک ذلیل تھا بلکہ اس لئے ہٹایا تھا کہ تیرے لئے آج بڑا اعزاز ہے، میرے بندے ان جہنمی لوگوں کی صفوں میں چلا جا، جس نے تجھے میرے لئے کھانا کھلایا ہو یا کپڑا دیا ہو، وہ تیرے ہیں، وہ اس حالت میں ان میں داخل ہوگا کہ یہ لوگ منہ تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے وہ پہچان کر ان کو جنت میں داخل کرائے گا۔ (روض الریاحین)

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک اعلان ہوگا کہ امت محمدیہ ﷺ کے فقراء کہاں ہیں؟ اٹھو اور لوگوں کو میدانِ قیامت میں تلاش کرو جس شخص نے تم میں سے کسی کو میرے لئے ایک لقمہ دیا ہو یا میرے لئے کوئی گھونٹ پانی کا دیا ہو یا میرے لئے کوئی نیا یا پرانا کپڑا دیا ہو ان کے ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کردو، اس پر فقرائے امت اُٹھیں گے اور کسی کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے یا اللہ! اس نے مجھے کھانا کھلایا تھا، اس نے مجھے پانی پلایا تھا، کوئی بھی فقرائے امت میں چھوٹا یا بڑا شخص ایسا نہ ہوگا جو ان کو جنت میں داخل نہ کرائے۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی بھوکے جاندار کو کھانا کھلائے حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت کے بہترین کھانوں میں سے کھانا کھلائیں گے۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر سے لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے، خیر اس گھر کی طرف ایسی تیزی سے بڑھتی ہے جیسی تیزی سے چھری اونٹ کے کوہان میں چلتی ہے۔ (کنزالعمال)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ عمدہ کھجوریں دوسروں کو کھلاتے اور کہتے تھے جو شخص زیادہ کھائے گا اس کو فی کھجور ایک درہم دیا جائے گا۔ (احیاء)

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہاں ہیں؟ وہ لوگ جنہوں نے فقیروں اور مسکینوں کا اکرام کیا تھا، آج تم جنت میں اس طرح داخل ہو جاؤ کہ نہ تم پر کسی قسم کا خوف ہے نہ تم غمگین ہو اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہاں ہیں؟ وہ لوگ جنہوں نے بیمار فقیروں اور غریبوں کی عیادت کی، آج وہ نور کے منبروں پر بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کریں جبکہ دوسرے لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ کتنی حوریں ایسی ہیں جن کا مہر ایک مٹھی بھر کھجور یا اتنی مقدار کوئی اور چیز دیتا ہے ہوگی۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ بھوکے کو کھانا کھلانے سے زیادہ افضل کوئی صدقہ نہیں۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ مغفرت کے واجب کرنے والی چیزوں میں بھوکوں کو کھلانا ہے۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک سب اعمال سے زیادہ محبوب کسی مسلمان کو خوش کرنا ہے، یا اس پر سے غم کا ہٹانا ہے، یا اس کا قرض ادا کرنا ہے، یا بھوک کی حالت میں اس کو کھانا کھلانا ہے۔ (کنزالعمال)

یعنی یہ سب اعمال زیادہ پسندیدہ ہے جو بھی ہو سکے کرنا چاہئے۔

ایک حدیث میں ہے کہ مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں کسی مسلمان کو

خوشی پہنچانا ہے، اس کی بھوک کو زائل کرنا ہے، اس کی مصیبت کو ہٹانا ہے۔ (کنزالعمال)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی دنیاوی حاجت پوری کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کی ۷۲ بہتر حاجتیں پوری فرماتے ہیں جن میں سب سے ہلکی حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (کنزالعمال)

بقیہ حاجتیں اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔

● ● ●

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

● ● ●

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِّلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط

● ● ●

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط (نزہۃ المجالس)

درود ابراہیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾ (الصّٰفّٰت ۳۷: ۱۸۰-۱۸۲)

ترجمہ: آپ کا رب جو بڑی عظمت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (کافر) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو تمام پیغمبروں پر اور تمام تر خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ (سورۂ صٰفّٰت ۱۸۰ تا ۱۸۲)

عاجزانہ درخواست

فرض ادا کرنے میں سستی بالکل نہ کیجئے۔
سنتوں کا ہر وقت خیال کیجئے۔
ماں باپ کی خدمت میں زندگی گذار دیجئے۔
مخلوق کا حق ادا کرنے سے نہ کترائیے۔
اخلاق و اکرام میں پیش پیش رہئے۔
حدیث و شریعت سے منھ نہ موڑیئے۔
یہ زندگی تو جینا ہی ہے، ہنس کے یا رو کے۔
کیوں نہ رضائے الٰہی میں ہنس کر جئیں۔

***

صدقۂ جاریہ

دینی و اصلاحی کتابوں کو چھپوا کر امت مسلمہ تک پہنچانے کا کام جاری ہے، اس لئے اہل خیر حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے لئے اور اپنے خاندان وقبیلہ اور امتِ مسلمہ کے مرحومین کے لئے اس صدقۂ جاریہ میں عملی شرکت فرمائیں، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عنایت فرمائے، آمین۔

عاجزانہ درخواست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

احادیثِ مبارکہ میں بعض ایسے اعمال ذکر کئے گئے ہیں، جو دیکھنے میں بہت ہی مختصر ہیں، البتہ ان پر عمل کرنے پر بہت بڑے ثواب کا وعدہ ہے، کثرتِ ثواب محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور ہم فقیروں کے لئے اس کی لامحدود عطا و بخشش اور رحمت ہے، اس کتاب میں ان اعمال کو جمع کیا ہے جس سے ایسے عظیم ثواب کو حاصل کیا جاسکتا ہے، البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ دین کا مدار صرف ان اعمال پر نہیں ہے بلکہ مسلمان پر لازم ہے کہ تمام فرائض وحقوقِ واجبہ کی ادائیگی کرے اور ہر قسم کے گناہوں سے اجتناب کرے۔

اس کتاب میں بعض ایسے اعمال مذکور ہیں جن پر گناہوں کی معافی کا وعدہ ہے، اس کے متعلق یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس سے مراد صغائر ہیں، کبائر کی معافی کے لئے توبہ ضروری ہے، بلاتوبہ کبائر معاف نہیں ہوتے۔ یوں خیال نہ کیا جائے کہ ہر نوع کے صغیرہ وکبیرہ گناہ کئے جاؤ، ان اعمال سے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔

علاوہ ازیں کوئی یہ گمان نہ کرے کہ ہم بڑے بڑے اعمال سے محروم ہیں تو ایسے چھوٹے اعمال کی بجا آوری سے کیا فائدہ ہوگا؟ نیز جو مسلمان بڑے بڑے اعمال کی بجا آوری کی نعمت سے سرشار ہے وہ یہ گمان کرے کہ مجھے ایسے چھوٹے چھوٹے اعمال

کی کیا ضرورت؟ یہ دونوں خیال شیطانی دھوکہ ہے۔

کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (جن پر میرے ماں باپ قربان ہوں) کہ :

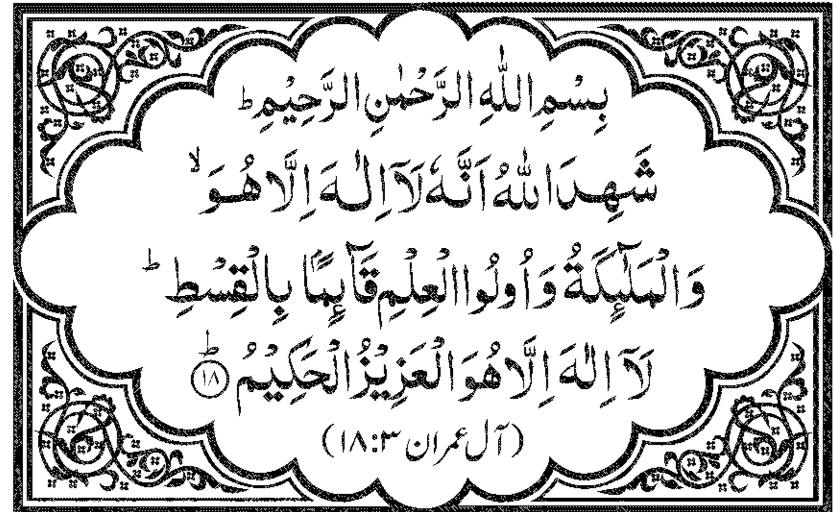
''کسی بھی قسم کی نیکی کو کبھی حقیر نہ سمجھیں''

کیونکہ امکان ہے رب کریم کے دربار میں یہی چھوٹی نیکی قبول ہوجائے اور اس قبولیت کی برکت سے ہماری بقیہ زندگی بھی مقبول ہوجائے۔ لہٰذا اس اعتدال کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں اور عمل کریں۔

نوٹ: تمام ہی دُعائیں دلی یقین و دلی استحضار سے پڑھنی چاہیئے، انشاء اللہ یقینی فائدہ ہوگا۔

وما توفیقی الا باللہ. ولا حول ولا قوۃ الا باللہ!





عرضِ مرتب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص کسی کتاب میں مجھ پر درود شریف لکھے، تو جب تک کتاب میں میرا نام رہے گا، اس وقت تک اس لکھنے والے کو ثواب ملتا رہے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لکھنے والے پر فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں، مزید برآں ایک روایت میں ہے کہ لکھنے والے کے لئے فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (فضائل درود شریف)

بناء بریں درود شریف کی نشر و اشاعت بقدرِ استطاعت کرنی چاہیئے، درود شریف چھپوا کر اشاعت کرنے سے تبلیغ کے ساتھ ساتھ صدقہ جاریہ ہوگا، اور ناشرین کو بھی پڑھنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔

مثال ان لوگوں کی جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جیسے ایک دانہ اس میں سے اُگیں، سات بالیاں ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے واسطے چاہے سو سو دانے بڑھا دیتا ہے یا دُگنا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بیحد بخشش کرنے والا ، سب کچھ جاننے والا ہے۔ (سورۂ بقرہ/۲۶۱)

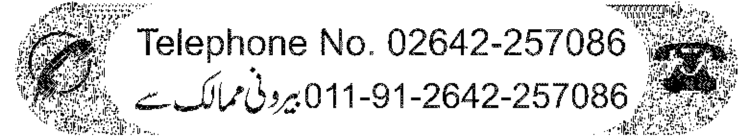
اخیر میں دُعاء ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم تمام کو سیرتِ پاک کا مطالعہ کرکے اس کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے اور حوضِ کوثر پر حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین۔

حوض کوثر کا پانی پینا نصیب فرمائے۔ حساب کتاب آسان فرمائے، نشر و اشاعت کے تمام معاونین کی خدمات قبول فرما کر ثواب جاریہ عطا فرمائے۔ آمین!

ضروری درخواست

گرامی قدر حضرات ! آپ حضرات کے ہاتھوں میں جو کتاب ''تحفۂ دنیاو آخرت (اردو)'' اگر آپ حضرات اپنے اور اپنے اہل خانہ و امّتِ مسلمہ کی خاطر شائع کروا کر صدقۂ جاریہ بنانا چاہتے ہیں تو دار العلوم عربیہ اسلامیہ محمود نگر، بھروچ کنتھاریہ کے شعبۂ نشر و اشاعت سے رابطہ قائم فرمائیں۔

محترم حضرات ! اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمتِ مال کو اسکے راستہ میں خرچ کریں قبل اسکے کہ کہیں دنیا چھوٹ جائے اور جمع کردہ مال و دولت کا حساب شروع ہو جائے اور خواہشات میں خرچ ہو کر ختم ہو جائے، بناء بریں ہم اس دنیا سے رخصت ہوتے ہوتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی مفید تجارت کی سوداگری کرتے جائیں اور وہ یہ ہے کہ دینی اشاعت کیلئے اپنا سرمایہ صَرف کریں یہ ایسا صدقۂ جاریہ ہے جس کا ثواب دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی ہمیں ملتا رہتا ہے۔ اور اللہ چاہے تو دنیا میں بھی بہتر بدلہ ملتا رہے گا، انشاء اللہ ! مزید تفصیلات کیلئے دار العلوم کنتھاریہ کے شعبۂ نشر و اشاعت سے رابطہ قائم کریں !

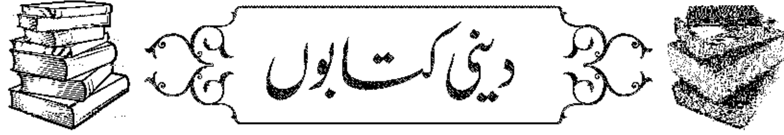


خط و کتابت کا پتہ

شعبۂ نشر و اشاعت

دارُ العُلوم عربیہ اسلامیہ بھروچ محمود نگر کنتھاریہ

ضلع بھروچ گجرات (الہند)، پن کوڈ: ۳۹۲۰۱۵

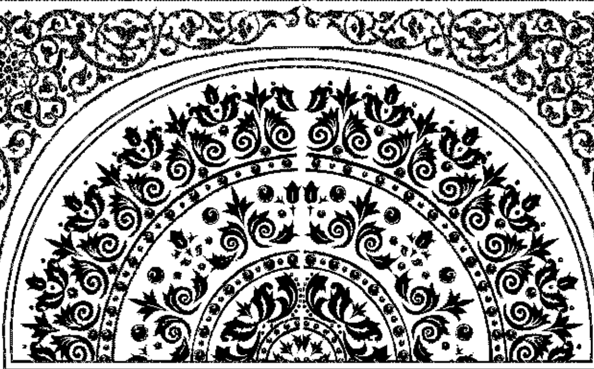


کی نشر و اشاعت کے لئے اور مفید کتابوں کی اشاعت کے نیک عمل میں تعاون فرما کر ثوابِ دارین، سعادتِ دارین وفلاحِ دارین حاصل فرمائیں، مزید تفصیلات کے لئے دار العلوم کنتھاریہ کے شعبہ نشر اشاعت سے رابطہ قائم فرمائیں۔

* * *

ضروری اطلاع

دار العلوم کنتھاریہ کے شعبۂ نشر و اشاعت کا مقصد دینی کتب کی اشاعت ہے، بایں وجہ دار العلوم کی کسی بھی اشاعت کو بلا کم و کاست کوئی شائع کرنا چاہے تو اجازت ہے، البتہ دار العلوم کی اشاعت میں مفید اضافہ و اصلاح کرنا چاہیں تو شعبۂ نشر و اشاعت سے اجازت ضرور حاصل کرلیں۔ مطلع فرمائیں۔



ایاتها ٧ | ١ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ ٥ | ركوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۧ﴿۷﴾ ع ١

آیت الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۬ۚ لَا
تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ
عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ
اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ
الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ (البقرة ۲:۲۵۵)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا
اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ (البقرہ ۲:۲۸۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾
(آل عمران ۳:۱۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ
الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١﴾
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى
عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿٢﴾ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي
الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿٣﴾
(الانعام ۶:۳، پارہ ۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ
لِّعَظْمَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ
شَیْءٍ لِّعِزَّتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ
کُلُّ شَیْءٍ لِّمُلْکِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
اِسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِّقُدْرَتِهٖ ط

•••

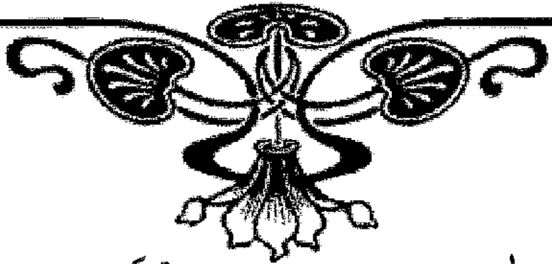
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ
اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ط

درود ابراہیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ
وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ط

• • •



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّلْأَ السَّمٰوٰتِ
وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

• • •

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ
الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ط

• • •

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ط
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط
(نزہۃ المجالس)



اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَآئِمَةِ وَالصَّلٰوةِ
النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّىْ رِضًا
لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا ط (مسند احمد)



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا
ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ
ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ ط
(ذریعۃ الوصول)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط (طبرانی)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ ط

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّجَزَاهُ
عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ
وَكُلَّمَا سَهٰى عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ ط

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ. فَصَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ. وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ
اَهْلُهٗ. فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ
صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَّهُوَ لَهَا اَهْلٌ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ
مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا
تَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ
وَزِيْنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْأَ مَا عَلِمْتَ ط

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى
مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ
صَلٰوتِكَ شَيْءٌ وَّبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى
لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ وَّارْحَمِ النَّبِيَّ
حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ رَّحْمَتِكَ شَيْءٌ وَّسَلِّمْ عَلَى
النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ سَلَامِكَ شَيْءٌ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ
وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ،
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
الصَّالِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

یَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ
وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ ط

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط رَضِيْتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا ط

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى
عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ
اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ
حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ ط

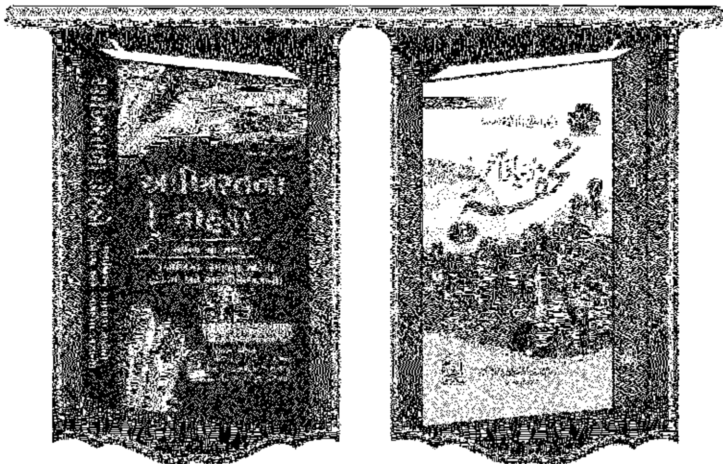
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً
وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ ط

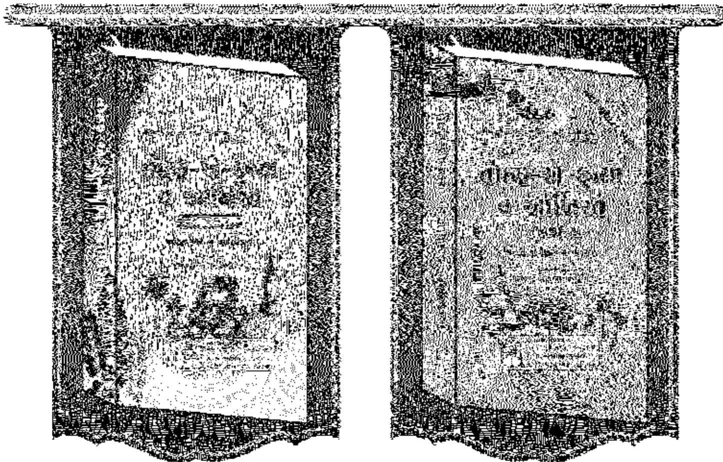
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ
فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ
سُؤَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ
قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ
لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًاءً بِمَا
قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط (طبرانی وبیہقی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً دَائِمَةً مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّيْ بِهَا عَنَّا
حَقَّهُ الْعَظِيْمِ ط كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى
عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ط

VISIT ONLINE

www. aakhiratkatohfa.com



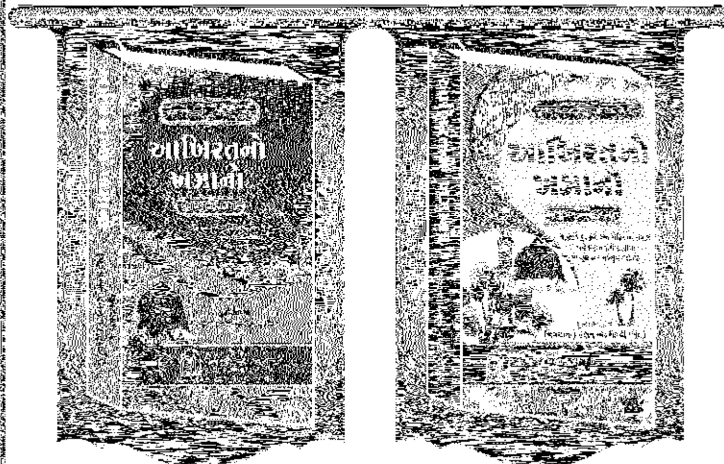


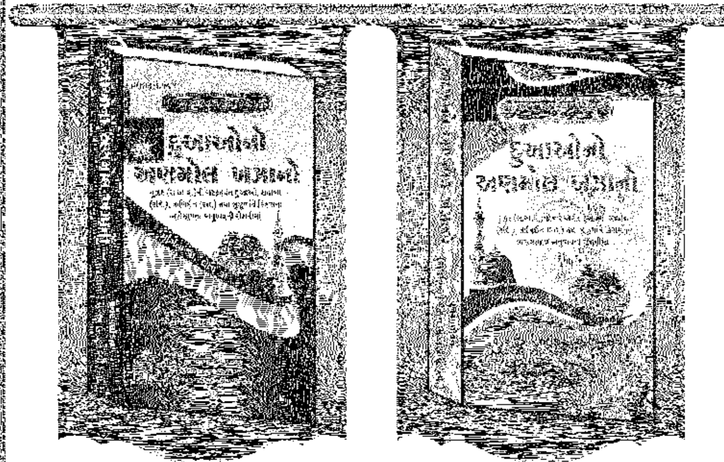
To order these books please contact :

DARUL ULOOM KANTHARIA, AT & PO. MAHMOOD NAGAR
KANTHARIA, BHARUCH, (GUJ.) INDIA PIN : 392 015,
TEL : 02642-257086, FAX : 02642-257480

visit online

www. aakhiratkatohfa.com





To order these books please contact :

DARUL ULOOM KANTHARIA, AT & PO. MAHMOOD NAGAR
KANTHARIA, BHARUCH, (GUJ.) INDIA PIN : 392 015,
TEL : 02642-257086, FAX : 02642-257480